دین و دُنیا کی تقریباً 1000 علمی و اصلاحی معلومات کا سدا بہار گلدستہ

حیرت انگیز معلومات

اسلامی تاریخ کے چشم کشا بصیرت افروز معلومات سائنس اور جدید ترقی کے حیرت انگیز کرشمے، ایک دلچسپ معلوماتی کتاب جو عروج و زوال کی آئینہ دار بھی ہے اور مستقبل کو تابناک بنانے کیلئے انقلاب آفریں بھی دلچسپ حکایات، حیرت انگیز معلومات اور علمی و ادبی شہ پاروں پر مشتمل جو سفر و حضر کی رفیق ہے۔

جمع و ترتیب

محمد اسحٰق ملتانی

مدیر ماہنامہ ''محاسن اسلام'' ملتان

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

دین ودُنیا کی تقریباً 1000 علمی واصلاحی
معلومات کا سدابہار گلدستہ

حیرت انگیز معلومات

اسلامی تاریخ کی چشم کُشا بصیرت افروز معلومات سائنس اور جدید ترقی کے حیرت انگیز کرشمے، ایک دلچسپ معلوماتی کتاب جو عروج وزوال کی آئینہ دار بھی ہے اور مستقبل کو تابناک بنانے کیلئے انقلاب آفریں بھی دلچسپ حکایات، حیرت انگیز معلومات اور علمی وادبی شہ پاروں پر مشتمل جو سفر وحضر کی رفیق ہے۔

جمع وترتیب
محمد اسحٰق ملتانی
مدیر ماہنامہ ''محاسن اسلام'' ملتان

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان

حیرت انگیز معلومات

تاریخ اشاعت..................محرم الحرام ۱۴۳۳ھ
ناشر..........................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت.....................سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ.... چوک فوارہ.... ملتان

ادارہ اسلامیات........انارکلی........لاہور　　دارالاشاعت........اُردو بازار........کراچی
مکتبہ سید احمد شہید........اردو بازار........لاہور　　ادارۃ الانور........نیو ٹاؤن........کراچی
مکتبہ رحمانیہ........اُردو بازار........لاہور　　مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار.....پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD
BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیرنظر کتاب ''حیرت انگیز معلومات'' ایسی معلومات اور مفید عام عجائبات پر مشتمل گلدستہ ہے جس میں دینی اعتبار سے نوادرات کو شامل کیا گیا ہے اور دنیاوی اعتبار سے بھی حیرت انگیز معلومات و واقعات کو جزو کتاب بنایا گیا ہے۔

یہ کتاب محض تفریح طبع یا معلومات میں اضافہ کے پیش نظر ہی مرتب نہیں کی گئی بلکہ بے شمار علمی و اصلاحی نادر دلچسپ معلومات کو پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ ایک مسلمان کو اس کی زندگی کا مقصد پیش نظر رہے اور وہ دنیاوی معلومات سے اپنی سلامت طبع سے بے شمار عبرت ونصیحت اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر استدلال کرے جس سے اس کے علم میں اضافہ بھی ہو اور عملی قوت کو متحرک کرنے میں مدد ملے۔

زیرنظر کتاب مستند کتب کے ہزاروں اوراق کا حاصل مطالعہ ہے جو اپنی دلچسپی کے پیش نظر اس لائق ہے کہ باذوق قارئین ایک ہی مجلس میں مطالعہ کرنا چاہیں گے۔

کتاب ہذا کے مصادر میں اہم اور بنیادی مآخذ و مصدر نوائے احتشام کراچی کا شمارہ ستمبر 2011ء ہے جس میں مولانا محمد صدق ارکانی صاحب مدظلہ کے افادات سے کافی استفادہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف اور دیگر اہل قلم حضرات کو اجر جزیل عطا فرمائے جن کی علمی کاوشوں سے اس گلدستہ کو معطر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس جدید کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسے مرتب و ناشر کیلئے ذریعہ آخرت بنائے اور اس دینی و دنیاوی معلومات کو ہماری ظاہر و باطن کی اصلاح کا ذریعہ بنائے کہ اس کے بغیر نہ دین کا علم مفید ہے اور نہ دنیاوی معلومات کا ذخیرہ کارآمد ہے۔

واللہ ولی التوفیق و علیہ توکلت و الیہ انیب

والسلام محمد اسحٰق غفرلہ

محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق نومبر ۲۰۱۱ء

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ ہجری کا آغاز کیسے ہوا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی یمن سے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ تاریخ کیوں نہیں ڈالتے کہ یہ واقعہ فلاں مہینہ اور فلاں سال ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں پھر وہ آدمی چلا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلوت گزین ہوئے تو دل و دماغ میں یہی خیالات بار بار آنے لگے یہاں تک کہ آپ کا دل مطمئن ہوگیا تو آپ نے مہاجرین و انصار کو ایک جگہ جمع کیا اور اس یمنی آدمی کی بات پیش کی۔ پھر ان سے ایک سوال کیا کہ تاریخ کا آغاز کہاں سے ہونا چاہئے ایک طویل خاموشی چھا گئی کہیں سے ہلکی سی آواز آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے آغاز ہونا چاہئے کسی نے کہا کہ نہیں بلکہ بعثت نبوی سے تاریخ لکھنے کا آغاز ہونا چاہئے۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہوئی کہ ہمیں تاریخ لکھنے کا آغاز اس وقت سے کرنا چاہئے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرک کی سرزمین سے نکلے۔ یعنی جس دن ہجرت فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا تھا کہ ہر طرف آوازیں آنے لگیں کہ ہمیں یہ بات قبول ہے اور ہم اس پر راضی ہیں۔ (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے 100 قصے)

مولانا شاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ اور انگریزی تاریخ

مولانا شاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ کی تنخواہ حکومت وقت کی طرف سے مقرر تھی جب انگریز کا دور دورہ ہوا تو عربی مہینے کے بجائے انگریزی مہینوں کے اعتبار سے تنخواہ ملنی شروع ہوئی، جب شاہ صاحب رحمہ اللہ کی تنخواہ آئی تو انہیں بھی انگریزی تاریخ لکھنے کو کہا گیا لیکن

انہوں نے عربی تاریخ ہی لکھی لیکن جب ان سے کہا گیا کہ عربی تاریخ لکھنے سے تنخواہ بند ہو جائیگی تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا "پرواہ نیست" رازق اللہ ہے (اصلاح المسلمین)

تلسی کی لڑائی اور شاہ تغلق کی بہادری

ہند کے مشہور مسلم حکمران محمد بن غیاث الدین شاہ تغلق (مدت حکومت ۱۳۲۵ء تا ۵۲ھ/۱۳۵۱ء) بادشاہ ہونے کے ساتھ بڑے عالم وزاہد بھی تھے، ہدایہ کی چاروں جلدیں حفظ تھیں، ان کی لڑائی دہلی میں تلسی ہندو سے ہوئی تھی جس میں شاہ کی فوج شکست کھا کر میدان چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔ اس شکست کے بعد شاہ نے بھگوڑے فوجیوں کے منہ پر گھوڑے کے توبرے بندھوا دیئے اور دوبارہ جنگ کی تیاری میں مصروف ہو گئے، جو کپڑے پہلی مرتبہ جنگ کے موقع پر پہنے ہوئے تھے وہی کپڑے دوبارہ جنگ تک (مسلسل دو برس) پہنتے رہے، جب دوسری جنگ میں کامیابی ملی تو کپڑے اتارے (مواعظ فقیہ الامت)

داء، دواء اور شفاء

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کہ گناہ داء (مرض) ہے، استغناء دوا (علاج) ہے اور توبہ نصوح شفاء ہے۔

بچوں کی پٹائی کا مسئلہ

شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمہ اللہ کے ایک قاری مرید بچوں کو پڑھاتے وقت پیٹتے تھے، جب اس کی اطلاع حضرت رحمہ اللہ کو ملی تو کہلا بھیجا قاری صاحب سے کہو کہ جب غصہ آیا کرے تو اپنا سر دیوار پر مار لیا کریں، بچوں کو نہ مارا کریں، مولانا تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بچوں کو ایک دفعہ میں تین چپت سے زیادہ مارنے کی اجازت نہیں اور وہ بھی چہرے اور سر پر نہ ہو البتہ تعلیم وتربیت کی خاطر حدود میں رہ کر مارنے کی اجازت ہے۔ ولنعم در القائل ضرب الصبیان کالماء فی البستان۔

مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جو استاد بچوں کو مارتا ہے اس کو پڑھانا نہیں آتا، زیادہ پٹائی سے بچے بے حیا ہو جاتے ہیں۔ (مواعظ فقیہ الامت)

ہر انسان کے ساتھ چوبیس گھنٹوں میں بیس فرشتے رہتے ہیں

تفسیر ابن جریر میں وارد ہوا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ فرمائیے! بندے کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تو دائیں جانب نیکیوں کا لکھنے والا جو بائیں جانب والے پر امیر ہے، جب تو کوئی نیکی کرتا ہے وہ ایک کے بجائے دس لکھتا ہے۔ جب تو کوئی برائی کرے تو بائیں والا دائیں والے سے اس کے لکھنے کی اجازت طلب کرتا ہے وہ کہتا ہے ذرا ٹھہر جاؤ، شاید توبہ واستغفار کرلے۔ تین مرتبہ وہ اجازت مانگتا ہے تب بھی اگر اس نے توبہ نہ کی تو یہ نیکی کا فرشتہ اس سے کہتا ہے اب لکھ لے۔ (اللہ ہمیں اس سے چھڑائے) یہ تو بڑا برا ساتھی ہے، اسے اللہ کا لحاظ نہیں یہ اس سے نہیں شرماتا۔

اللہ کا فرمان ہے کہ انسان جو بات زبان پر لاتا ہے اس پر نگہبان متعین اور مہیا ہیں اور دو فرشتے تیرے آگے پیچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ ۔ (سورۃ الرعد:۱۱)

ترجمہ: ہر شخص (کی حفاظت) کیلئے کچھ فرشتے (مقرر) ہیں جن کی بدلی ہوتی رہتی ہے، کچھ اسکے آگے کچھ اسکے پیچھے کہ وہ بحکم خداوندی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔'' (بیان القرآن)

اور ایک فرشتہ تیرے ماتھے کے بال تھامے ہوئے ہے جب تو اللہ کے لئے تواضع اور فروتنی کرتا ہے وہ تجھے بلند درجہ کر دیتا ہے اور جب تو اس کے سامنے سرکشی اور تکبر کرتا ہے وہ تجھے پست اور عاجز کر دیتا ہے اور دو فرشتے تیرے

ہونٹوں پر ہیں۔ جو درود تو مجھ پر پڑھتا ہے اس کی وہ حفاظت کرتے ہیں ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کہ کوئی سانپ وغیرہ جیسی چیز تیرے حلق میں نہ چلی جائے، اور دو فرشتے تیری آنکھوں پر ہیں۔ یہ دس فرشتے ہر بنی آدم کے ساتھ ہیں پھر دن کے الگ ہیں اور رات کے الگ ہیں، یوں ہر شخص کے ساتھ بیس فرشتے من جانب اللہ مؤکل ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۲)

جہادی مہم میں مغربی اور مشرقی کناروں تک پہنچنے والے

حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلمہ حق کی سربلندی کی خاطر جہاد کرتے ہوئے مغرب کے بالکل اخیر میں محیط اطلنطسی (بحر ظلمات/ بحر اٹلانٹک) تک پہنچے، کنارے پر اترے اور فرمایا ''اے اللہ اگر یہ سمندر حائل نہ ہوتا تو میں آپ کے کلمہ اور دین کی سربلندی کیلئے ساری دنیا کو فتح کر لیتا۔ (جہاندیدہ) حضرت قتیبہ باہلی رضی اللہ عنہ دین کی سربلندی کی خاطر مشرق کے اخیر تک چلے گئے اور چین میں داخل ہوئے بغیر واپس نہ آئے۔ (حتی یعلم الشاب/مسلمان نوجوان صفحہ ۱۳)

غزوۂ بدر میں بے سروسامانی

۱۲ رمضان المبارک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تین سو تیرہ یا چودہ یا پندرہ آدمی آپ کے ہمراہ تھے، بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ اتنی جماعت میں صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے۔ ایک گھوڑا حضرت زبیر بن عوام کا اور ایک حضرت مقداد کا تھا اور ایک ایک اونٹ دو دو اور تین تین آدمیوں میں مشترک تھا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر میں جاتے وقت ایک اونٹ تین تین آدمیوں میں مشترک تھا نوبت بنوبت سوار ہوتے تھے۔

حضرت ابولبابہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں شریک تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیادے چلنے کی

نوبت آتی تو حضرت ابولبابہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض کرتے یا رسول اللہ! آپ سوار ہو جایئے ہم آپ کے بدلہ میں پیادہ چل لیں گے آپ یہ ارشاد فرماتے: تم چلنے میں مجھ سے زیادہ قوی نہیں، اور میں تم سے زیادہ اللہ کے اجر سے بے نیاز نہیں۔ (سیرت مصطفیٰ جلد۲ صفحہ ۵۸)

بت پرستی کی ابتداء

مؤرخین نے لکھا ہے کہ ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر (بتوں کے یہ نام سورہ نوح میں ہیں) نوح علیہ السلام کی اولاد کے نام ہیں یا آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان گزرے ہوئے نیک لوگوں کے نام ہیں، جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوا تو لوگوں کو بڑا دکھ ہوا، شیطان نے انہیں مشورہ دیا کہ بطور یادگار مجسمہ بنا لیا جائے چنانچہ انہوں نے مجسمہ بنا لیا پھر مرور زمانہ کے بعد پرستش اور عبادت بھی شروع ہو گئی، ود (بت) کا مجسمہ مرد کی شکل میں تھا، سواع خاتون کی شکل میں، یغوث شیر کی شکل میں، یعوق گھوڑے کی شکل میں اور نسر نسر کی شکل میں بنایا گیا تھا، پتھروں کی عبادت یوں شروع ہوئی کہ جب لوگوں کو سفر میں پریشانی ہونے لگی تو بطور تبرک حرم کے پتھر ساتھ رکھنے لگے جس سے ان کے گمان کے مطابق پریشانی نہیں ہوتی تھی، بعد میں عام پتھر بھی رکھنے لگے جو بعد میں مستقل بت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ عزیٰ (بت) قریش و بنی کنانہ کا، لات طائف میں بنی ثقیف کا اور منات اوس و خزرج کا تھا، (قلیوبی ص ۲۸۳)

نوح علیہ السلام کا پڑپوتا عاد بن ادم ایک شخص تھا اس کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوئی جس کو عاد اولیٰ کہتے ہیں، نوح علیہ السلام سے اس قوم تک مسلسل خالص دین قائم رہا، اس کے بعد یہ رواج پڑ گیا کہ جو نیک اور بزرگ آدمی مرتا تھا تو یہ لوگ (عاد اولیٰ کے لوگ) اس کی شکل، مجسمہ بطور یادگار تیار کرا لیتے تھے آخر بعد میں یہی

چیز بت پرستی میں تبدیل ہوگئی (ہدایت نما متوسط قرآن مترجم)

عرب میں بت پرستی کی ابتداء عمرو بن لحی بن حارثہ بن عمرو ابن مزیقیا ازدی کی وجہ سے ہوئی، وہ ایک دفعہ (بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سو سال قبل) ملک شام میں گیا اور لوگوں کو بت پرستی کرتے ہوئے پایا چنانچہ اس نے وہاں سے ہُبل نامی بت لایا اور کعبہ کے اندر رکھ دیا، یوں عرب میں بھی بت پرستی کا آغاز ہو گیا۔ (الفوز الکبیر صفحہ ۲۱) خانہ کعبہ کے اندر ۳۶۰ بت تھے۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی تمناء جہاد

علامہ مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ آخری عمر میں فرماتے تھے کہ مجھے کچھ نہیں چاہیئے، صرف کشمیری چائے کی دو پیالیاں، دو بسکٹ ایک نیزہ اور ایک گھوڑا۔ بظاہر مولانا کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل اور صحیح زندگی ایک مسلمان کی یہ ہے کہ وہ میدان جہاد میں اپنا وقت صرف کرے (احاطہ دار العلوم دیوبند میں بیتے ہوئے دن صفحہ ۱۰۷)

حفاظ حدیث اور حدیث کے دو بڑے امام

علماء فرماتے ہیں کہ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ اور علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ قوت حافظہ میں حافظ بن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری کے مرتبہ کے تھے، شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ صحاح ستہ کے حافظ تھے۔

محدثین کے نزدیک حفاظ دنیا میں چار ہیں۔ امام ابوزرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم، امام بخاری رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ، امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سمرقندی۔ (تدریب الراوی)

علماء فرماتے ہیں کہ علامہ خطابی صاحب معالم السنن اور شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ حدیث کے دو بڑے امام تھے۔

ائمہ اربعہ کا اختلاف کبھی ختم نہیں ہوگا

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فقہ میں کوئی کتاب نہیں لکھی کیونکہ انہوں نے

ساری توانائیاں اس بات پر خرچ کیں کہ فقہ میں ایسی کوئی کتاب لکھی جائے جو ائمہ اربعہ کی فقہ کا جامع ہوتا کہ ائمہ اربعہ کا اختلاف ختم ہو جائے لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ساری زندگی حنفی مذہب کی ترجیح اور دوسرے مذاہب کو مرجوح ثابت کرنے میں خرچ کردی حالانکہ نفس الامر میں کونسا مذہب حق ہے اور کونسا مذہب مرجوح ہے یہ عقیدہ لاینحل تو قیامت میں بھی نہیں کھولے گا۔

دو برگزیدہ شخصیات کی عجیب وفات

امام تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ صغار صحابہ میں سے تھے، اس لئے "**والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار**" والی فضیلت حاصل کرنا ان کے لئے مشکل تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت نصیب فرمائی تاکہ انہیں کبار صحابہ کی منقبت مل جائے۔

یہی حال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے، حالت نزاع کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ درد شدید ہے شاید موت قریب ہے۔

،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دینے کے بجائے بے التفاتی سے جواب دیا جس سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قلبی طور پر صدمہ پہنچا۔ علماء نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا تلخ جواب اس لئے دیا تاکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گناہ معاف ہو جائیں اور جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہو۔

جنید بغدادی رحمہ اللہ کی برکت سے چور ابدال بن گیا

جنید بغدادی رحمہ اللہ تہجد میں مصروف تھے کہ ایک چور آیا اور سامان تلاش کرنا شروع کردیا لیکن جب کچھ نہیں ملا۔

تو چور مایوس ہو کر واپس پلٹنے لگا اتنے میں بغدادی رحمہ اللہ نے چور کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہاں سے خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ لے کر جاؤ یہ کہہ کر چور کا ہاتھ قریب میں موجود شخص کو پکڑوا دیا اور کہا کہ جس فلاں ابدال کا انتقال ہو گیا ہے ان کی جگہ اسے ابدال بنا دو۔ یوں چور ابدال بن گیا۔

الاستقامۃ فوق الکرامۃ کی مثالیں

ایک شخص جنید بغدادی رحمہ اللہ کی خدمت میں دس سال کا عرصہ گزار کر یوں کہہ کر واپس لوٹنے لگا کہ اتنی لمبی مدت میں کوئی کرامت ہی ظاہر نہیں ہوئی۔

بغدادی رحمہ اللہ نے پوچھا کہ کیا اس عرصے میں مجھ سے خلاف سنت کوئی فعل ظاہر ہوا، اس شخص نے جواب دیا نہیں بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ایک مرتبہ جنید بغدادی رحمہ اللہ کہیں جا رہے تھے کہ دیکھا ایک مجمع عام میں ایک شخص کی آخری ٹانگ کاٹی جا رہی ہے جبکہ ایک پاؤں اور دونوں ہاتھ پہلے ہی سے کٹے ہوئے تھے۔ دریافت کرنے پر اس شخص نے بتایا کہ یہ پہلے تین مرتبہ چوری کے واردات کر چکا ہے اس لئے دونوں ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دیئے گئے تھے اب چوتھی مرتبہ آخری پاؤں کاٹا جا رہا ہے۔ (یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ہے)۔

یہ سن کر بغدادی رحمہ اللہ آگے لپکے اور چور کے پاؤں کو چوم لیا اور فرمایا کہ میں پاؤں کا بوسہ نہیں دے رہا ہوں بلکہ صفت استقامت کو چوم رہا ہوں اگرچہ اس نے یہ عظیم صفت غیر محل میں خرچ کی۔

علماء کے قلم کی روشنائی اور شہیدوں کے خون کا وزن

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے:

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن علماء کی روشنائی جس سے انہوں

نے علم دین اور احکام دین لکھے ہیں اور شہیدوں کے خون کو تولا جائے گا تو علماء کی روشنائی کا وزن شہیدوں کے خون کے وزن سے بڑھ جائے گا۔ (معارف القرآن جلد۳ صفحہ ۵۲۳)

دنیا کے ہر انار میں جنت کا ایک دانہ ہوتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انار کے ایک دانہ کو اٹھایا اور اس کو کھا لیا ان سے کہا گیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کیوں کیا؟ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کے ہر انار میں جنت کے دانوں میں سے ایک دانہ ڈالا جاتا ہے شاید کہ یہ وہی ہو۔ (طبرانی بسند صحیح)

فائدہ: اس ارشاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔ (الطب النبوی، کنز العمال،)

شیطان کس چیز میں وسوسہ ڈالتا ہے؟

مولانا مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شیطان حلت اور حرمت کے سلسلے میں وسوسہ نہیں ڈالتا۔

کیونکہ حلت اور حرمت سے پرہیز کرنے کا نام تقویٰ ہے بلکہ وہ طہارت اور نجاست میں وسوسہ ڈالتا ہے تاکہ عبادت چھوٹ جائے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کیسے خلیفہ مقرر ہوئے؟

رجاء بن حیوہ بہت بڑے محدث تھے، سلیمان بن عبدالملک سے ان کا قریبی تعلق تھا، سلیمان نے مرض الموت میں رجاء سے کہا کہ مغفرت کا کوئی راستہ ہے، رجاء نے کہا کہ اگر تم اپنے بیٹوں کے بجائے عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنا دو شاید مغفرت ہو جائے۔

چنانچہ سلیمان نے فوراً عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خلیفہ بنا دیا۔ ان کی مدت

خلافت ۹۹ھ/ ۷۱۷ء سے ۱۰۱ھ/۷۱۹ء تک (یعنی دو سال پانچ ماہ) ہے جبکہ سلیمان کا دور ۹۶ھ/ ۷۱۵ء سے ۹۹ھ/ ۷۱۷ء تک رہا۔

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ناراضگی کی علامات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دریافت کیا کہ لوگوں سے آپ کے راضی ہونے کی علامت کیا ہے؟

ارشاد ہوا کہ تین علامتیں ہیں۔ (الف) کھیتی بونے کے وقت بارش کا نزول۔ (ب) فصل کاٹنے کے وقت بارش کا روک لینا۔ (ج) انتظامی امور حلیم الطبع اور باصلاحیت افراد کے سپرد کرنا۔

اور بندوں سے اللہ کی ناراضگی کی بھی تین علامتیں ہیں، اول کھیتی بونے کے وقت بارش کا رک جانا، دوم فصل کاٹنے کے وقت بارش برسنا، سوم انتظامی امور نا اہل کے سپرد کر دیا جانا اور اموال عامہ کو بخیلوں کے حوالے کر دینا۔

(ماہنامہ ''الفاروق'' صفر ۱۴۲۳/ اپریل ۲۰۰۲ء، صفحہ ۵۴)

امام مالک رحمہ اللہ پر کوڑے کیوں برسائے گئے؟

امام مالکؒ نے فتویٰ جاری کیا کہ مجبور کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس فتویٰ کی بناء پر حکومت وقت نے امام مالک رحمہ اللہ پر کوڑے لگائے اور شانے اتروا دیئے۔ اس مسئلہ کا سیاسی پہلو یہ تھا کہ خلفاء کے لئے جو بیعت لی جاتی تھی اس میں یہ کہلایا جاتا تھا کہ اگر بیعت توڑ دی تو بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

اب اگر امام مالک کے فتویٰ کے بموجب مجبور کی طلاق کا اعتبار نہیں تو بیعت کے اس حلف نامے میں کوئی طاقت اور تاثیر نہیں رہتی، اس لئے حکومت وقت نے اس فتویٰ کے سبب امام مالک پر تشدد کیا۔ (تاریخ دعوت وعزیمت جلد ۱ صفحہ ۸۱)

بعض جانور جنت میں جائیں گے

علامہ سید احمد حموی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۵ میں بحوالہ شرح شرعۃ الاسلام حضرت مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ دس جانور جنت میں جائیں گے۔

1۔ ناقۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	2۔ ناقۂ صالح علیہ السلام
3۔ عجل ابراہیم علیہ السلام	4۔ کبش اسماعیل علیہ السلام
5۔ بقرۂ موسیٰ علیہ السلام	6۔ حوتِ یونس علیہ السلام
7۔ حمار عزیر علیہ السلام	8۔ نملۂ سلیمان علیہ السلام
9۔ ہدہد سلیمان علیہ السلام	10۔ کلبِ اصحاب کہف

مشکوٰۃ الانوار میں لکھا ہے کہ ان کا بھی حشر ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ جلد ۵ صفحہ ۳۷۲)

کسی زمانہ کھجور کی گٹھلی جیسے گیہوں کے دانے ہوتے تھے

مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ زیاد کے زمانہ میں ایک تھیلی پائی گئی تھی جس میں کھجور کی بڑی گٹھلی جیسے گیہوں کے دانے تھے اور اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ اس زمانہ میں اگتے تھے جس میں عدل وانصاف کو کام میں لایا جاتا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۷۶)

پہلا شفاخانہ اور بقراط

بقراط وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے سب سے پہلے شفا خانے (ہسپتال) کی داغ بیل ڈالی اور اس کا نام ''افنورکین'' رکھا جس کے معنی بیمارستان یا ہسپتال کے ہیں، یہ شفاخانہ رب الشفاء کے معبد میں واقع ہے۔ (تاریخ طب صفحہ ۲۲۔ ماہنامہ الحق شمارہ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ/ اکتوبر ۱۹۹۸ء) بقراط ۴۶۰ میں ق م گزرے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے کتاب ''تذکرۂ ارکان برما'' اور مقدمات علوم درسیہ ملاحظہ ہو۔

خواجہ بختیار کاکی رحمہ اللہ کی نماز جنازہ

شاہ ہند شمس الدین التمش (مدت حکومت ۶۰۷ھ/ ۱۲۱۱ء تا ۶۳۳ھ/ ۱۲۳۶ء) بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں جس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴؍ ربیع الاول ۶۳۳ھ/ نومبر ۱۲۳۶ء) کا انتقال ہوا تو ورثاء نے حسب وصیت اعلان کیا کہ کاکی رحمہ اللہ کی وصیت کے مطابق جنازے کی نماز وہ شخص پڑھائے جس کی کبھی عشاء اور عصر کی چار سنتیں ناغہ نہ ہوئی ہوں اور کبھی نامحرم کو نہ دیکھا ہو، نہ نامحرم کو ہاتھ لگایا ہو اور نہ ہی تکبیر اولیٰ فوت ہوئی ہو۔

اعلان ہوتے ہی مجمع میں سناٹا چھا گیا اور ہر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگا کچھ دیر کے بعد سلطان التمش رحمہ اللہ نے یہ کہتے ہوئے نماز پڑھا دی کہ افسوس خواجہ کاکی رحمہ اللہ نے راز ظاہر کر دیا۔ (مواعظ فقیہ الامت)

درویش مرتے نہیں

سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے شیخ حضرت میانجی نور محمد جھنجھانوی رحمہ اللہ تھے، میانجی رحمہ اللہ جب بیمار ہوئے اور لوہاری سے جھنجھانہ منتقل ہو رہے تھے تو حاجی صاحب رحمہ اللہ سے تھانہ بھون میں ملے اور فرمایا کہ تم سے کام لینا تھا مگر وقت نہیں رہا۔ حاجی صاحب رحمہ اللہ رو پڑے، پھر شیخ نے فرمایا کہ رونے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم کو میری قبر سے وہی فیض حاصل ہو گا جو زندگی میں مجھ سے حاصل ہوتا تھا، مشہور ہے کہ درویش مرتے نہیں وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ (مواعظ فقیہ الامت قسط نمبر ۱ صفحہ ۱۰۹)

سچائی کا سبق آموز واقعہ

کم عمری کے زمانے میں پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعلیم و تربیت

کے لئے قافلہ والوں کے ساتھ بغداد جا رہے تھے اور والدہ نے بوقت الوداع چالیس دینار دیئے تھے اور وصیت کی تھی کہ بیٹا جھوٹ نہیں بولنا، چنانچہ قافلہ والوں کے ساتھ یہ کم سن لڑکا روانہ ہوگیا، راستہ میں ڈاکوؤں نے قافلہ کو روک کر سب سے چھپے دینار و دراہم کے بارے میں پوچھا سب نے جھوٹ بولا تاکہ کسی طرح رقم بچ جائے، لیکن جب تلاشی لی گئی تو رقم مل گئی اور جھوٹ بولنے پر سب کی پٹائی کی گئی۔

اس دوران ایک ڈاکو نے کم سن لڑکا عبدالقادر سے پوچھا، لڑکے نے کہا کہ میرے پاس چالیس دینار (جو بہت بڑی رقم ہے) ہیں، ڈاکو کو یقین نہ آیا اس لئے اسے پکڑ کر افسر کے پاس لے گیا، افسر نے بھی وہی سوال پوچھا تو عبدالقادر نے پھر وہی جواب دہرایا، افسر نے کہا کہ پیسہ نکالو، تو عبدالقادر نے نکال کر پیسے دیدیئے۔ ڈاکوؤں کے افسر نے لڑکے سے کہا کہ بیٹا تم نے جھوٹ کیوں نہیں بولا، ہم تو ویسے بھی تمہاری تلاشی نہ لیتے اور تم نے رقم بھی ایسی جگہ سے نکالی جہاں ہمارا خیال بھی نہ جاتا۔ عبدالقادر نے جواب دیا کہ آتے وقت والدہ محترمہ نے نصیحت کی تھی کہ بیٹا جھوٹ نہیں بولنا، اس جواب سے ڈاکوؤں کے آنسو رواں ہو گئے اور کہنے لگے کہ ایک چھوٹا لڑکا اپنی والدہ کا کس طرح اطاعت گزار ہے لیکن ہم محسن اعظم اور منعم اعلیٰ رب ذوالجلال کی نافرمانی میں مصروف ہیں، یہ کہہ کر سب نے توبہ کی اور لٹی ہوئی رقم واپس کردی، اس سے ثابت ہوگیا۔ ''الصدق ینجی والکذبُ یُھلک'' یعنی سچائی نجات دیتی ہے اور جھوٹ ہلاکت کا پیش خیمہ ہے، یہی عبدالقادر بعد میں پیران پیر، دستگیر، محبوب ربانی فیض سبحانی غوث الثقلین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ (ماہنامہ الفاتحہ کراچی جولائی ۲۰۰۱ء صفحہ ۱۹)

علماء سے مت کہو کہ تبلیغ کے لئے باہر چلیں

بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ نے ایک تبلیغی سے فرمایا کہ علماء

مشائخ اور بزرگ سے ہرگز مت کہو کہ آپ تبلیغ کے لئے ہمارے ساتھ باہر چلیں، ان حضرات نے جو مشاغل اختیار کئے ہیں۔

تزکیہ باطن کے یا تعلیم کے، کوئی حدیث پڑھا رہا ہے، کوئی فقہ پڑھا رہا ہے، کوئی تفسیر پڑھا رہا ہے۔ ان حضرات نے پورے دلائل کی روشنی میں اس کا انتخاب کیا ہے۔ ان سے یہ مت کہو کہ آپ ان دینی خدمات کو چھوڑ دیں بلکہ ان سے دعا کی درخواست کریں۔ (مواعظ فقیہ الامت قسط ۳ ص ۳۹)

روغن زیتون کی برکات

شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ (سورہ النور: آیت ۳۵) اس سے زیتون اور اس کے درخت کا مبارک اور نافع ومفید ہونا ثابت ہوتا ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بے شمار منافع اور فوائد رکھے ہیں، اس کو چراغوں میں روشنی کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اور اس کی روشنی ہر تیل کی روشنی سے زیادہ صاف شفاف ہوتی ہے، اور اس کو روٹی کے ساتھ سالن کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے پھل کو بطور تفکہ کے کھایا بھی جاتا ہے اور ایسا تیل ہے جس کے نکالنے کے لئے کسی مشین یا چرخی وغیرہ کی ضرورت نہیں خود بخود اس کے پھل سے نکل آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روغن زیتون کو کھاؤ بھی اور بدن پر مالش بھی کرو کیونکہ یہ شجرۂ مبارکہ ہے۔ (معارف القرآن جلد ۶ صفحہ ۴۲۴)

ایک گونگی، بہری اور اندھی خاتون سے نکاح

ایک بزرگ دریا کے کنارے عبادت الٰہی میں مشغول تھے، کئی پہروں سے کچھ نہ کھایا تھا بھوک کی شدت کی تاب نہ لا کر اٹھے اور دریا کے کنارے کنارے چلتے رہے، اچانک سامنے سے ایک سیب بہتا ہوا چلا آتا دیکھا، حضرت رحمہ اللہ

نے بھوک کے عالم میں وہ کھالیا، کھا لینے کے بعد دل میں خیال آیا پتہ نہیں کہ یہ سیب کس کا ہے اور مجھے تو مالک سے اجازت لینی چاہئے تھی یہ سوچ کر وہ دریا کے کنارے کنارے آگے چلتے گئے، ابھی کچھ دور گئے ہی تھے کہ سیبوں کا ایک باغ نظر آیا، خیال ہوا کہ سیب یہاں سے گرا ہوگا، چنانچہ یہ جوان بزرگ باغ کے اندر چلے گئے اور مالک باغ سے معافی چاہی چونکہ مالک باغ بھی بہت بڑے اللہ والے تھے اس لئے سمجھ گئے کہ آمدہ جوان نیک آدمی ہوگا، مالک باغ نے کہا کہ اگر تم میری بیٹی سے شادی کروگے تو اجازت دوں گا ورنہ نہیں۔ میری بیٹی کے تین اوصاف یہ ہیں کہ وہ صم، بکم اور عمی (یعنی گونگی، بہری اور اندھی) ہے۔

جوان دل میں سوچتا ہے کہ میں خوبصورت جوان آدمی ہوں، اچھی سے اچھی لڑکی مل جائے گی دنیا بن جائے گی لیکن آخرت بگڑ جائے گی، اگر اس نکمی لڑکی سے شادی کرلوں تو دنیا برباد ہو جائے گی لیکن آخرت بن جائے گی، قرآن کا اعلان ہے "وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی" یہ سوچ کر جوان بزرگ سید ابو صالح نے شادی کی خواہش ظاہر کردی۔ چنانچہ نکاح ہوگیا۔

نکاح کے بعد جب سید ابو صالح حجرۂ عرس میں گئے تو دیکھا کہ لڑکی حسن و جمال میں یکتا اور جملہ عیوبات سے مبرا ہے، خوشی اس لئے ہوئی کہ دنیا اور آخرت دونوں بن گئیں اور پریشانی اس لئے تھی کہ سسر نے جھوٹ بولا، صبح سسر صاحب سے شکایت کی سسر صاحب نے فرمایا کہ میری بیٹی جب سے حد بلوغت تک پہنچی اس وقت سے اب تک کسی اجنبی مرد سے بات نہیں کی، نہ ہی دیکھا اور نہ ہی کسی اجنبی مرد کی بات سنی اس اعتبار سے وہ گونگی، بہری اور اندھی ہے۔

ظاہری مفہوم مراد نہیں، یہ مالک باغ سید عبداللہ اصمعی رحمہ اللہ تھے انہی دو پاکیزہ ہستیوں کے ہاں محبوب ربانی، قطب سبحانی، غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی۔

سن ولادت یکم رمضان ۴۷۰ھ/ مارچ ۱۰۷۸ء ہے اور وفات ربیع الثانی ۵۶۱ھ/ فروری ۱۱۶۶ء کو ہوئی (ماہنامہ الفاتح کراچی جولائی ۲۰۰۱ء صفحہ ۱۷) بعض مؤرخین نے یہ واقعہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے والدین کا قرار دیا ہے جبکہ دیگر بعض مؤرخین نے اس کی نسبت امام بخاری رحمہ اللہ کے والدین کی طرف کی ہے۔

شاہ سنجر کے متعلق امام غزالیؒ کے اشعار

ایک مرتبہ سنجر (ایک ملک کا نام ہے) کے بادشاہ نے شیخ احمد غزالیؒ کو پیش کش کی کہ میں آپ کو کچھ مال دینا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو آمدہ مہمانوں کی ضیافت میں آسانی ہو، اس پر شیخ نے درج ذیل اشعار کہے:

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد　　　بافقر اگر بود ہوس ملک سنجرم
تا یافت جان من خمر از ذوق نیم شب　　　صد ملک نیمروز بہ یک جو نمی خرم

یعنی فقر و افلاس کے باوجود اگر مجھے علاقہ سنجر کی ہوس ہو تو سنجر کی کالی چھتری کی طرح میرا منہ بھی کالا ہو جائے۔

آدھی رات کی عبادت سے مجھے جو حلاوت و لذت ملتی ہے اس کے بدلے میں دین کی بادشاہت کی قیمت ایک جَو کے برابر بھی نہیں ہے۔ یہ اشعار شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف بھی منسوب ہے۔ (کشکول بہائی، ص: 592)

غریبی اور خوشحالی

سات چیزوں کے کرنے سے غریبی آتی ہے

1۔ جلدی جلدی نماز پڑھنے سے۔ 2۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے۔

3۔ پیشاب کرنے کی جگہ وضو کرنے سے۔

4۔ کھڑے ہو کر پانی پینے سے۔

5۔ منہ سے چراغ بجھانے سے۔

6۔ دانت سے ناخن کاٹنے سے۔

7۔ دامن یا آستین سے منہ صاف کرنے سے۔

سات چیزوں کے کرنے سے خوشحالی آتی ہے

1۔ قرآن کی تلاوت کرنے سے۔

2۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھنے سے۔

3۔ خدا کا شکر ادا کرنے سے۔ 4۔ غریبوں اور مجبوروں کی مدد کرنے سے۔

5۔ گناہوں سے معافی مانگنے سے۔

6۔ ماں، باپ اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے سے۔ ۷۔ صبح کے وقت سورہ یٰسین اور شام کے وقت سورۂ واقعہ پڑھنے سے۔ (تعمیر حیات صفحہ۲۳، ۲۵ ستمبر ۲۰۰۰ء)

خط پر ''القطمیر'' لکھنا

خط پر ''قطمیر'' لکھنا ایک تفاؤل ہے تاکہ خط محفوظ انداز میں مکتوب الیہ تک پہنچ جائے، قطمیر اصحاب کہف کے کتے کا نام ہے جو غار پر بیٹھا ہوا تھا، جس طرح اس کتے نے ان کی حفاظت کی تھی اسی طرح قطمیر سے بھی خط محفوظ ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ)

مسجد کے پندرہ آداب

1۔ اوّل یہ کہ مسجد میں پہنچنے پر اگر کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھے تو ان کو سلام کرے اور کوئی نہ ہو تو ''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ'' کہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کہ مسجد کے حاضرین نفلی نماز یا تلاوت و تسبیح وغیرہ میں مشغول نہ ہوں ورنہ ان کو سلام کرنا درست نہیں۔

2۔ دوسرے یہ کہ مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد

پڑھے۔ یہ بھی جب ہے کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ نہ ہو۔ مثلاً: عین آفتاب کے طلوع یا غروب یا استواء نصف النہار کا وقت نہ ہو۔

3۔ تیسرے یہ کہ مسجد میں خرید وفروخت نہ کرے۔

4۔ چوتھے یہ کہ وہاں تیر اور تلوار نہ نکالے۔

5۔ پانچویں یہ کہ مسجد میں اپنی گم شدہ چیز تلاش کرنے کا اعلان نہ کرے۔

6۔ چھٹے یہ کہ مسجد میں آواز بلند نہ کرے۔

7۔ ساتویں یہ کہ وہاں دُنیا کی باتیں نہ کرے۔

8۔ آٹھویں یہ کہ مسجد میں بیٹھنے کی جگہ میں کسی سے جھگڑا نہ کرے۔

9۔ نویں یہ کہ جہاں صف میں پوری جگہ نہ ہو وہاں گھس کر لوگوں پر تنگی پیدا نہ کرے۔

10۔ دسویں یہ کہ کسی نماز پڑھنے والے کے آگے سے نہ گزرے۔

11۔ گیارہویں یہ کہ اپنے بدن کے کسی حصہ سے کھیل نہ کرے۔

12۔ بارہویں یہ کہ اپنی انگلیاں نہ چٹخائے۔

13۔ تیرہویں یہ کہ مسجد میں تھوکنے، ناک صاف کرنے سے پرہیز کرے۔

14۔ چودھویں یہ کہ نجاست سے پاک وصاف رہے اور کسی چھوٹے بچے یا مجنون کو ساتھ نہ لے جائے۔

15۔ پندرہویں یہ کہ وہاں کثرت سے ذکر اللہ میں مشغول رہے۔ قرطبی نے یہ پندرہ آداب لکھنے کے بعد فرمایا ہے کہ جس نے یہ کام کر لیے اس نے مسجد کا حق ادا کیا اور مسجد اس کیلئے حرز وامان کی جگہ بن گئی۔ (معارف القرآن جلد ۶ صفحہ ۴۱۶، پارہ ۱۸، سورۂ نور)

خواجہ معین الدین رحمہ اللہ کی دو کرامتیں

ایک مرتبہ خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ چشت سے چل کر اجمیر آئے اور ایک جگہ کملیہ بچھا کر بیٹھ گئے، ابھی تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ راجہ کا منتری آیا اور کہا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ کہ یہاں راجہ کے اونٹ بیٹھیں گے منتری کی بات سن کر

خواجہ رحمہ اللہ یہ کہتے ہوئے اٹھ گئے کہ راجہ کے اونٹ بیٹھے ہی رہیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ کے اونٹ وہاں بیٹھ گئے لیکن اٹھنے کا نام نہیں۔

ایک اور مرتبہ خواجہ رحمہ اللہ نے لوگوں سے وضو کے لئے پانی مانگا لیکن کسی نے دیا نہیں تو خواجہ رحمہ اللہ نے مندر کے بتوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تو بھی اسی کا نوکر ہے جس کا میں نوکر ہوں، نماز کا وقت ہو گیا ہے، یہ لوگ پانی نہیں دے رہے ہیں تو ہی پانی لا دے، چنانچہ تمام بت اپنی جگہ سے ہٹے اور پانی لا کر دیا، یہ کرامت دیکھ کر نوے ہزار بت پرستوں نے اسلام قبول کیا۔ (مواعظ فقیہ الامت قسط نمبر ۸ صفحہ ۲۳)

غار ثور کا واقعہ

ہجرت کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ غار ثور میں تشریف فرما تھے، اس دوران سوراخ سے ایک سانپ نکلتا ہوا نظر آیا، سانپ کو دیکھ کر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سوراخ کے منہ پر پیر رکھ دیا، سانپ جب نکل نہیں سکا تو ابو بکر صدیق کے پیر میں ڈسا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پاؤں ہٹا لو۔ بتایا جاتا ہے کہ سانپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امتی تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ تم اپنی موجودہ شکل میں دیکھ نہیں سکتے، اس لئے بذریعہ دعا اسے سانپ بنا دیا گیا اور کہا گیا کہ غار ثور میں چلا جا وہاں ہجرت کے موقع پر دیدار ہوگا۔ (ملفوظات فقیہ الامت قسط نمبر ۱)

امام اعظم رحمہ اللہ کی کمال ذہانت

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ تقریر فرما رہے تھے کہ اچانک ایک قاصد آیا اور کہا کہ یہ لال سیب ایک خاتون نے بھیجا ہے، امام رحمہ اللہ نے اسے دو ٹکڑے

کر کے واپس کر دیا، سامعین اور مخاطبین محو حیرت میں تھے کہ معاملہ اور مسئلہ کیا ہے؟ جب امام رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا۔

تو امام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خاتون لال سیب بھیج کر یہ مسئلہ پوچھ رہی تھی کہ حیض کا خون فی الحال سرخ آ رہا ہے میں پاک کب ہوں گی تا کہ نماز وغیرہ پڑھ سکوں، میں نے دو ٹکڑے کر دیئے، سیب کے اندر سفیدی ہے جس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر سفید خون آ جائے تو تم پاک ہو جاؤ گی؟ اللہ اکبر کیا ذہانت و فطانت ہے کہ بغیر سوال و جواب اور بغیر آواز سے مسئلہ پوچھا جا رہا ہے اور حل کیا جا رہا ہے۔

پانی پیتے وقت دائیں ہاتھ کا سہارا دینا

بعض لوگ کھانے کے دوران بائیں ہاتھ سے پانی پیتے ہیں اور دائیں ہاتھ کا سہارا دیتے ہیں اس سے سنت ادا نہیں ہو گی (ملفوظات فقیہ الامت قسط نمبر ۷ صفحہ ۳۱) اگر دایاں ہاتھ شوربا وغیرہ لگنے سے آلودہ ہو جائے تو مذکورہ طریقہ سے پانی پینا چاہئے تا کہ گلاس خراب نہ ہو۔ بنگلہ دیشی اور برمی لوگ ایسا کرتے ہیں۔

ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کا ایثار

ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ دونوں بڑے محدث اور فقیہ تھے بلکہ نخعی رحمہ اللہ تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بھی استاد ہیں، دونوں کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حجاج بن یوسف کا زمانہ تھا ایک مرتبہ نخعی رحمہ اللہ نے حکومت وقت کے خلاف کوئی فتویٰ صادر کیا جس پر آگ بگولہ ہو کر حکومت نے نخعی رحمہ اللہ کو گرفتار کرنے کیلئے پولیس بھیج دی۔

اتفاق سے عین گرفتاری کے وقت تیمی رحمہ اللہ نخعی رحمہ اللہ کے گھر میں موجود تھے، چونکہ تصویر کا زمانہ نہیں تھا اس لئے پولیس والے نخعی رحمہ اللہ کی شکل و صورت سے ناواقف تھے جب پولیس نے کہا کہ ہم ابراہیم کو گرفتار کرنے کے لئے

آئے ہیں تو فوراً تیمی رحمہ اللہ نے کہا کہ ابراہیم تو میں ہوں حالانکہ انہیں بخوبی علم تھا کہ پولیس والے نخعی رحمہ اللہ کو گرفتار کرنے آئے ہیں تاہم جیل جانے کے لئے ایثار سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔

عرصۂ دراز تک تیمی رحمہ اللہ ناکردہ جرم کی پاداش میں جیل میں رہے۔ ایک دن حجاج نے خواب میں دیکھا کہ جیل سے ایک نور آسمان تک پھیلا ہوا ہے۔ صبح داروغہ سے کہا دیکھو کہ جیل میں کسی بڑے انسان کا انتقال ہوا ہوگا۔ دیکھا کہ تیمی رحمہ اللہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ قرآن نے کیا خوب کہا "وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ"۔

اللہ تعالیٰ کے آٹھ نام جو سورج پر لکھے ہوئے ہیں

1. الحی 2. العالم 3. القادر
4. المرید 5. السمیع 6. البصیر
7. المتکلم 8. الباقی (الیواقیت والجواہر بحث ۱۶)

غالب کا کام سنت سے ہو گیا

اردو شاعر غالب مسجد میں نماز کے لئے اس وقت جاتے تھے جب پیسوں کی ضرورت ہوئی، ایک دفعہ غالب مسجد میں گئے اور سنت پڑھ کر جماعت کے انتظار میں بیٹھ گئے، اتنے میں ایک آدمی آیا اور کچھ رقم دی، رقم لے کر غالب جماعت سے نماز پڑھے بغیر واپس ہو گئے اور کہنے لگے کہ الحمد للہ ہمارا کام سنتوں سے ہو گیا اور جماعت تک نوبت ہی نہیں آئی۔ (ارکانی)

بات پر تاثیر ہونے کا نسخہ

ایک مرتبہ امام الائمہ سراج الامہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس ایک سن رسیدہ خاتون آئی اور کہا کہ امام صاحب یہ لڑکا گڑ زیادہ کھاتا ہے، امام رحمہ اللہ نے بوڑھی

سے فرمایا کہ اسے تین دن کے بعد لے کر آؤ، چنانچہ وہ بوڑھی تین دن کے بعد لڑکے کو لے کر دوبارہ حاضر خدمت ہوئی، امام رحمہ اللہ نے لڑکے سے کہا کہ لڑکے گڑ مت کھایا کرو، بوڑھی کو بڑا غصہ آیا اور بولی کہ اگر یہی بات کہنی تھی تو تین دن کی مہلت اور وقفہ کی کیا ضرورت تھی؟ امام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تین دن پہلے میں خود بھی گڑ کھایا کرتا تھا، ایسی صورت میں میری باتوں کا کیا اثر ہوگا؟

فتح الملہم کے مصنف علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق بات حق موقع پر حق طریقہ سے کی جائے تو ضرور اثر ہوگا، ان شرائط ثلثہ میں سے کوئی بھی ایک شرط فوت ہو جائے تو اس قول کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔

انبیاء علیہم السلام کے ناموں کی وجہ تسمیہ

1۔ آدم: کے معنی گندم گوں ہیں، ابوالبشر کا یہ نام انکے جسمانی رنگ کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ نوح: کے معنی آرام ہیں، باپ نے ان کو آرام وراحت کا موجب قرار دیا۔

3۔ اسحاق: کے معنی ضاحک یعنی ہنسنے والا ہیں، اسحاق علیہ السلام ہشاش بشاش چہرہ والے تھے۔

4۔ یعقوب: پیچھے آنے والا، یہ اپنے بھائی عیسو کے ساتھ توام پیدا ہوئے تھے۔

5۔ موسیٰ: پانی سے نکالا ہوا، جب ان کا صندوق پانی سے نکالا گیا تب یہ نام رکھا گیا۔

6۔ یحییٰ: عمر دراز، بڈھے ماں باپ کی بہترین آرزوؤں کا ترجمان ہے۔

7۔ عیسیٰ: سرخ رنگ، چہرہ گل گوں کی وجہ سے یہ نام تجویز ہوا۔

(رحمۃ للعالمین جلد ۳ صفحہ ۱۴)

حبس شمس کے واقعات

کائنات کا ذرہ ذرہ حکم الٰہی کا پابند ہے، سورج اور ستارے بھی نظام قدرت کے تحت گردش میں ہیں، تاریخ بتاتی ہے کہ گزشتہ زمانہ میں حبس شمس (آفتاب کا

رک جانا) کا واقعہ کئی مرتبہ پیش آیا ہے:

1۔ یوشع بن نونؑ کو حکم ہوا کہ اریحا میں جا کر جہاد کریں لیکن ہفتہ کی رات آنے سے قبل فتح ہو جانی چاہئے، حکم کے مطابق حضرت یوشع بن نون علیہ السلام اریحا پہنچے اور جہاد شروع کر دیا، اتفاق سے فتح حاصل کرنے سے قبل آفتاب غروب ہونے کا وقت آ گیا، اس وقت یوشع علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حبس شمس کی دعا کی جو مقبول ہو گئی، یوں آفتاب رک گیا اور غروب آفتاب سے قبل فتح حاصل کر لی گئی۔

2۔ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ فرعون کو چھوڑ کر بنی اسرائیل کو دریا پار کر کے لے جاتے وقت یوسف علیہ اسلام کی تابوت کو بھی لے جانا، لیکن یہ کام طلوع آفتاب سے قبل ہونا چاہئے۔ موسیٰ علیہ السلام کو تابوت کی تلاش میں وقت زیادہ لگا اس لئے طلوع آفتاب کا وقت قریب ہو گیا تھا، اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے حبس شمس کی دعا کی جو قبول ہو گئی یوں آفتاب اپنے معمول سے ہٹ کر تاخیر سے طلوع ہوا۔

3۔ حضرت داؤد علیہ السلام میدان جنگ میں مصروف تھے کہ غروب آفتاب کا وقت آ گیا اور خطرہ ہو گیا کہ ہفتہ کی رات آ جائے گی اس لئے جنگ ملتوی کرنی پڑے گی یوں جیتی جنگ التواء کی وجہ سے شکست میں تبدیل ہو جائے گی، داؤد علیہ السلام کے مذہب میں ہفتہ کی رات اور دن میں جہاد ممنوع تھا۔ اس وقت داؤد علیہ السلام کی دعاء سے حبس شمس کا واقعہ پیش آیا تھا۔

4۔ سلیمان علیہ السلام کے لئے حبس شمس کا واقعہ پیش آیا تھا جس کی تفصیل سورہ ''ص'' میں ہے۔

5۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حبس شمس کا واقعہ دو مرتبہ پیش آیا ہے۔ (الف) غزوہ خندق کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں مصروف رہنے کی وجہ سے عصر کی نماز ادا نہیں فرما سکے تھے، لیکن حکم الٰہی سے حبس شمس ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھ لی۔ (ب) معراج کی رات حبس شمس ہوا تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم طلوع

آفتاب سے قبل دیدارِ الٰہی کا شرف حاصل کر کے واپس مکہ مکرمہ پہنچ سکیں۔

ایک روایت کے مطابق ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ران میں سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے تھے کہ وحی کی آمد ہوئی جس کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عصر کی نماز جاتی رہی، غروب آفتاب کا وقت قریب ہو گیا جب اس کی اطلاع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرما کر آفتاب کو روک دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھ لی (فتح الباری جلد ٦ صفحہ ٢٢١)

جس برتن میں کھانا کھائے اس میں ہاتھ دھونا

انسان جس برتن میں کھانا کھائے اس میں ہاتھ صاف کرنا مناسب نہیں ہے، ہاتھ دھونے اور صاف کرنے کے لئے الگ برتن ہونا چاہئے۔

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی کتابوں میں ردو بدل

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی کتابوں میں شیعوں نے بہت کچھ ردو بدل کیا ہے، منجملہ ان کے تعزیہ کے سامنے کھانا رکھنے سے کھانا متبرک ہو جاتا ہے اور تراویح نام کی اسلام میں کوئی عبادت نہیں ہے۔ (ملفوظات فقیہ الامت قسط نمبر ۷ صفحہ ۴۶)

حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی معزولی کے اسباب

حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی نڈر اور تجربہ کار کمانڈر تھے، انہی کی وجہ سے غزوۂ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ مسلمان ہوئے اور بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی یہ سپہ سالار کی حیثیت سے حربی امور سرانجام دیتے رہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں عین جنگ کے دوران سپہ سالاری کے عہدہ سے معزول کر دیا اس معزولی کی چند وجوہات ہیں۔

1۔ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو انعام زیادہ دیا تھا ان کو بلایا گیا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے باز پرس کی کہ ایسا کیوں کیا؟ بلا کر سامنے سوال کرتے رہے مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے اٹھ کر ان (خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو عمامہ سے باندھ دیا اور کہا کہ یہ جواب اس لئے نہیں دے رہے ہیں کہ انکو اس بات پر غصہ ہے کہ مجرم کو تو باندھ کر کھڑا کیا جاتا ہے میرے ساتھ یہ غلط رعایت کیوں برتی جارہی ہے بغیر باندھے مجھ سے جواب لیا جا رہا ہے اس واسطے خاموش کھڑے رہے۔ چنانچہ اس کے بعد جواب دیا۔

2۔ کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع دی کہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری قدر نہیں کی، مجھے معزول کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا کر ڈانٹا اور اس فقرے کے بارے میں پوچھا، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غلط نقل کیا ہے میں نے تو یہ کہا ہے کہ عہدے سے تو ہی معزول کیا ہے اسلام کی خدمت سے تو مجھے نہیں روکا ہے۔ مقصود تو اسلام کی خدمت کرنی ہے پہلے عہدہ دار ہو کر کرتا تھا اب میں سپاہی بن کر کروں گا واقعۃً ایسا ہی کیا۔

3۔ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتوحات بہت ہوئیں دشمن کے دل میں خالد کا رعب بیٹھا ہوا تھا، اگر خالد وفات پا جائے تو خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رعب بھی ختم ہو جائے گا یہ اسلام کے لئے نقصان دہ ہے، نیز بعض کمزور مسلمانوں کا عقیدہ خراب ہونا شروع ہو گیا اس لئے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں معزول کر دیا کہ رعب اشخاص کا نہ ہو بلکہ اسلام کا ہو۔ (حوالہ بالا، مواعظ فقیہ الامت قسط نمبر ۴ صفحہ ۴۰)

کیا انسان مسافر ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کُنْ فِي الدُّنيا كَاَنَّکَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ“ یعنی دنیا میں اسی طرح رہو جیسا کہ مسافر ہو یا راہ چلتا راہ گیر ہو،

اگر انسان کی حقیقت و ماہیت پر غور کیا جائے تو واقعۃً انسان مسافر ہی ہے، شروع سے آخر تک انسان کی زندگی اسفار وقطع منازل پر مشتمل ہے، عدم سے باپ کی پشت پر انسان کا تصور منتقل ہوتا ہے پھر بشکل نطفہ ماں کے سینہ میں منتقل ہوتا ہے جس کی طرف اس آیت سے اشارہ ہے" یَّخۡرُجُ مِنۡ م بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ'' پھر رحم مادر میں شکل بنتی ہے جس کی طرف اس آیت سے اشارہ ہے "هُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ' پھر رحم مادر سے دنیا میں منتقل ہوتا ہے جس کی طرف اس آیت سے اشارہ ہے۔ وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا اس کے بعد لڑکپن وبچپن، عہد شباب وعنفوان شباب اور بڑھاپے کے اوقات گزار کر قبر میں منتقل ہونا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قبر آخرت کے منازل میں سے پہلی منزل ہے، پھر قبر سے اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے چنانچہ قرآن کریم کا اعلان ہے "وَعُرِضُوۡا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا" اس کے بعد جنت وجہنم کا فیصلہ ہے، اعلان خداوندی ہے "فَرِیۡقٌ فِی الۡجَنَّةِ وَفَرِیۡقٌ فِی السَّعِیۡرِ" (کشکول بہائی، ص:666)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کامیابی کی وجوہات

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کیا اور بال ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیئے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ بال صحابہؓ میں تقسیم کردیئے۔ حسب تقسیم ایک بال خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مل گیا، حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے وہ بال جنگی ٹوپی میں پیوست کردیا تھا اور جب بھی جنگ میں جاتے تھے تو وہ ٹوپی بھی پہن لیتے تھے اور ہر جنگ میں اس بال کی برکت سے کامیاب ہوتے تھے۔

ایک دفعہ کسی جنگ میں وہ ٹوپی لے کرنہیں گئے قریب تھا کہ وہ شکست کھا جاتے، لیکن بعد میں وہ ٹوپی منگوا کر پہنی پھر کامیاب ہو گئے۔

مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے اسلامی جھنڈا زید بن حارثہ اٹھائیں گے ان کی شہادت کے بعد جعفر بن طیار لیں گے، پھر عبداللہ بن رواحہ، ان کی شہادت کے بعد خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھنڈا سنبھالیں گے جو اللہ کی تلوار ہے اسی وقت سے انہیں سیف اللہ کے لقب سے پکارے جانے لگے، چونکہ یہ سیف اللہ (اللہ کی تلوار) تھے اس لئے شکست نہیں کھاتے تھے یہاں تک کہ موت بھی بستر پر آئی۔

دخول جنت پر نماز کو ترجیح دینا

ایک بزرگ نے کہا کہ اگر مجھے دخول جنت اور ادائے نماز کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں دخول جنت پر ادائے نماز کو ترجیح دوں گا کیونکہ جنت میں جانا اپنا مفاد ہے اور نماز پڑھنا خالق کا حق ادا کرنا ہے، اپنے مفادات پر خالق کے حق کو ترجیح دینا بہتر ہے۔ (کشکول بہائی:6)

چار چیزوں میں خیر و برکت اور شفاء ہے

ابن جریر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کسی آیت کو کسی صحیفے پر لکھ لے اور اسے بارش کے پانی سے دھولے اور اپنی بیوی کے مال (مہر) سے اس کی رضا مندی سے پیسے لے کر شہد خرید لے اور اسے پی لے پس اسی میں کئی وجہ سے شفا آجائے گی۔ خدا تعالیٰ عزوجل کا فرمان ہے: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل آیت ۸۲)

ترجمہ: ''یعنی ہم نے قرآن میں وہ نازل فرمایا ہے جو شفا ہے اور رحمت ہے مومنین کیلئے۔''

ایک دوسری آیت میں ہے: "وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاءً مُّبَارَكًا" (سورۂ ق: آیت ۹)

ترجمہ: ...... "ہم آسمان سے بابرکت پانی برساتے ہیں۔"

اور فرمان ہے: "فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا" (سورہ نساء۴)

ترجمہ: "یعنی اگر عورتیں اپنے مال مہر میں سے اپنی خوشی سے تمہیں دے دیں تو بیشک تم اسے کھاؤ پیو سہتا پچتا۔" شہد کے بارے میں فرمان اللہ تعالیٰ ہے: "فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط" (سورۂ نحل: آیت ۶۹)

ترجمہ: "شہد میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔" ابن ماجہ میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ہر مہینے میں تین دن صبح کو شہد چاٹ لے اسے کوئی بڑی بلا نہیں پہنچے گی۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد۳ صفحہ ۱۲۹)

فائدہ: ...... چار چیزوں میں خیر و برکت اور شفاء ہے:

1۔ قرآن کریم ۔2۔ بارش کا پانی ۔3۔شہد ۔4۔ بیوی کا حق مہر۔

علماء نے لکھا ہے کہ کوئی آدمی کاروبار کرے تو اپنی بیوی کے مہر کی رقم تھوڑی سی لگا دے اسے ان شاء اللہ نقصان نہ ہوگا۔ مہر کی رقم طرفین کے لیے خیر و برکت کی چیز ہے۔

باتوں سے خوشبو آئے

ماں کی فرمانبرداری کرو، اسے ناراض کر کے اپنی منزل تک آسانی سے نہیں پہنچ سکو گے۔ بے عقل کے اعتراض پر خاموش ہو جانا سب سے بڑا جواب ہے۔ وہ انسان تنگ نظر ہوتا ہے جو برائی اور بھلائی میں فرق نہ کر سکے۔ ایک سچا دوست اگر روٹھ جائے تو اسے بار بار مناؤ کیونکہ دوستی انمول نعمت ہے۔

وقت ضائع کرنے سے پہلے اتنا سوچ لو کہ آپ سے زیادہ وقت آپ کو ضائع کر رہا ہے۔ ظلم کو پیار سے دشمن کو دوستی سے اور نفرت کو محبت سے جیتا جا سکتا ہے۔ بڑوں کا ادب کرو گے تو دنیا و آخرت میں عزت پاؤ گے۔ زبان تلوار نہیں لیکن قتل کر

دیتی ہے۔ بھروسہ ایک ایسا پھول ہے جو شک کی ہوا سے مرجھا جاتا ہے۔ اپنی ہار پر مت روؤ کیونکہ تمہاری ہار ہی کسی کی جیت کا سبب بنتی ہے۔ محنت ایک سنہری سکہ ہے جس کے ذریعے آپ دنیا کی ہر چیز خرید سکتے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ مشکل کام اپنی اصلاح اور سب سے آسان کام دوسروں پر نکتہ چینی ہے۔

وہ کون سا درخت ہے جو مسلمان کے مشابہ ہے؟

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ہم آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: مجھے بتلاؤ وہ کون سا درخت ہے جو مسلمان کے مشابہ ہے، جس کے پتے جھڑتے نہیں، نہ جاڑوں میں نہ گرمیوں میں، جو اپنا پھل ہر موسم میں لاتا رہتا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ کہہ دوں کہ وہ درخت کھجور کا ہے، لیکن میں نے دیکھا کہ مجلس میں حضرت ابوبکر ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور وہ خاموش ہیں تو میں بھی چپ رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب یہاں سے اٹھ کر چلے تو میں نے اپنے والد (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے یہ ذکر کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پیارے بیٹے! اگر تم یہ جواب دے دیتے تو مجھے تمام چیزوں کے مل جانے سے بھی زیادہ محبوب تھا۔ (ابن کثیر:۳/۶۶)

دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لیجئے گناہوں سے محفوظ رہو گے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ احد (یعنی سورۂ اخلاص) پڑھے گا وہ سارا دن گناہوں سے محفوظ رہے گا چاہے شیطان کتنا ہی زور لگائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح اور شام تین مرتبہ قل ھو اللہ

احد (یعنی سورۂ اخلاص) اورمعوذتین (سورۂ فلق اور سورۃ الناس) پڑھا کرو، ان کا پڑھنا ہر چیز سے کفایت کرے گا۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد ۳ صفحہ ۳۲۴)

شجاعت کے متعلق

زور بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے — آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

تو انقلاب کی آمد کا انتظار نہ کر — جو ہو سکے تو خود ہی انقلاب پیدا کر

یہ شیوہ زمانے میں ہے مشہور ہمارا — سر دینا عبادت ہے دستور ہمارا

کٹا کر گردنیں بتلا گئے یہ کربلا والے — کسی بندے کے آگے جھک نہیں سکتے خدا والے

پھر تری تاریخ دُہرانے کا وقت آیا

مسلمانو!! سنبھل جاؤ سنبھل جانیکا وقت آیا — بہت سوئے ہو تم اب ہوش میں آنیکا وقت آیا

اٹھو بھی اے صلاح الدین ایوبی کے فرزندو — اب اس غازی کے افسانہ دہرانے کا وقت آیا

سنو یہ قبلہ اول سے کیا آواز آتی ہے — مسلمانو مری حرمت پہ کٹ جانیکا وقت آیا

جلا ڈالی تھیں تم نے کشتیاں اندلس کے ساحل پر — مسلماں پھر تری تاریخ دہرانے کا وقت آیا

جہاں سے تین سو تیرہ چلے تھے تم مسلمانو — انہی ماضی کی راہوں پر پلٹ جانیکا وقت آیا

تقویٰ کی حقیقت

تقویٰ کے عربی زبان میں لغوی معنی بچنے اور پرہیز کرنے اور لحاظ کرنے کے ہیں لیکن وحی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح میں یہ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ حاضر و ناظر ہونے کا یقین پیدا کر کے دل میں خیر و شر کی تمیز کی خلش اور خیر کی طرف رغبت اور شر سے نفرت پیدا کر دیتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ ضمیر کے اس احساس کا نام

ہے، جس کی بناء پر ہر کام میں خدا کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی شدید رغبت اور اس کی مخالفت سے شدید نفرت پیدا ہوتی ہے۔ (سیرۃ النبی جلد پنجم ۳۸۹)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کی اصل تعریف یہ ہے ''الخوف مع الجليل والعمل بالتنزيل والرضاء بالقليل والأستعداد ليوم الرحيل'' یعنی اللہ سے ڈرنا، قرآن پر عمل کرنا، شئی قلیل پر راضی رہنا اور آخرت کی تیاری کرنا۔

اپنی عورتوں کو سورۂ نور سکھاؤ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ سورۂ بقرہ، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ، سورۂ حج اور سورۂ نور ضرور سیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو اعمال فرض کیے ہیں وہ سب ان سورتوں میں مذکور ہیں۔

حضرت حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خط میں یہ لکھا کہ سورۂ نساء، سورۂ احزاب اور سورۂ نور سیکھو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سورۂ براءت سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۂ نور سکھاؤ اور انہیں چاندی کے زیور پہناؤ۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ ۲۶۰)

عشق انسان کے ساتھ خاص نہیں

شیخ بوعلی سینا نے اپنی ایک کتاب (جو عشق کے متعلق ہے) میں لکھا ہے کہ عشق انسان کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ یہ موجودات فلکی، کائنات، نباتات اور حیوانات میں بھی ہے۔ (کشکول بہائی ص:23)

زبان وکلام کے نقائص

اَلُّکْنَةُ. اَلْحَکْلَةُ اَلْعجْمَةُ۔ بمعنی زبان میں لکنت ہو اور صحیح انداز میں بولنا

مشکل ہو۔ اللثغۃُ، بمعنی بولتے وقت را کو لام اور سین کو ثاء پڑھنا۔ اَلْفافاۃُ، بمعنی فا کی ادائیگی مشکل سے ہو۔ التمُتَمَۃُ، بمعنی تاء کی ادائیگی مشکل ہو۔ اللَّففُ، بمعنی زبان میں ثقالت ہو اور حروف کی ادائیگی مشکل ہو۔ اللجلجۃُ، بمعنی زبان میں گرہ ہو اور بولتے وقت بعض کلمہ کو بعض میں داخل کردے۔ اَلْخَنْخَنَۃُ بمعنی ناک میں بولنا۔ المقمقۃُ، بمعنی اقصی حلق میں بولنا۔ (الطریف للادیب الظریف)

عمر کے حساب سے بچے کا نام

بچہ جب تک رحم مادر میں ہو تو اسے "جَنینٌ" کہا جاتا ہے، ولادت کے بعد سات دن تک "صَدِیْغٌ" دودھ پینے کے زمانے تک "وَضِیعٌ" دودھ چھڑانے کے بعد "فَطِیْمٌ" جب تھوڑا تھوڑا چلنے لگے تو "دَارِجٌ" جب دودھ والے دانت گر جائیں تو "مثغورٌ" جب دوبارہ دانت نکلنے لگے۔

تو "مُتّغر" جب عمر بیس سال سے اوپر ہو تو "مُترعرِعٌ" جب بلوغت تک پہنچ جائے تو "یَافِعٌ" اور "مُراھقٌ" جب بالغ ہو جائے تو "حزوَّرٌ" کہا جاتا ہے، اور مذکورہ تمام احوال میں اسے "غلامٌ" کہا جائے گا۔ تیس سال سے چالیس سال تک "شبابٌ" چالیس سال سے ساٹھ سال تک "کَھْلٌ" اور اس کے بعد "ھَرِمٌ" ہے۔ (الطریف للادیب الظریف)

سری سقطی رحمہ اللہ اور اکل حلال

سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رملہ سے بیت المقدس جا رہا تھا، تھک جانے کی وجہ سے سرراہ بیٹھ گیا اور کچھ گھاس کھائی اور پانی پیا، دل میں خیال آیا کہ شاید پوری زندگی میں اکل حلال یہی ہے۔

اس دوران غیب سے آواز آئی کہ آپ کو اس لئے یہاں لایا گیا ہے۔

(کشکول بہائی ص:80)

مرد کامل و ناقص

جس شخص کے پاس عقل و دانش ہو اور وہ مشورے بھی کرتا ہو تو یہ مرد کامل ہے، جس کے پاس عقل نہ ہو لیکن مشورے کرتا ہو یا عقل ہو لیکن مشورے نہیں کرتا تو یہ مرد ناقص ہے، جو دونوں اوصاف سے خالی ہو وہ عورت ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

مرد تمام آن کہ نگفت و بکرد	و آنکہ بگوید، بکند نیم مرد
و آن کہ بگوید نکند زن بود	نیم زن است آن کہ نگفت و نکرد

یعنی مرد کامل وہ ہے جو گفتار کے بجائے کردار کا غازی بنتا ہے اور مرد ناقص وہ ہے جو پہلے بولتا ہے پھر کر کے دکھاتا ہے، جو شخص کہہ کر بھی نہیں کرتا وہ عورت ہے، اور جو نہ کہتا ہے اور نہ ہی کرتا ہے تو یہ آدھی عورت ہے۔ (کشکول بہائی ص:138، تعلیم المتعلم)

زبان کی تیزی اور فصاحت

ذَرِیبُ اللسانِ وَفتیقُ اللسانِ، بمعنی تیز بولنا۔ لَسِنٌ، بمعنی بہترین انداز میں بولنا۔ ذَلِیقٌ، بمعنی زبان کو حسب خواہش گھما کر بولنا حذاقِیٌّ، بمعنی فصیح انداز میں بولنا۔ مِسلَاقٌ، بمعنی تیز زبان کے ساتھ فصیح و بلیغ انداز میں بولنا۔ مِدْرَۃٌ، بمعنی قوم کی ترجمانی کا فریضہ انجام دینا۔ (الطریف للادیب الظریف)

سونے والے کی آواز

سونے والے کی آواز کو ''الفخبخُ'' اونچی آواز کو ''البخیخُ'' اس سے اونچی آواز کو۔ الغطیطُ'' اس سے اونچی آواز کو۔ ''الجخیفُ'' کہا جاتا ہے، عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں ہے '' انّہ نام حتّٰی سُمع جخیفُہ ثمَّ صَلّٰی و لَمْ یتوضّا''۔ (الطریف للادیب الظریف)

ہوائیں آٹھ قسم کی ہوتی ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوائیں آٹھ قسم کی ہیں: چار رحمت کی، چار زحمت کی۔

1- ناشرات .... 2- مبشرات .... 3- مرسلات .... 4- ذاریات رحمت کی۔

اور۔ 5- عقیم ..... 6- صرصر..... 7- عاصف ..... 8- قاصف عذاب کی۔

ان میں سے پہلی دو خشکیوں کی اور آخری دو تری کی۔

جب اللہ تعالیٰ نے عاد والوں کی ہلاکت کا ارادہ کیا، اور ہواؤں کے داروغہ کو اس کا حکم دیا تو اس نے دریافت کیا کہ جناب باری تعالیٰ! کیا میں ہواؤں کے خزانوں میں اتنا سوراخ کروں جتنا بیل کا نتھنا ہوتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہیں نہیں، اگر ایسا ہوا تو زمین اور زمین کی کل چیزیں الٹ پلٹ ہوجائیں گی۔

اتنا نہیں بلکہ اتنا سوراخ کرو جتنا انگوٹھی میں ہوتا ہے، اب صرف اتنے سے سوراخ سے ہوا چلی جہاں پہنچی وہاں بھس اڑا دیا، جس چیز پر سے گزری اسے بے نشان کردیا...... یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔ (ابن کثیر)

اعضا و جوارح سے نکلنے والی آواز

منہ سے نکلنے والی آواز کو " الشَّخِيْرُ" سرین سے نکلنے والی آواز کو "النخيرُ" اور "النخف" کہا جاتا ہے، انگلیاں چٹخاتے وقت نکلنے والی آواز کو "الفرقعة" انتڑی سے آنے والی آواز کو "القرقرةُ" جماع کے وقت صادر ہونے والی آواز کو "الخقخقةُ" دبر سے نکلنے والی آواز کو "الضُّرطةُ" اور "الافاخَةُ" کہا جاتا ہے۔ (الطریف للادیب الظریف)

پیر کے دن کی چھ خصوصیتیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیر کے دن کو آقائے نامدار تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کیساتھ ایک خاص مناسبت اور خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ: 1۔ پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

2۔ پیر ہی کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی۔

3۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے دن حجر اسود کو اپنی جگہ رکھا۔

4۔ پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کیلئے غار ثور سے سفر کی ابتداء فرمائی۔

5۔ پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے۔

6۔ پیر ہی کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا سانحہ پیش آیا۔ (مسند احمد: ۱/ ۲۷۷، رقم حدیث ۲۵۰۶)

غمزدہ انسان کی آواز

رنج وغم اور پریشانی میں مبتلا آدمی جب مخصوص انداز میں آواز نکالتا ہے تو آواز بعض دفعہ اونچی ہوتی ہے اور بعض دفعہ زیادہ اونچی نہیں ہوتی، ان آوازوں کی ترتیب اونچی ہونے کے اعتبار سے درج ذیل ہے۔ رَنِينٌ، هَنِينٌ، حَنِينٌ، أَنِينٌ، خَنِينٌ، زفيرٌ، شهيقٌ، حَشرجة۔ (الطريف للاديب الظريف)

چار پائی کی اقسام

چار پائی اگر بادشاہ کی ہوتو اسے "عرشٌ" میت کی ہوتو اسے " نعش و جِنازةٌ" دلہن کی ہوتو " اَريكةٌ" اور اگر کپڑوں کی ہوتو "نضدٌ" کہا جاتا ہے، اور لفظ "سرير" عام ہے۔ (الطريف للاديب الظريف)

کھال کے فوائد

امام اصمعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہمیشہ کھالیں جمع کرتا تھا میں نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کھالوں کی یوں تعریف کی:۔ ''اَصْلُھَا سِقَاءٌ، ثُمَّ اِنْ حَارَبُوْا فَوِقَاءٌ، وَ اِنْ جَاعُوْا فَشِوَاءٌ، وَاِنْ اِخْتَلَفُوْ فَحِذَاءٌ'' یعنی یہ کھال اصل کے اعتبار سے مشکیزہ ہے، جنگ میں ڈھال بنتی ہے، بھوک کی صورت میں پکا کر کھائی جاسکتی ہے اور آپس کے اختلاف وتکرار کی صورت میں بطور جوتے سر پر ماری جاسکتی ہے۔ (الطریف للادیب الظریف)

ریاست بھوپال کا ایک قابل تقلید دستور

بھوپال میں ایک عام دستور تھا کہ اگر کسی غریب آدمی نے اپنے بچے کو مکتب میں بٹھا دیا تو آج مثلاً اس نے ''الٓمٓ'' کا پارہ شروع کیا تو ریاست کی طرف سے ایک روپیہ ماہوار اس کا وظیفہ مقرر ہوگیا۔ جب دوسرا پارہ لگا تو دو روپے ماہوار ہوگئے۔ تیسرا پارہ لگا تو تین روپے ماہوار ہوگئے یہاں تک کہ جب تیس پارے ہوتے تو تیس روپے ماہوار بچے کا وظیفہ ہوتا اور اس زمانے میں ساٹھ (۶۰) برس پہلے تیس (۳۰) روپے ماہوار ایسے تھے جیسے تین سو (۳۰۰) روپے ماہوار، بہت بڑی آمدنی تھی۔ سستا زمانہ تھا، ارزانی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جتنے غریب لوگ تھے جنہیں کھانے کو نہیں ملتا تھا وہ بچوں کو مدرسہ میں داخل کرادیتے تھے کہ قرآن کریم حفظ کرے گا تو اسی دن سے وظیفہ جاری، ہزاروں ایسے گھرانے تھے اور ہزاروں حافظ پیدا ہوگئے، ساری مسجدیں حافظوں سے آباد ہوگئیں۔

قریبی رشتہ داروں کا تعارف

ایک عرب دیہاتی نے قریبی رشتہ داروں کا یوں تعارف کرایا ہے ''اَلْاَبُ رَبٌّ، وَالْعَمُّ غَمٌّ، وَالْاَخُ فَخٌّ، وَالْوَلَدُ کَمَدٌ، وَالْخَالُ خَالٍ، وَالْاَقَارِبُ

عَقَارِبُ، وَ اِنَّمَا الْمَرْأُ بِصَدِيْقِهٖ" یعنی باپ پرورش کرنے والا، چچا باعث رنج و غم، بھائی مدد کرنے میں سست، اولاد باعث پریشانی، ماموں محبت و شفقت کے مادے سے خالی اور قریبی رشتہ دار سانپ اور بچھو ہوتے ہیں، پس انسان اپنے دوست کے ساتھ خوش رہتا ہے۔(الطریف للادیب الظریف)

عبداللہ بن مبارکؒ نے لکھ لیا

عبداللہ بن مبارکؒ نے کسی مجنون سے درج ذیل شعر سنا اور لکھ لیا، لوگوں نے جب کہا کہ آپ مجنون اور دیوانے کے اشعار لکھ رہے ہیں؟ تو عبداللہؒ نے جواب دیا حکمت کا کلمہ جہاں بھی ملے حاصل کرلو:

اَذَلَّنِیْ الْهَوٰی فَاَنَا الذَّلِیْلُ وَلَیْسَ اِلٰی الَّذِیْ اَهْوٰی سَبِیْلُ

یعنی عشق نے مجھے ذلیل کر کے رکھ دیا حالانکہ محبوب تک میری رسائی ناممکن ہے، اسکے باوجود غیر اللہ سے دل لگانا ذلیل ہونا ہے۔(الطریف للادیب الظریف)

رمضان کی پہلی رات میں ہی مسلمانوں کی مغفرت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب ماہِ رمضان قریب آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے وقت مختصر بیان فرمایا' اس میں ارشاد فرمایا :"رمضان تمہارے سامنے آ گیا ہے اور تم اس کا استقبال کرنے والے ہو' غور سے سنو! رمضان کی پہلی رات ہی میں اہل قبلہ (مسلمانوں) میں سے ہر ایک کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳' صفحہ ۴۳۹' ۴۴۰)

بھیڑیئے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے

ایک عورت بھیڑیئے کا بچہ گھر لائی اور اسے بکریوں کے ساتھ رکھ کر پالا اور بڑا کیا، جب بھیڑیئے کا بچہ بڑا ہوا تو بکری کو چیر پھاڑ کر کھا لیا، اس پر

خاتون نے کچھ اشعار کہے:

ترجمہ: اے بھیڑیئے کا بچہ تو نے میری بکری کو چیرا اور میری قوم کو تکلیف پہنچائی، حالانکہ تو ہماری بکریوں کے ساتھ رہ کر بڑا ہوا اور تجھے اسی بکری کا دودھ پلایا گیا، پس تجھے یہ کس نے بتا دیا کہ تیرا باپ بھیڑیا ہے، جب کسی کی طبیعت خراب اور فاسد ہوتی ہے تو اسے نہ ادب فائدہ دیتا ہے اور نہ ہی معلم اور ادیب فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ (الطریف للادیب الظریف)

نا اہل کے ساتھ احسان کرنا

کچھ لوگوں نے ایک کفتار کو پکڑنے کی کوشش کی اور وہ کفتار بھاگ کر کسی دیہاتی کے گھر میں گھس گیا، اس دیہاتی نے اسے پناہ دی اور ایک عرصہ تک اپنے پاس رکھ کر اسے موٹا کیا، ایک دن وہ دیہاتی سو گیا اور کفتار نے اسے قتل کر دیا۔ اس پر مقتول کے چچا زاد بھائی نے کچھ اشعار کہے:

ترجمہ: جو شخص نا اہل کے ساتھ بھلائی کرے گا اسے وہ سزا ملے گی جو ام عامر (کفتار) کو پناہ دینے والے شخص کو ملی ہے، جب اس کفتار نے اس کے گھر میں پناہ لی تو اس نے اسے دودھ والی اونٹنیوں کے دودھ پلا کر موٹا کیا، جب یہ دودھ پی کر موٹا ہوا تو محسن اور مجیر کو اپنے دانت اور ناخن سے پھاڑ ڈالا، اے مخاطب احسان کرنے والے کو بتا دے کہ ناشکرے کے ساتھ احسان کرنے کا بدلہ ایسا ہی ملتا ہے۔ (الطریف للادیب الظریف)

چند جسمانی عیب دار سلاطین

بعض بادشاہ جسمانی اور بدنی لحاظ سے کمزور اور عیب دار ہونے کے باوجود شہرت پذیر ہوئے جیسے سکندر اعظم کا سینہ اور پشت کوتاہ تھا۔ ایرانی بادشاہ

نوشیروان کی ایک آنکھ خراب تھی۔

ایرانی بادشاہ یزدگرد برص کی بیماری میں مبتلا تھا۔ حیرہ کا بادشاہ نعمان بن منذر کی آنکھیں اور بال سرخ تھے۔ عبدالملک بن مروان کے منہ سے بدبو آتی تھی۔ یزید بن عبدالملک کے دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ ہشام بن عبدالملک بھینگا تھا۔ عبداللہ بن زبیرؓ بے ریش تھے اور مروان کی آنکھیں بلی کی آنکھوں کی طرح تھیں۔ (الطریف للادیب الظریف)

کتاب دیکھ کر اذان دینا

لوگوں نے دیکھا کہ ایک مؤذن صاحب کتاب میں دیکھ کر اذان دے رہا ہے کیونکہ غلبہ نسیان اور عدم حافظہ کی وجہ سے اسے اذان کے کلمات زبانی یاد نہیں رہتے، لوگوں نے انصاف کی خاطر اس مؤذن کو علاقہ کے قاضی کے پاس لے گئے اور ''السلام علیکم'' کہا، قاضی صاحب نے ایک کتاب کھولی اور دیکھ کر ''وعلیکم السلام'' کہا، لوگوں نے جب قاضی صاحب کی یہ حالت دیکھی تو مؤذن کو غنیمت جانا اور اسے اپنے عہدے پر برقرار رکھا۔ (الطریف للادیب الظریف)

زعفران کے نام

زعفران ایک خوشبو ہے جس کو عربی میں ''زعفران، الجادی، رَیُہُقَان، کُرکم، جسد، جساد، زَرنب، حُصّ اور اَیْدَعْ کہا جاتا ہے۔ (الطریف للادیب الظریف)

چند علاقوں کے اثرات

ابن عربی نے فرمایا کہ جس کو آخرت چاہیئے وہ مکۃ المکرّمہ، مدینہ منورہ اور القدس میں رہائش اختیار کرے، جس کو شرافت و عزت درکار ہو وہ عراق پہنچ جائے، جس کو حسن اخلاق چاہیئے وہ مصر چلا جائے، جس کو جفاً مطلوب ہو وہ مغربی

ممالک کو اختیار کرے، جس کو علم، مال اور قساوت چاہیئے وہ ہند کو اختیار کرے اور جس کو نخوّۃ درکار ہو وہ شام چلا جائے۔

ابن القریہ (اصل نام ایوب بن زید ہے، حجاج بن یوسف نے اسے 84ھ/703ء میں قتل کر دیا ہے) نے حجاج بن یوسف کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حق و باطل کو زیادہ جاننے والے عراق والے ہیں، جلد فتنوں میں مبتلا ہونے والے حجازی لوگ ہیں، تسلط حاصل کرنے والوں کے غلام اور تابعدار بننے والے مصر والے ہیں اور اطاعت کرنے والے یمنی لوگ ہیں۔

ہند کے دریا موتی، پہاڑ یاقوت، درخت عود اور اوراق عطر کی طرح ہیں، اصل عربی لوگ یمن میں ہیں، حسب ونسب مکۃ المکرّمہ میں ہیں، رسوخ فی العلم والے مدینہ منورہ میں ہیں، سردی و گرمی، نمکین پانی اور دوران لڑائی صلح وغیرہ امور بصرہ میں ہیں، اس کے بعد کہا "لِکُلِّ جَوَادٍ کَبْوَۃٌ، وَلِکُلِّ صَارِمٍ نَبْوَۃٌ وَ لِکُلِّ حَلِیْمٍ هَفْوَۃٌ"، یعنی کبھی ہر سخی میں کراہت، ہر کاٹنے والی تلوار میں خلل اور ہر حلیم الطبع انسان میں بے صبری آ ہی جاتی ہے۔

بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ قناعت اور صبر حجاز میں، علم اور عقل عراق میں، سخاوت اور عزت شام میں، دولت اور ذلت مصر میں برے اخلاق اور بخل مغربی ممالک میں، اچھے اخلاق اور برد باری یمن میں، فسق و فجور اور بغاوت روم میں اور شفا و مروت دیہات میں ہیں۔ (الطریف للادیب الظریف)

چند صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم کے کاروبار

صحابہ کرامؓ بھی زندگی گزارنے کے لئے کاروبار کرتے تھے، چند صحابہ کرامؓ کے کاروبار حسب ذیل ہیں: حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جامہ فروشان اور کپڑوں کے تاجر تھے۔

حضرت عمر فاروق ؓ بائع اور مشتری کے درمیان رابطہ کرنے والے تھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ تیر تراش کر تیار کرتے اور فروخت کرتے تھے۔

ولید بن مغیرہ ؓ لوہار تھے۔ اسی طرح ابوالعاص بھی لوہار تھے۔

ابوسفیان بن حرب زیتون کا تیل اور روٹی کا کاروبار کرتے تھے۔

عبداللہ بن جدعان غلام اور لونڈی کا کاروبار کرتے تھے۔

حکم بن عاص، حُریث بن عمر، ضحاک بن قیس فہری اور ابن سیرین بکریوں کے بال کاٹتے اور فروخت کرتے تھے۔ عاص بن وائل بیطار (............) تھے۔

زبیر بن عوام، قیس بن مخرمہ اور عثمان بن طلحہ (صاحب مفتاح الکعبہ) درزی تھے۔

مالک بن دینار، ورّاق، سفیان بن عیینہ، ضحاک بن مزاحم، عطا بن ابی رباح، شاعر کمیت، حجاج بن یوسف، قاسم بن سلام اور امام کسائی ؒ درس و تدریس کے اساتذہ تھے۔ (الطریف للادیب الظریف)

دینار کو دینار کیوں کہتے ہیں؟

ابن ابی حاتم میں حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول مروی ہے کہ دینار کو اس لیے دینار کہتے ہیں کہ وہ دین یعنی ایمان بھی ہے اور نار یعنی آگ بھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حق کے ساتھ لو تو دین، ناحق لو تو نار یعنی آتش دوزخ۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد۱ صفحہ۴۲۳)

چھت کی تسبیح اور سجدہ

ایک آدمی کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر تھا اور مکان کی چھت بے حد کمزور ہو گئی تھی جس کی وجہ سے آواز آتی تھی، کرایہ دار نے مالک مکان سے کہا کہ بھائی چھت سے آواز آ رہی ہے اسے درست کر دو، ایسا نہ ہو کہ چھت گر جائے، اس پر مالک مکان نے کہا کہ فکر نہ کر کہ یہ تسبیح پڑھتی ہے اور حالت رکوع میں ہے، کرایہ دار نے جواب دیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ سجدے میں گر جائے۔ (الطریف للادیب الظریف)

عبداللہ اور ابی عینا کا حال

عبداللہ بن یحییٰ نے ابی عینا سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ ابوعینا نے جواب دیا کہ جو حال آپ کا ہے وہی حال میرا بھی ہونا چاہئے، اس پر عبداللہ نے ابی عینا کو انعامات سے نوازا تاکہ دونوں کا حال یکساں ہو جائے۔ (الطریف للادیب الظریف)

جیسا اللہ ویسی بارش

ایک بستی کے لوگ شیطان کو اللہ قرار دے کر اس کی عبادت کرتے تھے، ایک مرتبہ لوگوں نے شیطان سے کہا کہ بارش کی ضرورت ہے، شیطان نے اپنے چیلوں سے کہا کہ خوب پانی پیو اور رات کو بستی کے اوپر جا کر پیشاب کر دو، چنانچہ چیلوں نے ایسا ہی کیا، صبح لوگوں نے دیکھا کہ موسلا دھار بارش ہوگئی لیکن بارش سے بدبو آرہی ہے، یہ دیکھ کر لوگوں نے شیطان سے کہا اے ہمارے اللہ بارش تو ہوگئی لیکن اس سے بدبو آرہی ہے اور فصلیں تباہ ہوگئیں جبکہ قریبی فلاں بستی کے لوگوں نے بھی اپنے اللہ (آسمانی اللہ) سے بارش طلب کی اور وہاں بہترین عمدہ بارش ہوئی، دونوں بارشوں میں آسمان و زمین کا یہ تفاوت کیوں؟ شیطان نے جواب دیا کہ جیسا اللہ ویسی بارش ہے اردو میں مقولہ مشہور ہے "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے" ایک اور مقولہ ہے "جیسے کو تیسا فرعون کو موسیٰ"۔ (از ارکانی)

اے رام تو نے الٹا سمجھا

ایک ہندو سخت گرمی میں لمبے سفر پر روانہ ہوا اور دوران سفر سواری کی ضرورت محسوس ہوئی، اس نے اپنے اللہ سے یوں دعا کی "اے رام ایک گھوڑا دیدے" تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے ایک افسر کا گزر ہوا جو گھوڑی کے اوپر سوار تھا، عین اس جگہ گھوڑی سے ایک بچہ پیدا ہوا، افسر نے اسے بلایا اور کہا کہ یہ بچہ اٹھاؤ اور ہمارے گھر

میں دیدو، اس بیچارے نے اسے اٹھایا اور کہنے لگا ''اے رام تو نے الٹا سمجھا میں نے گھوڑا مانگا تھا تا کہ میں اس پر سوار ہوں اور تو نے میرے اوپر سوار کرا دیا۔ (ازار کانی)

ہندوؤں کا اللہ بازار میں دستیاب

ہندوؤں کا اللہ (رام) دکان میں ملتا ہے مورتی کی صورت میں، ایک مسلمان طالب علم نے دکان سے ایک مورتی (رام) خریدی اور اپنے ہندو ساتھی کے سامنے اسے توڑ پھوڑ دی، اس پر ہندو نے ہند عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ اس نے ہمارے اللہ (رام) کو توڑ دیا۔ ہندو جج نے فیصلہ دیا کہ اس نے جب اس اللہ کو دکان سے خریدا تو یہ اس کا مالک بن گیا، اب اس کی مرضی ہے چاہے اسے توڑ دے یا کھا جائے، تمہارا اللہ (رام) اس کا غلام بن گیا، اب سوال یہ ہے کہ تمہارا اللہ کسی کا غلام کیوں بنتا ہے اور بازار میں پیسوں سے کیوں ملتا ہے؟ (ازار کانی)

امام ابوحنیفہؒ نے آنکھیں بند کر لیں

ایک مرتبہ امام ابوحنیفہؒ اجتماعی حمام (جہاں بیک وقت بہت سے لوگ غسل کرتے ہیں) میں داخل ہوئے اور ایک آدمی کو مادر زاد حالت میں دیکھتے ہی اپنی آنکھیں بند کر لیں، اس پر اس ننگے آدمی نے امام صاحب رحمہ اللہ سے پوچھا کہ حضرت آپ کب سے اندھے ہو گئے؟ امام صاحب رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ جب سے تمہاری عقل پر پردے پڑ گئے اور تم دوسروں کے سامنے ننگے ہو گئے۔ (الطریف للادیب الظریف)

شیر کی عیادت اور چغلی کا نتیجہ

ایک مرتبہ جنگل کا بادشاہ شیر بیمار پڑ گیا اور مختلف النوع جانور بغرض عیادت آئے لیکن لومڑی نہیں آئی، بھیڑیا نے شیر کو چغلی کر دی کہ لومڑی آپ کو دیکھنے نہیں آئی، جب دوبارہ لومڑی بغرض عیادت شیر کی خدمت میں حاضر ہوئی تو شیر نے

پوچھا کہ تم عیادت کے لئے کیوں نہیں آئے، لومڑی نے جواب دیا کہ جنگل میں دواء تلاش کرنے گئی تھی اس لئے ناغہ ہوگیا، دواء یہ ہے کہ بھیڑیا کی پنڈلی کے اندر مہرہ ہے اسے کھانے سے آپ کی بیماری صحیح ہو جائے گی، یہ سنتے ہی شیر نے بھیڑیا کی پنڈلی میں ہاتھ مارا اور اسے لہولہان کردیا، یہ دیکھ کر لومڑی بھاگ گئی اور بھاگتے ہوئے یہ کہہ رہی تھی کہ چغلی کھانے کا انجام برا ہوتا ہے۔ (الطریف للادیب الظریف)

شیر، بھیڑیا اور لومڑی کا شکار اور تقسیم

ایک مرتبہ شیر، لومڑی اور بھیڑیا تینوں بغرض شکار نکلے اور تین جانور شکار کیئے، گدھا، خرگوش اور ہرن۔ شیر نے بھیڑیا سے کہا کہ تقسیم کرو، بھیڑیا نے تقسیم کرتے ہوئے کہا کہ گدھا ابو الحارث (شیر) کے لئے، خرگوش ابو معاویہ (لومڑی) کے لئے اور ہرن میرے لئے ہے۔

اس تقسیم پر شیر کو غصہ آیا اور بھیڑیئے کو پنجہ مارا جس سے خون نکل آیا۔ اس کے بعد شیر نے لومڑی سے کہا کہ تم تقسیم کرو، لومڑی نے کہا کہ گدھے کو بوقت صبح آپ تناول فرمالیجئے گا، ہرن کو شام میں اور خرگوش کو دوپہر کے وقت۔ شیر نے کہا کہ ماشاء اللہ بہت عمدہ تقسیم ہے، آپ نے اتنی بہترین تقسیم کہاں سے سیکھی؟ لومڑی نے جواب دیا کہ بھیڑیئے کے سرخ تاج سے یعنی آپ نے بھیڑیئے کو پنجہ مار کر جو لہولہان کردیا ہے اس سے۔ (الطریف للادیب الظریف)

زیادہ سونا اور کتا دیکھ کر لومڑی کا بھاگنا

ایک مرتبہ لومڑی کی آنکھ دیر سے کھلی، جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ مرغا درخت کے اوپر اذان دے رہا ہے، اذان سن کر لومڑی کو بڑا افسوس ہوا کہ کاش میری آنکھیں مرغے سے پہلے کھل جاتیں تو اسے خوراک بنانا آسان تھا، اب تو یہ

درخت کے اوپر ہے، کسی نے کیا خوب کہا "مَنْ اَکْثَرَ الرُّقَادَ حُرِمَ الْمُرَادَ" یعنی جو زیادہ سوتا ہے وہ زیادہ کھوتا ہے۔ بہر حال لومڑی بھاگتی ہوئی درخت کے نیچے گئی اور مرغے سے کہنے لگی کہ تم نے اذان دی میں نماز پڑھنے کے لئے آ گئی، آؤ نیچے اترو نماز پڑھتے ہیں، مرغے نے جواب دیا کہ میں تو مؤذن ہوں، امام صاحب تشریف لانے والے ہیں، ذرا انتظار کرلو، تھوڑی دیر کے بعد لومڑی نے دیکھا کہ ایک کتا آ رہا ہے، کتے کو دیکھ کر لومڑی بھاگ کھڑی ہوئی، مرغے نے کہا کہ بھائی امام صاحب آ رہے ہیں تم کہاں جا رہے ہو، لومڑی نے جواب دیا کہ میرا وضو ٹوٹ گیا ہے اس لئے وضو کرنے جا رہی ہوں۔ (الطریف للادیب الظریف)

ترک عبادت کی بیہودہ دلیل

ایک پیر صاحب نماز اور عبادات وغیرہ ادا نہیں کرتے تھے، جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے یہ آیت بطور دلیل پیش کی: "وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَأْتِیَکَ الْیَقِیْنُ"، یعنی یقین آنے تک اللہ کی عبادت کرو چونکہ مجھے حشر ونشر کا یقین، اللہ و رسول کا یقین اور جنت وجہنم کا یقین حاصل ہو گیا اس لئے مجھ سے عبادت ساقط ہو گئی۔ اس پیر نے مذکورہ آیت میں لفظ "الیقین" کا مفہوم اردو والا لیا حالانکہ یہاں یقین سے موت یا قیامت مراد ہے، یعنی موت یا قیامت تک عبادت کرو۔ (ارکانی)

چنگیز خان اور سکندر اعظم کی قبریں کہاں ہیں؟

تاریخ اسلام میں ہے جب چنگیز خاں کا انتقال ہونے لگا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے یہ وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو فلاں درخت کے نیچے مجھے دفنا دینا انتقال ہوا درخت کے نیچے دفنایا گیا اتفاق سے دوسرے روز بارش شروع

ہوئی اور چھ ماہ تک بارش ہوتی رہی وہ جگہ جنگل میں تبدیل ہوگئی اور وہ درخت اس جنگل میں مل گیا لوگوں کو پتہ نہ رہا کہ چنگیز خاں کو کس درخت کے نیچے دفنایا گیا تھا وہ ظالم قوم جنہوں نے بیک وقت بیس بیس لاکھ انسانوں کو قتل کیا جو گھوڑے کی پشت سے تین تین روز تک اترتے نہیں تھے پیاس لگتی تو گھوڑے کی پشت پر خنجر مارتے کٹورا ساتھ ہوتا کٹورے کو خون سے بھرتے اور اسے پی جاتے یہ ان کا پانی تھا آج ان کے سردار کی قبر کا ٹھکانہ نہیں۔

خطبات حکیم الاسلام میں مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ سکندر اعظم کی قبر عراق کے بابل کے کھنڈرات میں ہے لیکن قبرستان میں کوئی صحیح قبر نہیں بتا سکتا۔ جب کوئی سیاح سیر کو یا تفریح کو جاتا ہے تو وہاں کے گائیڈ کچھ قبروں کی طرف اشارہ کر کے بتاتے ہیں کہ انہیں قبروں میں ایک قبر سکندر اعظم کی ہے۔

فائدہ: جس انسان نے دنیا فتح کی آج اس کی قبر کی نشاندہی مشکل ہے اس لیے انسان اپنے ایمان اور اعمال بنانے کی فکر کرے اور اللہ کی بارگاہ میں اتنا مقبول ہو جائے کہ لوگ اس کے لیے دعا کریں۔

ترک نماز کی شیطانی دلیل

ایک پیر صاحب نماز نہیں پڑھتا تھا، جب لوگوں نے ترک نماز کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ قرآن نے مجھے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے، آیت ہے "لَاتَقْرَبُوْا الصَّلٰوۃَ"، یعنی نماز کے قریب بھی نہ جاؤ۔ حالانکہ آگے آیت "وَ اَنْتُمْ سُکَارَی" بھی ہے یعنی نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو۔ (ارکانی)

فراست مؤمن کی مثال

ابو سعید خرازؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حرم میں ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو نیم برہنہ تھا، اسے دیکھ کر میں نے دل میں اسے برا سمجھا، وہ سمجھ گیا، اس نے فوراً یہ

آیت پڑھی: ''وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللہَ یَعْلَمُ مَا فِی اَنْفُسِکُمْ فَاحْذَرُوْہ'' (جان لو کہ اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ جانتے ہیں جو تمہارے دلوں میں ہے پس اللہ سے ڈرو۔) یہ سن کر میں نے توبہ کی اور ندامت کا احساس کیا، یہ بھی وہ سمجھ گیا، اس نے فوراً یہ آیت پڑھی ''وَ ھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ'' (یعنی اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔) یہ آیت سن کر مجھے اس حدیث کا مفہوم سمجھ میں آ گیا'' اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَۃِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہِ'' یعنی مؤمن کی فراست سے بچو وہ نور الٰہی کی مدد سے بہت کچھ دیکھ لیتا ہے جو عام آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ (الطریف للادیب الظریف)

مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور سائیکل میں پٹرول

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے ان کے ایک صاحبزادے نے یہ کہہ کر پیسہ مانگا کہ سائیکل میں پٹرول ڈالنا ہے، مولاناؒ نے پیسہ دے دیا۔ جب مولانا احتشام الحق تھانویؒ نے مولاناؒ سے فرمایا کہ حضرتؒ سائیکل میں پٹرول نہیں ڈالا جاتا بلکہ پٹرول گاڑی میں ڈالا جاتا ہے تو مولاناؒ حیرت زدہ رہ گئے۔ (ارکانی)

کھاتا پیتا رہے اور روزہ بھی نہ ٹوٹے

ایک مرتبہ حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرتؒ ایسا ممکن ہے کہ آدمی کھاتا پیتا رہے اور روزہ بھی باقی رہے، حضرتؒ نے فوراً جواب دیا کہ ممکن ہے، وہ یوں ہے کہ کوئی شخص تمہارے سر پر جوتے مارے اور تم جوتے کھاتے رہو اور جب غصہ آئے تو وہ پیتے رہو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ارکانی)

اجتماعی دعا کے متعلق لطیفہ

1964ء میں سعودی عرب کے شاہ خالد پاکستان آئے اور نماز عید کی امامت کرنے کے بعد اجتماعی دعا نہیں کی جیسا کہ عرب ممالک میں نماز کے بعد

اجتماعی دعا نہیں کی جاتی، کسی نے حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ سے پوچھا کہ شاہ خالد نے تو اجتماعی دعا نہیں کی، آپ لوگ کیوں کرتے ہو، اس پر مولانا نے فرمایا کہ وہ بادشاہ ہیں لہٰذا انہیں مانگنے کی ضرورت نہیں آئی، ہم فقیر ہیں اس لئے ہمیں ہر وقت اللہ سے مانگنی ہے۔ (ارکانی)

علامہ اقبال اور غلت

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال سیالکوٹیؒ نے ایک مرتبہ لفظ ''غلط'' کو ''غلت'' لکھ دیا، اس پر استاد نے باز پرس کی، علامہ نے فوراً جواب دیا کہ غلط کو غلط انداز میں ''غلت'' لکھا جائے گا۔ (ارکانی)

پرہیزی اشیاء

ایک حکیم نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ درج ذیل چیزوں کا خیال رکھنا، زیادہ دیر تک آئینہ دیکھنے سے، زیادہ ہنسنے سے اور ستاروں کو مسلسل دیکھنے سے عقل میں فتور آجاتا ہے، خلاء اور فضاء میں زیادہ دیر تک نہ بیٹھو ورنہ باسور (بواسیر) کی بیماری پیدا ہوگی، جب تک بھوک نہ لگے کھانا نہ کھاؤ، بوڑھی عورت سے جماع نہ کرو، شکم سیری کی صورت میں غسل نہ کرو، ہفتہ میں ایک مرتبہ جماع کرو وہ بھی درمیانہ پیٹ کے ساتھ یعنی نہ شکم سیری ہو اور نہ ہی بھوک کی حالت ہو۔ بے موسم کا پھل نہ کھاؤ، گوشت کے ساتھ قدید (قیمہ) نہ کھاؤ، دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ کرو، رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی کرو پھر دائیں کروٹ سو جاؤ اور جب تک بھوک نہ لگے تب تک کھانا نہ کھاؤ۔ (الطریف للادیب الظریف)

ہر نئی چیز میں لذت

ایک شخص نے یوں جملہ بولا '' کُلُّ جَدِیْدٌ لَذِیْذٌ''، یعنی ہر نئی چیز میں لذت و

حلاوت ہے، دوسرے نے فوراً بولا کہ صحیح جملہ یوں ہے "کُلُّ جَدِیْدٍ الخ" اس پر پہلے شخص نے جواب دیا کہ تمہارے والا تو قدیم جملہ ہے جبکہ میرے والا نیا اور جدید جملہ ہے اس لئے اس میں لذت ہے۔ (ارکانی)

مرشد کی غلامی اور مولائے رومؒ

مولانا رومؒ نے اپنے مرشد واستاد شمس تبریز کے متعلق فرمایا:

چیزے خود بخود چیزے نہ شُد — آہن خود بخود تیغے نہ شُد
مولوی ہرگز نہ شُد مولائے روم — تا غلام شمس تبریزی نہ شُد

یعنی کوئی بھی چیز خود بخود معرض وجود میں آ کر قابل انتفاع نہیں بنتی، لوہا خود بخود تلوار نہیں بنتا، مولوی روم (خود شاعر) اس وقت تک روم کے آقا و مرشد نہ بنے جب تک اپنے مرشد شمس تبریزیؒ کی غلامی اختیار نہ کی ہو۔ اسی کو علامہ اقبال سیالکوٹیؒ نے یوں کہا:

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

شاہ اسماعیل شہیدؒ اور سید احمدؒ کا گھوڑا

ایک مرتبہ سید احمد شہیدؒ نے شاہ اسماعیل شہیدؒ کو کسی کام سے دوسرے قصبے میں اپنا ذاتی گھوڑا دے کر بھیجا، شاہ اسماعیل شہیدؒ نے پورا راستہ پیدل طے کیا، واپسی پر جب سید احمد شہیدؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو شاہ اسماعیلؒ نے فرمایا: "جس گھوڑے کی پیٹھ پر میرا استاد سوار ہوتا ہے مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ میں اس گھوڑے پر سواری کروں۔"

جب اُمت پندرہ قسم کی برائیوں کا ارتکاب کرے گی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت پندرہ (۱۵) قسم کی برائیوں کا ارتکاب کرے گی تو اُمت پر بلائیں اور مصیبتیں آپڑیں گی' کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کیا کیا برائیاں ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1۔ جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنالیا جائیگا۔ 2 اور امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائیگا۔

3۔ اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائیگا۔ 4۔ اور علم دین دنیا طلبی کیلئے سیکھا جائیگا۔

5۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے گا۔

6۔ اور اپنی ماں کی نافرمانی کرنے لگے گا۔

7۔ اور آدمی اپنے دوست کے ساتھ نیک سلوک کرے گا اور اپنے باپ کے ساتھ سختی اور بداخلاقی سے پیش آئے گا۔

8۔ اور مسجد میں شوروغل ہونے لگے گا۔

9۔ جب قبیلہ کا سردار ان کا بدترین شخص بن جائے گا۔ (ان دونوں باتوں کا تذکرہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے جو ترمذی شریف میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے بعد ہے۔) (محمد امین پالن پوری)

10۔ اور قوم کا سربراہ ذلیل ترین شخص ہوگا۔

11۔ آدمی کا اعزاز و اکرام اس کے شر سے بچنے کے لیے کیا جائے گا۔

12۔ لوگ کثرت سے شراب پینے لگیں گے۔

13۔ مرد بھی ریشم کے کپڑے پہننے لگیں گے۔

14۔ ناچنے گانے والی عورتوں اور گانے بجانے کی چیزوں کو اپنالیا جائے گا۔

15۔ اس اُمت کے پچھلے لوگ اگلوں پر لعنت بھیجیں گے۔

تو اس وقت سرخ آندھی' زلزلہ' زمین کے دھنس جانے' شکل بگڑ جانے اور پتھروں کے برسنے کا انتظار کرو ...... اور ان نشانیوں کا انتظار کرو جو یکے بعد

دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جانے سے اس کے دانے یکے بعد دیگرے بکھرتے چلے جاتے ہیں۔ (ترمذی شریف:۲/۴۴)

فتح بیت المقدس کی وجہ اور ایوبیؒ

جب عیسائی فوجیں بیت المقدس میں داخل ہوئیں تو بیت المقدس میں ایک مسلمان عبادت کر رہا تھا، ایک عیسائی افسر نے اسے لات مار کر اپنی طرف متوجہ کیا اور کہا کہ ”بلا اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جو تیری مدد کرے۔“ جب اس کی اطلاع سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کو ہوئی تو انہوں نے عزم بالجزم کرلیا کہ ہر صورت میں بیت المقدس فتح کرنا اور اس ایک مسلمان کی مدد کر کے روح محمد کو خوش کرنا ہے۔

اس کے بعد سلطان نے عیسائیوں پر حملہ کر کے بیت المقدس کو فتح کیا اور اس عیسائی گستاخ کو قتل کر دیا۔ (ماہنامہ بنات عائشہ شمارہ اگست 2008ء)

شب معراج میں فرشتوں نے پچھنا لگانے کی تاکید فرمائی تھی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں پیش آنے والی جو باتیں بیان فرمائیں ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ آپ فرشتوں کی جس جماعت پر بھی گزرے انہوں نے کہا کہ آپ اپنی امت کو حجامت یعنی پچھنے لگانے کا حکم دیجئے۔ (مشکوٰۃ المصابیح: ص ۳۸۹)

عرب میں پچھنے لگانے کا بہت رواج تھا اس سے زائد خون اور فاسد خون نکل جاتا ہے بلڈ پریشر کا مرض جو عام ہوگیا ہے اس کا بہت اچھا علاج ہے لوگوں نے اسے بالکل ہی چھوڑ دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر اور مونڈھوں کے درمیان پچھنے لگوائے تھے (حوالہ بالا)

شیخ عطارؒ کی شہادت کے وقت اشعار

تاریخ کی شہادت ہے کہ تاتاریوں نے نیشاپور میں بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور اس دوران مشہور عارف شیخ عطارؒ کو بھی قتل کیا، جب شیخ عطارؒ کے خون کے قطرے زمین پر گرے تو شیخ نے مرنے سے قبل خون سے درج ذیل اشعار لکھے اور شہید ہو گئے۔ (کشکول بہائی، ص:550)

در کوئے تو رسم سرفرازی ایں است	مستان ترا کمینہ بازی ایں است
با ایں ہمہ رتبہ ہیچ نتوانم گفت	شاید کہ ترا بندہ نوازی ایں ست

حکیم سقراط اور گلاس

مؤرخین لکھتے ہیں کہ حکیم سقراط نہر کے کنارے مقیم تھے، ایک مرتبہ پانی پینے کے لئے نہر میں گئے اور دونوں ہاتھ سے چلو بنا کر پانی پینے لگے، اس دوران ایک شاگرد نے گلاس لا کر دیا، ابھی سقراط نے ہاتھ میں گلاس لیا ہی تھا کہ گر کر ٹوٹ گیا جس پر سقراط پریشان ہو گئے اور کہا کہ گلاس ٹوٹنے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مال اور دنیا سے لو لگانا نامناسب ہے۔ (کشکول بہائی، ص:۵۷۱)

عمامہ خسرو پرویز

مؤرخین لکھتے ہیں کہ ایرانی بادشاہ خسرو پرویز کا عمامہ پانچ ذراع تھا، ایک مرتبہ وہ عمامہ سمندر میں گرا اور محفوظ رہا، پھر وہ آگ میں گرا محفوظ رہا۔ (کشکول بہائی، ص:572)

روزہ احنف اور گرمی

احنف سے کسی نے کہا کہ آپ بوڑھے ہیں اس کے باوجود سخت گرمی کے دنوں میں روزے رکھ رہے ہو، احنف نے جواب دیا کہ روزہ رکھ کر یہاں کی گرمی برداشت کرنا زیادہ بہتر ہے روزہ نہ رکھ کر جہنم کی گرمی برداشت کرنے سے۔ (کشکول بہائی)

مقولہ ارسطو

حکیم ارسطو مولود ۳۸۴ ق م، متوفی ۳۲۲ ق م نے اسکندر رومی کے حکم پر منطق کو کامل طور پر مدون کیا اس لئے اسے منطق کا معلم اول کہا جاتا ہے۔ (مقدمات علوم درسیہ ص ۲۲۳)۔ ارسطو کا مقولہ ہے کہ اے مخاطب خواہشات نفسانی کی نافرمانی کر کامیابی ہوگی، خواہشات نفسانی کے علاوہ جس کی چاہو فرمانبرداری کرو کوئی پروانہیں ہے، اصل بیماری روح کی ہے، اس کی اصلاح ضروری ہے۔ (کشکول بہائی، ص:575)

مقولہ ارسطو بسلسلہ جاہل وعقلمند

حکیم ارسطو نے کہا کہ عقلمند عقلمند کے ساتھ رہے گا، البتہ جاہل نہ جاہل کے ساتھ موافقت کرے گا اور نہ ہی عقلمند کے ساتھ جس طرح خط مستقیم خط مستقیم کے ساتھ موافقت کرتا ہے لیکن خط کجی نہ خط مستقیم کے ساتھ موافقت کرتا ہے اور نہ ہی خط کجی کے ساتھ۔ (کشکول بہائی، ص:425)

دنیا قیامت کے دن خطرناک بڑھیا کی شکل میں لائی جائیگی

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دنیا قیامت کے دن ایسی بڑھیا کی شکل میں لائی جائے گی جس کے سر کے بال کھچڑی ہو رہے ہوں گے جس کی آنکھیں نیلگوں ہوں گی جو دانت پھاڑ رہی ہوگی جو نہایت بدشکل ہوگی وہ مخلوقات کو جھانک کر دیکھے گی لوگوں سے دریافت کیا جائے گا اسے جانتے ہو؟ لوگ جواب دیں گے پناہ بخدا! جو ہم اسے جانیں، انہیں جتلایا جائے گا کہ یہ وہ دنیا ہے جس کی خاطر تم باہم جھگڑتے تھے رشتوں کو توڑتے تھے ایک دوسرے پر جیتے تھے اور باہم بغض ونفرت رکھتے تھے اور دھوکے میں رہتے تھے پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا وہ پکارے گی میرے

رب! میرے پیرو اور میرے چیلے کہاں ہیں؟ اللہ عزوجل حکم دیں گے کہ: ''اس کے مریدوں اور چیلوں کو اس کے ساتھ ملا دو۔'' (رحمۃ اللہ الواسعہ: جلد ۱ صفحہ ۸۲۱)

ارسطو اور تین قسم کی سعادتیں

حکیم ارسطو نے لکھا ہے کہ سعادت کی تین قسمیں ہیں، جان و قلب کی سعادت یہ ہے کہ حکمت وعفت اور شجاعت و بسالت حاصل ہو۔ جسم اور بدن کی سعادت یہ ہے کہ شکل وصورت اور صحت و تندرستی بہتر ہو، جان و جسم کے علاوہ سعادت یہ ہے کہ مال و جاہ اور نسب عمدہ ہو۔ (کشکول بہائی، ص:558)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل عبید اللہ بن زیاد کا حشر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اہل بیت کے قاتلوں کے سردار عبید اللہ بن زیاد کا حشر اس زمانہ کے لوگوں نے دیکھ لیا کہ ابراہیم بن اشتر نے اس کے اور اس کے ساتھیوں کے سروں کو کاٹ کر ایک مسجد کے صحن میں مولی، گاجر کی طرح ڈھیر لگا دیا۔ ترمذی شریف کے اندر حضرت عمارہ بن عمیر سے ایک روایت مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سروں کو مسجد کے صحن میں کاٹ کر ڈھیر لگا دیا گیا تو اس منظر کو دیکھنے کے لیے لوگوں کی ایک بھیڑ لگی ہوئی تھی تو میں بھی گیا جس وقت میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد لوگوں میں شور ہوتا رہا اور شور اس بات کا ہو رہا تھا کہ ان سروں میں ایک سانپ گشت کر رہا تھا اور گشت کرتا ہوا عبید اللہ بن زیاد کی ناک میں گھس جاتا تھا تھوڑی دیر اس کی ناک میں ٹھہرنے کے بعد پھر نکل کر غائب ہو جاتا تھا پھر تھوڑی دیر بعد آ کر اسی کی ناک میں گھستا تھا، میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر مسلسل

دو تین مرتبہ دیکھا ہے۔ (ترمذی شریف: ۲/ ۲۱۸، البدایہ والنہایہ: ۸/۲۸۱)

جس نے اللہ کے ولی کے ساتھ عداوت کی اس کا یہ حشر دنیا میں بھی لوگوں نے دیکھ لیا ہے اب آخرت میں کیا ہوگا وہ اللہ کو زیادہ معلوم ہے۔

رزق سایہ کی طرح ہے

اِنَّمَا الرِّزْقُ اَلَّذِیْ تَطْلُبُہٗ یَشْبَہُ الظِّلَّ اَلَّذِیْ یَمْشِیْ مَعَکَ اَنْتَ لَا تُدْرِکُہٗ مُتْبِعًا وَ ھُوَ اِنْ وَلَّیْتَ عَنْہُ تَبِعَکَ

یعنی تم جس رزق کو تلاش کر رہے ہو وہ اس سایہ کی طرح ہے جو تمہارے ساتھ ہے، تم اس سائے کو پوری محنت کے بعد بھی حاصل نہیں کر سکتے، ہاں اگر تم اس سے منہ موڑ لو گے تو وہ سایہ تمہارے پیچھے پیچھے ہوگا، یہی حال رزق کا بھی ہے۔

ابوالاسود معتزلی اور پتھر

ابوالاسود مذہب معتزلی کے پیروکار تھے، لوگ رات کو ان کے گھر میں پتھر مارتے تھے اور صبح ابوالاسود کو کہتے تھے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ مذہب معتزلہ سے ناراض ہیں اس لئے تمہارے گھر میں پتھر کا عذاب نازل ہوا، اس پر ابوالاسود نے کہا کہ اگر یہ پتھر اللہ کی طرف سے ہوتے تو ٹھیک نشانے پر لگتے، پتہ چلا کہ یہ تم لوگوں کی طرف سے ہیں۔ (کشکول بہائی، ص:585)

ہوائیں بھی آپس میں باتیں کرتی ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق کی ایک رات کو مشرقی ہوا، شمالی ہوا کے پاس آئی اور کہنے لگی چل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کر۔

شمالی ہوا نے کہا آزاد اور شریف عورت رات کونہیں چلا کرتی (اس لئے میں نہیں چلوں گی) چنانچہ جس ہوا کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لی گئی وہ پروا یعنی مشرقی ہوا تھی۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد ۳ صفحہ ۶۲۲)

مقولہ فیثا غورث

مشہور فلسفی فیثا غورث نے کہا کہ ہر انسان کے حاسدین ضرور ہوتے ہیں اگر انسان نیک بن جائے تو برے لوگ حسد کریں گے اور اگر برا بن جائے تو نیک لوگ حسد کریں گے۔لہٰذا یہاں حسد اور اعتراض سے بچنا مشکل ہے۔ (کشکول بہائی، ص ۱۴۸)

صوفی اور ابن الوقت

علامہ شبلیؒ سے پوچھا گیا کہ ''صوفی'' کو ابن الوقت کیوں کہا جاتا ہے، جواب دیا کہ صوفی گزشتہ کل پر افسوس نہیں کرتا اور آئندہ کل کا انتظار نہیں کرتا بلکہ جو عبادت کرنی ہوتی ہے وہ فی الوقت کر لیتا ہے۔ (کشکول بہائی، ص:149)

ہر شخص اپنے سے بہتر

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ہر شخص کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہوں، کیونکہ میرے لئے اس کا حال غیر یقینی ہے اور میرے لئے میرا اپنا گندہ حال یقینی ہے۔
(کشکول بہائی، ص:149)

اشعب اور تقسیم کھجور

اشعب بخل میں معروف ہے، ایک مرتبہ اس کے پیچھے بچے آ گئے، اشعب نے بچوں سے جان چھڑانے کے لئے ویسے کہہ دیا کہ سالم بن عبداللہ کے گھر میں کھجوریں تقسیم ہو رہی ہیں، یہ کہتے ہی سب بچے اس طرف جانے لگے، جب

اشعب نے دیکھا کہ سب بچے اس طرف جا رہے ہیں تو اشعب بھی یہ کہتا ہوا اس طرف چل پڑا کہ کہیں واقعۃً کھجور تقسیم نہ ہو رہی ہو۔ (کشکول بہائی، ص: 261)

شیطان کے پندرہ دشمن

حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک روایت نقل فرمائی ہے اس میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان سے پوچھا کہ اے ملعون! تیرے کتنے دشمن ہیں؟ تو شیطان نے جواب دیا کہ پندرہ قسم کے لوگ میرے دشمن ہیں۔

1۔ اولھم انت سب سے پہلے دشمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

2۔ امام عادل عادل بادشاہ اور عادل حکام۔

3۔ غنی متواضع متواضع مالدار۔

4۔ تاجر صادق سچا تاجر۔

5۔ عالم متخشع خشوع کرنے والا عالم۔

6۔ مومن ناصح خیر خواہی کرنے والا مومن۔

7۔ مومن رحیم القلب رحم دل مومن۔

8۔ تاب ثابت علی التوبۃ توبہ کر کے ثابت قدم رہنے والا۔

9۔ متورع عن الحرام حرام سے پرہیز کرنے والا۔

10۔ مومن یدیم علی الطھارۃ ہمیشہ طہارت پر رہنے والا مومن۔

11۔ مومن کثیر الصدقۃ کثرت سے صدقہ کرنیوالا مومن۔

12۔ مومن حسن الخلق مع الناس لوگوں کیساتھ اچھا برتاؤ کرنیوالا مومن۔

13۔ مومن ینفع الناس لوگوں کو نفع پہنچانے والا مومن۔

14۔ حامل القرآن یدیم علی تلاوتہ قرآن کریم کی ہمیشہ تلاوت

کرنیوالا عالم و حافظ۔

15۔ قائم باللیل والناس نیام رات میں ایسے وقت تہجد اور نفل پڑھنے والا جس وقت سب لوگ سو چکے ہوں۔ (تنبیہ الغافلین: ص ۴۷۹)

نفس کی اقسام وخواص

کمیل بن زیاد سے منقول ہے کہ نفس انسانی کی چار قسمیں ہیں، پھر ہر ایک قسم کی پانچ قوتیں اور دو خاصیتیں ہیں جو درج ذیل ہیں۔ (الف) نفس نامی نباتی۔ (ب) نفس حسی حیوانی۔ (ج) نفس ناطق قدسی۔ (د) نفس کلی الٰہی۔

نفس نامی نباتی کی پانچ قوتیں یہ ہیں۔

قوت ماسکہ، قوت جاذبہ، قوت ہاضمہ، قوت دافعہ، قوت مربیہ اور دو خاصیتیں یہ ہیں: خاصہ زیادت اور خاصہ نقصان۔ نفس حسی حیوانی کی پانچ قوتیں یہ ہیں: قوت سامعہ، قوت باصرہ، قوت ذائقہ، قوت گویائی، قوت بساوی یعنی قوت...... اس کی دو خاصیتیں یہ ہیں، خاصہ فرسندی اور خاصہ خشم۔ ان کا سرچشمہ قلب ہے جبکہ نامی نباتی کا سرچشمہ جگر ہے۔ نفس ناطق قدسی کی پانچ قوتیں یہ ہیں: قوت اندیشہ، قوت خیالیہ، قوت دانش وفہم، قوت حلم وہشیاری اور اس کی خاصیتیں عفت وحکمت ہیں۔ نفس کلی الٰہی کی پانچ قوتیں یہ ہیں۔ قوت بقا در فنا۔ قوت نعمت در سلامت، قوت عزت در ذلت، قوت فقر در غنا وصبر در مصیبت اور ان کی خاصیتیں رضاؑ وتسلیم ہیں۔ (کشکول بہائی، ص:297)

قاضی ایاس کی حاضر جوابی

کسی نے قاضی ایاس سے کہا کہ تمہارے اندر یہ عیب ہے کہ تم جلد فیصلہ کر دیتے ہو، ایاس نے پوچھا کہ تمہاری انگلیاں کتنی ہیں، اس نے فوراً جواب دیا کہ ایک ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہیں، ایاس نے پوچھا جلدی کیوں جواب دیا؟ اس نے کہا کہ اس پر مجھے یقین ہے، ایاس نے کہا کہ اسی طرح مجھے جلد فیصلے پر یقین ہوتا ہے۔ (کشکول بہائی، ص:415)

حاتم طائی بننے کی کوشش

حاتم طائی کی وفات کے بعد حاتم طائی کے ایک بھائی نے اپنی والدہ کے سامنے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں سخاوت میں حاتم طائی کی طرح مشہور ہونا چاہتا ہوں، ماں نے جواب دیا کہ تو ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ شیر خوارگی کے زمانے میں جب میں دودھ پینے کے لئے پستان حاتم طائی کے قریب کر دیتی تو وہ اس وقت دودھ نہیں پیتا تھا جب تک دوسرا شریک دودھ پینے والا بچہ نہ پی لے اور جب میں پستان تمہارے منہ میں ڈالتی تو فوراً دودھ پی لیتے اور اگر اس دوران دوسرا دودھ شریک بچہ آ جائے تو روتے اور اسے پینے نہ دیتے، لہٰذا معلوم ہوا کہ حاتم طائی کے پاس سخاوت کی یہ صفت شروع ہی سے ہے۔ (کشکول بہائی، ص:468)

اسلامی تحریک کی کامیابی

12 فروری 1939ء میں سہ رکنی وفد (مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، اور مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے حکم پر قائداعظم محمد علی جناح سے ملنے کے لئے دہلی گیا، ڈھائی گھنٹے بات ہوئی۔ وفد نے قائداعظم سے کہا کہ مسلمان کسی تحریک میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس تحریک کو شریعت کے مطابق نہ چلائیں، اس تحریک کے چلانے والے خود کو احکام اسلام کا نمونہ نہ بنائیں اور ان کے پیرو شعائر اسلام کی پابندی نہ کریں کیونکہ جب یہ سب خود کو احکام اسلام کا پابند بنالیں گے تو اس کی برکت سے نصرت و کامیابی ان کے قدم چومے گی اور ان شاء اللہ بہت جلد کامیابی نصیب ہوگی۔ وفد نے مزید کہا کہ مسلمانوں کی سیاست کبھی مذہب سے الگ نہیں ہوتی مسلمانوں کے بڑے بڑے قائد مسجدوں کے امام بھی تھے اور میدان کے جرنیل بھی۔ اس وفد کے جواب میں قائداعظم نے کہا دنیا کے کسی مذہب میں

سیاست مذہب سے الگ ہو نہ ہو میری سمجھ میں اب خوب آ گیا کہ اسلام میں سیاست مذہب سے الگ نہیں بلکہ مذہب کے تابع ہے۔ (تعمیر پاکستان وعلمائے ربانی)

عجیب وغریب آٹھ سوالات اوران کے جوابات

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

سوال 1: میں نے کہا یا رسول اللہ! حورعین کی خبر مجھے دیجئے؟ جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ گورے رنگ کی ہیں بڑی بڑی آنکھوں والی ہیں۔ سخت سیاہ اور بڑے بڑے بالوں والی ہیں جیسے کہ گدھ کا پر۔''

سوال 2: میں نے کہا ''لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ'' کی بابت خبر دیجئے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ان کی صفائی اور جوت (چمک) مثل اس موتی کے ہے جو سیپ سے ابھی ابھی نکلا ہو جسے کسی کا ہاتھ بھی نہ لگا ہو۔''

سوال 3: میں نے کہا ''خَيْرَاتٌ حِسَانٌ'' کی کیا تفسیر ہے؟

جواب: فرمایا: ''خوش خلق وخوبصورت۔''

سوال 4: میں نے کہا ''بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرمایا: ''ان کی نزاکت اور نرمی انڈے کی اس جھلی کے مانند ہوگی جو اندر ہوتی ہے۔''

سوال 5: میں نے ''عُرُبًا اَتْرَابًا'' کے معنی دریافت کیے؟

جواب: فرمایا: ''اس سے مراد دنیا کی مسلمان جنتی عورتیں ہیں جو بالکل بڑھیا پھونس تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نئے سرے سے پیدا کیا اور کنواریاں اور خاوندوں کی چہیتیاں اور خاوندوں سے عشق رکھنے والیاں اور ہم عمر بنادیں۔'' سوال 6: میں نے پوچھا یا رسول اللہ! دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حورعین؟

جواب: فرمایا: ''دنیا کی عورتیں حورعین سے بہت افضل ہیں۔ جیسے استر

سے ابرا بہتر ہوتا ہے۔‘‘

سوال 7: میں نے کہا اس افضلیت کی کیا وجہ ہے؟

جواب: فرمایا: ’’نمازیں روزے اور اللہ تعالیٰ کی عبادتیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے نور سے ان کے جسم ریشم سے سنوار دیئے ہیں۔ سفید ریشم اور سبز ریشم اور زرد سنہرے ریشم اور زرد سنہرے زیور، بخوردان موتی کے، کنگھیاں سونے کی، یہ کہتی رہیں گی:

نَحنُ الْخَالِدَاتُ فَلاَ نَمُوْتُ اَبدًا وَنَحنُ النَّاعِمَاتُ فَلاَ نَبَاسُ اَبدًا

وَنَحنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلاَ نَظْعَنُ اَبدًا وَنَحنُ الرَّاضِيَاتُ فَلاَ نَسْخَطُ اَبدًا

طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ

یعنی ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی مریں گی نہیں۔ ہم ناز اور نعمت والیاں ہیں کہ کبھی مفلس اور بے نعمت نہ ہوں گی۔ ہم اقامت کرنے والی ہیں کہ کبھی سفر میں نہیں جائیں گی۔ ہم اپنے خاوندوں سے خوش رہنے والیاں ہیں کہ کبھی روٹھیں گی نہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے لیے ہم ہیں اور ہم ان کے لیے ہیں۔

سوال 8: میں نے پوچھا یا رسول اللہ! بعض عورتوں کے دو دو، تین تین، چار چار خاوند ہو جاتے ہیں اس کے بعد اسے موت آتی ہے مرنے کے بعد، اگر یہ جنت میں گئی اور اسکے سب خاوند بھی گئے تو یہ کسے ملے گی؟ جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اسے اختیار دیا جائے گا کہ جس کے ساتھ چاہے رہے۔ چنانچہ یہ ان میں سے اسے پسند کرے گی جو اس کے ساتھ بہترین برتاؤ کرتا رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے کہے گی کہ پروردگار! یہ مجھ سے بہت اچھی بود و باش رکھتا تھا، اسی کے نکاح میں مجھے دے۔ (تفسیر ابن کثیر: ۲۵۵/۵، ۲۵۶)

فاعل بمعنی مفعول اور مفعول بمعنی فاعل

قرآن کریم میں دو آیتیں ایسی ہیں جہاں فاعل مفعول کے معنی میں ہے۔

(الف) ’’لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ‘‘ (سورۂ ہود، آیت: 43) یہاں ’’عاصم‘‘

بمعنی ''معصوم'' کے ہیں۔ (ب) ''مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ'' (سورۂ طارق) یہاں ''دافق'' بمعنی ''مدفوق'' کے ہیں۔ قرآن کریم میں تین آیتیں ایسی ہیں جہاں مفعول فاعل کے معنی میں ہیں۔ اول ''حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا'' (سورۂ بنی اسرائیل آیت:45) دوم: ''كَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا'' (سورۂ مریم آیت:62)، سوم: ''جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا'' (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:63) (بحوالہ کشکول بہائی، ص:472 ومقدمات علوم درسیہ، ص:477)

آیت پڑھتا گیا اور درہم لیتا گیا

ایک مرتبہ امیر بغداد کے پاس ایک مجذوب آیا اور امیر سے پوچھا کہ سامنے کیا چیز رکھی ہوئی ہے؟ امیر نے ایک درہم دیدیا، ایک درہم لینے کے بعد مجذوبؒ نے یہ آیت پڑھی ''اِذۡ اَرۡسَلۡنَآ اِلَيۡهِمُ اثۡنَيۡنِ'' امیر نے ایک اور درہم دیا' پھر مجذوب نے یہ آیت پڑھی ''فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ'' ایک اور درہم دیا، پھر مجذوبؒ نے یہ آیت پڑھی ''فَخُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ الطَّيۡرِ'' ایک اور درہم ملا، پھر یہ آیت پڑھی ''وَيَقُوۡلُوۡنَ سَبۡعَةٌ وَّثَامِنُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ'' ایک اور درہم ملا، پھر یہ آیت پڑھی ''فی ستة ایام'' ایک اور ملا، پھر یہ آیت پڑھی گئی۔ ''سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا'' ایک اور ملا، پھر یہ آیت پڑھی گئی ''ثمانية ازواج'' ایک اور ملا، پھر یہ آیت پڑھی گئی ''تِسۡعَةُ رَهۡطٍ'' ایک اور ملا، پھر یہ آیت پڑھی گئی تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ'' ایک اور درہم ملا، پھر یہ آیت پڑھی ''اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا'' ایک اور درہم دیا گیا، پھر یہ آیت پڑھی گئی ''اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَاللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا'' ایک اور دیا گیا، پھر یہ آیت پڑھی گئی ''اِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ عِشۡرُوۡنَ'' ایک اور دیا گیا، پھر یہ آیت پڑھی گئی ''يَغۡلِبُوۡا مِائَتَيۡنِ'' اس کے بعد امیر نے سب درہم دیدیئے اور مجذوبؒ نے فرمایا کہ اگر سب نہ دیتے تو پھر میں یہ آیت پڑھ دیتا ''وَاَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلۡفٍ اَوۡ يَزِيۡدُوۡنَ''. (کشکول بہائی، ص:509)

فرید گنج شکر رحمہ اللہ کی قیمتی نصیحت

فرید گنج شکر رحمہ اللہ نے سیدی مولہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ امیروں، حاکموں اور دولت مندوں سے زیادہ میل جول نہ کرنا اور ان سے تعلقات بڑھانے سے پرہیز کرنا کیونکہ اس سے ہمیشہ نقصان ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات موت کا سبب بنتا ہے۔ (تاریخ فرشتہ جلد 1۔ صفحہ 325)

بے وقوف بادشاہ

910ھ /1495ء میں قاسم برید کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا صاحبزادہ امیر علی برید تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سردیوں کے دنوں میں ایک رات میں اس نے بادہ نوشی کی محفل گرم کر رکھی تھی کہ چراگاہ میں یکایک گیدڑوں کا ایک غول داخل ہوا اور شور و غاغا کرنے لگا۔ امیر برید نے اس شور کی وجہ پوچھی تو کسی نے بتایا کہ ان کو سردی لگ رہی ہے اس وجہ سے شور مچا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو امیر برید نے حکم دیا کہ چار ہزار لحاف تیار کروا کے باغ میں ڈال دیئے جائیں تا کہ رات کے وقت گیدڑ سردی کی شدت سے محفوظ رہیں۔ (تاریخ فرشتہ جلد 2 صفحہ 488)

”ہر بیماری سے شفا اس ڈبہ میں ہے“

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ بنی اُمیہ کے بعض مکانات میں چاندی کا ایک ڈبہ ملا جس پر سونے کا تالا لگا ہوا تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا ”ہر بیماری سے شفا اس ڈبہ میں ہے“......اس میں یہ دُعا لکھی ہوئی تھی:

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ

اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجْعُ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔"

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی طبیب کا محتاج نہیں ہوا۔ یہ دعا دردِ سر کے لیے مفید و مجرب ہے۔ (حیاۃ الحیوان: جلد ا صفحہ ۴۰)

ناصر الدین نے بغیر وضو کے محمد کا نام نہ لیا

ناصر الدین بن سلطان شمس الدین التمش نے دہلی پر 22 سال تک حکومت کی، 664ھ/1265ء میں وفات پائی، مورخین لکھتے ہیں کہ یہ بادشاہ بہت نیک تھا۔ ایک دفعہ بادشاہ سلامت قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا کہ ایک فقیر حاضر خدمت ہوا، اس فقیر کی نظر قرآن شریف کے ایک ایسے صفحے پر پڑی جہاں ''فیہ فیہ'' دوبار لکھا ہے (پ 11 میں ہے)

اس فقیر نے بادشاہ سے کہا کہ ایک فیہ ڈبل لکھا ہوا ہے، بادشاہ نے اسی وقت قلم دوات لے کر ایک فیہ کے گرد حلقہ کھینچ دیا اور اس فقیر کو حاجت روائی کے بعد رخصت کر دیا۔

جب یہ شخص چلا گیا تو ناصر الدین نے قلم تراش لے کر یہ حلقہ مٹا دیا، پاس کھڑے ہوئے غلام نے پوچھا کہ ایک دفعہ کھینچنے سے اور دوسری دفعہ مٹا دینے میں کیا مصلحت ہے؟ بادشاہ نے جواب دیا وہ شخص جس نے فیہ پر اعتراض کیا تھا ایک فقیر تھا اور میرے پاس ایک ضرورت کے تحت آیا ہے میں اگر اس کے اعتراض کی تردید کرتا تو وہ نادم ہو کر اپنی ضرورت پوری کیے بغیر چلا جاتا اس لئے میں نے اس کی موجودگی میں حلقہ کھینچ دیا اگرچہ اس کا اعتراض غلط تھا اور جب وہ چلا گیا تو میں نے یہ حلقہ مٹا دیا۔

کاغذ کا حلقہ مٹانا زیادہ آسان ہے دل کا حلقہ مٹانے سے۔ (تاریخ فرشتہ جلد 1 صفحہ 276)

ایک روز ناصر الدین نے اپنے مصاحب محمد کو تاج الدین کہہ کر آواز دی، اچانک اس تبدیلی نام پر مصاحب کو غصہ آ گیا، بعد میں بادشاہ نے کہا میں تم سے ناراض نہیں ہوں، ناراضگی کی وجہ سے نام تبدیل نہیں کیا بلکہ آج اتفاق سے میرے پاس وضو نہیں تھا بغیر وضو کے محمد کا نام لینا مجھے گوارا نہ ہوا اس لئے تاج الدین کہہ کر پکارا۔ (حوالہ بالا)

نمک حرامی کا اثر

مشہور ولی اللہ شیخ بشیر مجذوب رحمہ اللہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ نمک حرامی بہت بری چیز ہے اس سے اپنی تباہی تو ہوتی ہے بلکہ خاندان پر بھی اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ (تاریخ فرشتہ جلد 1 صفحہ 401)

ایفائے عہد کا عجیب واقعہ

شہزادہ فتح خان بن سلطان فیروز شاہ بہت نیک انسان تھا ایفائے عہد کے سلسلے میں بہت پکا تھا۔ 760ھ/1258ء میں ایک دفعہ وہ راستہ سے جا رہا تھا ایک ضعیفہ نے فریاد کی کہ اس کا شوہر اور بیٹا سنار گاؤں سے کچھ مال و اسباب خرید کر لا رہے تھے کہ فتنہ گروں نے ان کا مال لوٹ لیا اور یہ دونوں اسی تباہ شدہ حالت میں شاہی لشکر تک پہنچے لیکن شاہی سپاہیوں نے انہیں جاسوس سمجھ کر گرفتار کر کے نظر بند کر دیا۔ شہزادہ نے بوڑھی سے کہا کہ وہ اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کے لئے ایسے دو شاہد لائے جو قابل اعتماد ہوں، ضعیفہ نے کہا کہ گواہ تو بہت ہیں لیکن انہیں شہزادہ تک لانے کے لئے کافی وقت لگ جائے گا پھر دوبارہ شہزادہ تک آنا بہت دشوار ہو جائے گا۔ شہزادہ نے ہنس کر کہا آپ فکر نہ کریں۔

چنانچہ ضعیفہ اطمینان سے چلی گئی۔ سلطنت ہند کا نگہبان تخت و تاج کا

حکمران کڑی دھوپ میں تپتے ہوئے میدان میں کھڑا رہا، لوگوں نے بار بار کہا کہ کسی درخت کے سایہ میں آرام کریں شہزادے نے جواب دیا کہ ضعیفہ اس جگہ پر آئے گی اور وعدہ اسی جگہ کا تھا لہٰذا اس جگہ سے سرمو تجاوز کرنا وعدہ خلافی ہو گی اور ایفائے عہد نہ کرنا بادشاہوں کے لئے سب سے بڑا عیب ہے۔
الکریم اذا وعد و فی. (تاریخ فرشتہ جلد 1 صفحہ 460)

بلا وضو خدا کا نام نہ لینا

نصیر الدین ہمایوں (متوفی 963ھ 1555ء) بہت نیک بادشاہ گزرا وہ ہمیشہ باوضوء رہتا تھا، بلا وضو خدا کا نام کبھی نہ لیتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنے مصاحب میر عبدالحئی کو عبدل کہہ کر پکارا پھر وضوء کر کے ان سے کہا کہ میں تخاطب کے وقت باوضو نہ تھا اور چونکہ ''حی'' اللہ کا نام ہے اس لئے میں تمہارے پورے نام سے نہ پکار سکا۔ (تاریخ فرشتہ جلد 1 صفحہ 679)

سلف صالحین کا معمول اپنی کنواری بیٹیوں کے بارے میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی ایک پوری سورت جسے ''سورۃ النساء'' کہتے ہیں اس میں مرد اور عورت کی ازدواجی زندگی کے احکام بتلائے ہیں۔ سلف صالحین کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی بیٹیوں کو نکاح سے پہلے سورۃ النساء اور سورۃ النور ترجمہ کے ساتھ پڑھا دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جن کے ہاں بیٹی ہو وہ اس کو اگر پورا قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھا سکتے تو کم از کم سورۃ النساء اور سورۃ النور کو ترجمہ کے ساتھ پڑھا دیا کریں تاکہ لڑکی اچھی ازدواجی زندگی گزار سکے۔

بعض سلف صالحین کا تو عجیب معمول تھا کہ جب بچی پڑھ لکھ جاتی اور ابھی شادی کا کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا (اس وقت پرنٹنگ پریس نہیں ہوتے تھے) تو یہ

بیٹی کے ذمہ لگا دیتے کہ بیٹی اپنے لیے ایک قرآن پاک لکھ لو تو یہ بچی روزانہ باوضو ہوکر خوش نویسی سے قرآن پاک لکھتی تھی اور جب قرآن پاک مکمل ہو جاتا تو سنہری جلد باندھ کر باپ اپنی بیٹی کو جہیز میں دیا کرتا تھا۔ یہ پہلے وقتوں کا جہیز ہوا کرتا تھا۔ گویا اس کے خاوند کو پیغام مل رہا ہوتا تھا کہ میری بیوی نے گھر میں جو زندگی گزاری ہے اس کا فارغ وقت اس قرآن پاک کو لکھنے میں گزرا ہے۔ (بکھرے موتی)

حسن بادشاہ کیسے بنا؟

سلطان غیاث الدین تغلق کے زمانہ (721ھ/ 1321ء تا 725ھ / 1325ء) میں گنگو برہمن منجم کو بادشاہ سلامت سے تقرب حاصل تھا، برہمن کا ایک ملازم تھا جس کا نام حسن تھا۔ ایک دفعہ حسن نے برہمن سے کہا کہ میں غریب آدمی ہوں اگر کاشت کے لئے کچھ زمین دے دی جائے تو شاید میں اپنی قسمت تبدیل کرسکوں، چنانچہ برہمن نے بنجر زمین کا ایک ٹکڑا اس کو دے دیا۔

حسن ایک دن اس زمین پر ہل چلا رہا تھا کہ یکا یک سونے چاندی سے لبالب ایک بڑا مٹکا برآمد ہوا، حسن نے دل میں کہا کہ یہ زمین تو دراصل برہمن کی ہے اگرچہ ابھی مجھے دے دی ہے لیکن سونے کا مٹکا تو مجھے نہیں دیا اس لئے یہ اسی کا حق ہے یہ کہہ کر سارا خزانہ برہمن کو دے دیا، برہمن اس کی امانت داری اور دیانت داری کو دیکھ کر بڑا خوش ہوا اور سلطان سے عہدوں کی درخواست کی چنانچہ سلطان نے اسے بھی امراء کے زمرہ میں شامل کر لیا۔ بعد میں یہ شخص سلطان علاؤ الدین حسن گانگو بہمنی کے نام سے مشہور ہوئے اور بہمنیہ کے حکمران بنے۔

ایک دفعہ اسی شخص نے نظام الدین اولیاء کے آستانہ پر حاضری دی، نظام الدین اولیاء نے اس کو اندر بلایا اور اپنی افطاری کیلئے جو روٹی رکھی تھی اس میں سے تھوڑی سی روٹی اپنی انگلی کے سرے پر رکھ کر اس کو دی اور کہا کہ یہ دکن کی حکمرانی کا تاج ہے جو بہت کشمکش اور محنت ومشقت کے بعد حاصل ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (تاریخ فرشتہ)

زمانۂ خیر القرون

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الّذین یلونھم الخ) حکیم صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ خیر القرون کا زمانہ 220ھ/ 835ء تک ہے۔ (سبیل الرسل، فتح الباری، ماہنامہ الخیر فروری 2000ء)

الشریف اور السید

اولاد حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''الشریف'' اور اولاد حسین رضی اللہ عنہ کو ''السید'' کہا جاتا ہے، سفید عمامہ اشراف کے لئے اور عمامہ خضر اُسید کی نشانی ہے۔ (الاصحاب الکرام للشیخ عبدالحکیم الارواسی)

ابوریحان کی مہارت

مشہور حکیم ابوریحان منجم بہت بڑا حکیم گزرا، ستارہ شناس تھا، ستاروں کی مدد سے جو بات کہتا تھا سچ نکلتا تھا۔ ایک دن سلطان محمود غزنوی اور منجم ابوریحان دونوں ایک کمرہ میں بیٹھے ہوئے تھے، سلطان نے بغرض امتحان اس سے پوچھا کہ بتاؤ بادشاہ اس نشست کے بعد کس دروازہ سے نکلے گا۔ منجم نے اسطرلاب درست کیا اور ستاروں کی تقویم کرنے کے بعد حساب لگا کر جواب ایک پرچہ پر لکھا اور محمود کے سرہانے رکھ دیا۔

اس کے بعد سلطان نے حکم دیا کہ محل کی شرقی دیوار کھود کر ایک دروازہ بنایا جائے، میں اسی راستے سے محل سے باہر جاؤں گا چنانچہ ایسا ہی کیا جب پرچہ اٹھا کے دیکھا وہاں بھی بالکل یہی لکھا تھا۔ اس کے بعد سلطان نے منجم سے کہا کہ بتاؤ کہ میں تم سے کیا برتاؤ کروں گا؟ جواب ایک کاغذ پر لکھ کر غلام کو دے دیا، اس کے بعد بادشاہ نے کہا اسے چھت سے نیچے گرادو چنانچہ گرادیا گیا، جب پرچہ اٹھا کر دیکھا تو وہاں بھی یہی لکھا ہوا تھا۔ (تاریخ فرشتہ جلد 1 صفحہ 803)

دل کی بیماریاں

یعنی دل کی وہ دس باتیں جن کی اصلاح سے دل کی دوسری بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔
1۔زیادہ کھانے کی ہوس۔2۔زیادہ بولنے کی فکر۔3۔بیجا غصہ۔4۔حسد کرنا
5۔بخل اور مال کی مذمت 6۔شہرت اور جاہ کی محبت
7۔دنیا کی محبت۔8۔تکبر کرنا۔9۔عجب یعنی خود پسندی۔10۔ریاء یعنی دکھلاوا

بھلائی کا بدلہ برائی ہے

950ھ/1543ء میں تلنگانہ کا حکمران قطب شاہ کا انتقال ہوا، اس کے بعد اس کا بیٹا جمشید قطب شاہ نے عنان حکومت سنبھالی، بادشاہ سلامت نے کسی سفر میں ملامحمود گیلانی سے پوچھا کہ اس سفر کا نتیجہ کیا ہوگا؟ ملامحمود نے قرعہ ڈال کر اپنے فن کی مدد سے بتایا کہ اس سفر میں بادشاہ کی ناک پر زخم آئے گا، بادشاہ نے جب یہ جواب سنا تو غصہ میں آ کر ملامحمود کی ناک کٹوادی۔ اس کے بعد بادشاہ سفر میں چلا گیا لیکن اس کی پیشن گوئی صحیح نکلی۔ اس کے بعد بادشاہ نے بہت ندامت کا اظہار کیا لیکن جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ (تاریخ فرشتہ جلد 2 صفحہ 463)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

دہلی میں ایک مجذوب تھے ایک دفعہ ان سے مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے طالب علمی کے زمانہ میں کہا کہ آپ میرے لئے دعا کیجئے انہوں نے کہا قاسم! تو مجھ سے دعا کے لئے کہتا ہے؟ میں نے دو جہاں کے بادشاہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس تجھے پڑھتے دیکھا ہے وہ روحانی فیض تھا جو روح قاسمی روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست اکتساب کرتی تھی وہاں سے وہ فیض ان تک منتقل ہوتا تھا۔

شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے چھوٹے چھوٹے اردو رسائل میں وہ عالی مضامین ہیں کہ تلاش کر کے دیکھو سرسید شریف، قاضی بیضاوی، قاضی عضد الدین اور امام رازی کے کلام میں موجود نہیں ہیں، براہ راست نبوت سے علوم منتقل ہوتے تھے سینہ میں۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کسی طرح امام رازی سے کم نہیں تھے، حاجی امداد اللہ کسی طرح غزالی سے کم نہیں تھے۔ (مواعظ فقیہ الامت قسط 6 صفحہ 86)

مولانا خلیل احمد رحمہ اللہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سنانا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے مسلسلات پڑھاتے ہوئے سنایا تھا کہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ نے تراویح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف سنایا ہے، کیسے سنایا ہم نہیں جانتے نہ ہم نے پوچھا انہوں نے بتایا، ہوسکتا ہے اقدام عالیہ میں کھڑے ہو کر سنایا ہو یا کسی اور جگہ سنایا ہو، حضور صلی اللہ علیہ سلم جب صلوٰۃ وسلام کو سنتے ہیں قرآن پاک کو سننے میں کیا اشکال ہے۔ (مواعظ فقیہ الامت قسط نمبر 3 صفحہ 34)

ایک شخص کو شوق تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے۔ ایک مرتبہ زیارت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روضۂ اقدس سے باہر تشریف لائے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں کا ارادہ ہے ارشاد فرمایا خلیل احمد ہندی کا انتقال ہو گیا ہے ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں، مولانا کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ مسجد سے باہر پڑھی گئی ہے۔ (اصلاح المسلمین صفحہ 504)

ہوا کا خدائی نظام

1۔ ہوا چلتی ہے وہ آسمان سے پانی اُٹھاتی ہے اور بادلوں کو پُر کر دیتی ہے۔
2۔ ایک ہوا ہوتی ہے جو زمین میں پیداوار کی قوت پیدا کرتی ہے۔

3۔ایک ہوا ہوتی ہے جو بادلوں کو اِدھر اُدھر سے اُٹھاتی ہے۔
4۔ایک ہوا ہوتی ہے جو انہیں جمع کر کے تہہ بہ تہہ کر دیتی ہے۔
5۔ایک ہوا ہوتی ہے جو انہیں پانی سے بوجھل کر دیتی ہے۔
6۔ایک ہوا ہوتی ہے جو درختوں کو پھلدار ہونے کے قابل کر دیتی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد ۳ صفحہ ۹۲)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی چند حیرت انگیز واقعات و کرامات

سرپرست دارالعلوم دیوبند، فقیہ النفس، ابوحنیفہ زمانہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی عبقری شخصیت پر متعدد مفصل کتابیں آ چکی ہیں۔ حضرت رحمہ اللہ کی سوانح عمری کے لئے ان کی طرف رجوع کیا جائے۔ البتہ یہاں حضرت رحمہ اللہ کی چند حیرت انگیز واقعات و کرامات پیش خدمت ہیں۔

1۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ متوفی 1323ھ/ 11اگست 1905ء اپنے شیخ سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ آپ کے اقدام عالیہ سے جب سے جدائی ہوئی ہے تو نسبت کا یہ حال ہے کہ معاصی سے طبعی نفرت ہوگئی جیسے گندگی اور غلاظت سے طبعی نفرت ہوتی ہے اور بندہ کے نزدیک مادح اور ذام برابر ہیں، یعنی کسی کی تعریف اور برائی سے قلب پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ حاجی صاحبؒ نے جواب دیا کہ یہ ولایت علیا کی نشانی ہے۔

2۔ایک صاحب گنگوہ میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے یہاں بہت روتے تھے ایک دن حضرت نے کثرت بکاء کی وجہ پوچھ لی، کہا کہ حضرت جہنم سے ڈر لگتا ہے، حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ گھبرانے کی بات نہیں ہے، مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ

تیرے آدمیوں (جو سنت کے مطابق زندگی گزاریں گے) کو جہنم میں نہیں بھیجیں گے۔

3۔ ایک صاحب کثرت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے دریافت کیا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کیسے آدمی ہیں، ارشاد فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں کہ ایک طرف ان کے مولانا خلیل احمد سہارنپوری (صاحب بذل المجہود) ہوں گے، دوسری طرف مولانا یحییٰ (والد شیخ الحدیث رحمہ اللہ) ہوں گے، علماء کی ایک بڑی جماعت ان کے پیچھے ہوگی اور مسلمانوں کا ایک جم غفیر ان کے ساتھ ہوگا ان سب کو لے کر جنت میں داخل ہوں گے۔

4۔ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے ہندوستان اور بیرون ہند کا سفر کیا، جگہ جگہ کے علماء سے ملاقاتیں کیں لیکن مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ جیسا فقیہ النفس شخص نہیں دیکھا۔ حالانکہ کشمیری رحمہ اللہ علامہ شامی رحمہ اللہ کو بھی فقیہ النفس نہیں کہتے تھے۔ البتہ صاحب بحرالرائق کو فقیہ النفس قرار دیتے ہیں، مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کو ابوحنیفہ زمانہ قرار دیا ہے۔

5۔ کسی نے حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے پوچھا تھا ان کے بڑھاپے اور ضعیفی کے زمانہ میں کہ حضرت (تسبیح) کتنا پڑھ لیتے ہیں؟ فرمایا پڑھنے کا زمانہ گیا طاقت کہاں ہے؟ سوا لاکھ کا معمول ہے روزانہ بڑھاپے میں ایک ایک سانس میں پانچ پانچ سو مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہے۔

6۔ سائیں توکل شاہ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں صاحب کشف و کرامت تھے شاہ رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے فتویٰ دیا ہے کہ کوا حلال ہے آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ سائیں توکل شاہ کو غصہ آ گیا، چہرہ سرخ ہو گیا اور کہا کہ مولانا رشید احمد صاحب کے فتویٰ کے متعلق تم مجھ سے پوچھتے ہو، میں مولانا رشید احمد کو مجلس نبوی میں مسند افتاء پر فائز دیکھتا ہوں۔

7۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ

مجھ سے امیر شاہ صاحب نے بتایا کہ مولانا رشید احمد رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ممبر پر کھڑا کیا، اور مجھ سے ایک سو مسائل دریافت فرمائے جن کا جواب میں نے فقہ حنفی کے موافق دیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اطمینان فرما کر مجھے فتویٰ لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

8۔ کسی نے میاں عبدالرحیم رحمہ اللہ سے آیت ''وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ'' کا مطلب پوچھا حضرت نے فرمایا کہ تم اس کا مطلب مولانا رشید احمد سے پوچھو، سائل نے کہا، کیا مولانا اس کا مطلب جانتے ہیں تو میاں صاحب نے جواب دیا کہ مولانا رشید احمد کا قلم عرش کو دیکھ کر چلتا ہے۔

9۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ بخاری شریف کا سبق پڑھا رہے تھے اس میں حدیث ''لاتفضلونی علی یونس بن متی'' آ گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ مجھے یونس بن متی پر فضیلت مت دو طلبا نے سوال کیا کیوں نہ دیں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل ہونا قرآن پاک میں ہے۔'' تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ '' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے افضل ہونا یقینی چیز ہے۔ گنگوہی رحمہ اللہ نے مختلف جوابات دیئے لیکن طلبہ کو اطمینان نہ ہوا۔ اس کے بعد گنگوہی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بتاؤ تم مجھے سچا سمجھتے ہو یا نہیں؟

قسم کھا کر بیان کروں اسے سچا سمجھو گے یا جھوٹا، سب نے کہا حضرت اس میں تو جھوٹ کا احتمال ہی نہیں، پھر قسم کھا کر فرمایا کہ میں تم میں سے ہر ایک کو اپنے سے ہزار درجہ افضل سمجھتا ہوں، سارے مجمع کی چیخیں نکل گئیں بے تاب ہو گئے۔

10۔ شاہ وارث حسن رحمہ اللہ کے صاحبزادے بھورے میاں کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں آپ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں مگر یہ بڑے (حاجی امداد اللہ، مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ وغیرہ) کافر ہیں ان کو میں مسلمان نہیں سمجھتا، حضرت نے بیعت کر لی، دوسرے دن یہ شخص کانپتا ہوا

آیا اور بتایا کہ میں نے خواب میں مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھا ہوا دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر مبارک پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہیں اور عرض کر رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتا دیجئے میرا قصور کیا ہے؟ یہ لوگ مجھے کیوں برا کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دونوں ہاتھ گٹوں سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا، لپٹا لیا اور فرمایا میں تو برا نہیں کہتا، اب میں توبہ کرنے آیا ہوں آئندہ ان کو برا نہیں کہوں گا۔

11۔ شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے والد مولانا محمد یحییٰ رحمہ اللہ ایک مسئلہ تلاش کر رہے تھے نہیں ملتا، حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے عرض کیا، حضرت نے فرمایا شامی میں دیکھ لو، کہا حضرت شامی دیکھ لی اس میں نہیں ہے، فرمایا اچھا فلاں جلد اٹھا کے لاؤ اس زمانہ میں حضرت کی بینائی نہیں تھی۔ حضرت نے اس جلد کو اس طرح کھولا کہ دو تہائی ورق ایک طرف اور ایک تہائی ورق ایک طرف اور فرمایا اس صفحے میں نیچے کی جانب دیکھو دیکھا تو مل گیا، پھر حضرت نے فرمایا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ تمہاری زبان سے کبھی غلط بات نہیں کہلوائیں گے۔

12۔ گنگوہ میں ایک سادھو (جو کوہ ہمالیہ میں پڑا رہتا تھا) نے بڑی ریاضت کی، حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے پاس آ کر مسلمان ہو گیا اس نے بتایا کہ میں نے کوہ ہمالیہ سے دیکھا روشنی کا ایک بہت بڑا مینار ہے، روشنی زمین سے لے کر آسمان تک جا رہی ہے اس کی سیدھ میں چلا کہ دیکھیں یہ کہاں ہے دیکھا تو یہ گنگوہ میں ہے۔

13۔ گنگوہی رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھے بیٹھے ایک صاحب کو کشف ہونا شروع ہوا دور دور کی چیزیں نظر آ رہی ہیں، حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی بینائی تھی حضرت نے ان کو ڈانٹ لگائی کہ کن خرافات میں مبتلا ہو، ان چیزوں کے لئے آتے ہو یہاں۔

14۔ صاحب کشف بزرگ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا کہ "آہ صاحبزادے (مولانا گنگوہی رحمہ اللہ) جیسا

ظرف کہاں سے لاؤں، سمندر کے سمندر پیئے بیٹھے ہیں ڈکار تک نہیں لیتے۔
(بحوالہ مواعظ فقیہ الامت قسط نمبر 6 صفحہ 87 صفحہ 94، صفحہ 112 وقسط نمبر 7 صفحہ 77 صفحہ 158، صفحہ 160 وقسط 3 صفحہ 127، صفحہ 117، صفحہ 38، صفحہ 71)

حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمہ اللہ کے چند حیرت انگیز واقعات

1۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی بڑے صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے، ان کے کشف وکرامات کے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔ حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمہ اللہ نے بخاری شریف طبع کرائی، اس کا حاشیہ لکھا اور اس کا ایک نسخہ لے کر گئے مولانا رحمہ اللہ کے پاس، مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا اچھا آپ بڑے محدث ہیں بخاری شریف پر حاشیہ بھی لکھا، فلاں صفحہ فلاں سطر میں یہ غلطی ہے، فلاں جگہ فلاں غلطی ہے بیٹھے بیٹھے بتارہے ہیں۔

2۔ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی رحمہ اللہ آئے حضرت نے فرمایا اچھا آپ بڑے فقیہ ہیں ہدایہ پر حاشیہ بھی لکھا، اچھا یہ بتائیے آپ نے وہاں سے یہاں آتے ہوئے راستہ میں قصر کیوں کیا، سفر کے دو ٹکڑے تھے ایک ٹکڑے تک ان کا ارادہ تھا اس میں قصر نہیں تھا وہاں سے پھر ارادہ ہوا یہاں کا یہ ٹکڑا بھی ایسا ہے کہ اس میں قصر نہیں ہے لیکن مجموعہ میں قصر تھا انہوں نے سمجھا کہ پورا سفر تو وہاں سے شروع ہوا ہے لہٰذا وہیں کا اعتبار ہوگا اور پورے سفر میں قصر ہے۔

3۔ مولانا عبدالحق حقانی صاحب تفسیر حقانی گئے ان سے فرمایا آپ بڑے مفسر ہیں قرآن پاک کی تفسیر بھی لکھی ہے ''اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ'' میں ''ابل'' کا کیا ترجمہ کیا؟ کہا اونٹ بہت ہنسے، فرمایا ہاں ایسی ہی تفسیر

لکھی ہوگی ''ابل'' سے مراد بادل ہے۔

''حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ'' میں ''جمل'' کا کیا ترجمہ کیا؟ کہا اونٹ بہت ہنسے فرمایا یہاں جمل سے مراد موٹا رسّا ہے جس کے اندر کشتی کو باندھا جاتا ہو۔

4۔ حضرت مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی رحمہ اللہ گئے، کسی بات پر دور سے ہی ناراض ہو گئے ابھی تک یہ پہنچے بھی نہیں، وہاں دور سے ہی دیکھ کر ڈانٹ دیا، واپس چلے جاؤ وہ بھی واپس ہو گئے۔ پھر القاء ہوا کہ یہ بہت بڑے آدمی ہیں اپنا آدمی دوڑا کر واپس بلایا مفتی صاحب آ گئے، اس لئے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے پیغام بھیجے تھے کہ ایک ضبط سے کام لیں، دوم خلق محمدی اختیار کریں، پیغام دوم پر یہ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ کوئی میرے پاس دین سیکھنے کے لئے تھوڑا ہی آتا ہے کوئی کہتا ہے میرا مقدمہ ہو رہا ہے اس کی کامیابی کے واسطے تعویذ دیدو کوئی کہتا ہے میرے بچے نہیں ہوتے تو ڈانٹوں نہیں اور کیا کروں وہاں سے بیٹھے بیٹھے نصیحت کر رہے ہیں، پہلے پیغام پر کہا، آہ صاحبزادے جیسا ظرف کہاں سے لاؤں سمندر کے سمندر پیئے بیٹھے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ (مواعظ فقیہ الامت قسط نمبر 3 صفحہ 127)

شہد کی مکھیوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عجیب بات سمجھائی گئی ہے

شہد کی مکھیوں کو خدا تعالیٰ کی جانب سے یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ وہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور چھتوں میں شہد کے چھتے بنائیں۔ اس ضعیف مخلوق کے اس گھر کو دیکھئے کتنا مضبوط، کیسا خوبصورت اور کیسی کچھ کاری گری کا ہوتا ہے۔ پھر اسے ہدایت کی اور اس کیلئے مقدر کر دیا کہ یہ پھلوں کے، پھولوں کے اور گھاس پات کے رس چوستی پھرے اور جہاں چاہے جائے، آئے لیکن واپس لوٹتے وقت سیدھی اپنے چھتے کو پہنچ جائے۔ چاہے بلند پہاڑ کی چوٹی ہو، چاہے بیابان کے درخت ہوں،

چاہے آبادی کے بلند مکانات اور ویرانے کے سنسان کھنڈر ہوں' یہ نہ راستے بھولے' نہ بھٹکتی پھرے۔ خواہ کتنی ہی دور نکل جائے' لوٹ کر اپنے چھتے میں اپنے بچوں' انڈوں اور شہد میں پہنچ جائے۔ اپنے پروں سے موم بنائے' اپنے منہ سے شہد جمع کرے اور دوسری جگہ سے بچے۔ (تفسیر ابن کثیر' جلد ۳ صفحہ ۱۲۸)

انسان کے لئے غیر انسانی قضاۃ

مؤرخین کے مطابق ذوالقرنین کے زمانے میں ایک مخصوص قسم کا پانی ایسا تھا جو فیصلہ اور ثالثی کا کردار ادا کرتا تھا، اس کی صورت یہ تھی کہ اگر اس پانی کے اوپر حق والا آدمی بیٹھ جائے تو پانی منجمد ہو کر برف بن جاتا تھا اور اگر غلط آدمی بیٹھ جائے تو پانی پگھل جاتا تھا یعنی غلط آدمی کے لئے اس کے اوپر بیٹھنا ممکن نہ ہوتا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں آگ ثالثی کا کردار ادا کرتی تھی، اس آگ میں ہاتھ ڈالنے سے باطل کا ہاتھ جل جاتا تھا اور صادق کا ہاتھ صحیح سالم رہتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک لاٹھی تھی جو باطل کے لئے زحمت اور صادق کے لئے نعمت بن جاتی تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ہوا فیصلہ کرتی تھی جو باطل کو اڑا کر لے جاتی تھی اور وہ صادق کے لئے نعمت بن جاتی تھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں ایک زنجیر فیصلہ کرتی تھی، صادق کے لئے اس کا چھونا آسان ہوتا تھا اور باطل کے لئے مشکل۔ (قلیوبی ص ۱۸)

یہ ایسا ہے جیسا کہ برما کے صوبہ ارکان کی ایک بستی ''حبیب پاڑہ'' میں ایک مسجد ہے جو ثالثی کا کردار ادا کرتی ہے، اگر خصمین اس کے اندر داخل ہو جائیں تو تین دن کے اندر باطل کا جانی نقصان ہوتا ہے اور صادق صحیح سالم رہتا ہے،

(تذکرۂ ارکان برما)

اسکندر کی موت

جب اسکندر مرا تو ارسطاطالیس نے کہا ''اے بادشاہ تیری موت نے ہمیں سرگرم عمل کردیا'' ایک اور دانا نے جب اسکندر کی موت دیکھی تو کہا ''بادشاہ آج اس حالت میں اپنی پوری زندگی کے خطابات سے مؤثر خطاب کررہا ہے اور بادشاہ کا آج کا وعظ اس کی پوری زندگی کے وعظوں سے زیادہ سبق آموز ہے''۔

ایک مجاہد کے لئے آگ گلزار بن گئی

حضرت عمرؓ کے دور خلافت (۲۳ر جمادی الثانی ۱۳ھ/ اگست ۶۳۴ء تا ۲۷ر ذوالحجہ ۲۳ھ/ ۳ر نومبر ۶۴۴ء) میں رومیوں نے کچھ مسلمانوں کو قیدی بنا لیا، رومیوں کے سردار نے مسلم قیدیوں میں سے ایک شخص کو بلا کر کہا کہ تم مجھے سجدہ کرو، سب کو رہا کردوں گا، لیکن انہوں نے انکار کیا۔

انکار کرنے کی وجہ سے انہیں آگ میں ڈالا گیا، وہ بسم اللہ پڑھتے ہوئے آگ میں گئے اور صحیح سالم نکل گئے ، یہ کرامت دیکھ کر سردار روم نے کہا کہ تم عیسائی بن جاؤ پوری مملکت تمہارے سپرد کردی جائے گی، لیکن انہوں نے انکار کیا، بالآخر تمام مسلم قیدیوں کو رہا کردیا اور بوقت رہائی حضرت عمرؓ کے نام سردار روم نے یہ خط لکھا ''**لو کان هذا الرجل فی بلادنا علی دیننا لکنا نعتقد عبادته**'' یعنی اگر یہ شخص ہمارے ملک میں رہتا اور ہمارا دین (عیسائیت) قبول کرتا تو اس کی عبادت کی جاتی۔ (قلیوبی ص ۱۶)

اس طرح جب نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا تو بحکم الٰہی آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی جس کی طرف آیت ''قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ'' سے اشارہ ملتا ہے۔

موت مؤثر ترین واعظ ہے

حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک غار میں دیکھا کہ ایک عظیم الخلقۃ آدمی چت لیٹا ہوا پڑا ہے اور اس کے پاس ایک پتھر رکھا ہے جس پر لکھا ہوا ہے ''میں دوستم بادشاہ ہوں، میں نے ایک ہزار سال حکومت کی، ایک ہزار شہر فتح کیے، ایک ہزار لشکروں کو شکست دی اور ایک ہزار کنواری عورتوں کے ساتھ شب زفاف کا لطف اٹھایا، آخر میرا انجام یہ ہوا کہ مٹی میرا بچھونا اور پتھر میرا تکیہ ہے، پس جو بھی مجھے دیکھے تو وہ دنیا کے دھوکہ میں مبتلا نہ ہو جیسے دنیا نے مجھے دھوکہ دیا''۔

اسلام نے غلام کو سردار بنا دیا

غلام کا رواج شروع زمانہ سے چلا آرہا ہے، ہر زمانے میں غلاموں پر بڑا ظلم ہوا ہے لیکن اسلام نے غلاموں کو جو مقام عطا کیا ہے وہ کسی بھی مذہب نے نہیں دیا، جس کی قدرے تفصیل حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب ''تکملہ فتح الملہم'' ج ا ص ۲۶۷ پر ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام میں غلاموں نے جو مرتبہ پایا ہے بہت سے آزادوں نے بھی وہ مقام نہیں پایا، مکۃ المکرّمہ کے گورنر عطا بن رباح، یمن کے طاؤس بن کیسان، مصر کے یزید بن ابی حبیب، شام کے مکحول دمشقی، اہل جزیرہ کے میمون بن مہران، خراسان کے ضحاک بن مزاحم، بصرہ کے حسن بن ابی الحسن، کوفہ کے گورنر ابراہیم نخعی، یہ سب غلام تھے۔ (قلیوبی ص ۱۰۳)

مؤرخین کے مطابق امام زین العابدین کی والدہ ایرانی شہزادی تھیں جو لونڈی بن کر آئی تھیں اور امام حسینؓ کے حرم میں تھیں، کبار تابعین میں شامل سالم بن عبداللہ اور قاسم بن محمد بن ابوبکر بھی دو لونڈیوں کے پیٹ سے تھے، افضل التابعین محمد بن سیرینؒ کے والدین غلام تھے، امام حسن بصری کے والد غلام تھے، امام نافع عبداللہ بن عمر کے غلام تھے، عبداللہ بن مبارک کے والد غلام

تھے، ام المؤمنین حضرت صفیہ غلام بن کر آئی تھیں، عکرمہ، عطاء بن رباح، امام طاؤس بن کیسا، امام یزید بن حبیب، امام مکحول، امام میمون، امام ضحاک، امام ابراہیم نخعی، سلمان فارسی، بلال حبشی، صہیب رومی، زید، قطب الدین ایبک، شمس الدین التمش، غیاث الدین بلبن اور سلطان محمود غزنوی غلام تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ مقام پر فائز کیا تھا۔ (الجہاد فی الاسلام۔صمصام الاسلام)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس میں بڑا اجر وثواب بتایا ہے اس لئے صحابہ کرام نے کثیر تعداد میں خرید خرید کر غلاموں کو آزاد کیا ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ غلام آزاد فرمائے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ۶۹، عباس رضی اللہ عنہ نے ۷۰، عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ۲۰، حکیم بن حزام نے ۱۰۰، عبداللہ بن عمر نے ۱۰۰۰، ذوالکلاع الحمیری نے صرف ایک دن میں ۸۰، عبدالرحمٰن بن عوف نے ۳۰۰۰، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بہت زیادہ غلام آزاد کئے ہیں۔

صرف مذکورہ حضرات نے مجموعی طور پر ۳۹۳۲۲ غلام آزاد کئے ہیں (فتح العلام شرح بلوغ المرام کتاب العتق ج ۲ ص ۳۳۲) غلاموں کے متعلق اسلام پر جو اعتراضات کئے گئے ان کے مفصل و مدلل جوابات کے لئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج:۱،ص:۲۶۷۔ صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی کے شاگرد رشید علامہ زرنوجی نے لکھا ہے:

بزرگی صرف محنت سے نہیں ملا کرتی بلکہ نصیب بھی ساتھ ہونا چاہئے، اور صرف نصیب بھی بے فائدہ ہے جب تک اس نصیب کے ساتھ محنت نہ ہو، محنت اور نصیب کی وجہ سے بہت سے غلام مرتبہ اور شرافت میں آزادوں سے آگے نکل گئے اور بہت سے آزاد لوگ غلاموں کے مرتبہ میں آ گئے۔

تقسیم اخلاق

حکماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاق و اوصاف کو پیدا فرما کر مختلف لوگوں پر تقسیم فرما دیا ہے جو یہ ہے۔ 1۔ قناعت اور صبر حجاز والوں کے لئے۔
2۔ علم اور عقل تنہائی اختیار کرنے والوں اور یکسو رہنے والوں کے لئے۔
3۔ کرم نوازی اور جنگجوئی شام والوں کے لئے۔
4۔ تو انگری اور رسوائی مصر والوں کے لئے۔
5۔ بد اخلاقی اور بخل مغرب والوں کے لئے۔
6۔ حسن اخلاق اور برد باری یمن والوں کیلئے۔ 7۔ شفاء اور مروت دیہاتیوں کیلئے۔ 8۔ فسق و فجور اور زنا کاری رومیوں کیلئے۔ (قلیوبی ص ۲۱۷)

صحت کا فارمولا

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے ۔۔۔ وہاں تک چاہئے بچنا دوا سے
اگر تجھ کو لگے جاڑے میں سردی ۔۔۔ تو استعمال کر انڈے کی زردی
جو ہو محسوس معدے میں گرانی ۔۔۔ تو پی لی سونف یا ادرک کا پانی
بنے گر خون کم، بلغم زیادہ ۔۔۔ تو کھا گاجر، چنے، شلجم زیادہ
جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا ۔۔۔ اگر ضعف جگر ہے کھا پپیتا
جگر میں ہو اگر گرمی دہی کھا ۔۔۔ اگر آنتوں میں خشکی ہو تو گھی کھا
تھکن سے ہوں اگر عضلات ڈھیلے ۔۔۔ تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے
زیادہ گر دماغی ہے ترا کام ۔۔۔ تو کھا لے شہد کے ہمراہ بادام
اگر ہو قلب پہ گرمی کا احساس ۔۔۔ مربا آملہ کھا اور اناس
جو دکھتا ہو گلا نزلے کے مارے ۔۔۔ تو کر نمکین پانی کے غرارے

اگر ہے درد سے دانتوں کے بیکل　　تو انگلی سے مسوڑھوں پر نمک مل
جو بدہضمی میں چاہے تو افاقہ　　تو دو ایک وقت کا کر لے تو فاقہ

(اسد ملتانی مرحوم)

ہندوستان پر قبضہ کرنے والے تین مسلم حکمران

ظہیر الدین بابر اپنی کتاب واقعات بابری میں لکھتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سے میرے زمانہ (937ھ) تک تین مسلم حکمراں ہندوستان پر مکمل قابض ہو سکے۔ ایک سلطان محمود غزنوی، دوم شہاب الدین غوری، سوم میں یعنی ظہیر الدین خان بابر۔ (تاریخ فرشتہ جلد 1 صفحہ 595)

لوگوں کی قسمیں

علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، علماء، زہاد، غزاۃ، سلاطین اور تجار۔ علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اگر یہ لوگ خزانہ جمع کرنے میں لگ جائیں تو عامۃ الناس کس سے رہنمائی حاصل کریں گے، زہاد زمین کے باطنی اور روحانی حکمران ہوتے ہیں اگر ان کے اندر ریا آ جائے تو کس کی پیروی کی جائے گی، مجاہدین انصار اللہ ہوتے ہیں، اگر یہ لوگ خیانت کرنے لگیں تو کامیابی کیسے ہوگی، سلاطین عوام کے پاسبان ہوتے ہیں، اگر یہ لوگ بھیڑیے بن جائیں تو امن کیسے قائم ہوگا، تجار امانت دار ہوتے ہیں اگر یہ لوگ دھوکہ دینے لگیں تو اعتماد کس پر کیا جائے گا۔ (قلیوبی ص ۲۰۹)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اس طرح پانچ گروہوں پر تقسیم کر دیا ہے۔ (الف) بعض وعظ و نصیحت اور تقریر کے لئے جیسے خطباء۔ (ب) بعض عبادت کے لئے جیسے عابدین۔ (ج) بعض جہاد کے لئے جیسے

مجاہدین۔ (د) بعض کسب اور معاش کے لئے جیسے تجار۔ (ہ) بعض حکومت اور سلطنت کے لئے جیسے سلاطین۔ (قلیوبی ص ۲۰۸)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تقسیم الٰہی یوں ہے۔(الف) سب سے سخی وہ ہے جو اس کو عطا کرے جس کو محروم کر دیا تھا۔ (ب) سب سے زیادہ بردبار وہ ہے کہ وہ اس کو معاف کر دے جس پر پہلے ظلم کیا تھا۔ (ج) سب سے بڑا بخیل وہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آنے پر درود نہ پڑھے۔ (د) سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز نہ پڑھے۔ (ہ) سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دنیا کی خاطر اللہ کو فراموش کر دے۔ (قلیوبی ص ۲۲۵)

حسن بصریؒ نے فرمایا کہ موجودہ زمانہ کے لوگ چھ گروہوں پر بٹے ہوئے ہیں۔شیر، بھیڑیا، سور، کتا، لومڑی اور بکری۔شیر تو دنیا کے سلاطین ہیں جو عوام الناس کے خون پیتے ہیں، بھیڑیا تجار ہیں جو ہر جائز و ناجائز طریقے سے مال جمع کرتے ہیں، خنزیر وہ لوگ ہیں جو زنانہ اوصاف اختیار کر کے ہر کس و ناکس کی پیروی کرتے ہیں، کتے وہ لوگ ہیں جو حق کو چھوڑ کر باطل کو اختیار کرتے ہیں، لومڑی وہ حضرات ہیں جو مسکین بن کر دنیا کی خاطر دین فروخت کرتے ہیں اور بکری وہ حضرات ہیں جن کی کھال اتاری جاتی ہے، گوشت کھایا جاتا ہے، دودھ پیا جاتا ہے اور ہڈی کو بھی توڑ کر دوائی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (یہ عوام ہیں) (قلیوبی ص ۲۲۵)

امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ موجودہ دور کے لوگ اپنے گندے اوصاف کی وجہ سے انسان کے بجائے حیوان بن گئے، حیوان کی تین قسمیں ہیں، بعض جانور وہ ہیں جو ہر وقت نفع پہنچاتے ہیں جیسے گائے، بھینس وغیرہ، گوشت بھی کھایا جاتا ہے، دودھ بھی پیا جاتا ہے اور کھال بھی استعمال میں آتی ہے، بعض جانور وہ ہیں جو نہ نفع پہنچاتے ہیں اور نہ نقصان اور بعض ہمیشہ نقصان ہی پہنچاتے ہیں جیسے سانپ اور بچھو وغیرہ، اس زمانے میں لوگ حیوان کی تیسری قسم میں داخل ہیں۔ (احیاء العلوم)

صاحب ہدایہ کے شاگرد علامہ زرنوجی لکھتے ہیں کہ انسان کی تین قسمیں ہیں :

(الف) مرد کامل ، جو عقل والا بھی ہو اور مشورہ بھی کرتا ہو۔

(ب) مرد ناقص ، جو یا تو عقل والا ہے لیکن مشورہ نہیں کرتا یا مشورہ تو کرتا ہے لیکن عقل سے عاری ہے۔

(ج) نامرد جو نہ عقل رکھتا ہے اور نہ مشورہ کرتا ہے۔ (تعلیم المتعلم)

زندگی دو دن کا نام ہے

ادباء نے لکھا ہے کہ زندگی دو دن کا نام ہے وہ دن یا تو خوشی کا ہے یا پریشانی کا، اگر خوشی کا ہے تو مت اتراؤ اور اگر پریشانی کا ہے تو صبر کرو۔

مکڑی کا جال

مؤرخین کے مطابق مکڑی نے چار افراد پر جالا تنا ہے تا کہ وہ دشمنوں کی نظروں سے بچ جائیں۔

1-2۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے تو دشمنوں سے بچنے کے لئے غار ثور میں تشریف لے گئے تھے، غار کے اوپر مکڑی نے جالا تنا تھا۔

3۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعض مشرکین کو قتل کرنے کیلئے بھیجا۔

جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرکین کو قتل کر کے واپس لوٹے تو ایک جم غفیر نے ان کا تعاقب کیا۔ ان دشمنوں سے بچنے کیلئے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک غار کے اندر چلے گئے جس کے اوپر مکڑی نے جالا تن دیا۔ (قلیوبی)

روافض کی ابتداء

حضرت زید بن زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کوفہ کی ایک بہت بڑی جماعت نے بیعت کی، لیکن بیعت کے بعد انہوں نے امام زیدؒ سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے برأت کا اظہار کریں جسے امامؒ نے مسترد کر دیا۔ اس پر انہوں نے کہا "اذاً نرفضک" یعنی پھر ہم تم کو چھوڑتے ہیں، یہ کہہ کر یہ لوگ امام رحمہ اللہ سے نہ صرف الگ ہو گئے بلکہ امام رحمہ اللہ کے جانی دشمن بھی بن گئے چونکہ انہوں نے جملہ "نرفضک" کا استعمال کیا ہے اس لئے یہ گروہ رافضی کے نام سے مشہور ہوا۔

چند دنوں کے بعد انہوں نے امام رحمہ اللہ کو قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا، یہ حادثہ فاجعہ 121ھ/738ء میں پیش آیا، چونکہ انہیں مادر زاد حالت میں سولی پر چڑھا دیا گیا تھا اس لئے اس کے اوپر مکڑی نے جالا تن دیا تھا تاکہ حتی الامکان اعضا مخصوصہ پردے میں رہے۔ یہ لاش چار سال سولی پر چڑھی رہی، جب بھی یہ لوگ لاش کو جانب قبلہ سے ہٹا دیتے تھے تو لاش گھوم کر خود بخود قبلہ کی طرف ہو جاتی تھی۔ (قلیوبی صفحہ 164)

ملک الموت کے فرستادے

ملک الموت سے ایک شخص کی دوستی تھی، اس نے عزرائیل سے کہہ رکھا تھا کہ قبض روح سے قبل کسی کے ذریعہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ میں تیاری کر سکوں عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ٹھیک ہے۔

ایک دن اچانک مَلک الموت قبض روح کے لئے پہنچ گئے۔ اس شخص نے کہا کہ آپ نے اطلاع تو نہیں دی اس لئے میں تیاری نہ کر سکا، عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں نے اپنے بہت سے فرستادے آپ کے پاس بھیجے، جیسے بال سفید

ہونا، دانت گر جانا، بیٹے کا انتقال کر جانا، والد صاحب کا مر جانا، وقت بے وقت مصائب کا آنا، اعضا و جوارح کا ڈھیلے پڑ جانا اور آواز میں تبدیلی آنا وغیرہ یہ سب میرے فرستادے ہیں۔ اس کے باوجود آپ خواب غفلت میں پڑے رہے۔

سب سے پاکیزہ، کڑوی اور بھاری چیز

علماء نے لکھا ہے کہ سب سے پاکیزہ چیز عافیت ہے، سب سے کڑوی چیز غیر اللہ سے مانگنا ہے اور سب سے بھاری چیز قرض ہے۔

لذتِ نیند کا احساس کب ہوتا ہے؟

ایک مجذوب نے ہارون رشید کے وزیر باتدبیر ثمامہ سے پوچھا کہ سونے والوں کو نیند کی لذت کا احساس کب ہوتا ہے؟ جواب دیا نیند سے بیدار ہونے کے بعد، مجذوب نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ لذت بعد میں اور سبب پہلے۔ وزیر نے کہا کہ نیند سے پہلے، مجذوب نے کہا کہ جس چیز کو ابھی چکھا نہیں اس کی لذت کا احساس کیسے ہوا؟ وزیر نے کہا کہ حالت نیند میں لذت کا احساس ہوتا ہے، مجذوب نے کہا کہ نیند میں تو شعور نہیں ہوتا احساس کیسے؟ فبهت الوزیر. وزیر حیران رہ گیا

تین قسم کے افراد کو دیکھ کر ہنسی آتی ہے

ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ تین قسم کے افراد کو دیکھ کر مجھے ہنسی آتی ہے:۔ دنیا کے ساتھ دل لگانے والا حالانکہ موت اسے تلاش کر رہی ہے۔ موت سے غافل شخص، حالانکہ موت اس سے غافل نہیں ہے۔ قہقہہ لگانے والا، پتہ نہیں رب اس سے راضی ہے یا نہیں۔

امام جاحظ کی صورت وسیرت

جاحظ ایک بہت معروف ادیب گزرا ہے اس کا نام ابوعثمان بن بحرین محبوب تھا'

یہ معتزلی تھا' اس کی شکل وصورت بہت ہی بری اور خوفناک تھی۔ گو یہ بدصورتی کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھا' اس کا عقیدہ بھی درست نہیں تھا۔ البتہ علم وفن میں اس کی مثال خال خال ہی نظر آتی ہے۔ اس نے بہت سے علوم سیکھ رکھے تھے۔ چنانچہ اس نے بہت سی مفید کتابیں تصنیف کیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ غیر معمولی حافظے کا مالک تھا۔ اس کی لکھی ہوئی کتابوں میں دو کتابیں ''کتاب الحیوان'' اور ''البیان والتبیین'' بہت ہی مشہور ہیں۔ اس کے بارے میں یہ بات تاریخ کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے کہ

''لَمْ يَقَعْ بِيَدِهِ كِتَابٌ قَطُّ اِلَّا اسْتَوْفٰى قِرَاءَتَهُ حَتّٰى اِنَّهُ كَانَ يَكْتَرِىْ دَكَاكِيْنَ الْكُتُبِيِّيْنَ وَيَبِيْتُ فِيْهَا لِلْمُطَالِعَةِ.''

ترجمہ:...... ''جو کتاب بھی اس کے ہاتھ لگتی وہ اسے مکمل پڑھ ڈالتا بلکہ اس کا شوق مطالعہ اس حد تک تھا کہ وہ کتب فروشوں کی دکانیں اُجرت پر لے کر رات رات بھر ان میں مطالعہ کرتا۔''

چہرہ تو اس کا بڑا بدصورت اور بدشکل تھا مگر مستحکم علم نے اسے خوبصورت بنادیا تھا' آج بھی وہ اپنے علم کے سبب تاریخ و ادب کی کتابوں میں زندہ ہے۔ اس کی بدصورتی کے متعلق ایک واقعہ معروف ہے جو ایک خاتون کے ساتھ پیش آیا تھا۔ جاحظ کا اپنا بیان ہے:

''مَآ اَخْجَلَتْنِىْ قَطُّ اِلَّا امْرَأَةٌ مَرَّتْ بِىْ اِلٰى صَائِغٍ' فَقَالَتْ لَهُ: اِعْمَلْ مِثْلَ هٰذَا ط''

ترجمہ:...... ''مجھے ایک عورت کے سوا کبھی کسی عورت نے رسوا نہیں کیا۔ ہوا یہ کہ وہ عورت مجھے ایک سنار کے پاس لے گئی اور اس سے کہنے لگی: اس کی طرح بنا دو۔''

یہ کہہ کر وہ عورت تو چلی گئی مگر میں حیرت میں پڑ گیا۔ پھر میں نے زرگر سے پوچھا: یہ عورت تم سے میرے بارے میں کیا کہہ کر چلی گئی؟ زرگر نے جواب دیا:

''هٰذِهِ امْرَأَةٌ اَرَادَتْ اَنْ اَعْمَلَ لَهَا صُوْرَةَ شَيْطَانٍ فَقُلْتُ: لَا اَدْرِىْ كَيْفَ اُصَوِّرُهٗ' فَاَتَتْ بِكَ اِلَىَّ لِاُصَوِّرَهٗ عَلٰى صُوْرَتِكَ ط''

ترجمہ:...... ''اس عورت نے (اپنی انگوٹھی پر) مجھ سے شیطان کی تصویر بنانے

کی خواہش کی۔ میں نے اس سے کہا کہ جب میں نے کسی شیطان کو دیکھا ہی نہیں ہے تو بھلا اس کی شکل کیسے بنا سکتا ہوں؟

چنانچہ وہ آپ کو میرے پاس لے کر آئی تا کہ آپ کی صورت دیکھ کر اس کے لیے (اس کی انگوٹھی پر) شیطان کی تصویر منقش کروں۔'' (المستطرف:۱/۳۸' جاحظ کی سوانح کیلئے دیکھئے: سیر اعلام النبلاء:۱۱/۵۲۶' معجم الادباء:۵/۲۱۰۱' البدایہ والنہایہ:۴/۵۱۴' دار ہجر)

رنگ برنگی باتیں جن سے خوشبو آئے

1۔ زیادہ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جن کے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہوتا۔

2۔ دوسروں کے آنسوؤں کو زمین پر گرنے سے پہلے اپنے دامن میں جذب کر لینا انسانیت کی معراج ہے۔

3۔ نیک بننے کی کوشش کرو جیسے حسین بننے کی کوشش کرتے ہو۔

4۔ اعتماد وہ شیشہ ہے جو ایک بار ٹوٹ جائے تو دوبارہ نہیں جڑتا۔

5۔ جس طرح سمندر اپنی لہروں کو اپنی حدود میں رکھتا ہے اسی طرح ماں اپنی اولاد کا ہر دُکھ اپنے دل تک محدود رکھتی ہے۔

6۔ جو یہ کہے کہ اس کی بات سچی ہے تو اس کی ہر بات جھوٹ ہوگی۔

7۔ محنت سے بھی آدمی تھک جاتا ہے اور کاہلی سے بھی۔ مگر محنت کا نتیجہ صحت اور دولت ہے اور کاہلی کا نتیجہ بیماری اور افلاس ہے۔

8۔ راحت کثرت آمدنی میں نہیں ہے' قلت مصارف میں ہے۔

نا قابل اصلاح تین بری صفات

تین بری خصلتیں ایسی ہیں جن کی اصلاح ناممکن ہے:۔

اعزہ واقارب کی دشمنی۔ ہم عصروں کا حسد۔

عقلمندوں کی نامعقول حرکت۔

فساد کو قبول نہ کرنے والی تین خصلتیں

تین خصلتیں ایسی ہیں جن میں فساد نہیں آ سکتا۔ علماء کی عبادت فقیروں کی سخاوت ۔محتاجوں کی قناعت۔

جواہر پارے

1۔ رخصت کرنے کے بعد اپنے مہمان کی شکایت نہ کر۔

2۔ بہادر مقابلے کے وقت آزمایا جاتا ہے۔

3۔ کبھی بھی اپنے ماں باپ اور اُستاد کی شکایت نہ کر۔

4۔ بیوی کے سامنے اس کے میکے والوں کی شکایت نہ کر۔

5۔ اولاد کے سامنے اپنے بڑوں کی شکایت نہ کر۔

6۔ ماں باپ کا نافرمان اپنی اولاد کی نافرمانی کا منتظر رہے۔

7۔ بے موقع بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

8۔ بے عزتی کی زندگی سے موت بہتر ہے۔

9۔ بری صحبت سے دور رہنا بہتر ہے۔

10۔ سب سے اچھی خیرات معاف کر دینا ہے۔

11۔ سب سے اچھا نشہ خدمت خلق ہے۔

12۔ سب سے بڑا بہادر بدلہ نہ لینے والا ہے۔

13۔ مرد کی خوبصورتی اس کی فصاحت ہے۔

14۔ غیبت عمل کو کھا جاتی ہے۔

15۔ ماں باپ کا حکم چاہے ناگوار ہو قبول کرلے۔

16۔ نصیحت کی بات چاہے کڑوی ہو قبول کرلے۔

17۔ یتیم اور بیوہ کا مال کھانے سے پریشانی آتی ہے۔
18۔ خیرات سے مال میں کمی نہیں آتی۔
19۔ بحث کرنے میں جاہل سے شکست کھالے۔
20۔ فضول خرچی کرنے سے مفلسی آتی ہے۔
21۔ بے ادبی کرنے سے بدنصیبی آتی ہے۔
22۔ توبہ گناہ کو کھا جاتی ہے۔
23۔ غریب کی دعوت چاہے تکلیف دہ ہو قبول کرلے۔
24۔ تکبر علم کو کھا جاتا ہے۔
25۔ غصہ عقل کو کھا جاتا ہے
26۔ انصاف ظلم کو کھا جاتا ہے
27۔ جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔
28۔ دوست کو مصیبت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔
29۔ امانت دار مفلسی کے وقت آزمایا جاتا ہے۔
30۔ بردبار کو غصے کے وقت آزمایا جاتا ہے۔
31۔ اپنی زبان کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھو۔
32۔ خدا سے ڈرنے والے کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔
33۔ خاموش زبان سینکڑوں زبانوں سے اچھی ہے۔

تین، تین، تین

1۔ تین چیزوں کو قابو میں رکھیں: دل، غصہ، زبان۔
2۔ تین چیزوں کے لئے لڑیں، ملک، حق، عزت۔
3۔ تین چیزوں سے پرہیز کریں، جھوٹ، چوری، چغل خوری۔

4۔تین چیزیں حاصل کریں،علم، اخلاق،شرافت۔

5۔تین چیزوں پر ایمان رکھیں،توحید، رسالت، قیامت۔

6۔تین چیزوں کو یاد رکھیں۔موت' احسان' نصیحت۔

7۔تین چیزوں کو نہ ٹھکرائیں خلوص' تحفہ' دعوت۔

8۔تین چیزوں کو پاک رکھیں:۔خیالات، لباس، جسم۔

9۔انسان کو ایک بار ملتی ہیں۔والدین، حسن، جوانی۔

10۔بھائی بھائی کو دشمن بنا دیتی ہے۔زمین، زن، دولت پردہ چاہتی ہیں۔ کھانا، دولت، عورت۔

11۔انسان کو ذلیل کرتی ہے۔چوری، چغلی، جھوٹ۔

12۔اصل مقصد سے روکتی ہیں۔بدچلنی، غصہ، حرص۔

13۔ ہر ایک کو پیاری ہوتی ہے۔عورت، دولت، اولاد۔

14۔نکل کر واپس نہیں آتی۔ تیر کمان سے، بات زبان سے، جان جسم سے۔

15۔ ہمیشہ غم میں رہتے ہیں۔حاسد، کاہل، وہمی۔

16۔محنت سے آپ تین چیزوں سے بچے رہتے ہیں: بے لطفی، بدی، دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا۔

17۔ دوسروں پر بھروسہ کرنے والے کم ہی کامیاب ہوتے ہیں: زندگی میں کامیابی کی شرط، عالم، صابر اور محنت کش ہونا ہے۔

18۔تین چیزیں انسان کو زندگی میں ایک بار ملتی ہیں: والدین، حسن، جوانی۔

19۔تین چیزیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں: موت، وقت، گاہک۔

20۔تین چیزیں ہر ایک کی جدا ہوتی ہیں: سیرت، صورت، قسمت۔

21۔تین چیزیں ہر ایک کو پیاری ہوتی ہیں: دولت، شہرت، اولاد۔

22۔تین چیزیں سمجھ کر اٹھانی چاہئیں، قسم، قدم، قلم۔

23۔ تین چیزیں خلوص سے کرنی چاہئیں: رحم، کرم، دعا۔

24۔ تین چیزیں کبھی چھوٹی نہ سمجھو: فرض، قرض، مرض۔

25۔ تین چیزیں انسان کو ذلیل کرتی ہیں: چوری، چغلی، جھوٹ۔

26۔ تین چیزیں بھائی کو بھائی کا دشمن بنا دیتی ہیں: زمین، زر، زن۔

27۔ تین چیزیں انسان کو اصل مقصد سے روکتی ہیں: بدکرداری، غصہ، طمع۔

28۔ تین چیزیں انسانی صحت کو بگاڑتی ہیں: زیادہ کھانا، زیادہ سونا، زیادہ جاگنا۔

آسمان کے فرشتے ذراتِ زمین سے زیادہ تعداد میں ہیں

کعب الاحبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ سوئی کی نوک برابر بھی کوئی جگہ زمین میں ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ تسبیح خدا میں مصروف نہ ہو اور آسمان کے فرشتے ذراتِ زمین سے زیادہ تعداد میں ہیں اور عرش کے حامل فرشتوں کے ٹخنے سے ساق تک کی مسافت ایک سو برس کی مسافت ہے۔

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم وہ سنتے ہو جو میں سنتا ہوں؟ تو لوگوں نے کہا کہ ہم تو کچھ نہیں سن رہے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آسمان کا چر چرانا سن رہا ہوں اور وہ کیوں نہ دبے اور کیوں نہ چر چرائے آسمان میں بالشت بھر جگہ بھی تو ایسی نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدہ یا قیام میں موجود نہ ہو۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۴۱۸)

قرآن

1۔ قرآن ...... ایک حکمت بھری کتاب ہے۔

2۔ قرآن ...... حق و باطل کے امتیاز کے لیے ہے۔

3۔ قرآن ...... نصیحت کی ایک آسان راہ ہے۔ 4۔ قرآن ...... ہر قسم کے فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ 5۔ قرآن ...... ایک فیصلہ کن قوت ہے۔

6۔ قرآن ...... کوئی ہنسی کی چیز نہیں ہے۔

7۔ قرآن ...... ہی انسان کو چشم بینا دیتا ہے۔

8۔ قرآن ...... میں شفاء اور رحمت کے دریا بہتے ہیں۔

9۔ قرآن ...... نے انسان کو علم و حکمت عطا کیا۔

10۔ قرآن ...... تاریکی سے روشنی کی طرف لاتا ہے۔

11۔ قرآن ...... سلامتی کی راہیں کھول دیتا ہے۔

12۔ قرآن ...... حق و سعادت کا مرقع ہے۔

13۔ قرآن ...... ایمان کا سرچشمہ اور عمل کا مرکز ہے۔

14۔ قرآن ...... تصفیہ معاملات کے لیے بہترین ضابطہ ہے۔

15۔ قرآن ...... رہنمائی اور لیڈری کے حقیقی گُر بتاتا ہے۔

16۔ قرآن ...... جملہ انسانی ضروریات کے مسائل بیان کرتا ہے۔

17۔ قرآن ...... فکر و عمل کی راہوں کو ہموار کرتا ہے۔

18۔ قرآن ...... سے مسائل زندگی سیکھو۔

19۔ قرآن ...... کی تصدیق پچھلی الہامی کتابیں کرتی ہیں۔

20۔ قرآن ...... پچھلی الہامی کتابوں کا جامع اور محافظ ہے۔

21۔ قرآن ...... اللہ تعالیٰ، رب کائنات و خالق جہاں کا کلام ہے۔

22۔ قرآن ...... قرآن فہمی کامیابی کی ضامن ہے، وقت کی اہم ضرورت ہے۔

والدہ کی فرمانبرداری کا عجیب واقعہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ! میرا جنت کا ساتھی کون ہے؟ تو فرمایا

کہ فلاں قصائی۔ قصائی کا پتا بتایا' نہ کسی ابدال کا' نہ کسی قطب کا' نہ کسی شہید کا' نہ محدث کا۔ کہا کہ فلاں قصائی! حضرت موسیٰ علیہ السلام حیران ہو گئے۔ پھر اس قصائی کو دیکھنے چلے گئے۔ قصائی بازار میں بیٹھا گوشت بیچ رہا ہے۔ شام ڈھلی اس نے دُکان بند کی اور گوشت کا ٹکڑا تھیلے میں ڈالا اور گھر چل دیا۔ موسیٰ علیہ السلام بھی ساتھ ہو گئے۔ کہنے لگے بھائی تیرے ساتھ جاؤں گا۔ اس کو نہیں پتا تھا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ کہنے لگا آ جاؤ' گھر گئے۔ اس نے بوٹیاں بنا کر سالن چڑھایا' آٹا گوندھا' روٹی پکائی' سالن تیار کیا۔ پھر ایک بڑھیا تھی اسے اُٹھا کر کندھے کا سہارا دیا۔ سیدھے ہاتھ سے لقمے بنا بنا کر اسے کھلائے۔ اس کا منہ صاف کیا' اس کو لٹایا۔ وہ کچھ بولی بڑبڑائی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ میری ماں ہے۔ صبح کو اس کی ساری خدمت کر کے جاتا ہوں اور رات کو آ کر پہلے اس کی خدمت کرتا ہوں۔ اب اپنے بچوں کو دیکھوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کچھ کہہ رہی تھی؟ کہا: ہاں جی! روز کہتی ہے عجیب بات ہے۔ میں روز اس کی خدمت کرتا ہوں تو کہتی ہے کہ اللہ تجھے موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بنائے۔ میں قصائی اور موسیٰ علیہ السلام نبی کہاں؟! (اللہ اکبر)

تین چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا

انسان ہر وقت تین چیزوں کے حصول میں لگا رہتا ہے: عمر، تندرستی، مال۔

تین چیزوں سے تین چیزیں کافور ہو جاتی ہیں

اسراف و تبذیر سے میانہ روی۔ تاخیر سے جلد بازی۔ شدت سے حیلہ

تین انمول نعمتیں

زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ کہتا ہے میں نے تین

چیزوں سے اپنے بندوں پر آسانی کر دی ہے۔

ایک یہ کہ غلہ پر کیڑوں کو مقرر کیا اگر ایسا نہ کرتا تو بادشاہ تمام غلہ کو اپنے پاس جمع کر لیتا جس طرح سونا چاندی جمع کر لیتے ہیں، دوسری یہ کہ موت کے بعد بدن کو میں نے سڑنے اور گل جانے کا حکم کیا اگر ایسا نہ کرتا تو کوئی دوست اپنے دوست کو مرنے کے بعد دفن نہ کرتا، تیسری یہ کہ غمزدہ کے دل سے غم کو دور کرتا ہوں اگر ایسا نہ کرتا تو انسان کبھی خوش نہ ہوتا۔ (نور الصدور شرح القبور صفحہ ۱۶۰)

تین چیزوں سے انسان کی پہچان ہوتی ہے

ساتھ سفر کرنے سے۔ مال امانت کے طور پر رکھنے سے۔ پڑوسی بننے سے۔

مال ہر مشکل میں کام نہیں آتا

مال سے دنیا کے چند بڑے فائدے تو حاصل کیے جاسکتے ہیں مگر ہر مشکل میں مال کام نہیں آتا۔ مثلاً:

☆ مال سے ہم عینک تو خرید سکتے ہیں بینائی نہیں خرید سکتے۔ ☆ مال سے ہم نرم بستر تو خرید سکتے ہیں میٹھی نیند نہیں خرید سکتے۔ ☆ مال سے ہم کتابیں تو خرید سکتے ہیں علم نہیں خرید سکتے۔

☆ مال سے ہم خوشامد تو خرید کر سکتے ہیں کسی کی محبت نہیں خرید سکتے۔

☆ مال سے ہم زیورات تو خرید سکتے ہیں حسن نہیں خرید سکتے۔

☆ مال سے ہم گھر میں نوکر تو لا سکتے ہیں بیٹا نہیں لا سکتے۔

☆ مال سے ہم خضاب تو خرید سکتے ہیں شباب نہیں خرید سکتے۔

پس انسان کو چاہیے کہ طالب مال بننے کے بجائے طالب علم بن کر دُنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل کرے۔

تین چیزوں کی عمدہ تعریفیں

سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: قناعت سب سے بہترین مال ہے۔ لالچ احتیاجی کا نام ہے تو انگری اور امیری کا نام بے نیازی ہے۔

تین چیزیں یقینی ہیں

حکماء نے فرمایا کہ زندگی لمبی کیوں نہ ہو مرنا یقینی ہے چیز جتنی بھی پسندیدہ ہو جدائی ضروری ہے اور کوئی بھی عمل کرو اس کی جزاء لابدی ہے۔

فقر و افلاس کی تین قسمیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا" یعنی قریب ہے کہ فقر انسان کو کفر تک پہنچا دے۔ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے شیخ نجم الدین کبریٰؒ نے لکھا ہے کہ فقر (محتاج، افلاس) کی تین قسمیں ہیں

(الف) صرف اللہ کی طرف محتاج ہونا اور غیر اللہ کے سامنے احتیاجی ظاہر نہ کرنا، اس کی طرف اس حدیث سے اشارہ ہے "اَلْفَقْرُ فَخْرِی" یعنی فقر پر مجھے فخر ہے۔

(ب) اللہ اور غیر اللہ کی طرف محتاج ہونا جس کی طرف اس حدیث سے اشارہ ہے "کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یکون کُفْرًا"۔ اس کی پوری تفصیل "نیرنگ عالم" میں موجود ہے۔

(ج) خدا و رسول کے علاوہ کسی اور کی طرف محتاج ہونا جس کی طرف اس حدیث سے اشارہ ہے۔

"اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِی الدَّارین" یعنی غیر اللہ کی طرف محتاج ہونا دنیا و آخرت میں ناکام ہونا ہے۔ (کشکول بہائی، ص:570)

تین قسم کے لوگ

تین قسم کے لوگ ہیں، جو زہد اختیار کرے گا وہ عزت پائے گا، جو قناعت سے کام لے گا وہ بے نیازی کی دولت سے مالا مال ہوگا اور جو حصول دنیا کی کوشش میں لگا ہوا ہوگا وہ کوشش ہی کرتا رہے گا۔ دنیا ہاتھ نہیں آئے گی۔ (کشکول بہائی، ص:180)

خلاصہ دنیا

دنیا کا خلاصہ تین چیزوں پر منحصر ہے۔ درہم، دینار اور روٹی (کشکول بہائی، ص:393)

منبع فساد

مؤرخین و عارفین کے نزدیک منبع فساد تین چیزیں ہیں، زر، زمین اور زن۔ (عورت)

تین آدمی کو ذلیل نہ کرنا

ادباء لکھتے ہیں کہ تین قسم کے لوگوں کو ذلیل نہ کرنا، بادشاہ کو ذلیل کرنے سے دولت ہاتھ سے جائے گی، علماء و عقلاء کو ذلیل کرنے سے دین ہاتھ سے جائے گا اور دوست کو ذلیل کرنے سے مردانگی اور مدد رک جائے گی۔ (کشکول بہائی، ص:396)

دوست کو دوست کیوں کہتے ہیں؟

سلف صالحین سے منقول ہے کہ دوست کا لفظ چار حروف سے مل کر بنا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

د: سے درد: یعنی جو دُکھ درد کو بانٹنے والے ہوں۔

و: سے وفا: یعنی جن کی آپس میں وفا ایسی ہو کہ زندگی بھر ساتھ نبھائیں۔

س: سے سچائی: یعنی ایک دوسرے کے ساتھ سچائی کا معاملہ کریں۔

ت: سے تابعداری: یعنی ہر ایک دوسرے کی بات ماننے کے لیے تیار رہے۔

تین چیزوں کا احتساب

افلاطون نے اپنے شاگردوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیشہ تین چیزوں کا احتساب کیا کرو۔ آج کوئی غلطی ہوئی یا نہیں؟ کوئی نیکی کا کام ہوا یا نہیں؟ اور عبادت میں کوتاہی ہوئی یا نہیں؟ جو شخص روز ان تین چیزوں کا احتساب کرے گا وہ باکمال انسان بنے گا۔ (کشکول بہائی، ص:520)

عزت کے تین طریقے

حکماء نے لکھا ہے کہ اگر عزت چاہتے ہو تو درج ذیل تین طریقے اختیار کرو، مختصر گفتگو کرو، مقام اونچا ہوگا، قابل سرزنش شخص کو معاف کردو وہ تمہاری عزت کرے گا، میٹھی زبان استعمال کرو لوگ تعریف کریں گے۔ (کشکول بہائی، ص:559)

یتیم سے حسن سلوک کا انجام

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محض خدا کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کسی یتیم بچے (لڑکے یا لڑکی) کے سر پر (پیار و محبت اور شفقت کے ساتھ) ہاتھ پھیرتا ہے اس کیلئے ہر بال کے عوض میں جس پر اس کا ہاتھ لگا ہے، نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ نیز جو شخص اس یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ جو اس کی پرورش و تربیت میں ہو، اچھا سلوک کرتا ہے، وہ شخص اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا (یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر دکھایا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں اسی طرح میں اور وہ شخص جنت میں ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ (احمد، ترمذی)

تین افضل لکڑیاں

سو چرانی لکھتے ہیں کہ تین لکڑیوں کو دیگر لکڑیوں پر فضیلت حاصل ہے اول، وہ تختہ جس سے حضرت نوحؑ کی کشتی بنائی گئی تھی۔ دوم، حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی۔ سوم، وہ لکڑی جسے بطور غذا استعمال کیا جاتا ہے۔ (کشکول بہائی، ص:576)

کاتب ابن مقلہ اور عدد تین

ابن مقلہ مشہور کاتب ہے جس کے ہاتھ اور زبان کاٹ دی گئی تھی، مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ تین خلیفہ کے وزیر رہے، تین قرآنی نسخے اپنے ہاتھ سے لکھے، تین دفعہ سفر کیا اور تین مرتبہ قبر کھودی۔ (کشکول بہائی، ص: 521)

مردانگی کی تین صورتیں

حسن کہتے ہیں کہ مردانگی کی تین صورتیں ہیں۔ اول جو کمال اپنے پاس موجود ہے وہ دوسروں کو بھی سیکھا دے۔ دوم مصائب پر تحمل و بردباری کا مظاہرہ کرے۔ سوم جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ (کشکول بہائی)

طوسیؒ کے نزدیک عبادت کی تین قسمیں

محقق نصیر الدین طوسیؒ لکھتے ہیں کہ عبادت کی تین قسمیں ہیں۔

(الف) وہ عبادت جو بدن انسانی پر واجب ہے جیسے نماز، روزہ اور مناجات الٰہی وغیرہ۔ (ب) وہ عبادت جو قلب و جان پر واجب ہے جیسے وحدانیت کا قائل ہونا، اعتقاد و نیت صحیح ہونا۔ (ج) وہ عبادت جو بدن انسانی اور قلب و جان دونوں پر واجب ہے جیسے معاملات، ازدواج، امانت و دیانت وغیرہ۔ محققؒ نے اس کی تعبیر یوں کی ہے کہ اعتقاد درست ہو، گفتار درست ہو اور کام نیک ہو۔ (کشکول بہائی، ص:526)

کتے کی دس صفات

حیوان اپنے مالک کا زیادہ وفادار ہوتا ہے جبکہ انسان اپنے پروردگار کا اتنا وفادار نہیں ہوتا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کتے کے اندر دس صفات ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک صفت بھی انسان کے اندر پیدا ہو جائے تو وہ ولی اللہ بن جائے۔ فرماتے ہیں کہ:

1۔ کتے کے اندر قناعت ہوتی ہے جو مل جائے یہ اُسی پر قناعت کر لیتا ہے' راضی ہو جاتا ہے' یہ قانعین یا صابرین کی علامت ہے۔ 2۔ کتا اکثر بھوکا رہتا ہے' یہ صالحین کی نشانی ہے۔

3۔ کوئی دوسرا کتا اس پر زور کی وجہ سے غالب آ جائے تو یہ اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔ یہ راضیین کی علامت ہے۔ 4۔ اس کا مالک اسے مارے بھی تو یہ اپنے مالک کو چھوڑ کر نہیں جاتا۔ یہ صادقین کی نشانی ہے۔ 5۔ اگر اس کا مالک بیٹھا کھانا کھا رہا ہو تو یہ باوجود طاقت اور قوت کے اس سے کھانا نہیں چھینتا' دور سے ہی بیٹھ کر دیکھتا رہتا ہے۔ یہ مساکین کی علامت ہے۔ 6۔ جب مالک اپنے گھر میں ہو تو یہ دور جوتے کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔ ادنیٰ جگہ پہ راضی ہو جاتا ہے۔ یہ متواضعین کی علامت ہے۔ 7۔ اگر اس کا مالک اسے مارے اور یہ تھوڑی دیر کے لیے چلا جاتا ہے اور پھر مالک اسے دوبارہ ٹکڑا ڈال دے تو دوبارہ آ کر کھانا کھا لیتا ہے اس سے ناراض نہیں ہوتا' یہ خاشعین کی علامت ہے۔

8۔ دُنیا میں رہنے کیلئے اسکا اپنا کوئی گھر نہیں ہوتا' یہ متوکلین کی علامت ہے۔

9۔ رات کو یہ بہت کم سوتا ہے' یہ محبین کی علامت ہے۔

10۔ جب مرتا ہے تو اس کی کوئی میراث نہیں ہوتی۔ یہ زاہدین کی علامت ہے۔

غور کریں کہ کیا ان صفات میں سے کوئی صفت ہم میں بھی موجود ہے؟

ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر   لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

توجۂ آخرت کے اعتبار سے لوگوں کی تین قسمیں

محققین نے لکھا ہے کہ آخرت یاد رہنے نہ رہنے کے اعتبار سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں: (الف) دنیاوی معاملات کے ساتھ پوری توجہ آخرت کی طرف رہتی ہے جیسے انبیاء و اولیاء ہیں جس کی طرف اس آیت سے اشارہ ہے "رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ " (ب) کبھی کبھار آخرت سے توجہ ہٹ جاتی ہے اور دنیا میں منہمک ہو جاتے ہیں لیکن توجہ دلانے سے یہ لوگ پھر آخرت کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جیسے اہل ایمان اور نیک مسلمان ہیں، جس کی طرف اس آیت سے اشارہ ہے "اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ"۔ (ج) مکمل طور پر دنیا میں منہمک ہو گئے' توجہ دلانے سے بھی آخرت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے جیسے کفار ہیں جس کی طرف اس آیت سے اشارہ ہے "وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ"۔ (کشکول بہائی، ص:280)

دوست اور دوستی کی تین قسمیں

علماء لکھتے ہیں کہ لفظ " دوست" میں دال سے دیانتدار " واؤ" سے وفادار "سین" سے سچا اور "تا" سے تابعدار مراد ہے، یعنی ایسے آدمی کو دوست بنانا ہے جو دیانتدار، وفادار، سچا اور تابعدار ہو، دوست کی تین قسمیں ہیں۔ اول نانی جو صرف روٹی اور دولت کی خاطر دوستی کرتا ہے۔ زبانی جس کی دوستی صرف زبان تک محدود ہو۔ جانی جو دوست کی خاطر جان قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہو۔ بعض نے لکھا کہ دوستی کی تین قسمیں ہیں (الف) کسی امید اور خوف وخطر کے بغیر دوستی کرنا۔ (ب) کسی امید کے تحت یا خوف کے تحت دوستی کرنا۔ (ج) عشق ومحبت کے تحت دوستی کرنا۔ (کشکول بہائی، ص:618)

عقلمند کی تین نشانیاں

ایک حکیم نے لکھا کہ عقلمند آدمی کی تین نشانیاں ہیں۔ کسی کمال کا مالک ہونا، زبان پر کنٹرول حاصل ہونا اور برائی سے دور رہنا۔ (کشکول بہائی، ص: 576)

ابراہیم خواصؒ کے نزدیک مردہ دل کے تین نسخے

حضرت ابراہیم خواصؒ نے فرمایا کہ مردہ دل کیلئے تین نسخے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنا، نظر و نیت صاف رکھنا اور پابندی سے تہجد کی نماز پڑھنا۔ (کشکول بہائی)

عاشق کی تین تمنائیں

ایک عاشق سے کسی نے پوچھا کہ تمہاری تمنا کیا ہے جواب دیا کہ رقیبوں کی آنکھیں نہ ہوں تاکہ وہ میری نگرانی نہ کر سکے، چغلخوروں کے دانت و زبان نہ ہوتا کہ وہ چغل نہ کر سکے اور حاسدین کے جگر و قلب نہ ہوتا کہ وہ حسد نہ کر سکے۔ (کشکول بہائی)

تین خزانہ بہشت

علماء نے لکھا ہے کہ تین چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ صدقہ و خیرات کرنا، مصیبت و غربت کو چھپانا اور دوسروں کے نقائص و عیوبات کو چھپانا۔

(کشکول بہائی، ص: 144)

تین غلط امور

جو بات ذکر الٰہی سے خالی ہے وہ باطل ہے، جس خاموشی سے نقصان ہو وہ غلط ہے اور جو نظر سم آلود ہے وہ غلط ہے۔ (کشکول بہائی، ص: 144)

تین امور میں حیاء نہیں

ادباء لکھتے ہیں کہ تین چیزوں میں حیاء نہیں ہوتی یعنی وہ چیزیں شرم و حیاء کو دور کر دیتی ہیں، بیماری، تنگدستی اور موت۔ (کشکول بہائی، ص:617)

تین خوش کرنے والی چیزیں

حکماء لکھتے ہیں کہ تین چیزیں انسان کو خوش کرتی ہیں، اپنے لگائے ہوئے درخت کا پھل کھانا، اپنی اولاد کا باپ کی تعریف دوسروں کے سامنے کرنا اور اپنے اشعار دوسروں کو پسند آنا۔ (کشکول بہائی، ص:618)

تین قسم کے افراد سے حقوق کا حصول

عقلاء لکھتے ہیں کہ تین قسم کے لوگ تین قسم کے افراد سے انصاف و حقوق حاصل نہیں کر سکتے، بردبار آدمی احمق سے۔

مؤمن فاجر سے اور شریف آدمی کمینہ شخص سے حقوق و انصاف حاصل نہیں کر سکتے۔ (کشکول بہائی، ص:619)

آدمی کی پہچان تین حالتوں میں

عقلاء لکھتے ہیں کہ بہادر آدمی کی پہچان جنگ میں، بردبار آدمی کی پہچان غصے کی حالت میں اور دوست کی پہچان مصیبت میں ہوتی ہے، بعض نے لکھا ہے کسی کی اچھائی یا برائی کا اندازہ پڑوسی ہونے سے یا اس کے ساتھ سفر کرنے سے یا اس کے ساتھ لین دین کا معاملہ کرنے سے ہوتا ہے۔ (کشکول بہائی، ص:618)

مقولہ مشہور ہے: اُطْلُبُوْا الْجارَ قَبْلَ الدَّار اُطْلُبُوا الرفیقَ قَبْلَ الطَّرِیْقِ" یعنی رہائش اختیار کرنے سے قبل پڑوسی کو دیکھو اور سفر سے پہلے اچھا دوست ساتھ لو۔

تین امور کا ظہور

تین چیزوں کو چھپانا مشکل ہے۔ بے کسوں کی تہی دستی، حاسدوں کی دشمنی اور بوڑھوں کی بیماری چھپ نہیں سکتی۔ (کشکول بہائی، ص: 618)

تین کے ساتھ تین کا نہ ہونا

تین امور ایسے ہیں جن کے ساتھ دیگر تین امور نہ ہوں تو یہ امور بے کار ہو جاتے ہیں۔ دین کے ساتھ دانشمندی نہ ہونا، قدرت کے ساتھ استعمال نہ ہونا اور مال کو خرچ نہ کرنا۔ (کشکول بہائی، ص: 618)

دل کو سخت کرنے والی تین چیزیں

ایک عارفؒ نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو دل میں کجی اور سختی پیدا کرتی ہیں، زیادہ ہنسنا، زیادہ کھانا اور زیادہ بولنا۔ (کشکول بہائی، ص: 655)

بعض نے فارسی میں اس کی تعبیر یوں کی ہے ''بسیار خوردن، بسیار خفتن، بسیار گفتن'' یعنی زیادہ کھانا، زیادہ سونا اور زیادہ بولنا بری بات ہے۔ مقولہ مشہور ہے ''مَنْ اَکْثَرَ الرُّقَادَ حُرِمَ الْمُرَادَ'' یعنی جو زیادہ سوئے گا وہ محروم رہ جائے گا۔

تین افراد پر ہنسی آنا

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ مجھے تین افراد پر ہنسی آتی ہے۔

اول وہ شخص جو دنیا و دولت کو تلاش کر رہا ہے جبکہ موت اسے تلاش کر رہی ہے۔

دوم وہ شخص جو موت سے بے خبر ہے حالانکہ موت اس سے بے خبر نہیں ہے۔

سوم وہ فرد جو بے تحاشا ہنستا ہے حالانکہ اس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

(کشکول بہائی، ص: 658)

تین رونے کے مواقع

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ تین مواقع پر رونا آنا چاہئے، اول حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے دوری اختیار کرنے میں۔ دوم خدا کے سامنے پیشی کے موقع پر۔ سوم جب تک یہ پتہ نہ چلے کہ جنت میں جانا ہے یا جہنم میں۔ (کشکول بہائی، ص:658)

مال خرچ کرنے کے تین مواقع

کتاب ''کلیلہ ودمنہ'' میں ہے کہ اگر دولت مندوں کو آخرت چاہئے تو رقم راہ صدقہ میں خرچ کریں، اگر دنیا مطلوب ہو تو افسران وحکمران پر خرچ کریں اور اگر عیش وعشرت مطلوب ہو تو زنا کاری میں۔ (کشکول بہائی، ص:619)

تین کا حصول تین سے

کتاب ''انیس العقلاء'' میں مکتوب ہے کہ صبر سے کامیابی ملتی ہے، شدت کے بعد کشادگی اور سختی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔ (کشکول بہائی، ص:648)

گفتگو، پڑوسی اور مال

حسب ضرورت بولنا عقلمندی کی نشانی ہے، پڑوسی کو تکلیف نہ دینا اور پڑوسی کی تکلیف کو برداشت کرنا صحیح جوار و پڑوسی کی نشانی ہے۔ مال کو عزیز رکھنا جان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ (کشکول بہائی، ص:624)

تمنا، حق بات اور مالدار

حکماء لکھتے ہیں کہ انسانی آرزوؤں اور تمناؤں پر موت مسکراتی ہے، حق بات تلخ (کڑوی) ہوتی ہے اور مالدار آدمی کا ہاتھ خشک ہوتا ہے۔ (کشکول بہائی، ص:624)

توبہ نصوح کی تین شرطیں

توبہ نصوح (خالص) کی تین شرطیں یہ ہیں، گناہ فوراً چھوڑ دیا جائے، کردہ گناہ پر اظہار ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عزم بالجزم ہو۔

جس توبہ میں مذکورہ شرطیں پائی جائیں گی وہ توبہ نصوح ہے جس کی قبولیت کا وعدہ احادیث میں ہے۔ (ارکانی)

قبولیت توبہ کی تین نشانیاں

علماء نے لکھا ہے کہ جس گناہ کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اس کی تین نشانیاں ہیں، بلا سبب دل میں خوشی و مسرت ہو گی،

حدیث ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ''

(یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں) کے مطابق وہ گناہ بھول جائے گا، اس لئے بلاوجہ گناہوں کے تذکرے سے منع کیا گیا ہے۔ اور اس گناہ سے نفرت ہو جائے گی۔

خلاصۂ قرآن کریم تین امور میں

کسی نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے پوچھا کہ خلاصہ قرآن کیا ہے؟ حضرتؒ نے جواب دیا کہ خلاصہ قرآن کریم تین امور ہیں، عبادت، اطاعت اور خدمت خلق۔ یعنی کامل عبادت خالق کے لئے، مکمل اطاعت رسول خدا کی اور بے لوث خدمت مخلوق خدا کی ہو۔ (ارکانی)

عدد چار سے متعلق لطائف وظرائف

لفظ اللہ اور لفظ محمد میں مناسبت اور عدد چار کی خصوصیات

یہ بھی کم عجیب نہیں کہ لفظ اللہ میں چار حروف ہیں۔ محمد میں بھی چار حروف، اللہ میں ایک تشدید، محمد میں بھی ایک تشدید، لفظ اللہ میں ایک سکون، محمد میں بھی ایک سکون اور لفظ اللہ نقطوں سے خالی ہے اسی طرح لفظ محمد بھی نقطوں سے خالی ہے۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہوگیا ہے کہ اللہ کی طرح محمد ﷺ بھی بے عیب ہے۔ ویسے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ چار کے عدد میں برکت اور عجیب وغریب خصوصیت ہے:

1۔اشہر حرم چار ہیں، محرم الحرام، رجب المرجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ، ایام جاہلیت میں بھی ان مہینوں میں قتل وقتال حرام تھا۔

2۔ افضل ترین فرشتے چار ہیں، جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام۔3۔بہترین کتابیں چار ہیں۔تورات، زبور، انجیل اور قرآن کریم۔

4۔وضوء کے فرائض چار ہیں، منہ دھونا، دونوں ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا اور دونوں پاؤں دھونا۔5۔تسبیح کے الفاظ چار ہیں، **سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ** اور **اللہ اکبر**. 6۔اصول عدد چار ہیں احاد، عشرات، مئات اور الوف۔

7۔اوقات چار ہیں، الساعۃ، الیوم، الشہر، السنۃ۔8۔فصول چار ہیں، ربیع، خریف، صیف، شتا۔(بہار، خزاں، گرمی اور سردی)9۔اخلاط چار ہیں صفراء، سوداء، بلغم، دم۔

10۔عناصر چار ہیں، ہوا، آگ، پانی اور مٹی۔

11۔خلفائے راشدین چار ہیں، ابوبکر، عمر، عثمان غنی اور علی رضی اللہ عنہم۔

12۔بابرکت پہاڑ چار ہیں، طور سیناء، لبنان، احد، جودی۔

13۔افضل ترین انبیاء چار ہیں، حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ، محمد رسول اللہ (حبیب اللہ)۔

14۔آسمان کی زینت چار چیزوں سے ہے، عرش الٰہی، کرسی، جنت اور ملائکہ۔

15۔زمین کی زینت چار چیزوں سے ہے، علماء، شہداء، اولیاء اور اتقیاء۔

16۔نفوس کی زینت چار چیزوں سے ہے، وضوء، نماز، روزہ اور حج مبارک۔

17۔قلوب کی زینت چار چیزوں سے ہے، معرفت، علم، عقل اور توحید۔

18۔اعضاء وجوارح کی زینت چار چیزوں سے ہے، آنکھیں کان، ہاتھ اور پاؤں۔

19۔ جنازے اٹھانے والے فرشتے چار ہیں، ایک فرشتہ یوں آواز لگاتا ہے عمر ختم ہوگئی اور اعمال منقطع ہو گئے، دوسرا یوں آواز لگاتا ہے، اموال دنیا میں رہ گئے اور کئے ہوئے اعمال باقی رہ گئے، تیسرا یوں آواز لگاتا ہے، مشغولیت ختم ہوگئی اور وبال رہ گیا اور چوتھا یوں آواز لگاتا ہے اس کو خوشخبری ہو جس نے حلال کھایا اور رب ذوالجلال کی اطاعت وعبادت کی۔ (قلیوبی ص ۱۸۷)

20۔حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے فرمایا کہ میں جب تک چار چیزوں سے فراغت حاصل نہ کرلوں تب تک دنیا کی طرف توجہ نہیں دوں گا: (الف) اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں انسانی روحوں کو جمع کر کے فرمایا کہ یہ روحیں جنت کے لئے ہیں، یہ جہنم کے لئے، مجھے نہیں پتہ کہ میں کس فریق میں ہوں۔ (ب) اللہ تعالیٰ جب کسی انسان کی تخلیق کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں روح عطا کرتے وقت یہ بھی (بطن ام میں) لکھ دیتے ہیں کہ یہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پتہ نہیں میرے بارے میں کیا لکھا گیا۔ (ج) میرا انتقال ایمان کی حالت میں ہوگا یا کفر کی حالت میں۔

(د) آیت ہے: "فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ" پتہ نہیں میں کس فریق میں ہوں گا۔ (قلیوبی ص ۲۱۶)

21۔چار چیزوں سے بینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سبز رنگ دیکھنا، والدین کو دیکھنا، دیکھ کر قرآن کریم پڑھنا اور بیت اللہ کو دیکھنا۔

22۔چار چیزوں سے بینائی کمزور ہوتی ہے، سر پر گرم پانی ڈالنا، آفتاب کو دیکھنا، دشمن کے منہ کو دیکھنا، نمکین چیز کھانا۔

23۔چار چیزوں سے بدن موٹا ہوتا ہے، ریشمی کپڑے پہننے سے، ہوا پیدا کرنیوالے کھانے کھانے سے، ہمیشہ خوش رہنے سے اور تھکاوٹ کا احساس نہ کرنے سے۔

24 چار چیزوں سے بدن میں تبدیلی آتی ہے، کم کھانے سے، زیادہ جماع کرنے سے، حمام (غسل خانہ) میں زیادہ بیٹھنے سے اور غروب آفتاب کے بعد سونے سے۔

25۔ چار چیزوں سے قلب مردہ ہو جاتا ہے، زیادہ بولنے سے، زیادہ ہنسنے سے، زیادہ کھانے سے اور حرام کھانے سے۔ (قلیوبی، ص:۲۳۹)

26۔ ابو طالب مکیؒ نے لکھا ہے کہ چار کبیرہ گناہوں کا تعلق قلب سے ہے:
(الف) شرک۔ (ب) معصیت پر اصرار۔ (ج) اللہ کی رحمت سے نا امیدی۔
(د) ناپسندیدہ چیز دیکھ کر بھی اس کے خلاف کچھ نہ کرنا۔

27۔ شرمگاہ اور ہاتھ کے گناہ کبیرہ چار ہیں۔ (الف)۔ زنا۔ (ب) لواطت۔ (ج) چوری۔ (د) قتل ناحق۔

28۔زبان سے متعلق گناہ کبیرہ چار ہیں: (الف) جھوٹی گواہی دینا۔ (ب) پاک دامن خاتون پر تہمت لگانا۔ (ج) جادو کا عمل کرنا۔

29 بطن اور بدن سے متعلق گناہ کبیرہ چار ہیں: (الف) شراب پینا۔ (ب) یتیم کا مال کھانا۔ (ج) سود کھانا۔ (د) والدین کی نافرمانی کرنا۔ (قلیوبی ص ۲۷۲)

30۔اللہ تعالیٰ نے شہروں میں سے چار شہروں کو پسند کیا: (الف) مکۃ المکرّمہ جس کو قرآن نے بلد امین کہا ہے۔ (ب) مدینہ منورہ جس کو نخلہ کہا گیا ہے، ان دونوں شہروں میں سے مکۃ المکرّمہ رسول خدا کا محبوب علاقہ ہے اور مدینہ منورہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ علاقہ ہے، ہجرت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی: ”اَللّٰھُمَّ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْ اَحَبِّ الْبِلَادِ اِلَیَّ فَاَسْکِنُنِیْ اِلٰی اَحَبِّ الْبِلَادِ اِلَیْکَ“ اے اللہ! ان ظالموں (مکہ والوں) نے مجھے اپنا محبوب علاقہ (مکہ مکرمہ) سے نکال باہر کیا اور آپ مجھے اس علاقے میں سکونت عطا فرما جو علاقہ آپ کو پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں سکونت دی، پتہ چلا کہ مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مدینہ اللہ تعالیٰ کا محبوب علاقہ ہے۔ (ج) بیت المقدس جس کو زیتونہ کہا گیا ہے۔

(د) دمشق جس کو تینہ کہا گیا ہے۔ 31۔ اللہ تعالیٰ نے جملہ سرحدوں میں چار سرحدوں کو پسند فرمایا ہے: (الف) اسکندریہ مصر۔ (ب) قزوین خراسان۔ (ج) عبادان عراق۔ (د) عسقلان شام۔ 32۔ اللہ تعالیٰ نے چشموں میں سے چار کو پسند کیا ہے: (الف) نیسان قدس میں ہے۔ (ب) سلوان، یہ دونوں چشمے آیت '' عینان تجریان'' (دونوں چشمے بہتے ہیں کسی وقت تھمتے نہیں اور نہ ہی خشک ہوتے ہیں) کے مصداق ہیں۔ (ج) زم زم۔ (د) عکاء، یہ دونوں چشمے آیت ''عینان نضاختتان'' (ابلتے ہوئے چشمے) کے مصداق ہیں۔

33۔ اللہ تعالیٰ نے نہروں میں سے چار کو پسند فرمایا ہے: (الف) سیحان۔ (ب) جیحان۔ (ج) فرات۔ (د) نیل۔ ان چاروں کا مکمل تعارف کتاب'' عرب ممالک'' میں ہے۔ (قلیوبی ص ۲۷۳)

34۔ حمد سے مأخوذ اسماء چار ہیں، محمود، احمد، حمد اور محمد۔

35۔ فقہ اور اجتہاد کے ائمہ چار ہیں، ابوحنیفہؒ، مالکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ۔

36۔ صوفیہ کے سلاسل چار ہیں، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ۔

37۔ اولاد آدم کے بہترین گروہ چار ہیں۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

38۔ بہشت کے باغ چار ہیں۔ جنت الفردوس، جنت النعیم، جنت عدن اور جنت الماویٰ۔ 39۔ جنت کی نہریں چار ہیں زنجبیل، سلسبیل، رحیق اور تسنیم۔

40۔ مخلوق کی طبیعتیں چار ہیں، گرم، سرد، تر اور خشک۔

41۔ بہشت کے دریا چار ہیں۔

42۔ ''سدرۃ المنتھی'' کی جڑ سے نکلنے والی نہریں چار ہیں۔ نیل، فرات، سیحون اور جیحون۔ 43۔ ارکان عبادت چار ہیں: نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔

44۔ جنت کے منازل چار ہیں، دارالحیوان، دارالخلد، دارالسلام اور دارالمقام۔

45۔ عرش کو اٹھانے والے فرشتے چار ہیں۔

46۔ اطراف عالم چار ہیں: مشرق، مغرب، شمال، جنوب۔
47۔ اسم محمد قرآن میں چار مرتبہ آیا ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا ترجمان

اٹلی کا ایک سائنسدان تھا۔ اس نے عربی زبان سیکھی۔ چونکہ وہ میڈیکل کی لائن سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے لائبریریوں میں یونانی طب پر بہت سی کتابیں پڑھیں۔ ان میں سے اسے دو کتابیں بہت اچھی لگیں۔ اس نے ان کا ترجمہ عربی زبان سے اطالوی زبان میں کر دیا۔ وہ کتابیں اتنی مقبول ہوئیں کہ اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی عین اسی وقت اس کی طبیعت خراب ہوگئی۔ وہ علاج کی غرض سے کسی ڈاکٹر کے پاس گیا۔ ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ تم کینسر کے مریض ہو، ہمارے پاس اس کی دوائی دستیاب نہیں ہے، لہٰذا یہ کینسر پھیل جائے گا اور تمہیں زیادہ سے زیادہ دو سال میں موت آ جائے گی۔ اب کوئی اور ہوتا تو وہ سن کر پریشان ہو جاتا مگر اس کے اندر بڑی قوت ارادی تھی لہٰذا وہ کہنے لگا کہ پھر تو میرے پاس وقت کم ہے اور مجھے بہت سا کام کرنا ہے۔ چنانچہ وہ لائبریریوں میں گیا اور اس نے طب یونانی پر جتنی اور کتابیں تھیں وہ سب اچھی طرح دیکھیں اور ان میں سے اسے اسّی کتابیں بڑی اچھی لگیں اس نے وہ کتابیں لے لیں اور واپس چلا گیا۔ واپس جا کر اس نے کچھ لوگوں کو اپنا معاون بنا لیا اور کہا کہ کتابوں کو ٹرانسلیشن میں جہاں اصطلاحات ہوں گی، ان کا ترجمہ میں کروں گا اور جو روٹین کی عبارت ہوگی تم اس میں میری مدد کرنا۔ اس طرح بندے نے دو سالوں میں اسّی کتابوں کا ترجمہ عربی سے اطالوی زبان میں کر دیا۔ اس وقت گینز بک آف ریکارڈ میں اس کا نام ''دنیا کا سب سے بڑا ترجمان'' کے طور پر لکھا ہوا ہے...... دیکھیں کہ وہ کینسر کا مریض تھا اور اس نے ایسا کام کر دکھایا جو ہم لوگ صحت کے عالم میں بھی نہیں کر سکتے...... یہ کیا چیز تھی؟ یہ قوت ارادی تھی۔ (خطبات فقیر ج 12 ص 234)

سو (۱۰۰) بکھرے موتی پڑھ لیجئے

1۔ ہمیں چاہیے کہ رات کے آخری حصے میں تہجد کے لیے اُٹھیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے: ''رات کے آخری حصہ میں مرغ کا تجھ پر اُٹھنے میں سبقت لے جانا' تیرے لیے باعث ندامت ہے۔''

2۔ رات کو اُٹھو اس لئے کہ عشاق رات کو راز و نیاز کرتے ہیں' دوست کے دروازے اور چھت کے اِردگرد پرواز کرتے ہیں ہر جگہ کے دروازے رات کو بند کردیئے جاتے ہیں' سوائے دوست کے دروازے کے جسے رات کو کھول دیتے ہیں۔

3۔ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ چار رکعت' آٹھ رکعت یا بارہ رکعت تہجد ادا کرے۔ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی کا معمول تھا کہ پہلے دوگانہ میں آیت الکرسی والا رکوع اور سورۃ بقرہ کا آخری رکوع پڑھتے۔ پھر آٹھ رکعت میں دس دس آیات پڑھ کر سورۂ یٰسین مکمل کرتے۔ آخری دو رکعت میں تین تین بارہ سورۂ اخلاص پڑھتے (حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی کی صحبت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے فیضان پایا۔ آپ ان دونوں حضرات کے پیر تعلیم کہلاتے ہیں)۔

4۔ اللہ کے خزانہ میں چار چیزیں نہیں ہیں: ۱۔ عدم ۲۔ حاجت ۔۳۔ عذر ۴۔ گناہ

5۔ سوال: استغفار پہلے پڑھیں یا دُرود شریف پہلے پڑھیں۔

جواب: شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا ''استغفار پہلے پڑھے کہ دُرود شریف؟'' فرمایا کہ استغفار کی مثال کپڑے دھونے والے صابن کی سی ہے جبکہ دُرود شریف کی مثال کپڑے پر لگانے والے عطر کی سی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ کپڑے کو پہلے عطر لگائیں یا صابن سے دھوئیں؟ سائل نے عرض کیا: حضرت پہلے صابن سے دھونا چاہیے پھر عطر لگانا چاہیے۔ فرمایا: ''بس اسی طرح پہلے خوب نادم وشرمندہ ہوکر استغفار پڑھیں تا کہ دل دھل

جائے پھر محبت وعقیدت سے درُود شریف پڑھیں تاکہ عطر لگے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو انگ انگ میں سما جائے۔''

6۔ ایک شخص نے رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس دُنیا کی برائی کا تذکرہ کیا۔ فرمایا: ''آئندہ میرے پاس نہ آنا' تمہیں دنیا سے بہت محبت ہے۔''

7۔ بعض لوگوں نے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا: فلاں جماعت شغل وطرب میں مشغول ہے' بددعا کریں' فرمایا: اللہ! جیسے تو نے انہیں دُنیا میں خوشیاں دیں' آخرت میں بھی خوشیاں عطا فرما۔

8۔ اگر کوئی اہل دنیا کی تعظیم کرے تو کون سی عجیب بات ہے' لوگ تو سانپ اور بچھو کو دیکھ کر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ 9۔ سوال: اسم اعظم کیا ہے؟ جواب: دل غیر سے خالی اور پیٹ حرام سے خالی ہو تو ہر اسم ''اسم اعظم'' ہوتا ہے۔

10۔ لقمان حکیم نے فرمایا: ''میں چاند اور سورج کی روشنی میں پرورش پاتا رہا مگر دل کی روشنی سے بڑھ کر کسی کو سودمند نہ پایا۔''

11۔ دل سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔

12۔ جس دل میں غم نہ ہو جس گھر میں آرائش نہ ہو بگڑ جاتا ہے' اسی طرح جس دل میں غم نہ ہو تو وہ بھی بگڑ جاتا ہے۔

13۔ دل ہنڈیا کی مانند ہے: یحییٰ بن معاویہ نے فرمایا: ''دل ہنڈیا کے مانند ہے جب کہ زبان چمچہ کے مانند۔ چمچہ وہی نکالتا ہے جو ہنڈیا میں ہوتا ہے۔''

14۔ قیامت کے بازار میں سودے کی اتنی قیمت نہ ہوگی جتنا مؤمن کا دل خوش کرنے کی۔

15۔ نماز میں جی نہ لگنے کی وجہ ایسی ہے جیسے چمڑے کے کارخانے میں کام کرنے والا عطر کی دُکان پر جائے تو اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔

16۔ ایک تاجر نے تیس سال روزے رکھے' گھر والے سمجھتے تھے' دن کا کھانا

دُکان پر کھاتا ہوگا' دُکان والے سمجھتے تھے گھر سے کھا کر آتا ہوگا۔ کسی کو پتا نہ چلنے دیا' اسے اخلاص کہتے ہیں۔

17۔ جو عبادت دُنیا میں مزہ نہ دے گی وہ آخرت میں کیا جزا دے گی۔

18۔ ولی' گنہ گار اور شیطان: جو گناہ پر پچھتائے اسے ولی سمجھو' جو پروا نہ کرے اُسے گنہگار انسان سمجھو' جو گناہ کر کے اترائے اسے شیطان سمجھو۔

19۔ گناہ کو نہ دیکھو کہ کتنا چھوٹا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دیکھو کہ کس کی نافرمانی کی جارہی ہے۔ 20۔ سچ کو باہر مت چھوڑیئے: اگر تم غلطیوں کو چھپانے کے لیے دروازے بند کرو گے تو سچ بھی باہر ہی رہ جائے گا۔

21۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ بدی جو تمہیں رنجیدہ کرے اس نیکی سے بہتر ہے جو تمہیں نازاں کرے۔

22۔ اخلاص کیا ہے؟ حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: ''اخلاص یہ ہے کہ اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپائے جس طرح اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔''

23۔ ساتھیوں کو چاہیے کہ لوگوں کو اللہ کی نعمتیں یاد دلائے تاکہ شکر کریں۔ اپنے گناہ یاد دلائے تاکہ توبہ کریں۔ نفس و شیطان کی عداوت یاد دلائے تاکہ بچ سکیں۔

24۔ ایک غافل نے کسی شخص سے کہا کہ آپ کا مرید ریائی ذکر کرتا ہے۔ فرمایا: اسکے پاس ٹمٹماتا چراغ ہے' لہٰذا بخشش کی اُمید ہے' آپکے پاس تو یہ بھی نہیں۔

25۔ جس نے معمولات میں پابندی حاصل کرلی اس پر رحمت ہوگئی۔ فرحتِ قلب اس کی لونڈی ہے جو خود بخود مل جائے گی۔

26۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ جو شخص بیعت کی تمنا ظاہر کرے' میں اس کو اس لیے مرید کرلیتا ہوں کہ پیر کو قیامت کے دن جہنم جاتا دیکھ کر مرید ترس کھائے گا۔ شاید اسی برکت سے بخشا جاؤں۔

27۔ ایک شخص نے کسی بزرگ کو ہدیہ دے کر دُعا کی درخواست کی۔

فرمایا: ''ہدیہ واپس لے جاؤ' یہ دعا کی دُکان نہیں ہے۔''

28۔ شیخ گنہگار مرید کو یوں سمجھے جیسے کسی حسینہ نے چہرے پر سیاہی لگالی ہے اگر دھوئے تو چاند سا چہرہ نکل آئے گا۔

29۔ تقویٰ یہ ہے کہ روزِ محشر کوئی تمہارا گریبان نہ پکڑے۔

30۔ ہم ایسے زمانے میں پیدا ہوئے ہیں کہ سلف صالحین نے اپنے علم و تقویٰ کے باوجود اس سے پناہ مانگی تھی۔

31۔ شیخ عثمان خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گاہکوں کو کھوٹے سکوں کے بدلے میں بھی مال دے دیتے تھے' مرتے وقت دُعا مانگی کہ ''میں نے لوگوں کے کھوٹے سکے قبول کیے' اے اللہ! تو میرے کھوٹے اعمال کو قبول فرما۔''

32۔ شیخ شہاب الدین خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دُعا مانگتے تھے کہ یا اللہ! مرتے وقت کوئی پاس نہ ہو' نہ اپنا نہ پرایا نہ ہی ملک الموت۔ بس میں اور تو۔

33۔ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دُعا یہ ہوتی تھی: ''اے اللہ! اگر میری مغفرت نہیں کرنی تو جہنم کو مجھ سے بھر دے اور باقی سب انسانوں کی مغفرت نہیں کرنی تو جہنم کو مجھ سے بھر دے اور باقی سب انسانوں کی مغفرت فرما دے۔''

34۔ دُعا کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن کہے گا ''اے اللہ! میں نے تو دُعا کی تھی مجھے نیک بنا' پس معذور سمجھا جائے گا۔

35۔ جس سے حسد ہو اُس کیلئے بلندیِ درجات کی دُعا کرنا حسد کا بہترین علاج ہے۔

36۔ محنت ہمارے ہاتھ میں ہے' نصیب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں اسی سے کام لینا چاہیے جو ہمارے ہاتھ میں ہے۔

37۔ بے کار انسان مردے سے بھی بدتر ہے کیونکہ مردہ کم جگہ روکتا ہے۔

38۔ جہنم میں ایک مصلّے کی جگہ: قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیراز کی قضا کے لیے کسی بزرگ سے سفارش کروائی' انہوں نے سفارشی رقعے میں

لکھا ''یہ مردِ صالح عالم فاضل ہے، جہنم میں ایک مصلّے کی جگہ چاہتا ہے۔''

39۔ جس طرح مخلوق کے لیے عمل کرنا رِیا ہے، اسی طرح مخلوق کے لیے عمل ترک کرنا بھی رِیا ہے۔

40۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''ہمارے بازاروں میں خرید و فروخت وہ کرے جو فقیہ ہو۔'' سبحان اللہ! سارے ملک کو درسگاہ بنا دیا۔

41۔ نفس کی سرکشی کو توڑنا ''اِمَاطَةُ الْاَذیٰ عَنِ الطَّرِیْقِ'' میں داخل ہے۔

42۔ آج عام روحانی مرض ہے: ''یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَا اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ'' کاش کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے، یہ تو بڑا قسمت کا دھنی ہے۔'' (سورۃ القصص، آیت:۷۹)

43۔ جس سے محبت ہو اس کا نام آئے تو نبض تیز ہو جاتی ہے۔ یہی معنی ''وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ'' کا ہے۔ (سورۃ الانفال، آیت:۲)

44۔ ''فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ'' (سورۃ الانبیاء، آیت:۹۴)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نیکیاں لکھنے کی نسبت اپنی طرف کی ہے۔ قربان جائیں اس عزت افزائی پر۔

ترجمہ:...... ''پھر جو کچھ بھی نیک عمل کرے اور وہ مؤمن بھی ہو تو اس کی کوشش کی بے قدرتی نہیں کی جائے گی ہم تو اس کے لکھنے والے ہیں۔''

45۔ بغیر مصیبت کے کوئی نعمت چھن جائے تو بہتر ملتی ہے۔ ''مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا'' (سورۃ البقرۃ، آیت:۱۰۶) اسکی دلیل ہے۔

ترجمہ:...... ''جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں۔''

46۔ کسی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے کہا: آپ بھوک کی اتنی تعریف

کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: ''اگر فرعون بھوکا ہوتا تو ''اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی'' (سورۃ النازعات' آیت:۲۴) نہ کہتا۔

47۔ علماء کا درسِ نظامی کا نصاب آٹھ سالہ ہوتا ہے۔ سند یہ ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رہنے کا عہد آٹھ سالہ ہے لیکن تخصص کے لیے ''فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِکَ'' (سورۃ القصص' آیت:۲۷) ہے۔

48۔ بعض اسلاف کے چراغ کے تیل کا خرچہ زیادہ ہوتا تھا اور کھانے کا خرچہ کم ہوتا تھا۔

49۔ ایک مرتبہ شیخ الاسلام عزیز الدین بن السلام سے کسی نے کہا کہ بادشاہ کے ہاتھ چومئے۔ حضرت نے فرمایا: ''خدا کی قسم! میں اس پر بھی راضی نہیں ہوں کہ وہ میرا ہاتھ چومے۔ چہ جائیکہ میں اس کے ہاتھ چوموں۔''

50۔ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بادشاہِ وقت نے بڑی جاگیر پیش کی تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو ''مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ'' (سورۃ النساء' آیت:۷۷) کہا۔ اسی قلیل میں سے تھوڑا سا حصہ آپ کو ملا ہے۔ اب اس میں سے بھی تھوڑا سا حصہ آپ مجھے دیں گے تو اتنا تھوڑا لیتے ہوئے بھی مجھے شرم آتی ہے۔''

51۔ ایک ککڑی بیچنے والے نے آواز لگائی: ''عَشْرَۃُ خِیَارٍ بِدَانِقٍ'' (دس ککڑی ایک دانق کے بدلے میں) خیار عربی میں ککڑی کو کہتے ہیں۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چیخ ماری کہ جب دس خیار کی یہ قیمت ہے تو ہم اشرار کی کیا قیمت ہوگی؟ ۔52۔ نادانوں کی بات پر تحمل عقل کی زکوٰۃ ہے۔

53۔ بہت زیادہ کھا کر بیمار ہونے والوں کی تعداد فاقہ کشی سے بیمار ہونے والوں سے زیادہ ہے۔

54۔ ہر بچے کی پیدائش اس بات کی علامت ہے کہ خدا ابھی بندے

سے مایوس نہیں ہوا ہے۔

55۔ سچ پر چلنے والوں کا ہر قدم شیطان کے سینے پر ہوتا ہے۔

56۔ حیرت ہے کہ انسان ہاتھ تو دُنیا کے آگے پھیلاتا ہے مگر گلہ خدا سے کرتا ہے۔

57۔ بری عادتوں کی طاقت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب انہیں چھوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

58۔ جتنی محنت سے لوگ جہنم خریدتے ہیں اس سے آدھی محنت میں جنت ملتی ہے۔

59۔ ترک تبلیغ کے لیے مخاطب کی ناگواری عذر نہیں "اَفَنَضۡرِبُ عَنۡکُمُ الذِّکۡرَ صَفۡحًا اَنۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِیۡنَ" (سورۃ الزخرف آیت:۵) "کیا ہم اس نصیحت کو تم سے اس بنا پر ہٹالیں کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔"

60۔ دوزخ میں بھی ایمان کی برکت: گنہگار مؤمنین کو جہنم میں تکلیف کا احساس نہیں ہوگا۔

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ جہنمی جو جہنم کے مستحق ہیں تو انہیں جہنم میں نہ موت آئے گی (کہ تکلیف سے چھٹکارا پالیں) اور نہ انہیں زندگی (کا لطف) نصیب ہوگا لیکن تم (مؤمنین) میں سے کچھ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں پہنچیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں ایک خاص قسم کی موت دے گا (جس سے تکلیف کا احساس نہیں ہوگا) یہاں تک کہ جب وہ (جل کر) کوئلہ ہو جائیں گے تو (دوسرے جنتی یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو (ان کے حق میں) سفارش کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ لہٰذا اُنہیں مختلف ٹکڑیوں میں (اس طرح اُٹھا کر) لایا جائے گا جس طرح سامان اُٹھایا جاتا ہے۔ پھر اُنہیں جنت کی نہروں پر بکھیر دیا جائے گا، پھر جنت والوں سے کہا جائے گا کہ ان پر (زندگی کا پانی) بہاؤ۔ چنانچہ (وہ اس پانی سے اتنی تیزی کے ساتھ) زندہ ہوں گے (جتنی تیزی کے

ساتھ) وہ گھاس اُگتی ہے جو کیچڑ میں ہوتی ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، صفحہ:۴۵۹)

نوٹ: ڈاکٹر کا آپریشن مریض کے لیے تکلیف دہ نہیں ہوتا، چمڑی (کھال) کے سن ہونے کی وجہ سے۔ ویسے ہی عاصی مؤمن کا جہنم میں دل تکلیف دہ نہیں ہوگا، قلب میں ایمان کی وجہ سے۔

61۔ انگریزی پڑھ کر دیندار بننا عربی پڑھ کر بے دین بننے سے بہتر ہے۔

62۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ جو بچہ سورۂ یوسف پہلے یاد کرے اسے قرآن جلدی یاد ہو جاتا ہے۔

63۔ مرشد کی دُعا کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سال پہلے ایمان لائے مگر حافظہ اتنا تھا کہ روایات سب سے زیادہ ہیں۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی تھی۔

64۔ جس طرح شہوت بغیر محل حرام ہے اسی طرح غصہ بھی بغیر محل حرام ہے۔

65۔ بزرگوں کا کلام نقل کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ دیکھو طوطا کیسے ہو بہو آدمی کی طرح بولتا ہے، کیا وہ آدمی ہو جاتا ہے، ہرگز نہیں۔

66۔ سچائی کی مشعل جہاں جلتی دیکھو فائدہ اٹھاؤ، یہ نہ دیکھو کہ مشعل بردار کون ہے۔

67۔ مسلمان کو فائدہ نہ پہنچا سکو تو نقصان نہ دو۔ خوش نہ کر سکو تو رنجیدہ نہ کرو۔ تعریف نہ کر سکو تو غیبت نہ کرو۔

68۔ سو سال کی عمر میں ایک لمحے کی غلطی انسان کا رُخ مشرق سے مغرب کی طرف بدل دیتی ہے۔

69۔ غلطی کے بعد چہرے کو بہانے کی چادر سے نہ چھپاؤ کیونکہ چادر چہرے سے زیادہ میلی ہے۔

70۔ کمینے آدمی سے دوستی نہ کرو کیونکہ گرم کوئلہ ہاتھ جلاتا ہے اور ٹھنڈا کوئلہ ہاتھ کالے کرتا ہے۔

71۔ حیوانات میں مکھی سب سے زیادہ حریص اور مکڑی سب سے زیادہ قناعت پسند ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مکھی کو مکڑی کی غذا بنا دیا۔

72۔ اگر انسان کے خیالات شرعی گواہ ہوتے تو کوئی نیک لوگ بدمعاش ہوتے۔

73۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے نصیحت فرمائی: ''بری نظر چھوڑ دو، خشوع کی توفیق ملے گی۔ بیہودہ گوئی چھوڑ دو، دانائی ملے گی۔''

74۔ فحش کلامی کرنے پر ایک نوجوان کو کسی بزرگ نے کہا: ''دیکھ تو خدا تعالیٰ کے نام کیسا خط بھیج رہا ہے۔''

75۔ اگر غرور کوئی علم ہوتا تو اس کے کئی سند یافتہ ہوتے۔

76۔ اگر تو حق تعالیٰ سے راضی ہے تو یہ نشانی ہے اس بات کی کہ وہ تجھ سے راضی ہے۔

77۔ انکساری کا سہارا لے کر چلو ورنہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو گے۔

78۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دُعا کی: ''خدایا! مخلوق کی زبان مجھ سے روک دے۔'' فرمایا: ''اگر میں ایسا کرتا تو اپنے لیے کرتا۔''

79۔ اشراف نفس کے بغیر جو ہدیہ ملے اس میں برکت ہوتی ہے۔

80۔ لباس کے تین درجے ہیں: ایک آسائش کا جو ضروری ہے، دوسرا زیبائش کا جو جائز ہے اور تیسرا نمائش کا جو منع ہے۔

81۔ شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۴۰ سال رات کو جاگ کر عبادت کرنے کا معمول رکھا، ایک رات سو گئے تو اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی۔ عرض کی: ''یا اللہ! میں نے جاگنے میں آپ کو ڈھونڈا مگر آپ سونے میں ملے۔'' فرمایا: ''جاگنے کی برکت سے سونے میں ملا ہوں۔''

82۔ اے دوست! تو اپنے اصل مکان کی طرف جا رہا ہے لیکن سست رفتاری کے ساتھ، اصل مکان کی طرف تو جانور بھی تیز چلتے ہیں۔

83۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کو نصیحت کی کہ کوئی پیٹھ کی طرف سے پکارے تو جواب نہ دو' پیٹھ کی طرف سے جانوروں کو پکارتے ہیں۔

84۔ جو نعمت کی قدر نہیں کرتا' نعمت نامعلوم طریقے سے چھین لی جاتی ہے۔

85۔ وعظ گوئی سے عجب پیدا ہو تو لکھ کر وعظ کرے' اس طرح لوگ کہیں گے کہ بیچارہ دیکھ دیکھ کر بول رہا ہے۔

86۔ اپنے اختیار وقصد سے کسی کی برائی دل میں رکھنا اور اسے ایذاء پہنچانے کی تدبیر کرنا کینہ ہے۔ اگر کسی سے رنج کی بات پیش آئے تو طبیعت ملنے کو نہ چاہے تو یہ انقباض ہے' دور ہونے کی دُعا کرے۔

87۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کوئی فاقے کی شکایت کرتا تو فرماتے: ''تم فاقے کی قدر کیا جانو' ہم نے سلطنت دے کر خریدے ہیں' ہم سے پوچھو۔''

88۔ عورت کے لیے زیور ولباس کی محبت کم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں اچھے کپڑے پہنے۔ دوسری جگہ جائے تو معمولی کپڑے پہنے۔

89۔ ابن عطاء سکندری کو الہام ہوا کہ میں ایسا رازق ہوں اگر تو دُعا کرے کہ رزق نہ ملے تو پھر بھی دوں گا' اگر رو رو کر مانگے گا تو کیوں نہ دوں گا۔

90۔ دریا کے پانی اور آنکھوں کے پانی میں صرف جذبات کا فرق ہوتا ہے۔

91۔ ہماری مشرقی عورتیں عام طور پر عاشقات الازواج اور قاصرات الطرف (دوسروں کی طرف نہ دیکھنے والیاں) ہوتی ہیں۔ عورتیں فطرتاً مرد کے تابع' مگر مرد محبت کی وجہ سے عورت کا تابع ہوتا ہے۔

92۔ بوڑھا آدمی چراغ سحر ہے تو جوان آدمی چراغِ شام ہے۔

93۔ اپنا بچہ روئے تو دل میں درد ہوتا ہے اور دوسرے کا بچہ روئے تو سر میں درد ہوتا ہے۔

94۔ تہجد کے وقت آنکھ کھلے تو سمجھ لو کہ آسمان سے فون آیا ہے۔

95۔ ذکر سے خالی بات لغو ہے۔ عبرت سے خالی نظر لہو ہے اور فکر سے خالی خاموشی سہو ہے۔

96۔ حضرت ابو یوسف محی الدین یحییٰ مدنی فرماتے ہیں: خبردار! کسی اہل اللہ کی شان میں گستاخی نہ کر دینا ورنہ تمہاری زندگی پھیکی ہوگی۔

97۔ بیمار دل کی چار علامتیں ہیں:

1۔ اطاعت میں حلاوت محسوس نہ کرے۔

2۔ اس میں خدا کا خوف نہ رہے۔

3۔ دنیا کی چیزوں کو نگاہِ عبرت سے نہ دیکھے۔ ۴۔ جو علم سنے اسے سمجھے نہیں۔

98۔ حضرت عثمان الخیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ خدا کو زبان سے یاد کرتا ہوں مگر دل اس کے ساتھ موافقت نہیں کرتا۔ فرمایا: شکر کرو کہ خدا کی یاد میں ایک عضو تو مطیع ہوا' دوسرا بھی ہو جائے گا۔

99۔ گناہوں سے پرہیز کیا جائے تو دین و دُنیا میں مزے ہی مزے ہیں۔

100۔ تمام برائیوں کی جڑ دُنیا کی دوستی ہے۔

چار ''ٹروں'' سے بچو

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید لدھیانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ٹروں سے بچو:

1۔ ٹماٹر، کینسر کا سبب ہے۔ 2۔ ڈاکٹر، نیم ڈاکٹر جان لیتا ہے۔

3۔ ماسٹر، انگریزی ماسٹر ایمان لیتا ہے۔ 4۔ کمپیوٹر، انسان لہو ولعب میں مبتلا ہوتا ہے۔ (عموماً)

مردہ دل کی چار نشانیاں

مردہ دل کی چار نشانیاں ہیں: گناہوں پر گناہ کرنا۔ خواتین سے تعلقات قائم کرنا۔ بے عقلوں سے حجت بازی اور مجادلہ کرنا۔ ظالم بادشاہ کی صحبت اختیار کرنا۔

جاہل کی چار نشانیاں

جاہل انسان کی چار نشانیاں (علامات) ہیں: بے موقع غصہ کرنا۔ فضول باتیں کرنا۔ غیر محل میں ہدیہ دینا۔ دوست اور دشمن کے درمیان امتیاز نہ کرسکنا۔

چار مقرب فرشتوں کے اصل نام اور کنیت

جبرئیل علیہ السلام کا اصل نام عبدالجلیل ہے، جبر عبرانی زبانی میں عبد کو کہا جاتا ہے اور ایل بمعنی خدا اور ان کی کنیت ابوالفتوح ہے، میکائیل علیہ السلام کا نام عبدالرزاق ہے اور کنیت ابوالغنائم ہے، اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالخالق ہے اور کنیت ابو المنافخ ہے، عزرائیل کا نام عبدالجبار ہے اور کنیت ابویحییٰ ہے۔ (قلیوبی ص ۲۳۰)

چار زندہ اشخاص

مؤرخین نے لکھا ہے کہ چار حضرات اب تک زندہ ہیں۔ دو آسمان میں اور دو زمین میں، آسمان میں حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور زمین میں حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں۔ (قلیوبی حاشیہ ۲)

چار برکت والی چیزیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزوں سے روکنے کی اجازت نہیں ہے۔ نمک، پانی اور آگ، اللہ تعالیٰ نے آسمان سے چار برکت والی چیزیں نازل کیں، نمک، پانی، آگ اور لوہا۔ (قلیوبی ص ۱۵۶)

مرد کے چار اوصاف بمقابلۂ عورت

ادباء لکھتے ہیں کہ اگر مرد چار اوصاف میں عورت سے بہتر ہو تو اچھی زندگی گزرے گی۔ مرد کی عمر عورت سے زیادہ ہو، مرد کا قد عورت سے بڑھا ہو، مرد کے پاس مال بمقابلہ عورت زیادہ ہو اور مرد کا نسب بمقابلہ عورت بہتر ہو۔ (کشکول بہائی)

چار اور مفہوم دوست

بعض ادباء نے لکھا ہے کہ لفظ ''دوست'' میں دال سے دیانتدار، واؤ سے وفادار، سین سے سچا اور تا سے تابعدار مراد ہے، یعنی دوست دیانتدار، وفادار، سچا اور تابعدار ہونا چاہئے۔ (ارکانی)

چھ لاکھ سیٹوں والا ہوائی جہاز

تفسیر ابن کثیر میں ہے تخت سلیمان علیہ السلام جو ہوا پر چلتا تھا اُس کی کیفیت یہ بیان کی ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے لکڑی کا ایک بہت وسیع تخت بنوایا تھا جس پر خود مع اعیانِ سلطنت اور مع لشکر اور آلاتِ حرب کے سب سوار ہو جاتے۔ پھر ہوا کو حکم دیتے وہ اس عظیم الشان وسیع و عریض تخت کو اپنے کاندھوں پر اُٹھا کر جہاں کا حکم ہوتا وہاں جا کر اُتار دیتی تھی۔ یہ ہوائی تخت صبح سے دوپہر تک ایک مہینہ کی مسافت طے کرتا تھا اور دوپہر سے شام تک ایک مہینہ کی یعنی ایک دن میں دو مہینوں کی مسافت ہوا کے ذریعے طے ہو جاتی تھی۔

ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ اس تخت سلیمانی پر چھ لاکھ کرسیاں رکھی جاتی تھیں جس میں سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اہلِ ایمان انسان سوار ہوتے تھے اور ان کے پیچھے اہلِ ایمان جن بیٹھتے تھے' پھر پرندوں کو حکم ہوتا کہ وہ اس پورے تخت پر سایہ کرلیں تاکہ آفتاب کی تپش سے تکلیف نہ ہو۔ پھر ہوا کو حکم دیا جاتا تھا وہ اس عظیم الشان مجمع کو اُٹھا کر جہاں کا حکم ہوتا پہنچا دیتی تھی اور بعض روایات میں ہے کہ اس ہوائی سفر کے وقت پورے راستہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام سر جھکائے ہوئے اللہ کے ذکر و شکر میں مشغول رہتے تھے' دائیں بائیں کچھ نہ دیکھتے تھے اور اپنے عمل سے تواضع کا اظہار فرماتے تھے۔ (ابن کثیر بحوالہ معارف القرآن' جلد ۶' صفحہ ۲۱۲)

چار عین کا اجتماع

علماء لکھتے ہیں کہ جس کے اندر چار عین جمع ہو جائیں وہ مرد کامل اور ولی بن جائے گا، علم کا عین، عمل کا عین، عرفان الٰہی کا عین اور عشق ربانی کا عین یعنی جو شخص عالم، عابد و عامل، عارف اور عاشق خدا ہو گا وہ ولی کامل کہلائے گا۔ یہی چاروں عین خلفاء اربعہ کے ناموں میں موجود ہیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اصل نام عبداللہ (اور عتیق اللہ) ہے، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ۔

تاج الملائکہ شیطان عالم، عابد اور عارف تھا لیکن عاشق نہیں تھا۔ (ارکانی)

چار اور مفہوم محبت

حکماء نے لکھا ہے کہ لفظ ''محبت'' میں میم سے مصیبت، حا سے حسرت، با سے بربادی اور تا سے تباہی مراد ہے، یعنی غیر اللہ سے محبت کرنے میں مصیبت آتی ہے، حسرت وندامت ہوتی ہے، اپنے اوپر بربادی آتی ہے اور خاندان کی تباہی ہوتی ہے۔ (ارکان)

بیعت کی اقسام

علماء نے لکھا ہے کہ بیعت کی پانچ قسمیں ہیں اسلام پر بیعت کرنا۔ ہجرت پر بیعت کرنا۔ جہاد پر بیعت کرنا۔ اطاعت پر بیعت کرنا۔ صوفیاء کرام کے ہاتھوں اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کی خاطر بیعت کرنا۔

پہلی تینوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان ہوئی۔ چوتھی بیعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان آپس میں ہوئی جیسے خلفاء راشدین۔ (الحبل المتین فی اثبات السلف الصالحین للشیخ سعید الرحمن التیراھی صفحہ ۸)

چار امور میں اساتذہ وتلامذہ کے درمیان مناسبت

محققین نے لکھا ہے کہ اساتذہ اور تلامذہ کے درمیان مناسبت پیدا ہونے اور

افادہ و استفادہ کا عمل قائم ہونے کے لئے چار امور کی ضرورت ہے، شفقت اور محبت استاد کے اندر ہو اور عقیدت و عظمت شاگرد کے اندر ہو پھر مناسبت پیدا ہوگی۔ اس کے بعد صلاحیت اور افادیت کا دور شروع ہوگا۔ (ارکانی)

ایسی مائیں کہاں ہیں؟

آج ہی کوئی ماں جو کہے کہ میں بچے کا یقین اللہ کے ساتھ بناتی ہوں؟ ہے کوئی ماں جو کہے کہ میں تو صبح شام کھانا کھلاتے ہوئے اپنے بچے کو ترغیب دیتی ہوں کہ ہر حال میں سچ بولنا ہے؟ ان چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ باپ ذرا سی نصیحت کردے تو ماں فوراً کہتی ہے: بڑا ہوگا تو ٹھیک ہو جائے گا حالانکہ بچپن کی بری عادتیں بعد میں نہیں چھوٹتیں۔ آج تربیت نہ ہونے کی وجہ سے اولاد جب بڑی ہوتی ہے تو وہ اپنے باپ سے یوں نفرت کرتی ہے جیسے پاپ سے نفرت کی جاتی ہے۔

ایک وقت تھا کہ عورت صبح کی نماز پڑھا کرتی تھی اور بچوں کو اپنی گود میں لے کر کبھی سورۃ یٰسین پڑھ رہی ہوتی تھی، کبھی سورۂ واقعہ پڑھ رہی ہوتی تھی، اس وقت بچے کے دل میں انوارات اُتر رہے تھے، آج وہ مائیں کہاں گئیں جو صبح کے وقت بچے کو گود میں لے کر قرآن پڑھا کرتی تھیں؟ آج تو سورج نکل جاتا ہے مگر بچہ بھی سویا ہوا ہوتا ہے، ماں بھی سوئی ہوئی ہوتی ہے۔ شام کا وقت ہوتا ہے، بچے کو ماں نے گود میں ڈالا، اُدھر سینے سے لگا کر دودھ پلا رہی ہے، ساتھ ہی بیٹھی ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ رہی ہے۔ اے ماں! جب تو ڈرامے میں غیر محرم کو دیکھے گی، موسیقی سنے گی اور غلط کام کرے گی اور ایسی حالت میں بیٹے کو دودھ پلائے گی تو بتا تیرا بیٹا بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیسے بنے گا! بتا کہ تیرا بیٹا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیسے بنے گا؟

انسان کے چار اخلاقی فضائل

علماء نے لکھا ہے کہ چار امور انسان کے اخلاقی فضائل میں داخل ہیں، کم بولنا، کم کھانا، کم سونا اور لوگوں سے دوری اختیار کرنا۔ (کشکول بہائی، ص:648)

ریاضت کے چار مراتب

علماء وصوفیاء نے لکھا ہے کہ اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لئے جو ریاضت کی جاتی ہے اس کے چار مراتب ہیں: (الف) ظاہری شکل وصورت شریعت وسنت کے مطابق ہونا اور قواعد وضوابط الٰہی کے مطابق کام کرنا۔ (ب) باطن کو صاف رکھنا اور دل کو غیر اللہ کے ساتھ وابستہ کرنے سے پرہیز کرنا۔ (ج) خالق کائنات اور عالم الغیب سے وابستہ ہونے کی کوشش کرنا۔ (د) ہر وقت خالق کے جمال و جلال اور عطا کردہ نعمتوں کو متحضر رکھنا۔ (کشکول بہائی، ص:483)

چار اشیائے مکررہ

چند چیزیں ایسی ہیں جن کا تکرار لذیذ ہوتا ہے، کھانا پینا، بکری کا گوشت، ٹھنڈا پانی، نرم کپڑا و جوڑا، نرم بستر، خوشبو، دیدار محبوب، اچھے دوستوں کے ساتھ گفتگو۔ (کشکول بہائی، ص:628)

صحابہ رضی اللہ عنہم میں چار مشہور عبداللہ

صحابہ رضی اللہ عنہم میں عبداللہ نامی 22 حضرات تھے جن میں سے چار صحابہؓ مشہور ہوئے۔ (الف) عبداللہ بن عباسؓ۔ (ب) عبداللہ بن عمرؓ۔ (ج) عبداللہ بن زبیرؓ۔ (د) عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔ (کشکول بہائی، ص:661)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور بے رغبتی

حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں مطمئن ہوں اور دنیاوی سامان کی طرف رغبت نہیں کیونکہ 1۔ میرا مقررہ رزق کوئی چھین نہیں سکتا۔

2۔ میرا عمل کوئی اور نہیں کرسکتا اس لئے میں عمل میں لگ گیا۔

3۔ اللہ میرے ہر کام سے باخبر ہے اس لئے گناہ کرنے سے شرم آتی ہے۔

4۔ موت میرے انتظار میں ہے اس لئے تیاری میں لگا ہوا ہوں۔

پانچ نافرمانوں کی وجہ سے پانچ مقربین پر عتاب

وہب بن منبہ کی روایت ہے کہ پانچ نافرمانوں کی وجہ سے پانچ مقربین پر عتاب نازل ہوا ہے۔ 1۔ فرعون کی وجہ سے جبرائیل علیہ السلام پر۔

2۔ قوم نوح کی وجہ سے نوح علیہ السلام پر، جب انہوں نے قوم کے لئے بددعاء کی تھی۔

3۔ ان تین حضرات کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام پر عتاب نازل ہوا جن کے خلاف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بددعا کی اور وہ مر گئے،

4۔ قارون کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام پر، جب قارون زمین کے اندر دھنس رہا تھا تو اس وقت موسیٰ علیہ السلام سے مدد کی درخواست کی تھی لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدد نہیں کی تھی۔

5۔ کچھ لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستے ہوئے دیکھا اور انہیں تنبیہ کی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عتاب نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا" **یا محمد لا تقنط عبادی من رحمتی**" (قلیوبی:236)

عدد پانچ و چھ سے متعلق لطائف وظرائف

پانچ بری خصلتیں برائے پانچ قسم کے افراد

پانچ قسم کے افراد کے لئے پانچ خصلتیں بُری ہیں: بادشاہ کے اندر تیزی۔ اچھے آدمی کے اندر تکبر۔ امیر شخص کے اندر بخل۔ شیخ کا ناتجربہ کار ہونا۔ دنیا کا حریص انسان۔ (کما قالہ ابوحتم رحمہ اللہ)

جنتی کی چھ نشانیاں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کے اندر چھ خصلتیں پائی جائیں وہ جنتی ہے:

1۔اللہ کو پہچان کر اطاعت کرنا۔

2۔شیطان کو پہچان کر نافرمانی کرنا، 3۔حق کو پہچان کر اتباع کرنا،

4۔ باطل کو پہچان کر پرہیز کرنا۔

5۔ دنیا کو پہچان کر چھوڑ دینا۔ 6۔آخرت کو پہچان کر طلب کرنا۔

شہید کی پانچ خصوصیتیں

علماء کے مطابق پانچ خصوصیتیں صرف شہیدوں کے ساتھ خاص ہیں

1۔انکی روحیں اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں نکالی جاتی ہیں، اس لئے تکلیف نہیں ہوتی۔

2۔غسل نہیں دیا جائے گا۔

3۔نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی (یعنی واجب نہیں ہے)

4۔کفن نہیں پہنایا جائیگا بلکہ جس لباس میں شہادت ہوئی اسی لباس میں دفن کیا جائیگا۔

5۔شہداء قبر میں زندہ ہوتے ہیں اور بقاعدہ آوازیں سنتے ہیں (ویشفعون فی کل یوم بخلاف غیرھم من الانبیاء والاتقیاء و الاولیاء) (قلیوبی ص۱۸۶)

امام ابوذرعہ رحمہ اللہ کا کمال حفظ

امام ابوذرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک محدث گزرے ہیں۔ان کی محفل میں ایک شاگرد آیا کرتا تھا اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ایک دن محفل ذرا لمبی ہوگئی تو اس کو گھر جانے میں دیر ہوگئی۔ جب وہ رات دیر سے گھر پہنچا تو بیوی اُلجھ پڑی کہ میں انتظار میں تھی کہ تم نے آنے میں کیوں دیر کی؟ اس نے سمجھایا کہ میں وقت ضائع نہیں کر رہا تھا میں تو حضرت

کے پاس تھا۔ وہ کچھ زیادہ غصے میں تھی' غصے میں کہہ بیٹھی کہ تیرے حضرت کو کچھ نہیں آتا' تجھے کیا آئے گا۔ اُستاد کے بارے میں بات سن کر یہ نوجوان بھڑک اُٹھا۔

جب بیوی نے یہ کہا کہ تیرے اُستاد کو کچھ نہیں آتا تجھے کیا آئے گا تو یہ سن کر نوجوان کو بھی غصہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر میرے اُستاد کو ایک لاکھ احادیث یاد نہ ہوں تو تجھے میری طرف سے تین طلاق ہیں۔

صبح اُٹھ کر دماغ ذرا ٹھنڈا ہوا تو سوچنے لگے کہ میں نے تو بہت بڑی بے وقوفی کی۔ بیوی نے خاوند سے پوچھا کہ میری طلاق مشروط تھی اب بتائیں کہ یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اس نے کہا کہ یہ تو استاد صاحب سے پوچھنا پڑے گا۔ اس نے کہا کہ جائیں پتا کر کے آئیں۔ چنانچہ یہ نوجوان اپنے اُستاد کے پاس پہنچا اور کہا کہ رات یہ واقعہ پیش آیا' اب آپ بتایئے کہ نکاح سلامت رہا یا طلاق واقع ہو چکی ہے؟ ان کے اُستاد یہ بات سن کر مسکرائے اور فرمانے لگے کہ جاؤ تم میاں بیوی والی زندگی گزارو کیونکہ ایک لاکھ احادیث مجھے اس طرح یاد ہیں جس طرح لوگوں کو سورۂ فاتحہ یاد ہوتی ہے۔ سبحان اللہ! یہ قوت حافظہ کی برکت تھی اور علم کی برکت تھی جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر دی تھی۔

علم اور معلومات میں فرق

دیکھیں ایک معلومات ہوتی ہے اور ایک علم ہوتا ہے۔ معلومات اور چیز ہیں علم اور چیز ہے۔ غیر مذاہب کے لوگ بھی عربی زبان پڑھتے ہیں، غیر مسلموں کو فقیر نے باہر ملکوں میں دیکھا اتنی پیاری عربی بول رہے ہوتے ہیں کہ انسان ان سے عربی میں گفتگو کرتے ہوئے حیران ہو جاتا ہے۔ یہودی اور عیسائی قرآن پاک کی تفسیر جانتے ہیں اور ترجمہ پڑھتے ہیں۔ جس نے سب سے پہلے قرآن پاک کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ ''پکتھل'' وہ اس وقت تک غیر مسلم تھا۔ ہمیں تصور نہیں کہ باہر کے ملکوں کی یونیورسٹیوں میں قرآن پاک پر یہودی کتنا وقت دیتے ہیں، کتنی محنت کرتے ہیں۔ مگر

وہ معلومات ہوتی ہیں علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيرًا اسی (قرآن) سے بعض لوگوں کو گمراہی ملتی ہے اور بعض لوگوں کو ہدایت ملتی ہے۔ معلومات ہونا اور چیز ہے اور علم ہونا اور چیز ہے۔ (خطبات فقیر ج 1 ص 226)

پانچ تاریکیوں کو ختم کرنے کے پانچ طریقے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پانچ تاریکیوں کو ختم کرنے کے پانچ طریقے ہیں۔ 1۔ گناہ ظلمت ہے جو توبہ نصوح سے دور ہو گی۔ 2۔ قبر تاریک ہے جس میں روشنی نماز سے ہو گی۔ 3۔ میزان عدل تاریک ہے اس کا چراغ توحید ہے۔ 4۔ قیامت تاریک ہے، عمل صالح سے اس میں روشنی ہو گی 5۔ پل صراط تاریک ہے اس میں روشنی یقین سے آئے گی۔ (قلیوبی ص ۲۷۲)

بوسہ کی اقسام

بوس و کنار کی پانچ قسمیں ہیں: 1۔ اولاد کو بوسہ دینا۔ 2۔ اولاد کے سر کو بوسہ دینا۔ 3۔ سلاطین و علماء کے ہاتھ کو بوسہ دینا۔ 4۔ پتھر کو بوسہ دینا۔

5۔ اجنبی خواتین کو بوسہ دینا۔ اول قبلہ رحمت ہے، دوم قبلہ شرافت ہے، سوم قبلہ بزرگی ہے، چہارم قبلہ عبادت ہے، پنجم قبلہ شہوت ہے۔ (قلیوبی: 228)

جہانبانی کے پانچ اصول

سلطان شمس الدین التمش فرماتے تھے کہ ایک بادشاہ کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے کے علاوہ مندرجہ ذیل باتوں پر بھی عمل کرے۔ 1۔ اپنی شان و شوکت کے رعب کو مناسب موقع پر استعمال کرے۔ 2۔ خدا ترسی اور خلق خدا کی بھلائی ہمیشہ پیش نظر رہے۔ 3۔ بدکاری کا رواج نہ ہونے دے، ذلیلوں، فاسقوں اور بے غیرتوں کو ہمیشہ رسوا کرے۔

4۔ اور سلطنت عقلمند اور مہذب لوگوں کے سپرد کردے اور یہ حکام امانت دار دیانت دار ہوں خلق خدا پر رحم کرتے ہوں۔ 5۔ مکمل انصاف کرے، ظلم کو ختم کرے۔ (تاریخ فرشتہ)

دنیا میں ہر وقت گونجنے والی آواز....اذان ہے

دنیامیں ہر وقت گونجنے والی آواز (اذان) کی آواز ہے۔ رپورٹ کے مطابق انڈونیشیا کے مشرق میں واقع جزائر سے طلوع آفتاب کے ساتھ ہی فجر کی اذان شروع ہو جاتی ہے اور بیک وقت ہزاروں مؤذن اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان کرتے ہیں۔ مشرقی جزائر سے یہ سلسلہ مغربی جزائر تک چلا جاتا ہے۔

ڈیڑھ گھنٹے بعد یہ سلسلہ سماٹرا میں شروع ہو جاتا ہے اور سماٹرا کے قصبوں اور دیہاتوں میں اذانیں شروع ہونے سے پہلے ہی ملایا کی مسجد میں اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور ایک گھنٹہ کے بعد ڈھاکہ پہنچتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش میں ابھی اذانیں ختم نہیں ہوتیں کہ کلکتہ سے سری لنکا تک فجر کی اذانیں شروع ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف یہ سلسلہ کلکتہ سے ممبئی تک پہنچتا ہے اور پورے ہندوستان کی فضاء توحید اور رسالت کے اعلان سے گونج اٹھتی ہے۔

رپورٹ کے مطابق سری نگر اور سیال کوٹ میں فجر کی اذان کا وقت ایک ہی ہے۔ سیال کوٹ سے کوئٹہ کراچی اور گوادر تک چالیس منٹ ہیں اس عرصہ میں فجر کی اذانیں پاکستان میں گونجتی رہتی ہیں۔ پاکستان میں یہ سلسلہ شروع ہونے سے پہلے افغانستان اور مسقط میں اذانیں شروع ہو جاتی ہیں۔

مسقط سے بغداد تک ایک گھنٹے کا فرق ہے۔ اس عرصہ میں اذانیں سعودی عرب، یمن، متحدہ عرب امارات، کویت اور عراق تک گونجتی رہتی ہیں۔ بغداد سے

اسکندریہ تک پھر ایک گھنٹہ فرق ہے۔ اس وقت شام، مصر، سومالیہ اور سوڈان میں اذانیں شروع ہو جاتی ہیں اسکندریہ سے طرابلس تک ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ اس عرصہ میں شمالی امریکہ، لیبیا اور تیونس میں اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق فجر کی اذان جس کا آغاز انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے شروع ہوا تھا ساڑھے نو گھنٹے کا سفر طے کر کے بحراوقیانوس کے مشرقی کنارہ تک پہنچتی ہیں۔

فجر کی اذان بحراوقیانوس تک پہنچنے سے پہلے مشرقی انڈونیشیا میں ظہر کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور ڈھاکہ میں ظہر کی اذانیں شروع ہونے تک انڈونیشیا میں عصر کی اذانیں بلند ہونے لگتی ہیں۔

یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹے میں بمشکل جکارتا تک پہنچتا ہے اور مشرقی جزائر میں مغرب کی اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مغرب کی اذانیں بھی سیلز ز سے سماٹرا تک ہی پہنچتی ہیں کہ اتنے میں انڈونیشیا کے مشرقی جزائر میں عشاء کی اذانیں شروع ہو جاتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق کرۂ ارض پر ایک بھی سکنڈ ایسا نہیں گزرتا جب سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں مؤذن اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان نہ کرتے ہوں۔

امام جعفر صادق کی تحقیق

قزوینی کی کتاب عجائب المخلوقات میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ امام جعفر صادق ؒ فرماتے تھے کہ ہر رمضان المبارک کا جو پانچواں دن ہوتا ہے وہ آنے والے رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ ایک قانون بتا دیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس بات کو پچاس سال تک ہر رمضان المبارک میں دیکھا گیا اور اسے ٹھیک پایا گیا۔ آج دنیا سائنس دان بنتی پھرتی ہے، دیکھیں ہمارے مشائخ نے کیسی کیسی باتیں بتا دیں۔ آپ بھی اس چیز کو آزما کر دیکھ لیجئے کہ اس رمضان المبارک کا جو پانچواں دن تھا وہی آئندہ رمضان المبارک کا پہلا دن ہوگا۔ (خطبات فقیر ج9 ص254)

پانچ کبھی نہیں

1۔ کبھی سوچنا نہیں...... برائی کی باتیں۔ 2۔ کبھی تنگ نہیں کرنا...... کسی بے گناہ کو۔ 3۔ کبھی مارنا نہیں...... کسی مظلوم کا حق۔ 4۔ کبھی چھپانا نہیں...... سچائی کو۔ 5۔ کبھی جاننے کی کوشش نہیں کرنا...... دوسرے کے عیوب کو۔

پانچ زہر قاتل

دولت مندوں کی صحبت زہر قاتل ہے اور ان کے چرب لقمے دل کو سیاہ کرنے والے ہیں۔ دنیا میں آرام کا خواہاں بے وقوف اور عقل سے دور ہے۔ خلاف شریعت ریاضتیں اور مجاہدے خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ ترک دنیا سے مراد اس میں رغبت کا ترک کرنا ہے کہ نہ اس کے آنے کی خوشی اور نہ جانے کا غم۔ لوگو! اپنی پاکیزگی نہ جتایا کرو۔ پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔ (القرآن)

نشہ کی اقسام

نشے کی پانچ قسمیں ہیں۔ 1۔ شراب کا نشہ۔ 2۔ شرابی کا نشہ۔ 3۔ مال کا نشہ۔ 4۔ خواہشات کا نشہ۔ 5۔ سلطنت کا نشہ (قلیوبی 227)

پانچ نقصان دہ چیزیں

حکماء نے لکھا ہے کہ پانچ چیزیں نقصان دہ ہیں: (الف) شکم سیری کی صورت میں غسل کرنا۔ (ب) بھوک کی صورت میں جماع کرنا۔ (ج) قدید کھانا۔ (د) نہار منہ ٹھنڈا پانی پینا۔ (ہ) بوڑھی عورت سے جماع کرنا۔

نفخ کی پانچ اقسام

مؤرخین کے مطابق نفخ (صور پھونکنا) کی پانچ قسمیں ہیں:

1۔ قیامت کے دن اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔

2۔ جبرائیل علیہ السلام نے درع مریم میں پھونکا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہو۔

3۔ عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی میں پھونکا تا کہ قبر سے مردہ زندہ ہو کر نکلے۔

4۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے پتلے میں پھونکا تا کہ اس میں جان پڑ جائے۔

5۔ ذوالقرنین نے سد یاجوج ماجوج کی تعمیر کے وقت لوہے میں پھونکا تا کہ لوہا نرم ہو جائے۔ (قلیوبی ص ۱۸۰)

پانچ کو پانچ سے پہلے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت و تندرستی کو بیماری آنے سے پہلے، دولت کو غربت سے پہلے، خوشحالی و آزادی کو گرفتاری و اسیری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

مال کیساتھ پانچ خصلتیں

جو شخص مال حاصل کرے گا تو مال کے ساتھ درج ذیل پانچ اوصاف بھی خود آئیں گے۔ رنج و غم، آخرت سے غفلت اور دنیا میں مشغولیت، مال چلے جانیکا خوف، صفت بخل اور قطع ید۔ (کشکول بہائی، ص:620)

پانچ اچھے پڑوسی

ادباء نے لکھا ہے کہ پانچ قسم کے افراد کے پڑوس میں رہنا اور سکونت اختیار کرنا مفید ہے، دور اندیش بادشاہ، عقلمند و تجربہ کار طبیب، عادل قاضی، نہر جاری اور مناسب بازار و مارکیٹ۔ (کشکول بہائی، ص:620)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام عرش پر لیا گیا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔'' حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ ''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں'' حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ''تمام جہانوں کے پروردگار کے یہاں میرا ذکر کیا گیا؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں'' یہ سنتے ہی حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اور ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے لم یکن الذین کفروا پڑھوں۔حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں'' (یہ سنتے ہی) حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔ (بخاری، مسلم)

پانچ افراد سے دوری

حکماء لکھتے ہیں کہ پانچ قسم کے افراد سے دوری اختیار کرنا بہتر ہے۔ فاجر و فاسق، احمق و جاہل، کمینہ، محروم شدہ عقلمند اور اہانت شدہ شریف انسان۔ (کشکول بہائی)

صحبت اولیاء کے چھ فوائد

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صلحاء اور اولیاء کی معیت کے چھ فوائد ہیں:

1۔شک ختم ہو کر یقین پیدا ہو گا۔ 2۔ ریاء ختم ہو کر خلوص پیدا ہو گا۔

3۔ ذکر اللہ کی غفلت کافور ہو کر شوق پیدا ہو گا۔ 4۔ دنیاوی ساز و سامان کی

محبت ختم ہو کر آخرت کی رغبت وطلب پیدا ہوگی۔ 5۔ کبر ختم ہو کر تواضع پیدا ہوگا۔

6۔ بری نیت ختم ہو کر خلوص نیت پیدا ہوگی۔

غم میں مبتلا پانچ افراد

روایت میں ہے کہ پانچ قسم کے افراد ہمیشہ رنج وغم میں مبتلا رہیں گے۔ کینہ پرور، حاسد، امیر اگر فقیر ہو جائے، اپنی صلاحیت سے اونچے مرتبے کے طلب گار اور بے ادب دوست۔ (کشکول بہائی، ص: 621)

بچوں کی پسندیدہ پانچ عادتیں

1۔ وہ رو کر مانگتے ہیں اور اپنی بات منوا لیتے ہیں۔

2۔ وہ مٹی میں کھیلتے ہیں، تکبر اور غرور کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

3۔ جھگڑتے ہیں لڑتے ہیں پھر صلح کر لیتے ہیں۔ یعنی دل میں حسد، بغض اور کینہ نہیں رکھتے۔

4۔ جو مل جائے وہ کھاتے ہیں زیادہ جمع نہیں کرتے اور ذخیرہ کرنے کی حرص نہیں کرتے۔

5۔ مٹی کے گھر بناتے ہیں، کھیلتے ہیں، گرا دیتے ہیں یعنی بتا دیتے ہیں کہ دنیا مقام بقا نہیں بلکہ مقام فنا ہے۔

پانچ انمول موتی

1۔ کبھی بھی ماں باپ کی بددعا نہ لو، کیونکہ وہ شخص بہت ہی بدنصیب ہے جس کو ماں باپ کی بددعا ملے۔

2۔ کسی آدمی کو دوست بنانے سے پہلے اپنے دل میں قبرستان بنا لو: جس میں اس کی باتیں دفن کر سکو۔

3۔ ناپ تول میں گڑبڑ کرنے سے بچو۔ تم سے پہلے کی امتیں اسی لئے ہلاک ہوئی ہیں
4۔ خدا اس شخص پر رحم کرتے ہیں جو دوسروں پر رحم کریں۔
5۔ اللہ اس آدمی کو بہت ناپسندیدہ کرتا ہے۔ جو بدزبان اور بے حیا ہو۔

چھ ملعون افراد

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ قسم کے لوگوں پر لعنت بھیجی ہے۔ 1۔ کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔
2۔ تقدیر الٰہی کا منکر۔ 3۔ ظالم حکمران۔
4۔ حرمین شریفین کی عزت پامال کرنے والا۔
5۔ میری اولاد کی عزت وحرمت مٹانے والا۔ 6۔ تارک سنت۔

قلب کی چھ حالتیں

ابوبکر وراق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قلب کے چھ حالات ہیں:
1۔ اس کی حیات ہدایت ہے۔ 2۔ اس کی موت ضلالت و بدعت ہے۔
3۔ اسکی صحت وتندرستی صفائی وستھرائی ہے۔ 4۔ اسکی بیاری ناجائز تعلقات ہیں۔
5۔ اس کی بیداری ذکر اللہ ہے۔ 6۔ اس کی نیند غفلت ہے۔

چھ چیزوں کے بغیر چھ چیزیں بے کار ہیں

قال الادباء لاخير فى القول الا مع العمل ولا فى الفقه الامع الورع ولا فى الصدقة الا مع النية ولا فى المال الا مع الجود ولا فى الصداقة الا مع الوفاء ولا فى الحياة الامع السرور. یعنی کردار کے بغیر گفتار، پرہیزگاری کے بغیر فقہ، حسن نیت کے بغیر صدقہ، جود وسخاء کے بغیر مال، وفاداری کے بغیر دوستی اور خوشی کے بغیر زندگی بے کار ہے۔

مصیبت و مسرت کی چھ نشانیاں

کسی آدمی کا دشمن عقلمند ہونا اس آدمی کی سعادت ہے، زبان کو قابو میں نہ رکھنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے، نیک آدمی کی موت اس کے لئے باعث مسرت اور باقی ماندہ حضرات کے لئے باعث مصیبت ہے، شریر آدمی کی موت دوسروں کے لئے باعث مسرت ہے، مال شریف انسان کی حفاظت کرتا ہے اور شریر انسان مال کی حفاظت کرتا ہے۔ (کشکول بہائی، ص:622)

چھ موقوف علیہ

حکماء لکھتے ہیں کہ چھ امور موقوف علیہ کہلاتے ہیں، اگر نکاح نہ ہوتو تناسل کا سلسلہ باقی نہیں رہے گا، اگر اولاد کے ساتھ عشق و محبت نہ ہوتو ان کی تربیت نہیں ہوگی، اگر اونچے مراتب کی طلب نہ ہوتو کام میں تیزی نہیں آئے گی، اگر وقت موت اور عمر کی جہالت نہ ہوتی تو اعلیٰ مراتب کی طلب نہ ہوتی، اگر امراً و غرباً نہ ہوتے بلکہ سب یکساں ہوتے تو نظام دنیا میں خلل آجاتا اور اگر حکومت و سلطنت نہ ہوتی تو لوگ آپس میں لڑ کر مرتے۔ (کشکول بہائی، ص: 621)

شریف انسان کی چھ علامتیں

علماء نے لکھا ہے کہ شریف انسان کی چھ علامتیں ہیں۔ بڑی نعمت ملنے پر نہ اترانا بلکہ ثابت قدم رہنا، بڑی مصیبت پر صبر کا مظاہرہ کرنا، اپنے نفس کو قابو میں رکھنا، راز کو کسی کے سامنے بیان نہ کرنا، حالت بھوک میں بردباری کا مظاہرہ کرنا، ہر کثرت و عجلت کو دشمن سمجھنا۔ (کشکوئی بہائی، ص:621)

چھ نقصان دہ خصلتیں

عقلاء نے لکھا ہے کہ جس کے اندر چھ خصلتوں میں سے کوئی ایک خصلت ہو

گی اسے دوست بنانا نقصان دہ ہے۔ خود جھوٹا ہو، تجھے جھوٹا سمجھے، خود خائن ہو، تجھے خائن سمجھے، خود ناشکرا ہو اور تجھے بھی ناشکرا سمجھے۔ (کشکول بہائی، ص: 621)

انسانیت کے چھ قرائن

سنگدل انسان سے دوستی کرنا جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، نصیحت قبول کرنے والے کو نصیحت مفید ہوتی ہے، تنگدستی اور کثرت عیال بھی مستقل مصیبت ہے، تنہا رہنا کمزوری کی نشانی ہے، جاہلوں کی درشتگی بھی عقلمندوں کے نزدیک خطاء ہے، رازوں کے پیچھے پڑنا تباہی کو دعوت دینا ہے۔ (کشکول بہائی، ص: 621)

جہالت کی چھ نشانیاں

علماء نے لکھا ہے کہ جہالت کی چھ نشانیاں ہیں: 1۔ خواہ مخواہ غصہ کرنا۔
2۔ بے فائدہ بات کرنا۔ 3۔ غیر مستحق کو ہدیہ دینا۔ 4۔ ہر ایک کے سامنے راز فاش کرنا۔ 5۔ ہر ایک کے سامنے فراخی ظاہر کرنا۔
6۔ دوست و دشمن کے درمیان امتیاز نہ کرسکنا۔ (قلیوبی: 271)

جار اللہ زمخشری کی نصیحتیں

علامہ جار اللہ زمخشریؒ نے فرمایا کہ کسی سے حسد کرنا اپنے اوپر رنج و غم لادنا ہے، قبل از وقت بولنا خطا کرنا ہے، جس طرح سورج کی روشنی چھپ نہیں سکتی اسی طرح حق کا نور بھی چھپ نہیں سکتا، رشوت کا لین دین اگرچہ حرام ہے لیکن اس سے دنیاوی مفادات حاصل ہوتے ہیں، ہر آنے والا دن برا ہوتا ہے، تیز گھوڑے کے لئے چابک کی ضرورت ہے۔

علامہ جار اللہ زمخشریؒ فرماتے ہیں کہ سرکشی و نافرمانی سے طاعون سمیت مختلف النوع بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، زکام میں مبتلا شخص خوشبو سے محروم رہتا

ہے، احمق انسان حکمت سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا، جس شخص کی عمر کی ابتداء بہتر اور انتہا بہتر ہو وہ خوش قسمت ہے، جس کے اعمال موجب سزا نہ ہوں وہ نیک انسان ہے۔ (کشکول بہائی، ص:649)

سات چیزیں سات چیزوں میں پوشیدہ ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ اور مصلحت تامہ کے تحت پانچ چیزوں کو پانچ امور میں مخفی رکھا ہے:

1۔ رضاء الٰہی اطاعت میں۔ 2۔ ناراضگی معصیت میں۔

3۔ شب قدر رمضان المبارک میں۔

4۔ اسم اعظم تمام اسمائے الٰہیہ میں۔ 5۔ اولیاء کرام عامۃ الناس میں، بعض نے ان میں سے مزید اور دو کا اضافہ کیا ہے۔ 6۔ قبولیت کی گھڑی جمعہ کے دن میں۔

7۔ صلوٰۃ الوسطیٰ (جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے "حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى") پانچ اوقات کی نمازوں میں پوشیدہ ہے۔ (قلیوبی ص ۱۸۸)

حصول علم کی چھ شرطیں

علماء نے حصول علم کی چھ شرطیں لکھیں جو درج ذیل فارسی اشعار میں ہیں:

علم را ہرگز نیابی تانداری شش خِصال حرص کوتاہ، فہم کامل، جمع خاطر کل حال

خدمت استاد باید ہم سبق خوانی مدام لفظ را تحقیق خوانی تا شوی مرد کمال

یعنی تحصیل علم کی چھ شرائط درج ذیل ہیں، لالچ کم ہو، سمجھنے کا ملکہ ہو، علم کی طرف پوری توجہ ہو، استاد کی خدمت کی خوگر ہو، علی الدوام تکرار ہو اور ہر لفظ کی پوری تحقیق کی جائے۔

فقر و فاقہ میں اضافہ کرنے والی چھ چیزیں

چھ چیزیں ایسی ہیں جو فقر و فاقہ میں اضافہ کرتی ہیں:

1۔ٹوٹی ہوئی جھاڑو سے رات کو جھاڑو دینا۔

2۔ہتھیلی سے کھانا۔

3۔قضائے حاجت کے وقت ناک صاف کرنا۔

4۔آتشدان میں پیشاب کرنا۔

5۔دانت سے ناخن کاٹنا۔

6۔سر پر لکڑی کا بوجھ رکھنا۔ (قلیوبی ص ۲۳۹)

عدد سات، آٹھ، نو اور دس سے متعلق لطائف وظرائف

سات لذتیں سات زمانوں میں۔

بعض اطباء نے لکھا ہے کہ سات زمانوں میں سات قسم کی لذتیں ملتی ہیں:

1۔ایک گھنٹہ کی لذت خواتین میں۔ 2۔ایک دن لذت شراب میں۔

3۔تین دن کی لذت نورۃ میں۔ 4۔ایک ہفتہ کی لذت اجتماعی حمام میں۔

5۔ایک ماہ کی لذت دلہن میں۔ 6۔ایک سال کی لذت اولاد میں۔

7۔اور عرصہ دراز کی لذت دوستوں کی ملاقات میں ملتی ہے۔ (قلیوبی ص ۲۲۸)

سات چیزیں سات چیزوں سے بھاری ہیں

علماء نے لکھا ہے کہ سات چیزیں سات چیزوں سے بھاری ہیں۔

1۔البھتانُ عَلی الْبَرِّ اَثْقَلُ مِنَ السَّمٰوَاتِ۔یعنی کسی متقی شخص پر بہتان لگانا آسمان سے زیادہ بھاری (اور بڑا گناہ) ہے۔

2۔اَلْحَقُّ اَوْسَعُ مِنَ الْاَرْضِ۔یعنی حق کہنا زمین سے زیادہ کشادہ ہے۔

3۔اَلْقَلْبُ الْقَانِعُ اَغْنٰی مِنَ الْبَحْرِ۔یعنی قناعت والا دل سمندر سے زیادہ غنی ہے۔

4۔اَلْحِرْصُ وَالْحَسَدُ اَحَرَّانِ مِنَ النَّارِ یعنی حرص اور حسد آگ سے زیادہ جلانے والی چیزیں ہیں۔

5. اَلْحَاجَةُ اِلَی الْقَرِیْبِ اِذَا لَمْ تَنْجَحْ اَبْرَدُمِنَ الزَّمْهَرِیْرِ۔ یعنی وہ ضرورت جو کامیابی کے قریب پہنچ گئی ہو طبقہ زمہریر یہ سے زیادہ ٹھنڈی ہے، اس لئے کہا جاتا ہے کہ امید زیادہ مفید ہے۔

6۔قَلْبُ الْکَافِرِ اَقْسٰی مِنَ الْحَجَرِ۔ یعنی کافر کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے۔

7۔ اَلنَّمَامُ اِذَابَانَ اَمْرُہٗ اَذَلُّ مِنَ الْیَتِیْمِ۔ یعنی چغلی کا معاملہ اگر کھل کر سامنے آجائے تو یہ یتیم سے زیادہ ذلت ورسوائی والی بات ہے۔

مثبت سوچ

اٹلی کا ایک ڈاکٹر بڑا محنتی آدمی تھا۔ وہ عربی جانتا تھا اور اس نے عرب حکماء کی عربی کتابوں کا ترجمہ اطالوی زبان میں کیا۔ اسے اس کام میں دو سال لگے۔ اس کے بعد وہ بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کی کہ کینسر کا مرض ہے اور یہ بھی بتایا کہ زیادہ سے زیادہ دو سال تک یہ زندہ رہے گا۔ دو سال کے بعد اس کی Death (موت) متوقع ہے۔ اب وہ بستر پر آرام کی حالت میں تھا۔ اس کے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش! میں عرب حکماء کی باقی کتابوں کا ترجمہ بھی اپنی اطالوی زبان میں کردوں تاکہ مخلوق کا فائدہ ہو۔ چنانچہ اس نے Decide (فیصلہ) کرلیا کہ ترجمہ کرنا ہے۔ اس نے لائبریری میں سے عرب حکماء کی بہت سی کتابیں منگوالیں جو کہ طب وحکمت سے متعلق تھیں۔ جب ان کی Sorting (چھان بین) کی کہ کونسی کتابیں اہم ہیں جن کا ترجمہ ہونا چاہیئے تو وہ کتابیں اس نے الگ کرلیں اور انہیں گنا تو وہ اسی (80) کتابیں تھیں۔ اب وہ ترجمہ کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہو گیا۔ حالانکہ وہ بیمار تھا، کینسر کا شدید مریض تھا، اس سے بڑھ کر یہ کہ اسے موت سر پر منڈلاتی نظر آرہی تھی لیکن اس سب کے باوجود وہ اس عظیم مہم کیلئے بالکل تیار ہو گیا۔ اس نے ترجمہ کرنا شروع کردیا۔ اسے

ہر دن وقت کے کم ہونے کا احساس بھی دامن گیر تھا لیکن وہ اپنے کام میں لگا رہا۔ آپ حیران ہوں گے کہ اس نے پورے دو سالوں کے اندر 80 کتابوں کا ترجمہ اطالوی زبان میں مکمل کرلیا۔ (خطبات فقیر ج2 ص146)

نظر بازی کے سات نقصانات

نظر بازی کے سات نقصانات ہیں: 1۔ انتشار قلب۔ 2۔ عدم قرار۔
3۔ عبادت میں حلاوت کا نہ ہونا۔ 4۔ اطاعت کا مادہ ختم ہو جانا۔
5۔ غموں کا ہجوم ہونا۔ 6۔ شئ مطلوب کی عدم دستیابی۔ 7۔ اللہ کی ناراضگی۔

متوکل کی سات نشانیاں

متوکل (اللہ پر توکل کرنے والا) کی سات نشانیاں ہیں: 1۔ بھوک کے باوجود ہاتھ نہ پھیلائے۔ 2۔ بیمار ہونے کے باوجود غیر شرعی علاج نہ کرے۔ 3۔ مال ملنے پر نہ اترائے۔ 4۔ ظلم ہونے پر بھی فریاد نہ کرے۔ 5۔ ظالم سے بدلہ نہ لے۔
6۔ مصیبت کی پروانہ کرے۔ 7 اللہ سے نامناسب چیز نہ مانگے۔ (قلیوبی ص ۲۲۴)

جسم اور ذہن کے لئے دس مفید چیزیں

دس چیزوں سے جسم کو تازگی اور ذہن کو جلاء ملتی ہے: 1۔ میٹھی چیز کھانا۔
2۔ گردن کے قریب والے گوشت کھانا۔ 3۔ گندم کھانا۔ 4۔ سوکھی روٹی کھانا۔ 5۔ سرخ کشمش کھانا۔ 6۔ شہد پینا۔ 7۔ میٹھا سیب کھانا۔ 8۔ چاول کھانا۔ 9۔ رطب اور تمر کھجور کھانا۔ 10۔ سر میں تیل ڈالنا۔ (قلیوبی ص ۲۳۸)

نو چیزیں جلد بڑھاپہ لے آتی ہیں

۹ چیزیں جلد بڑھاپہ لے کر آتی ہیں: 1۔ نیند سے اٹھ کر ٹھنڈا پانی پینا۔ 2۔

ٹھنڈے پانی سے بال دھونا۔ 3۔ خواتین کے ساتھ سو جانا۔ 4۔ خواتین کے عضوء مخصوص کو دیکھنا۔ 5۔ منہ زمین کی طرف کر کے سونا۔ 6۔ پہنے ہوئے کپڑے سے منہ صاف کرنا۔ 7۔ زیادہ جماع کرنا۔ 8۔ کھانے پینے میں تنگی کرنا۔ 9۔ زیادہ پریشانی کا لاحق ہونا۔ (قلیوبی ص ۲۳۹)

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟

کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول نہیں کرتا آپ نے فرمایا:

1۔ اس وجہ سے کہ تم خدا کو جانتے ہو اور مانتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

2۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کھاتے ہو مگر شکر ادا نہیں کرتے۔

3۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو مگر ان کی پیروی نہیں کرتے۔

4۔ قرآن پاک پڑھتے ہو اور سنتے ہو مگر عمل نہیں کرتے۔

5۔ جانتے ہو کہ دوزخ گنہگاروں کے لئے ہے مگر اس سے نہیں ڈرتے۔

6۔ شیطان کو دشمن سمجھتے ہو مگر اس سے نہیں بھاگتے بلکہ اس سے دوستی کرتے ہو۔

7۔ اپنی برائیوں کو ترک نہیں کرتے مگر دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہو۔

خاموشی کے سات ہزار فوائد

عربی مقولہ مشہور ہے "من سکت نجا" یعنی جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔ علماء نے لکھا ہے کہ خاموشی کے سات ہزار فوائد ہیں ان میں سے سات یہ ہیں۔

1۔ خاموشی بغیر ٹھاٹ کے عبادت ہے۔ 2۔ بغیر زیورات کے زینت ہے۔

3۔ بغیر سلطنت کے ہیبت ہے۔ 4۔ بغیر قلعہ کے حفاظت ہے۔

5۔ بغیر اعتذار کے دولت ہے۔

6۔ لکھنے والے فرشتوں کے لئے باعث راحت ہے۔

7۔ نقائص وعیوبات پر پردہ ہے۔ (قلیوبی: 271)

سات چیزوں کو بقاء نہیں

اکابرین نے لکھا ہے کہ سات چیزوں کو بقاء حاصل نہیں ہے یعنی وہ چیزیں جلدی ختم ہو جاتی ہیں:

1۔ بادل کا سایہ۔ 2۔ عوام کی سخت گیری۔ 3۔ عارضی دوستی۔ 4۔ خواتین کی محبت۔ 5۔ جھوٹی تعریف۔ 6۔ میراث کا مال۔ 7۔ سلطنت۔ (قلیوبی:227)

سفر کے سات نقصانات

حدیث میں سفر کو "السفرُ قِطعةٌ مِّنَ النَّارِ" (یعنی سفر جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔) کہا گیا ہے، کیونکہ فوائد کے ساتھ مشقتیں بھی ہوتی ہیں اس لئے شریعت نے قصر نماز کا حکم دیا اور روزہ کو اختیاری قرار دیا، تاہم انسان سفر پر بزبان حال یہ کہہ کر نکل جاتا ہے:

سیر کر دنیا کی اے غافل زندگانی پھر کہاں؟ زندگی گر کچھ رہی تو نوجوانی پھر کہاں؟
گلستان جہاں میں پھول بھی ہیں اور کانٹا مگر جو گل کی جو یا ہوا نہیں کیا خار کا کھٹکا

حکماء نے لکھا ہے کہ سفر کے سات عیوبات و نقصانات یہ ہیں۔ آدمی اپنے محبوب وطن سے دور ہو جاتا ہے، اپنے قدیم دوستوں سے دور ہو کر اجنبی لوگوں کو اپنانا پڑتا ہے، اپنے اموال خطرے میں ہوتے ہیں، کھانے پینے اور سونے میں خلاف عادت معمول اپنانا پڑتا ہے، سختی و گرمی برداشت کرنی پڑتی ہے، عیاروں اور مکاروں سے ہوشیار رہنا پڑتا ہے اور روز نئی منزل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (کشکول بہائی)

روز محشر مساکین کا اعزاز

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی "اے اللہ! مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ، مسکین ہی کی حالت میں مجھے موت دے اور مسکینوں ہی کے زمرے میں میرا حشر فرما"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا (نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا تو) کہنے لگیں، ''یارسول اللہ! آپ ایسی دعا کیوں کرتے ہیں؟'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ مساکین مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے، اے عائشہ! کسی مسکین کو اپنے دروازے سے نا امید نہ جانے دینا۔ اگرچہ اس کو دینے کیلئے تمہارے پاس کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ عائشہ! (اپنے دل میں) مسکینوں سے محبت رکھو اور ان کو اپنی قربت سے نوازو (یعنی انکو حقیر و کمتر جان کر اپنے یہاں آنے جانے سے مت روکو) اگر تم ایسا کرو گی تو اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنی قربت سے نوازیگا''۔ (ترمذی، بیہقی، ابن ماجہ)

انسان کی آٹھ نعمتیں

حکماء نے لکھا ہے کہ انسان کی آٹھ نعمتیں ہیں، بے نیاز ہونا، امانت دار ہونا، صحت مند ہونا، جوان ہونا، اچھے اخلاق سے متصف ہونا، باعزت ہونا، برادر کا اچھا ہونا اور بیوی کا صالح ہونا۔ (کشکول بہائی، ص:628)

نو وصیتیں و نصیحتیں

ابو عبداللہ نے اپنے شاگردوں سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ نو نصیحتیں زبانی یاد کرلو، ان میں سے تین کا تعلق ریاضت نفس سے، تین کا تعلق بردباری سے اور تین کا تعلق عقل و دانش سے ہے۔ ریاضت نفس سے متعلق تین امور یہ ہیں کہ بھوک کے بغیر نہ کھاؤ ورنہ حماقت و جہالت میں اضافہ ہوگا، حلال کھاؤ ورنہ دل گندہ ہو جائے گا، کھانے کے وقت پیٹ کے تین حصے کرو، ثلث کھانے کے لئے، ثلث پینے کے لئے اور ثلث سانس لینے کے لئے۔

بردباری سے متعلق تین امور یہ ہیں، ایک بات بولو دس دوسروں کی سنو ورنہ

وہ تم سے بدظن ہو جائے گا، اگر کوئی شخص تجھے گالی دے تو اس گالی پر غور کرو، اگر وہ صحیح ہے تو اپنی اصلاح کر لو اور اگر وہ گالی غلط ہے تو یہ کہہ کر معاف کر دو کہ جس کی گالی اس کے منہ پر ہے۔

اگر کوئی تمہیں برا بھلا کہنے اور خوف زدہ کرنے کی کوشش کرے تو خوفزدہ ہوئے بغیر اس کے لئے دعا کرو۔

عقل و دانش سے متعلق تین امور یہ ہیں۔ جس چیز کا تجھے علم نہیں ہے اس کے متعلق اہل علم سے پوچھو، خود رائی پر عمل کرنے سے بچو اور راہ احتیاط و اعتدال اپناؤ۔ (کشکول بہائی، ص: 296)

دس بری خصلتیں برائے دس قسم کے افراد

علماء نے لکھا ہے کہ دس خصلتیں دس قسم کے افراد کے لئے نہایت بری ہیں:

1۔ بادشاہوں میں تنگی و بزدلی۔ 2۔ حسب نسب میں غدر۔

3۔ علماء کا سوال (دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا) کرنا۔

4۔ قاضیوں کا جھوٹ بولنا۔ 5۔ عقلمندوں کا غصہ کرنا۔

6۔ تجربہ کاروں میں حماقت۔ 7۔ اطباء میں مرض۔

8۔ غمزدہ اور پریشان زدہ لوگوں کا استہزاء کرنا۔

9۔ فقیروں کا فخر کرنا۔ 10۔ امیروں کا بخل کرنا۔

دنیاوی فخر کی دس چیزیں

دس چیزیں ایسی ہیں جن پر انسان فخر کرتا ہے لیکن ان میں سے کوئی چیز انسان کو آخرت میں فائدہ نہیں دیتی۔ 1۔ مال۔ 2۔ اولاد۔ 3۔ حسن و جمال۔ 4۔ فصاحت و بلاغت۔ 5۔ عزت و شرافت۔ 6۔ دوست۔ 7۔ بڑوں کی اتباع کرنا۔ 8۔ حسب و نسب۔ 9۔ سفارش کرنا۔ 10۔ حیلہ کرنا۔ (قلیوبی ص ۱۸۰)

دس مشترکہ چیزیں

دس چیزیں ایسی ہیں جن میں جملہ مخلوقات شریک ہیں 1۔موت۔ 2۔حشر نشر۔ 3۔ اعمال نامہ کا پڑھنا۔ 4۔حساب و کتاب۔ 5۔ میزان۔ 6۔ پل صراط۔ 7۔سوال و جواب۔ 8۔ جزاء وسزا۔ 9۔ بعث بعد الموت 10۔ نفخ صور۔ (قلیوبی)

عدم قبولیت کے اسباب

علماء نے لکھا ہے کہ دعائیں قبول نہ ہونے کے دس اسباب ہیں۔

1۔حقوق اللہ ادا نہ کرنا۔ 2۔سنت کو چھوڑ دینا۔ 3۔قرآن پاک پر عمل نہ کرنا۔ 4۔نعمت کا شکر نہ کرنا۔یعنی کفران نعمت۔5۔ اوامر ونواہی میں ابلیس کی موافقت کرنا۔ 6۔ جنت والا کام نہ کرنا۔7۔جہنم والا کام کرنا۔ 8۔موت کی تیاری نہ کرنا۔ 9۔لوگوں کے عیوبات کے پیچھے پڑ جانا۔10۔موت کا اعتبار نہ کرنا۔ (قلیوبی:250)

ابلیس پر دس قسم کا عذاب

مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب ابلیس کو ملعون بنا کر جنت سے نکال دیا گیا تو اس پر دس قسم کا عذاب نازل ہوا:

1۔سلب ولایت۔ 2۔تحریم جنت۔ 3۔مسخ شکل بشکل جن وشیطان۔

4۔تبدیلیٔ نام، پہلے ابلیس کا نام عزازیل تھا۔

5۔رحمت الٰہی سے ناامیدی اور اشقیاءٔ کی امامت۔

6۔ قیامت تک کے لئے لعنت۔ 7۔ سلب معرفت حق۔ 8۔توبہ کا دروازہ بند۔9۔ ہر بھلائی سے محرومی۔ 10۔جہنمیوں کی خطابت۔ (قلیوبی صفحہ 252)

مارا گیا شیطان اک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں

1۔: توبہ گناہ کو کھا جاتی ہے۔ 2۔ غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔ 3۔ جھوٹ زرق کو کھا جاتا ہے۔ 4۔ تکبر علم کو کھا جاتا ہے۔ 5۔ غیبت عمل کو کھا جاتی ہے۔ 6۔ نیکی بدی کو کھا جاتی ہے۔ 7۔ غم عمر کو کھا جاتا ہے۔ 8۔ عدل ظلم کو کھا جاتا ہے۔

9۔ صدقہ بلا کو کھا جاتا ہے۔ 10۔ پشیمانی سخاوت کو کھا جاتی ہے۔

دس قسم کے لوگوں کے اجسام قبر میں محفوظ رہتے ہیں

علماء لکھتے ہیں کہ دس قسم کے لوگوں کے اجسام وابدان قبر میں جوں کے توں رہیں گے۔ عالم دین۔ مؤذن صاحب۔ حافظ قرآن۔ انبیاء۔ شہداء۔ جو خاتون حالت نفاس میں انتقال کر جائے۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے پیروکار۔ مظلوم مقتول۔ جمعہ کے دن جس کا انتقال ہوا ور۔ غازی۔ (نیرنگ عالم، ص:550)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد فرمودہ سات موتی

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس کے بعد (خود ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرنے والے راوی نے) طویل حدیث بیان کی (جو یہاں نقل نہیں کی گئی ہے بلکہ اس کے یہ آخری جملے نقل کئے گئے ہیں) پھر حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

موتی نمبر 1- میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ تمہارے تمام (دینی ودنیاوی) امور واعمال کو بہت زیادہ زینت وآرائش بخشنے والا ہے۔

موتی نمبر 2- میں نے عرض کیا: مجھے کچھ اور (نصیحت) فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو اپنے لئے ضروری سمجھو، کیونکہ (تلاوت قرآن اور ذکر اللہ) تمہارے لئے آسمان میں ذکر کا سبب ہوگا اور زمین پر نور کا سبب ہوگا۔ موتی نمبر 3- میں نے عرض کیا: میرے لئے کچھ اور (نصیحت) فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طویل خاموشی کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ خاموشی شیطان کو دور بھگاتی ہے اور دینی امور میں تمہاری مددگار ہوتی ہے۔''

موتی نمبر 4- میں نے عرض کیا: میرے لئے کچھ اور (نصیحت) فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کرتا ہے اور چہرے کی رونق کھو دیتا ہے۔''

موتی نمبر 5- میں نے عرض کیا: میرے لئے کچھ اور (نصیحت) فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچی بات کہو، اگرچہ کڑوی ہو۔''

موتی نمبر 6- میں نے عرض کیا: میرے لئے کچھ اور (نصیحت) فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خدا کے دین اور خدا کے پیغام کو ظاہر کرنے اور اس کی تائید وتقویت میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔'' موتی نمبر 7- میں نے عرض کیا: میرے لئے کچھ اور (نصیحت) فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ چیز تمہیں لوگوں کے عیوب (ظاہر کرنے) سے روکے، جس کو تم اپنے بارے میں جانتے ہو (یعنی جب تمہیں کسی کے عیب کا خیال آئے تو فوراً اپنے عیوب کی طرف دیکھو اور سوچو کہ خود میری ذات میں عیب ہیں، دوسرے کے عیوب بیان کرنے سے کیا فائدہ؟)۔'' (بیہقی)

دس امور کا امتیاز دیگر دس امور سے

دس چیزیں ایسی ہیں جن کا امتیاز کرنا دیگر دس امور سے خاصا مشکل ہے۔ وقار اور

سستی کے درمیان، سرعت اور تعجیل کے درمیان، عطا اور اسراف کے درمیان، میانہ روی اور سخت گیری کے درمیان، دلیری اور آشوب طلبی کے درمیان، دور اندیشی اور بزدلی کے درمیان، پاکدامنی اور کبر کے درمیان، فروتنی اور پستی کے درمیان، انس اور فریفتگی کے درمیان، راز پوشی اور فراموش کاری کے درمیان فرق کرنا نہایت مشکل ہے۔ ہر دو امر میں سے پہلا امر مطلوب و مقصود ہے جبکہ دوسرا امر مذموم ہے۔ (کشکول بہائی ص: 559)

سستی اور سنگدلی میں اضافہ کرنے والی 10 چیزیں

گیارہ چیزیں ایسی ہیں جو انسان کو سنگدل بنا کر سستی میں اضافہ کرتی ہیں: 1۔ کھڑے ہو کر شلوار پہننا۔ 2۔ چوکھٹ پر بیٹھنا۔ 3۔ گھر میں مکڑی کا جالا ہونا۔ ۴۔ بکریوں کے درمیان چلنا۔ 5۔ دانت سے ناخن کاٹنا۔ 6۔ بائیں ہاتھ سے کھانا۔ 7۔ دامن سے منہ صاف کرنا۔ 8۔ چھلکے کے اوپر چلنا۔ 9۔ پتھر سے کھیلنا۔ 10۔ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا۔ 11۔ رات کو اکیلے چلنا۔ (قلیوبی ص ۲۳۸)

صبر کی دس اقسام

علماء نے لکھا ہے کہ صبر کی دس قسمیں ہیں۔ 1۔ پیٹ کی خواہشات پر صبر کرنا، اسے قناعت کہا جاتا ہے اس کی ضد ''شرہ'' ہے۔ 2۔ عضو مخصوص کی خواہشات پر صبر کرنا، اسے عفت کہا جاتا ہے، اس کی ضد ''شبق'' ہے۔ 3۔ مصیبت پر صبر کرنا، اس کی ضد جزع ہے۔ 4۔ مال نہ ملنے پر صبر کرنا، اسے ضبط النفس کہا جاتا ہے، اس کی ضد بطر (اترانا) ہے۔ 5۔ جنگ میں صبر کرنا جس کا نام شجاعت و بسالت ہے، اس کی ضد بزدلی (جبن) ہے۔ 6۔ غصہ کے وقت صبر کرنا جسے حلم (بردباری) کہا جاتا ہے اس کی ضد حمق (حماقت) ہے۔ 7۔ حادثہ پر صبر کرنا جسے سعۃ الصدور (وسعت قلبی) کہا جاتا ہے، اسکی ضد ضجر ہے۔ (رازوں کی حفاظت پر صبر کرنا جسے

کتمان کہا جاتا ہے، 8۔اسکی ضد حرق (جلن) ہے۔ 9۔فضول خرچ پر صبر کرنا جسے زہد کہا جاتا ہے، اسکی ضد حرص (لالچ) ہے۔ 10۔متوقع امر کے عدم وقوع پر صبر کرنا جسے تودیہ کہا جاتا ہے اس کی ضد طیش (غصے میں آنا) ہے۔ (قلیوبی ص ۲۲۴)

طبیعت بگاڑنے والی بارہ چیزیں

بارہ چیزیں ایسی ہیں جو طبیعت میں فساد برپا کرتی ہیں اور نسیان میں اضافہ کرتی ہیں۔1۔گردن سے خون نکالنا جسے حجامت کہا جاتا ہے۔

2۔چوہے کا پس خوردہ کھانا۔3۔کھٹاس والی چیز کھانا۔4۔زندہ جوں کھانا۔

5۔ٹیک لگا کر کھانا۔6۔پاک پانی میں پیشاب کرنا۔7۔انگلیوں سے کھیلنا۔

8۔خواتین کے درمیان سے چلنا۔9۔قبروں میں نصب شدہ کتبے پڑھنا۔

10۔بغیر ذکر اللہ کھانا۔ 11۔عصر کے بعد سونا۔

12۔سولی پر چڑھی لاش دیکھنا۔ (قلیوبی ص ۲۳۸)

جولاہا کی خدمت

ایک آدمی سے پوچھا گیا کہ کیا تمہارے علاقے میں جولاہا ہے، اس نے جواب دیا نہیں، پھر پوچھا گیا کہ پھر کپڑے کون تیار کرتا ہے، جواب دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا کپڑا خود تیار کرتا ہے۔ (یعنی ہر شخص جولاہا ہے) بعض آثار میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مریم علیہا السلام کا گزر چند جولاہوں کے قریب سے ہوا، حضرت مریم علیہا السلام نے ان سے راستہ دریافت کیا اور انہوں نے غلط رہنمائی کی اس پر حضرت مریم علیہا السلام نے یوں بددعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری کمائی سے برکت ختم کردے اس لئے جولاہوں کی کمائی میں برکت نہیں ہوتی۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جولاہوں سے مشورے نہ لیا کرو کیونکہ ان کی

عقلیں سلب کر لی گئیں، امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کی آیت "وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ" (سورۂ شعراء، آیت نمبر 111) یعنی کیا ہم تجھ کو مان لیں اور تیرے ساتھ ہو رہے ہیں کمینے) میں "الارذلون" سے جولاہے اور کفشگر مراد ہیں۔

ایک ذو وجہین عبارت

بعض عربی جملے ایسے ہوتے ہیں جن کا مفہوم مشکل سے سمجھ میں آتا ہے، ایسے چند جملے پیش خدمت ہیں:

"وَنَهَارٌ رَأَيْتُ مُنْتَصِفَ الليلِ وَ لَيْلٌ رَأَيْتُ وَسْطَ النَّهَارِ" یہاں "رَأَيْتُ" کی ضمیر "ہ" محذوف ہے جو "نہار" اور "لیل" کی طرف لوٹ رہی ہے، لفظی ترجمہ یہ ہے کہ میں نے آدھی رات میں نہار (دن) کو اور دوپہر کے وقت لیل (رات) کو دیکھا۔ اس جملہ میں نہار بمعنی حباری پرندے کا بچہ اور لیل بمعنی اُلّو یا قطا پرندے کا بچہ ہے۔ (الطّريف للاديب الظريف)

صحاح ستہ کے مؤلفین

یہ عجیب بات ہے کہ ان صحاح ستہ کے مؤلفین جتنے بھی ہیں وہ سب کے سب عجمی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ عجمی، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ عجمی، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ عجمی، ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ عجمی، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عجمی، تو یہ حضرات جن سے اللہ نے یہ کام لیا یہ عجمی لوگ تھے۔

کیا عجیب بات ہے کہ دین اترا عربوں کے اوپر لیکن اخلاص جس کے پاس ہو تو عرب ہو یا عجم اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت ہے۔ (خطبات فقیر ج 31 ص 106)

تعارف مولانا عبدالاول بن علی جونپوریؒ

کتاب "الطَّرِيف لِلاديب الظريف" کے مؤلف کا اجمالی تعارف یہ

ہے، عبدالاول بن مولانا کرامت علی بن ابی ابراہیم معروف بہ امام بخش بن شیخ جار اللہ بن شیخ گل محمد بن شیخ محمد دائم ہے، سلسلۂ نسب محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ سن ولادت 1284ھ/ 1867ء ہے، مقام ولادت سندیپ نامی علاقہ ہے جو ہند میں واقعہ ہے، سات سال کی عمر میں والد محترم کا انتقال ہو گیا اور اپنے چچا زاد بھائی حافظ احسن البصیرؒ سے 1297ھ/ 1879ء میں حفظ قرآن کریم کی تکمیل کی جو بعد میں مؤلف کے سسر بھی بنے۔ موصوفؒ 1300ھ/ 1882ء کو مولانا عبدالعلی المدراسیؒ کے پاس پہنچے اور پڑھانے کی درخواست کی۔

لیکن وہ ان دنوں ''دار الطباعۃ النظامیۃ'' میں تصحیح کتب میں مصروف تھے اس لئے پڑھانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مؤلفؒ نے درج ذیل ہندی علماء سے تعلیم حاصل کی، مولانا عبدالحی لکھنویؒ، مولانا محمد نعیم لکھنویؒ اور مولانا سید شیر علی منطقی۔ اس کے بعد موصوفؒ مکۃ المکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ صولتیہ میں داخل ہو کر درج ذیل حضرات سے تعلیم حاصل کی، بانیٔ مدرسہ مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، مولانا سید عبداللہ بن سید حسین اور مولانا شیخ عبدالحق وغیرہ، کتب حدیث شیخ عبدالحقؒ سے پڑھیں۔

ان کی تالیفات میں درج ذیل مشہور ہیں: **البُسطی فی بیان الصلوٰۃ الوسطیٰ، المحاکمۃ بین فضیلۃ عائشۃؓ و فاطمۃؓ. الطریق السھل الی حال ابی جھل. احسن الوسائل الی حفظ الاوائل. المنطوق لمعرفۃ الفروق. عرائس الافکار فی مفاخرۃ اللیل والنھار. التلید للشاعر المجید. الردیف لتالی الطریف. الطریف للادیب الظریف.**

بستی اور شہر کے نام

''قَرْیَۃٌ'' اس کی جمع قُریٰ ہے بمعنی وہ بستی جہاں مکانات متصل اور ملے ہوئے ہوں۔ ''مدینہ'' اس کی جمع مُدن ہے بمعنی شہر۔ ''مَدَرۃٌ'' بمعنی بستی اور شہر

۔''کُفُوْرٌ'' کا واحد کُفرٌ ہے بمعنی وہ بستی جو شہر سے باہر ہو۔ ''بادیۃ'' کی جمع بوادی ہے بمعنی دیہات۔ (الطریف للادیب الظریف)

شہد کے نام

اَرْیُ بمعنی شہد۔ ماذیٌّ بمعنی سفید شہد۔ الضرب بمعنی سفید شہد۔ الدِبْس، الصُّقر بمعنی کھجور کا شہد۔ خَلِیَّۃٌ بمعنی چھتا جس میں مکھیاں شہد تیار کرتی ہیں، خلایا جمع ہے۔ الشَّوْرُ بمعنی شہد پینا اور حاصل کرنا۔

ہشام سے عمر کے بارے میں سوال

ایک شخص ہشام بن عمرو کی عمر معلوم کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے ''کَمْ تَعُدُّ'' (یعنی کتنے شمار کرتے ہو) ہشام نے جواب دیا ایک ہزار سے ایک لاکھ سے اوپر تک، اس شخص نے کہا کہ میرا یہ مقصد نہیں ہے، ''کَمْ تَعُدُّ مِنَ السِنِّ'' (یعنی دانت کتنے شمار کرتے ہو۔) ہشام نے جواب دیا، بتیس دانت، سولہ اوپر اور سولہ نیچے، اس شخص نے کہا کہ میرا یہ مطلب نہیں ہے ''کَمْ بِکَ مِنَ السِنین'' (یعنی تیرے کتنے سال ہیں) ہشام نے جواب دیا کہ تمام سال اللہ کے لئے ہیں۔ اس نے کہا کہ میرا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔ ''اِبْنُ کَمْ اَنْتَ'' (یعنی کتنوں کا بیٹا ہے)۔ ہشام نے جواب دیا کہ میں ایک باپ اور ایک ماں کا بیٹا ہوں۔

پھر اس شخص نے کہا کہ بھائی میں تیری عمر پوچھنا چاہ رہا ہوں، کس طرح پوچھوں؟ ہشام نے کہا کہ یوں پوچھو ''کَمْ مَضٰی مِنْ عُمرِک''، یعنی تیری کتنی عمر گزر گئی۔ (الطریف للادیب الظریف)

کھانے کے نام

اللَّمُجُ، الازْمُ، العدفُ بمعنی کھانا۔ القضْمُ بمعنی دانت سے کھانا۔ الخضْمُ بمعنی پورے منہ سے کھانا۔ اَلوَجْبَۃُ بمعنی ایک مرتبہ کھانا۔ البُلغۃُ، اللُّھنۃُ

بمعنی کھانے سے قبل کھانا۔ اَلْفَتِیْنُ بمعنی تھوڑا سا کھانا ۔ اَلْاَرْشَمُ بمعنی چکھنا۔ الوارشُ بمعنی بن بلائے دعوت میں چلے آنا یعنی طفیلی۔ الواغِلُ بمعنی بن بلائے مشروبات میں شرکت کرنا۔ (الطریف للادیب الظریف)

شاہ ایران کے سامنے مختلف النوع آوازیں

فارس (ایران) کے بادشاہ سابور کا ایک وزیر با تدبیر تھا جس پر ایک مرتبہ بادشاہ غضبناک ہوگیا اور اسے عہدے سے معزول کردیا، اس کے بعد اس وزیر نے کتے کی آواز، شیر کی آواز، گدھے کی آواز، لومڑی کی آواز اور گھوڑے کی آواز سیکھی اور اسے خفیہ رکھا۔

ایک مرتبہ بادشاہ مسند پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وزیر چھپ چھپا کر آیا اور کتے کی آواز نکالی پھر شیر کی، لومڑی، گدھے اور گھوڑے کی آواز نکالی، بادشاہ نے خادموں کو کہا کہ جا کر دیکھو کہ یہ مختلف النوع آوازیں کہاں سے آرہی ہیں، خادم وزیر پکڑ کر لائے اور بادشاہ کے سامنے کردیا۔

بادشاہ نے اس سے مختلف النوع آوازیں نکالنے کی وجہ پوچھی، اس نے بتایا کہ جب آپ مجھ سے ناراض ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بطور سزا پہلے کتا، پھر شیر پھر لومڑی پھر گدھا اور گھوڑا بنادیا۔

یعنی مسخ کردیا، یہ جواب سن کر بادشاہ خوش ہوئے اور اسے دوبارہ وزیر بنا دیا۔ (الطّریف للادیب الظریف)

بہترین مذمت

ایک دیہاتی نے ایک شخص کی مذمت ان الفاظ میں کی ”اِنْ سَأَلَ اَلْحفَ وَاِنْ سُئِلَ سَوَّفَ وَ اِنْ حَدَّثَ حلَفَ وَاِذَ وَعَدَ اَخلَفَ، وَاِذَا صَنعَ اَتلَفَ وَاِذَا طَبَخَ اَقْرَفَ وَاِذَا سَامَرَ نَشِفَ واِذَا نَامَ خوَّفَ، وَاِذَا بِالْفِعْلِ الْجَمِيْلِ تَوَقَّفَ، فِنَاءُ ہٗ

شَاسِعٌ وَضَیُفُهٗ جَائِعٌ وَ شَرُّهٗ شَائِعٌ وَ سِرُّهٗ ذَائِعٌ وَلَوُنُهٗ فَاقِعٌ وَجَفُنُهٗ دَامِعٌ وَ دِیَارُهٗ بَلاقِعٌ وَیَهُلَعُ اِذَا اَعُسَرَ وَیَبُخَلُ اِذَا اَیُسَرَ وَ یَکُذِبُ اِذَا اَخُبَرَ، اِنُ عَاهَدَ غَدَرَ وَ اِنُ خَاصَمَ فَجَرَ وَاِنُ حَمَلَ اَوُقَرَ وَ اِنُ خُوطِبَ نَفَرَ"

یعنی وہ شخص ایسی گندی طبیعت کا حامل ہے کہ اگر وہ کسی سے مانگے تو بیحد اصرار کرتا ہے اور اگر اس سے کوئی چیز طلب کی جائے تو لیت ولعل سے کام لیتا ہے اور اگر وہ بولے تو جھوٹ بولتا ہے، اگر وہ وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے، کوئی چیز بنائے تو اسے ضائع کر دیتا ہے کھانا پکائے تو اسے خراب کر دیتا ہے' قصہ سنائے تو پریشان کر دیتا ہے' سو جائے تو دوسروں کو خوف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ خراٹے لیتا ہے، اچھے کام کرنے کا ارادہ کرے تو اس میں توقف کرتا ہے، اس کا گھر بہت دور ہے، مہمان بھوکے رہتے ہیں، اس کا شر سب کو معلوم ہے، اس کی بھید اور راز سب پر عیاں ہے، اس کا رنگ زرد ہے، آنکھیں اشکبار ہیں، آبادی ویران ہے، جب وہ تنگ دست ہو جائے تو جزع وفزع کرتا ہے، بخل کرتا ہے جب مالدار بنے، وہ جھوٹی خبریں پھیلاتا ہے اور اگر وہ معاہدہ کرے تو خیانت کرتا ہے، اگر تکرار ہو جائے تو لڑتا ہے، اور اگر وہ بوجھ اٹھائے تو گدھے کی طرح زیادہ اٹھاتا ہے۔

ایک شخص نے دوسرے شخص کا تعارف یوں کرایا "اِنُ مَلَکَ عَسَفَ، وَ اِنُ حَدَّثَ حَرَفَ، وَ اِنُ صَافَیْتَهٗ ' تَکَبَّرَ، وَ اِنُ اَظُهَرُتَ لَهُ النُّصُحَ اَنُکَرَ، اِذَا سَأَلَ اَلُحَفَ، وَاِذَا سُئِلَ سَوَّفَ، وَاِذَا قَالَ حَلَفَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخُلَفَ" یعنی اگر یہ کسی غلام وغیرہ کا مالک بن جائے تو اس پر ظلم کرتا ہے، اگر بولے تو جھوٹ بولتا ہے، اگر تم اس سے مصافحہ کرو تو وہ اتراتا ہے، اگر تم اس کی خیر خواہی کرو تو وہ اس کا انکار کرتا ہے، جب وہ مانگے تو زیادہ اصرار کرتا ہے، اگر اس سے مانگی جائے تو وہ لیت ولعل سے کام لیتا ہے اور اگر وہ بولے تو حلف اٹھاتا ہے اور اگر وہ وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

اونٹ کی تعریف

ایک دیہاتی نے اونٹ کی یہ تعریف کی "جُلُوْدُھَا قِرَبٌ وَلُحُوْمُھَا نَشَبٌ وَبَعْرُھَا حُطَبٌ" یعنی اونٹ کی کھال مشکیزہ، گوشت مال اور بول و براز رکھاد ہے۔

ایک دیہاتی کی دعا

ایک دیہاتی نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جُھْدِ الْبَلَاءِ، وَصِفْرِ الْفِنَاءِ، وَ عُضَّالِ الدَّاءِ وَخَیْبَۃِ الرَّجَاءِ، وَشَمَاتَۃِ، الْاَعْدَاءِ، وَعَدَمِ الْقَضَاءِ بِالرَّضَاءِ" یا اللہ میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں مصائب سے، خانگی پریشانیوں سے، سخت بیماریوں سے، امیدوں پر پانی پھیرنے سے، دشمنوں کی خوشی سے اور آپ کے فیصلوں پر راضی نہ ہونے سے۔ (الطّریف للادیب الظریف)

طولا وعرضاً پڑھنے والے اشعار

درج ذیل چار اشعار ایسے ہیں جنہیں طولاً وعرضاً دونوں طرح پڑھنا ممکن ہے۔

لَیْتَ شَعْرِیْ	لک علم	من سقامی	یاشفائی
لک علم	مِنْ زَفِیْرِیْ	و نحولی	و ضنائی
من سقامی	و نحولی	یَادَوَائِی	انت دائی
یا شفائی	و ضنائی	انت دائی	یَا دَوَائِی

(الطّریف للادیب الظریف)

حجاج وعباد کا مکالمہ اور صاحبزادی کے اشعار

مؤرخین لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو خط لکھا کہ عباد بن اسلم بکری کو قتل کر کے اس کا سر دار الخلافہ بھیج دیا جائے، اس پر عباد نے

حجاج سے کہا کہ میں چوبیس خواتین کی کفالت کرتا ہوں اور میرے علاوہ ان کا کوئی اور پرسان حال نہیں ہے اس لئے مجھے قتل کر کے انہیں بے یار و مددگار نہ چھوڑ۔ یہ سن کر حجاج نے جملہ خواتین کو بلا کر دیکھا کہ واقعتاً اس کی کفالت میں ۲۴ خواتین ہیں، ان میں سے ایک بیحد خوب صورت ہے، اس سے حجاج نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس پر اس نے جواب دیا کہ میں عباد کی صاحبزادی ہوں، پھر اس لڑکی نے یہ اشعار پڑھے:

اَحَجَّاجُ اِمَّا اَنْ تَمُنَّ بِتَرْکِهٖ — عَلَیْنَا وَ اِمَّا اَنْ تَقْتُلَنَا مَعًا

اَحجاجُ لَا تَفْجَعُ بِهٖ اِنْ قَتَلْتَهٗ — ثمانًا و عشرًا وَاِثْنَتَیْنِ وَاَرْبَعًا

اَحجاج لَا تَتْرُکُ عَلَیْهِ بِنَاتِهٖ — وَخَالَاتِهٖ یَنْدُبْنَهٗ الدَّهْرَ جمعًا

یعنی اے حجاج! یا تو ہمارے ابا کو قتل نہ کر کے ہمارے اوپر احسان کر اور یا تو ان کے ساتھ ہمیں بھی قتل کر دو، اے حجاج! تم صرف ان کو قتل نہیں کر رہے ہو بلکہ ان کو قتل کر کے چوبیس خواتین کو تکلیف پہنچا رہے ہو، اے حجاج! ان کو قتل کر کے ان کی صاحبزادیوں اور خالات کو اس طرح نہ کرو کہ وہ پوری زندگی تمہیں بددعا دیتی رہیں۔

یہ اشعار سن کر حجاج رو پڑا اور عباد کو معاف کر دیا۔ (الطّریف للادیب الظریف)

یہ وہی جگہ ہے جہاں سے ہم نکل کر آئے

ایک دوست کی شادی ہوگئی، شب زفاف گزار کر دوست سے ملنے گیا، دوست نے پوچھا کہ ذرا بتاؤ کہ رات میں کیا کچھ ہوا اور بیوی میں کیا کچھ ہوتا ہے، ہم نے سنا ہے کہ پہلی رات اہم انکشافات ہوتے ہیں، شادی شدہ دوست نے متانت کے ساتھ جواب دیا کہ تحقیق سے پتہ چلا کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں سے ہم نکل کر آئے ہیں۔

نوح بن مریم کا مجوسی سے نکاح کے متعلق مشورہ

مرو کے قاضی و مفتی نوح بن مریم نے اپنی لڑکی کی شادی کا ارادہ کیا اور اس سلسلے میں اپنے ایک مجوسی پڑوسی سے مشورہ طلب کیا، مجوسی نے کہا کہ سب

لوگ آپ سے مشورے لیتے ہیں اور آپ مجھ جیسے شخص سے مشورہ طلب کر رہے ہو، اسکے جواب میں قاضی نے فرمایا "مَاخَابَ مَنِ اسْتَشَارَ" یعنی جس نے مشورہ کیا وہ کبھی ناکام نہیں ہوا۔ مجوسی نے جواب دیا کہ آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان مجھے یاد ہے "اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ" یعنی جس شخص سے مشورہ لیا جائے اسے صحیح مشورہ دینا چاہیئے، سنو کہ ہمارے سردار کسریٰ شادی کے سلسلے میں مال کو دیکھتے ہیں اور روم کے بادشاہ حسب ونسب کا خیال رکھتے ہیں اور آپ کے نبیؐ دین کا لحاظ کرتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ ان تین طریق میں سے جس کو چاہو اپنا لو۔ (الطّریف للادیب الظریف)

فقہ حنفی کی قبولیت

اس امت میں سولہ فقہیں رائج ہوئیں اور ان کی خوب تقلید ہوتی رہی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان کے پیروکار کم ہوتے گئے۔ بالآخر چار فقہیں رہ گئیں اور وہی مشہور ہوئیں۔ گویا رحمت کی بارش ہوئی اور پانی کئی نالیوں میں بہنے لگا۔ بعد میں سمٹتے سمٹتے چار نہروں کی شکل میں بہنے لگا۔

اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر فقہ پر عمل کرنا ہی ہے تو پھر چار کیوں ہیں۔ اس کے جواب کیلئے ایک مثال پر غور کریں کہ ایک آدمی کے دس بچے ہوں اور ایک ایک کر کے مرتے رہیں اور باقی چار بچ جائیں۔ پھر بعد میں وہ آدمی خود بھی مرجائے تو جائیداد چار میں ہی تقسیم کیوں ہوگی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کے بیٹے تو دس تھے اور جائیداد صرف چار میں کیوں تقسیم ہوگی، تو یہی جواب آئے گا کہ "جی اللہ کی مرضی" ...... اسی طرح "فقہیں چار ہی کیوں" کا جواب بھی یہ ہے کہ جی اللہ کی مرضی۔

اللہ نے ان چار فقہوں میں سے فقہ حنفی کو زیادہ قبولیت عطا فرمائی۔ (خطبات فقیر ج13 ص100)

چند سبق آموز فصیح جملے

ایسے فصیح و بلیغ ہوتے ہیں کہ جن کی حلاوت ولذت انسان کو رہتی زندگی تک ملتی ہے، نیز وہ عبارات و جملے عربی ادب کا عمدہ اور اعلیٰ نمونے بھی ہوتے ہیں۔ ایسے ہی چند جملے وعربی عبارات مع ترجمے پیش خدمت ہیں۔

1۔ ''اَلْكَرِيْمُ اِذَ وَعَدَ وَفٰى''

(شریف آدمی جب وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا بھی کرتا ہے)۔

2۔ ''مَنْ اَكْثَرَ الرُّقَادَ حُرِمَ الْمُرَادَ'' (جو زیادہ سوئے گا وہ مراد سے محروم رہ جائے گا۔ اس لئے چار گھنٹے سے کم اور چھ گھنٹے سے زیادہ نہیں سونا چاہیئے۔

3۔ ''مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ''

(جو کسی پر ہنسے گا تو اس پر بھی ہنسا جائے گا یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے)

4۔ ''مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ''

(جس کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا تذکرہ زیادہ کرتا ہے۔)

5۔ ''حُبُّ الشَّيْءِ يُعْمِيْ وَ يُصِمُّ'' (شے کی محبت اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے)

6۔ ''مَنْ حَفِرَ بِئْرًا لِاَخِيْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِيْهِ''

(جو دوسروں کے لئے کنواں کھودے گا اس میں وہ خود گرے گا۔)

7۔ ''اُطْلُبُ الْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ اُطْلُبُ الرَّفِيْقَ قَبْلَ الطَّرِيْقِ''

(مکان خریدنے اور رہائش اختیار کرنے سے قبل پڑوسیوں کو دیکھو وہ کیسے ہیں؟ اور سفر پہ جانے سے قبل اچھا دوست ساتھ لے لو۔)

8۔ ''فَافْهَمْ وَاغْتَنِمْ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ''

(اسے سمجھو، غنیمت خیال کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ)۔

8۔ ''وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلُ'' (ہمارے اقوال کے نگہبان ونگران اللہ ہی ہیں)

10۔ ''وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْہِ ذَرَّۃٌ مِثْقَالٍ''
(اس کی حقیقت اللہ کو معلوم ہے جس پر ذرہ بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔)

11۔ ''وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ، اِلَیْہِ یَرْجِعُ الْمَالُ وَالْمَابُ''
(اصل حقیقت اللہ بہتر جانتے ہیں جس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔)

12۔ ''اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ''
(جو تجھ پر احسان کرے تو بھی اس پر احسان کر۔)

13۔ ''اَلْاِنْسَانُ عَبْدُ الْاِحْسَانِ'' (انسان احسان کا غلام ہوتا ہے)

14۔ ''اَلنَّاسُ اَعْدَاءٌ لِمَا جَهِلُوْا''
(انسان اس چیز کا مخالف ہوتا ہے جس سے وہ ناواقف ہے۔)

15۔ ''فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا'' (کم ہنسو اور زیادہ رویا کرو)

16۔ ''مَنْ سَکَتَ نَجَا'' (جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔

17۔ ''حُبُّ الدُّنْیَاءِ رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ'' (ہر خطاء کی جڑ دنیا کی محبت ہے)

18۔ ''مَا فَهِمَ الْقُرْاٰنَ اِلَّا الْاَعْرَجَانِ، اَحَدُهُمَا زَمَخْشَرُ وَ ثَانِیْهُمَا مِنْ جُرْجَانَ''
(دو لنگڑوں کے علاوہ کسی نے صحیح معنی میں قرآن نہیں سمجھا، ایک علامہ جار اللہ زمخشریؒ اور ایک علامہ عبدالقاہر جرجانیؒ (کیونکہ یہ دونوں بلاغت کے زیادہ ماہر تھے)

19۔ ''اَلْبَعْرَۃُ تَدُلُّ عَلَی الْبَعِیْرِ وَ نِشَانُ الْاَقْدَامِ یَدُلُّ عَلَی الْمَسِیْرِ، فَخَلْقُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَکَیْفَ لَا یَدُلُّ عَلَی اللَّطِیْفِ الْخَبِیْرِ''
(مینگنی گزرے ہوئے اونٹ پر دلالت کرتی ہے اور قدموں کے نشانات راہ چلتے مسافر کی خبر دیتے ہیں تو آسمان وزمین کی تخلیق کیونکر خالق وصانع پر دلالت نہیں کرے گی۔

20۔ ''اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْکَلَامُ''
(جب انسان کی عقل مکمل ہوتی ہے تو فضول باتوں میں کمی آجاتی ہے۔)

21۔ ''لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰکِنَّ الْاَمْرَ بَیْنَ بَیْنَ'' (نہ جبریہ مذہب صحیح ہے

اور نہ ہی قدریہ مذہب درست ہے بلکہ اہل سنت والجماعت کا مسلک اصح ہے۔

22۔"النحوفِیْ الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِیْ الطَّعَامِ"

(علم نحو کلام اور گفتگو کے لئے اتنا ضروری ہے جتنا کھانے کے لئے نمک۔)

23۔"اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَ الْکَذِبُ یُھْلِکُ"

(سچائی نجات دیتی ہے اور جھوٹی بات ہلاکت کی دعوت دیتی ہے۔)

24۔"اَلْجِنْسُ یَمِیْلُ اِلَی الْجِنْسِ" (جنس جنس کی طرف مائل ہوتا ہے)

25۔"اِذَا تَقَرَّرَ الْکَلَامُ عَلَی السَّمْعِ تقرَّبَ فِیْ الْقَلْبِ"

(جب ایک بات کو بار بار کہا جائے تو وہ قلب میں اتر جاتی ہے۔

26۔"اَلْاِفَادَۃُ اَوْلٰی مِنَ الْاِعَادَۃِ"

(جدید فائدے کی بات کرنا پرانی باتوں کو بار بار دہرانے سے بہتر ہے۔

27۔"ضَرْبُ الصِّبْیَان کَالْمَاءِ فِیْ الْبُسْتَان"

(تعلیم وتربیت کیلئے بچوں کو مارنا اتنا مفید ہے جتنا باغ میں پانی ڈالنا سودمند ہے)

28۔"اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ کَنَھْرٍ بِلَامَاءٍ اَوْ کَشَجَرَۃٍ بِلَاثَمَرٍ"

(عمل کے بغیر علم اس نہر کی طرح ہے جس میں پانی نہیں ہے یا اس درخت کی طرح ہے جو پھل سے خالی ہے)

29۔"قَالَ الشبلیؒ "الصُّوْفِیْ مَنْ لَبِسَ الصُّوْفَ علی الصَّفَا وَسَلَکَ طَرِیْقَ الْمُصطَفٰی وَکَانَتِ الدُّنیا عِنْدَہٗ خَلْفَ الْقَضَا"

(علامہ شبلیؒ فرماتے ہیں کہ صوفی وہ ہیں جو پاک قلب کے ساتھ سوت کا کپڑا پہنے، صراط مستقیم پر چلے اور دنیا سے منہ موڑ لے۔

30۔"اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی وَاِذا قَدَرَ عَفَا" (شریف انسان جب وعدہ کرتا ہے تو پورا بھی کرتا ہے اور اگر مجرموں و کمزوروں پر قادر ہو تو معاف کر دیتا ہے)

31۔"الصُّوْفِیُ ھُوَ الَّذِیْ لَا یَمْلِکُ وَلَا یُمَلِّکُ"

(صوفی وہ ہیں جو نہ کسی چیز کا مالک بنتے ہیں اور نہ ہی کسی کو مالک بناتے ہیں)

32۔"اَلصُّوْفِیُّ هُوَ الَّذِیْ صَفَا مِنَ الْكَدَرِ وَامْتَلَا مِنَ الْفِكْرِ وَانْقَطَعَ اِلَی اللهِ مِنَ الْبَشَرِ وَاسْتَوٰی عِنْدَهُ الذَّهَبُ وَالْمَدَرُ"

(صوفی وہ ہیں جو برائیوں سے پاک ہوں، ذکر و فکر کی طرف متوجہ ہوں، مخلوق سے قطع تعلق کر کے خالق سے تعلق جڑا ہوا ہو اور ان کے نزدیک کوٹھیاں اور جھونپڑیاں برابر ہوں)

33۔"اَلتَّصَوُّفُ هُوَ حِفْظُ الْحَوَاسِ، وَ مُرَاعَاةُ الْاَنْفَاسِ، وَ بَذْلُ الْمَجْهُوْدِ فِیْ طَلَبِ الْمَقْصُوْدِ، وَالْاُنْسُ بِالْمَعْبُوْدِ، وَالْاِشْتِغَالُ بِالْمَفْقُوْدِ"

(تصوف حواس کی حفاظت، انفاس کی رعایت، طلب مقصود میں حد سے زیادہ محنت، معبود حقیقی کے ساتھ انسیت اور شے مفقود کے ساتھ مشغولیت کا نام ہے)

34۔"كُلْ مَا تَشْتَهِيْهِ نَفْسُكَ، وَالْبَسْ مَا تَشْتَهِيْهِ النَّاسُ"

(جو جی میں آئے کھاؤ لیکن پہنو وہ جو لوگوں کو پسند آئے۔)

35۔"اَلْحَرْكَةُ بَرْكَةٌ وَالتَّوَانِیْ هَلَكَةٌ"

(حرکت میں برکت اور سستی میں ہلاکت ہے)

36۔"مَنْ لَمْ يَحْتَرِفْ لَمْ يَعْتَلِفْ"

(جو محنت نہیں کرے گا وہ پھل سے محروم رہے گا)۔

37۔"مِنَ الْخُذْلَانِ مُسَامِرَةُ الْاَمَانِیْ وَمِنَ التَّوْفِيْقِ بُغْضُ التَّوَانِیْ"

(قصے کہانیوں میں مشغول رہنا شرمندگی اور محرومی کی نشانی ہے جبکہ سستی اور کاہلی سے بغض ہونا توفیق کی دلیل ہے۔

38۔"اَلْكَرِيْمُ اِذَا سُئِلَ اِرْتَاح. وَاللَّئِيْمُ اِذَا سُئِلَ اِرْتَاعَ"

(شریف انسان سے جب مانگا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے اور اگر کمینے سے مانگا جائے تو وہ کانپتا ہے۔

39۔ ''قَوْلُ الْعَاقِلِ سَدِيْدٌ وَفِعْلُهُ حَمِيْدٌ''
(عقلمند انسان کی گفتگو صحیح اور فعل اچھا ہوتا ہے)۔

40۔ ''قَوْلُ الْجَاهِلِ سَقِيْمٌ وَ فِعْلُهُ ذَمِيْمٌ''
(جاہل انسان کا قول کمزور اور فعل قابل مذمت ہوتا ہے۔)

41۔ ''وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَان''
(اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور اسی پر مکمل بھروسہ کیا جاتا ہے۔)

42۔ ''قال علیؓ ''وَ بِالْعِجْزِ وَالْكَسْلِ تَوَلَّدَتْ الْفَاقَةُ وَ نَتَجَتِ الْهَلَكَةُ''
(حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ سستی اور کاہلی سے فقر و فاقہ میں اضافہ ہوتا ہے اور ہلاکت و مصیبت آتی ہے)

43۔ ''عَزّ مَنْ قَنَعَ وَذَلَّ طَمَعَ''
(جس نے قناعت سے کام لیا وہ عزت پا گیا اور جس نے لالچ کا مظاہرہ کیا وہ ذلیل ہو گیا)

44۔ ''سَمِّنْ كَلْبَكَ يَا كُلُكَ''
(اپنے کتے (دشمن) کو کھلا پلا کے موٹا کرتا کہ وہ تجھے کھا جائے۔)

45۔ ''اَلْمَرْءُ يَقِيْسُ عَلٰى نَفْسِهٖ''
(انسان دوسروں کو اپنے آپ پر قیاس کرتا ہے)

46۔ ''لِكُلِّ مَقَامٍ مَقَالٌ'' یعنی ہر جگہ اعتراض کی گنجائش ہے۔

47۔ ''لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ'' ہر گری پڑی چیز کو اٹھانے والا ہے۔

حیوانات اور غیر جاندار چیزوں کی کنیت والقابات

جس طرح انسان کی کنیت اور القابات ہوتے ہیں۔
اسی طرح حیوانات و دیگر غیر جاندار چیزوں کی کنیت اور القابات بھی ہوتے ہیں، یہاں چند حیوانات اور غیر جاندار چیزوں کی کنیت اور القابات پیش خدمت ہیں۔

نمبر شمار	نام حیوان/ غیر جاندار	کنیت/ لقب	نمبر شمار	نام حیوان/ غیر جاندار	کنیت/ لقب
1	شیر	ابوالحارث	2	روباہ (لومڑی)	ابوالحصن
3	گرگ (بھیڑیا)	ابوجعدہ	4	پلنگ	ابوعون
5	قاطر	ابوالاثقال	6	خروس	ابویقظان
7	مرغابی	ام حفصہ	8	سوسک	ام سالم
9	کفتار	ام عامر	10	الاغ	ابوزیاد
11	بلی (گربہ)	ام خداش	12	چوہا (موش)	ام فاسد
13	دینار	ابوالفضل وابوالحسن	14	درہم	ابوکبر۔ابو صالح
15	نمک	ابوصابر	16	برنج	ابولؤلؤۃ
17	گردو	ابومقاتل	18	تخم مرغ	ابوالاصفر
19	ترید	ابوراجع	20	چوبک	ابوالفقاء
21	روٹی (نان)	ابوجابر	22	گوشت (لحم)	ابوخضیب
23	پنیر	ابومسافر	24	پانی	ابوحیان
25	ہلیم	ام جابر			

(کشکول ص ۴۹۶)

علامہ بہاء الدین

علامہ بہاء الدین محمد عاملی معروف بہ شیخ بہائی ۱۷/ ذوالحجہ ۹۵۳ھ/ جنوری ۱۵۴۷ء بروز بدھ بعلبک (دوسرے قول کے مطابق قزوین) میں پیدا ہوئے اور ۱۲ شوال المکرّم ۱۰۲۰ھ/ اگست ۱۶۲۱ء میں وفات پائی، مشہد ایران میں مزار ہے۔ اسی

(80) سے زائد تالیفات ہیں جن میں سے چند مشہور یہ ہیں۔ ا۔ جامع عباسی، یہ فارسی میں فقہ پر ہے۔ ۲۔ زبدۃ فی الاحوال۔ ۳۔ فوائد الصدیہ فی علم العربیہ۔

۴۔ کشکول بہائی۔ یہ کتاب ۶۶۸ صفحات پر مشتمل ہے، مترجم بہمن رازانی ہیں، اصل کتاب تو عربی میں ہے لیکن بہمن رازانی نے اسے فارسی میں منتقل کیا ہے۔

حدیث بخاری سے قبل غسل اورنماز

ابن عدی فرماتے ہیں کہ عبدالقدوس بن ہمام کا بیان ہے کہ میں نے بہت سے مشائخ سے سنا ہے کہ امام بخاریؒ صحیح بخاری کے ہر ترجمہ کے لئے دو رکعت نماز ادا کرتے تھے (تہذیب۔ سیر اعلام النبلاء۔ ہدی الساری مقدمہ صحیح بخاری)۔

عمر بن محمد بجیر البجیر ی کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے فرمایا میں نے یہ کتاب مسجد حرام میں لکھی، ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے استخارہ کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور جب تک اس کی صحت کا یقین نہیں ہوا اس کتاب میں درج نہیں کیا۔ (ہدی الساری)

علامہ نواب قطب الدین خاں دہلویؒ شارح مشکوٰۃ شریف لکھتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے یہ کتاب سولہ سال کی مدت میں لکھی ہے، ہر حدیث کے لکھنے سے پہلے غسل کرتے، دو رکعت نفل پڑھتے، پھر ایک حدیث لکھتے، پھر اسی طرح دوسری اور تیسری ہکذا۔

لمبی عمر پانے والے

ابن جوزیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ کی عمر 1000 سال، شیثؑ بن آدم کی عمر 900 سال، مہلائیل بن شیثؑ کی عمر 895 سال، ادریسؑ بن مہلائیلؑ کی عمر 395 سال، ھود بن ادریسؑ کی عمر 962 سال، متوشلخ بن ھودؑ کی عمر 960 سال، نوحؑ بن متوشلخ کی عمر 1450 سال لقمان حکیم کی عمر 350 (بعض

آثار کے مطابق دو ہزار سال)، اکثم بن صیفی کی عمر 360 سال، سطیح کی عمر 700 سال، قسؓ بن ساعدہ کی عمر 700 سال، لبید بن ربیعہ کی عمر 120 سال، ''درید بن الصمۃ کی عمر 170 سال، عدی بن حاتم کی عمر 220 سال، زہیر بن جنادہ کی عمر 220 سال، عبدالمسیح بن نفیلہ کی عمر 320 سال، سلمان فارسیؓ کی عمر 250 سال اور عبیدہ بن شریہ جرہمی کی عمر 300 سال تھی۔ (الطریف للادیب الظریف)

انقلاب کرغزستان و پولینڈ

جب ظلم حدود پار کر لیتا ہے، علانیہ گناہ کیا جاتا ہے اور مخلوق خدا کو تختہ مشق بنایا جاتا ہے تو اللہ کا عمومی عذاب آتا ہے اور متکبرین و جبارین کو منطقی انجام تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

دیکھئے روس کے تابع فرمان ملک کرغزستان میں بدامنی، مہنگائی، دھوکہ دہی، خانہ جنگی اور افسران کی عیاشی حد سے بڑھی تو عوام سڑکوں پر نکل آئے اور 7 اپریل 2010ء میں ملک کے صدر فرمان بیگ باقیوف اور وزیراعظم فرار ہونے پر مجبور ہو گئے اور ملک پر عوام کا قبضہ ہو گیا۔ یہی صورتحال پولینڈ میں تھی اس لئے 10 اپریل 2010ء میں پولینڈ کا طیارہ گر کر نمونہ عبرت بن گیا جس میں سوار پولش صدر اور تینوں فوجی سربراہان سمیت 97 افراد ہلاک ہو گئے۔

گستاخ رسول خاکستر ہو گیا

شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخیاں کرنے کی کہانی پرانی ہے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں شروع کیں اور گستاخان رسول منطقی انجام تک پہنچنے لگے پھر بھی یہ دشمنان دین باز نہیں آئے اور وقفہ وقفہ سے یہ مکروہ فعل جاری رکھا۔

موجودہ دور میں اگست 2005ء کو ڈنمارک کے معروف اخبار ''جیلنڈر پوسٹن'' نے پہلی مرتبہ گستاخانہ خاکے شائع کئے پھر اس کی تقلید میں ڈنمارک کے دیگر اخبارات نے بھی یہ خاکے 30/ستمبر 2005ء میں شائع کردیئے، یہ خاکے سوئیڈن کے کارٹونسٹ ''لاکس ولکس'' اور ڈنمارک کے کارٹونسٹ ''کرٹ ویسٹر گارٹ'' نے بنوائے، کرٹ کا اصل تعلق آئر لینڈ سے ہے، جب یہ خاکے اخبارات میں شائع ہوئے تو 56 اسلامی ممالک نے ان کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا۔

القاعدہ نے ان کے قتل پر ایک لاکھ ڈالرز انعام رکھا اور بہت سے عاشقان رسول نے ان کو قتل کرنے کی کوشش کی لیکن سخت حفاظتی انتظامات کے باعث ناکامی ہوئی، بالآخر قدرت نے کرشمہ دکھایا، فروری 2010ء کو ''کرٹ ویسٹر گارٹ'' کے گھر میں آگ لگی اور وہ زندہ جل کر مر گیا، مرتے ہی شکل تبدیل ہوگئی اور بگڑی ہوئی شکل نے دیگر 11 گستاخان رسول کو خبردار کیا کہ شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے۔ اس کی اطلاع بی بی سی لندن، عربی روزنامہ صحیفۃ الوفاق، روزنامہ امت کراچی 5/مارچ 2010ء روزنامہ عوام کراچی 6/مارچ 2010ء نے دی۔

پاؤں ہلا کر جواب دیا کہ مزہ تو اب بھی آرہا ہے

ایک آدمی ساحل سمندر کے قریب بیٹھ کر اور پاؤں کے اوپر پاؤں رکھ کر سمندر کا دلکش منظر دیکھنے لگا، اس دوران ایک عقلمند آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میاں یہاں بیٹھ کر وقت ضائع کرنے کے بجائے شہر میں جا کر کچھ دولت کماؤ اور زندگی سنوارو۔

اس پر پاؤں ہلانے والا شخص بولا کہ دولت جمع کرنے کا فائدہ کیا ہوگا؟ عقلمند نے جواب دیا کہ جب دولت تمہارے پاس آئے گی تو لوگ تمہاری عزت کریں گے۔

تمہارا شمار امراء میں ہوگا، وزارت بھی ملنے کا امکان ہے، شادی کے لئے خوبرو لڑکی ملے گی اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔

پاؤں ہلانے والے نے پھر پوچھا کہ یہ سب کچھ ملنے کے بعد کیا ہوگا؟ عقلمند نے جواب دیا کہ مزہ آجائے گا۔

اس پر دوسرے نے فوراً جواب دیا کہ اگر یہ سب کچھ کرنے کے بعد مزہ ہی لینا ہے تو مزہ تو اب بھی آرہا ہے یہ کہہ کر پاؤں ہلا کر مزہ لینے لگا، پتہ چلا کہ دنیا میں دولت جمع کرنے کا مقصد مزہ لینا نہیں ہے بلکہ خدائے وحدہ لا شریک لہ کو راضی کرنا ہے، مزہ تو آخرت میں لینا ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی

1965ء میں سنا کرتے تھے کہ خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرو ورنہ 1970ء میں بھوکے مرجاؤ گے۔ 1970ء بھی آگیا پھر سنتے تھے کہ اگر 1980ء تک خاندانی منصوبہ بندی نہ کی تو انسان انسانوں کو کھایا کریں گے، 1980ء بھی آگیا۔ پھر کہا کرتے تھے کہ 1990ء تک اگر منصوبہ بندی نہ کی تو پھر لوگ اپنے بچوں کو کاٹ کر کھایا کریں گے، 1990ء بھی آگیا۔ اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ جو نعمتیں آج دے رہے ہیں وہ 1960ء والے انسان کو نصیب ہی نہ تھیں۔ دیکھا اللہ تعالیٰ رزق بھی بڑھا دیتا ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام تھے تو دنیا میں ایک آدمی کا رزق تھا اور آج اربوں کھربوں انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اتنے انسانوں کا رزق عطا فرما دیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں کیا یہ معدنیات نکلتی تھیں، نہیں نکلتی تھیں۔ جب انسان تھوڑے تھے زمین کے خزانے بھی تھوڑے نکلتے تھے۔ جب پھیل گئے اللہ تعالیٰ نے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ سبحان اللہ۔ (خطبات فقیر ج 1 ص 82)

میں نے کب کہا کہ یہ صحیفہ آسمانی ہے

ایک معترض نے اعتراض کرتے ہوئے شاعر مشرق علامہ محمد اقبال سیالکوٹیؒ سے کہا کہ آپ کی فلاں تصنیف میں متعدد غلطیاں ہیں، اس پر شاعر مشرقؒ نے فوراً

جواب دیا کہ میں نے کب یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ تصنیف آسمانی کتاب ہے، آسمانی کتب ہی غلطیوں اور لغزشوں سے منزہ ہوتی ہیں۔

سات انمول باتیں

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سات باتوں کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حکم تو یہ دیا کہ

1- میں فقراء و مساکین سے محبت کروں اور ان سے قریب رہوں۔

2- دوسرا حکم یہ دیا کہ میں اس شخص کی طرف دیکھوں جو (دنیاوی اعتبار سے) مجھ سے کمتر درجہ کا ہے اور اس شخص کی طرف نہ دیکھوں جو (جاہ و مال اور منصب میں) مجھ سے بالاتر ہے۔

3- تیسرا حکم یہ دیا کہ میں قرابت داروں سے ناتے داری کو قائم رکھوں اگر چہ کوئی (قرابت دار) ناتے داری کو منقطع کرے۔ 4- چوتھا حکم یہ دیا کہ میں کسی شخص سے کوئی چیز نہ مانگوں۔

5- پانچواں حکم یہ دیا کہ میں (ہر حالت میں) حق بات کہوں اگر چہ وہ (سننے والے کو) تلخ معلوم ہو۔

6- چھٹا حکم یہ دیا کہ میں خدا کے دین کے معاملہ میں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں۔ 7- اور ساتواں حکم یہ دیا کہ میں کثرت کے ساتھ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کہا کروں، کیونکہ یہ کلمات اس خزانہ میں سے ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہیں۔ (احمد)

تین سنتوں کا ثواب فرائض سے زیادہ

علماء نے لکھا ہے کہ تین سنتیں ایسی ہیں جن کا ثواب فرائض سے زیادہ ہے۔

(الف) تہجد کی نماز۔ (ب) ابتداء بالسلام جبکہ جواب دینا واجب ہے۔

(ج) ہدیہ کا ثواب زکوٰۃ سے زیادہ ہے۔ تہجد کی نماز ایسی عبادت ہے جو خیرو القرون سے تا قیامت صلحاء اولیاء میں باقی رہنی ہے کہ اس کے بغیر ولایت نامکمل ہے۔

منٹ میں 9 قرآن پاک پڑھنے کا ثواب

سورۂ فاتحہ: تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب دومرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

آیۃ الکرسی چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔

سورۃ القدر: چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ الزلزال: دومرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ العادیات: دومرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ التکاثر: ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب ہزار آیتوں کے برابر ہے۔

سورۃ الکافرون: چار مرتبہ کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ النصر: چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ الاخلاص: تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔

اگر کوئی مسلمان اتنا پڑھ لے تو نو قرآن شریف اور ہزار آیتوں کے پڑھنے کے برابر ثواب مل سکتا ہے۔

یعنی کم سے کم محنت اور زیادہ سے زیادہ انعام، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اس امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ان تمام سورتوں کو پڑھ کر آپ اپنے خاندان کے مرحومین اور تمام مسلمان مرحومین کی ارواح کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔

ہدایت: کوئی بھی نفلی عمل فرض کا بدل نہیں ہوسکتا اس لئے تمام فرائض اور بالخصوص نماز کا بہت اہتمام رکھیں اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچیں۔ اللہ پاک ہم سب کی حفاظت فرمائیں اور محض اپنے فضل وکرم سے ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائیں۔ آمین (محاسن اسلام شمارہ نمبر 53)

بھیڑیئے نے مرغ کو ہضم کر لیا

ایک بھیڑیا بھوک کی حالت میں نکلا اور خوراک تلاش کرنے لگا، اس دوران ایک بڑا مرغا نظر آیا۔ مرغ کو دیکھ کر بھیڑیئے نے یہ عزم کیا کہ اسے ہر صورت میں کھا کر پیٹ بھرنا ہے، البتہ اس کے لئے کچھ بہانہ چاہئے ورنہ جنگل کے درندے مجھے ظالم کہیں گے، یہ سوچ کر بھیڑیئے نے مرغ کو بلایا اور کہا کہ مجھے باوثوق ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ تم نے مجھے ایک سال پہلے گالی دی ہے؟ اس پر مرغ نے جواب دیا کہ جناب ذرا باوثوق ذرائع کیا ہیں بتائیں تاکہ میں اس پر غور کرسکوں، بھیڑیئے نے جواب دیا کہ وہ خفیہ ذرائع ہیں اس لئے منظر عام پر لانا مشکل ہے، اس کے جواب میں مرغ نے کہا کہ جناب میری عمر چھ ماہ ہے تو میں نے ایک سال پہلے آپ کو گالی کیسے دی؟ یہ جواب سن کر بھیڑیئے نے کہا کہ پھر گالی دینے والا تمہارا باپ یا دادا ہوگا۔ یہ کہہ کر مرغ کو ہضم کر لیا۔

بگڑتی ہے جس وقت ظالم کی نیت نہیں کام آتی دلیل اور حجت

یہی حال امریکہ اور طالبان کا ہے کہ امریکہ نے خفیہ ذرائع کو خفیہ رکھ کر تمام الزامات طالبان پر لگادیئے اور 2001ء کو افغانستان پر فضائی و زمینی حملہ کر کے طالبان کی حکومت ختم کر دی۔

دوسروں کے لئے گڑھا کھودنے کا واقعہ

زید نے دیکھا کہ بکر کی دولڑکیاں بہت ہی خوبصورت ہیں لیکن انہیں بآسانی حاصل کرنا مشکل ہے، ایک دن زید بادشاہ کے پاس پہنچا اور کہا کہ بکر کی دولڑکیاں بہت ہی خوبرو ہیں، اگر آپ میرے منصوبہ پر عمل کریں گے تو وہ لڑکیاں مل جائیں گی لیکن ایک مجھے دینی ہوگی۔

یہ کہہ کر زید نے بادشاہ کو بتایا کہ آپ بکر کو بلا کر کہیں کہ مجھے چوبیس گھنٹوں

کے اندر دومن سونا و جواہرات چاہئے، یا تو لا کر دو ورنہ تمہاری لڑکیاں چھین لی جائیں گی، بادشاہ نے لالچ میں آکر بکر کو بلایا اور مذکورہ بات بتائی، اس پر بکر افسردہ گھر گیا اور رونے لگا کہ دومن سونا دینا مشکل ہے اس لئے لڑکیاں ہاتھ سے نکل جائیں گی، جب اس کی اطلاع مذکورہ لڑکیوں کو ملی تو انہوں نے چوبیس گھنٹوں کے اندر دومن سونا لا کر دے دیا کیونکہ ان کے تعلقات جنات سے تھے۔

اسی طرح زید اور بادشاہ نے ان لڑکیوں کو حاصل کرنے کے لئے اور بھی مختلف منصوبے بنائے جو ناکام ہو گئے، بالآخر زید کے ذہن میں ایک ترکیب آئی اور بادشاہ کو کہا کہ آپ بکر کو بلا کر کہیں کہ قبر میں جا کر آپ کے والد صاحب کی خیریت دریافت کر کے آیئے، بادشاہ نے بکر کو بلایا اور کہا کہ فلاں قبرستان میں میرے والد صاحب کی قبر ہے، قبر کی کھدائی ہوگی اور آپ کو وہاں ڈال دیا جائے گا اور کل آپ وہاں سے نکل کر آئے اور والد صاحب کی خیریت بھی بتایئے۔ یہ منصوبہ سن کر بکر بے حد افسردہ ہوا اور رو رو کر گھر گیا، لڑکیوں نے کہا کہ فکر نہ کرو تم قبر میں چلے جاؤ اللہ کوئی صورت نکال لیں گے، ادھر ان لڑکیوں نے جنات کی مدد سے اپنے گھر سے قبر تک سرنگ بنائی، جونہی قبر کھود کر بکر کو اس میں ڈال دیا گیا تو وہ سرنگ سے گھر پہنچ گیا، زید اور بادشاہ نے سمجھا کہ اب تو بکر مر گیا ہوگا کیونکہ اوپر سے مٹی ڈال دی گئی ہے۔ لیکن خلاف توقع بکر دوسرے دن بادشاہ کے دربار میں پہنچا اور بتایا کہ الحمد للہ آپ کے والد صاحب خیریت سے ہیں لیکن انہوں نے فرمایا کہ بادشاہ کو کہو کہ فوراً ایک نائی (حجام) کو بھیج دو تاکہ وہ میرے بال وغیرہ صاف کردے۔ یہ سن کر بادشاہ نے زید سے کہا کہ تم بہترین حجام ہو، اس لئے فوراً قبر میں پہنچو اور والد صاحب کے بال وغیرہ صاف کردو۔ پھر بکر کی طرح واپس آجانا۔

زید نے نہ جانے کی بڑی کوشش کی لیکن بادشاہ کا اصرار تھا اس لئے قبر میں جانا پڑا، یوں زید کا قصہ تمام ہو گیا۔ اسی پر عربوں نے یہ جملہ کہا "مَنْ حَفَرَ بِیراً لِاَخِیہٖ فَقَدْ وَقَعَ فِیہٖ" یعنی جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے گا اس میں وہ خود گرے گا۔

ناطہ توڑنے کا نسخہ

دو آدمیوں کے درمیان بے حد دوستی تھی جو ایک بوڑھی عورت کے لئے نا قابل قبول تھی، ایک مرتبہ وہ بوڑھی عورت ان دونوں کے پاس پہنچی اور ان میں سے ایک کو یہ کہہ کر بلایا کہ بہت اہم بات کرنی ہے، جب دوسرا دوست بھی اہم بات سننے کے لئے بوڑھی کے پاس آنے لگا تو بوڑھی نے اسے روک دیا، بالآخر بوڑھی ایک دوست کو تنہائی میں لے گئی اور کہا کہ روٹی کھانے کی چیز ہے، کسی کو نہیں بتانا۔ دوسری طرف دوسرا دوست اس انتظار میں تھا کہ کیا اہم بات ہے دوست تو بتا ہی دے گا لیکن دوست کے نزدیک یہ کوئی اہم بات نہیں تھی اس لئے خاموشی اختیار کی، اس پر دوسرے دوست کو غصہ آیا اور یہ کہتا ہوا ناطہ توڑ لیا کہ تم مجھ سے اہم باتوں کو چھپاتے ہو۔

اونٹ والے

پہلے زمانے میں لوگ سونا چاندی بغرض حفاظت جنگل میں کسی مخصوص درخت کے نیچے چھپا کے رکھا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک شخص نے کچھ سونا کسی جگہ جنگل میں دفن کیا اور چل دیا لیکن اتفاق سے اس وقت وہاں ایک چرواہا اونٹ چرا رہا تھا، اس نے اس اونٹ چرانے والے سے کہا کہ اگر یہ غائب ہوا تو تم ذمہ دار ہو گے، کیونکہ تیرے علاوہ کسی اور نے دیکھا نہیں ہے۔ چند دنوں کے بعد مالک وہاں پہنچا اور دیکھا کہ سارا سونا غائب۔ تو اس نے قاضی عیاض کے پاس مقدمہ دائر کیا، قاضی نے اونٹ چرانے والے سے پوچھا کہ کیا تم اس وقت وہاں اونٹ چرا رہے تھے، اس نے جواب دیا کہ نہ میں اس وقت وہاں تھا اور نہ ہی اپنی زندگی میں کبھی اونٹ چرایا، یہ سن کر قاضی صاحب نے اسے بری کر دیا اور فرمایا جاؤ، ابھی یہ کچھ دور گیا ہی تھا کہ اچانک قاضی صاحب نے پیچھے سے یہ آواز لگائی اے اونٹ والے۔ آواز سنتے ہی اس چلتے آدمی نے مڑ کر دیکھا کیونکہ وہ واقعتاً اونٹ چرانے والا ہے، قاضی صاحب

نے اسے بلایا اور پوچھا کہ تم تو کہہ رہے تھے کہ میں نے زندگی میں اونٹ نہیں چرایا، جاؤ سونا تم نے غائب کیا ہے، فوراً واپس کرو۔ چنانچہ اس نے واپس کر دیا۔

قاضی عیاض کی ذکاوت

ایک آدمی نے جنگل میں کسی جگہ سونا دفن کیا اور جانے لگا، اس وقت وہاں ایک شخص بھی کھڑا تھا، مالک نے کہا کہ اگر یہ سونا غائب ہوتا ہے تو تمہیں واپس کرنا ہے کیونکہ یہ جگہ تیرے علاوہ کسی نے نہیں دیکھی، چند دنوں کے بعد مالک نے وہاں جا کر دیکھا تو سونا غائب ہے، مالک قاضی عیاض کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا سنایا، قاضی صاحب نے اس آدمی سے پوچھا کہ فلاں جنگل میں اس نے جو سونا دفن کیا تھا کیا تو نے اسے غائب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ فلاں جنگل کہاں ہے؟ مجھے تو پتہ ہی نہیں، تو میں سونا کیسے غائب کرونگا، قاضی نے کہا مالک سے کہ اسکو تو وہ جنگل ہی نہیں معلوم اس لئے تم وہاں دوبارہ جا کر تلاش کرو، مالک جنگل کی طرف چل دیا اور دوسرا شخص قاضی کے پاس بیٹھا رہا۔ کچھ دیر کے بعد اچانک قاضی صاحب نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا وہ جنگل تک پہنچ گیا ہوگا؟ اس نے فوراً جواب دیا نہیں، یہ جواب سنتے ہی قاضی صاحب نے اس سے کہا کہ تم تو کہہ رہے تھے کہ مجھے وہ جنگل ہی نہیں معلوم، پھر مسافت کیسے معلوم ہوگئی، فوراً سونا واپس کرو۔ چنانچہ اس نے واپس کر دیا۔

قرأت خلف الامام پر امام اعظمؒ سے مناظرہ

امام اعظم ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے جبکہ دیگر ائمہ خصوصاً امام شافعیؒ کا مؤقف یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت امام اور مقتدی دونوں پر ضروری ہے۔ ایک مرتبہ امام شافعیؒ کے حامی چند علماء امام اعظمؒ کی

خدمت میں پہنچے اور قرأۃ خلف الامام کے متعلق بحث کرنے کی اجازت چاہی۔

امام اعظمؒ نے ان سے پوچھا کہ تم سب بیک وقت بولو گے یا ایک آدمی اپنا مؤقف پیش کرے گا، بقیہ سب سنتے رہیں گے اور اس پر ایک آدمی کا بولنا سب کی نمائندگی ہو جائے گی۔

اس پر آمدہ علماء نے کہا کہ ہم پاگل تو نہیں کہ سب اکٹھے بولنا شروع کردیں تا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے، اس کے بعد امام صاحبؒ نے فرمایا کہ بحث ختم ہو گئی کہ اسی طرح امامؒ کی تلاوت سب کی طرف سے کافی ہے۔

امام اعظمؒ اور دھریہ کے درمیان مناظرہ

فرقہ دھریہ کا کہنا ہے کہ دنیا بغیر خالق کے خودبخود وجود میں آ گئی، اس مسئلے پر دھری علماء اور امام اعظمؒ کے درمیان مناظرہ طے ہوا۔ سب لوگ جمع ہو گئے لیکن امام اعظمؒ وقت مقررہ پر نہیں پہنچے جس سے دھری علماء نے کہنا شروع کردیا کہ امام اعظمؒ ڈر گئے اس لئے تو نہیں آئے، بالآخر کافی دیر کے بعد امام اعظمؒ پہنچے اور فرمایا کہ میں تو بروقت گھر سے نکلا لیکن دریا پار کرنے کے لئے کشتی نہیں ملی، اس لئے انتظار کرتا رہا۔

تھوڑی دیر کے بعد دریا میں اچانک ایک دانہ گرا جو درخت بن کر نمودار ہوا پھر درخت خود ہی کٹ گیا اور چند منٹوں کے بعد خود ہی کشتی بن گئی، ظاہر سی بات ہے کہ درخت بننے پھر وہ کشتی میں تبدیل ہونے میں وقت لگا، اس لئے آنے میں تاخیر ہوگئی۔

جب یہ تفصیل دھری علماء نے سنی تو وہ کہنے لگے کہ امام اعظمؒ کا دماغ خراب ہو گیا ہے، خود ہی درخت نکل آنا پھر خود ہی کشتی بننا ناممکن ہے۔ اس پر امام اعظمؒ نے فرمایا کہ جب ایک چھوٹی سی کشتی بغیر صانع کے بن نہیں سکتی تو اتنی بڑی دنیا بغیر خالق کے خود ہی کیسے بن گئی؟ پتہ چلا کہ دنیا کا خالق ہے۔

محبت کی جامع تعریف

ایک شہزادہ گھوڑے کے اوپر سوار ہو کر کہیں جا رہا ہے، اس دوران دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت درخت کے نیچے بیٹھ کر چرخہ چلا رہی ہے، اس بوڑھی کو دیکھتے ہی شہزادے کو اس سے محبت ہو گئی۔

اس بوڑھی سے محبت ہونے کے بعد شہزادہ سوچ رہا ہے کہ محبت کی تعریف کیا ہے؟ شہزادے نے ایک شخص سے پوچھا کہ محبت کی تعریف کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جس کے پاس جوانی کی دولت ہو اس سے محبت ہوتی ہے، شہزادے نے یہ کہہ کر اسے قتل کر دیا کہ یہ تعریف اس بوڑھی پر صادق نہیں آ رہی ہے جس سے مجھے محبت ہو گئی ہے۔

کسی اور نے جواب دیا کہ دولت ہونی چاہئے لیکن یہ تعریف بھی اس بوڑھی پر صادق نہیں آ رہی ہے، اس طرح شہزادے نے ۹۹ آدمیوں کو قتل کر دیا جنہوں نے محبت کی غلط تعریف کی، بالآخر ایک بزرگ نے محبت کی یہ تعریف کی ”جو آنکھوں کو بھائے اور دلوں کو بھائے۔“ یہ تعریف سن کر شہزادے نے اس بزرگ کو اعزاز و اکرام سے نوازا۔

اطمینان قلب بڑی دُعا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ننگا نماز پڑھ رہا ہے، حضرت موسیٰؑ نے اس سے پوچھا کہ اگر کپڑے نہیں ہیں تو اللہ سے مانگو، اس نے جواب دیا کہ عرصہ دراز سے مانگ رہا ہوں لیکن دعا قبول نہیں ہو رہی ہے، یہ سن کر حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے دعا کی یا اللہ اس کی دعا قبول کر، اللہ کی طرف سے وحی آئی کہ اس کی کوئی بھی ایک دعاء قبول کر لی جائے گی۔ حضرت موسیٰؑ نے اس سے کہا کہ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ تمہاری کوئی بھی ایک دعاء قبول کر لی جائے گی۔ اس لئے سوچ سمجھ کر کوئی جامع دعاء کر۔

اس کے بعد یہ بندہ شہر کی طرف نکلا اور دیکھا کہ ایک مالدار آدمی ہے جس

کے پاس عیش وعشرت کے جملہ ممکنہ اسباب و وسائل موجود ہیں، کسی چیز کی کوئی کمی نہیں، دل میں خیال آیا کہ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ مجھے بھی ایسا ہی بنا دے لیکن دعاء سے قبل اس آدمی سے پوچھ لینا چاہئے کہ اس کے پاس کوئی پریشانی تو نہیں ہے، جب اس مالدار شخص سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ جتنی پریشانیاں میرے پاس ہیں شاید کسی اور کے پاس نہ ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے اپنا واقعہ یوں سنایا کہ مجھے اپنی بیوی سے محبت ہے، ایک دفعہ وہ بیمار ہوگئی، بچنے کی کوئی امید نہیں رہی، یہ دیکھ کر میں نے زار و قطار رونا شروع کردیا، بیوی نے کہا کہ تجھے کیا غم ہے کہ میری موت کے بعد تو دوسری شادی کرلے گا۔ یہ سن کر مجھے بے حد ملال ہوا اور میں نے اسے یقین دلانے کے لئے اپنا عضو مخصوص کاٹ ڈالا اور مجھے یقین تھا کہ بیوی مرجائے گی۔ اس کے بعد مجھے شادی نہیں کرنی ہے لیکن اتفاق سے بیوی صحیح ہوگئی جبکہ میں نامرد ہوں، اب وہ میرے سامنے دوسروں سے اپنی خواہش پوری کررہی ہے اور میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔

یہ واقعہ سن کر وہ شخص ناامید ہوکر واپس لوٹا اور راستے میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوگئی، بزرگ نے پریشانی کی وجہ پوچھی اور اس نے سارا ماجرا سنا دیا، اس پر بزرگ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے اطمینان قلب کی دعا کرو۔ یہ سب سے جامع دعا ہے۔ جب یہ دعا قبول ہوگی تو اطمینان قلب کے لئے جتنے سامان ضرورت ہیں وہ خود ہی اللہ مہیا فرمادیں گے۔ ''آلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ''۔

جنت کی ایک نہر میں شہد، دودھ اور شراب طہور

ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں ایک ایسی نہر ہوگی جس میں شراب طہور، شہد خالص اور دودھ تینوں مشروبات ہوں گی، بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اگر وہ نہر دودھ کی ہے تو شہد کیسے ہوگا؟ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس شخص سے کہا کہ دیکھو ایک سر

ہے، اس میں ناک بھی ہے، کان بھی، آنکھیں بھی، دماغ بھی، مغز بھی، منہ بھی، پسینہ اور تھوک بھی، یہ سب چیزیں ایک سر میں ہیں، اسی طرح ایک نہر میں دودھ بھی، شہد بھی اور شراب بھی ہو سکتے ہیں۔

امریکا کے عراق میں جنگی اخراجات

امریکا کے نوبل انعام یافتہ اقتصادی ماہر جوزف ای سٹگلٹز نے انکشاف کیا ہے کہ عراق میں امریکا کے ایک ماہ کے اخراجات 12 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں۔ جوزف کا کہنا ہے کہ اگر امریکا 2017ء تک عراق اور افغانستان میں موجود رہا تو اس دوران امریکی اخراجات 2.7 کھرب ڈالر تک پہنچ جائیں گے۔ جوزف ای سٹگلٹز نے اپنی نئی کتاب میں انکشاف کیا ہے کہ عراق اور افغانستان میں جنگی اخراجات کے لئے حاصل کی گئی رقومات پر امریکا کو 816 ارب ڈالر کا سود الگ کرنا ہوگا۔ ''تھری ٹریلین ڈالر وار'' نامی کتاب میں بتایا گیا ہے کہ 2008ء کے مالی سال کے اختتام تک دونوں جنگوں کی وجہ سے امریکی بجٹ 845 ارب ڈالر تک چلی جائے گی، کانگریس ریسرچ سروس کے مطابق 2007ء میں امریکی جنگی اخراجات 670 ارب ڈالر تھے جو کہ ویتنام میں 12 سالہ جنگی اخراجات کے برابر ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ جیسے جیسے عراق اور افغانستان میں اتحادی افواج کا جانی نقصان ہوتا جا رہا ہے، جنگی اخراجات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جوزف کا کہنا ہے کہ 2004ء کے مقابلے میں رواں سال جنگی بجٹ میں 155 فیصد اضافہ کا امکان ہے۔ (ق ی اخبار کراچی 11/اپریل 2008ء)

جعلی ڈگری پر ملازمت کی حرمت کا فتویٰ

جعلی ڈگری کے ذریعے ملازمت حاصل کرنے والے شخص نے بیک وقت کئی جرائم کئے جن کی سزا اسے ملنی چاہیئے۔ (الف) اس نے جھوٹ بول کر جعلی ڈگری

کو اصل ڈگری قرار دیا، جھوٹ بولنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (ب) جعلی ڈگری کے ذریعے ملازمت حاصل کر کے اصل حقدار کا حق غصب کیا اس لئے یہ غاصب بھی ہے۔ (ج) قرآن وسنت اور آئین پاکستان میں اس کی ممانعت ہے۔ اس نے ان سب کو پامال کیا اور آئین کی خلاف ورزی کی۔ (د) جعلی ڈگری کے ذریعے نا اہل شخص عہدے پر پہنچ گیا۔ (ہ) اس نے قوم کو دھوکہ دیا۔ (و) جعلی ڈگری میں جن حضرات کے دستخط ثبت ہیں ان پر تہمت باندھی کیونکہ نفس الامر میں انہوں نے دستخط کئے ہی نہیں۔ (ز) پھر وہ شخص اس گناہ کو گناہ نہیں سمجھ رہا ہے اس لئے دوبارہ الیکشن لڑا، گناہ کو گناہ نہ سمجھنا موجب کفر ہے اس لئے (جنگ کراچی ۲۴؍مئی ۲۰۱۰ء کے مطابق) سعودی عرب کے مفتی اعلیٰ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الشیخ اور دیگر ممبران کی طرف سے جعلی ڈگری پر ملازمت حاصل کرنے کو حرام قرار دینے کے بعد لاہور کے متعدد علمائے کرام اور مفتیانِ عظام نے بھی سعودی مفتی اعلیٰ کے فتوے کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو شخص اپنی جعلی ڈگری کی وجہ سے کسی منصب پر فائز اہل افراد کو اس سے محروم رکھتا ہے وہ ایک باصلاحیت آدمی کا حق غصب کرنے کی بناء پر سزا کا مستوجب ہے اس لئے اسے نہ صرف اپنے منصب سے محروم کیا جانا چاہئے بلکہ جھوٹ بولنے کی پاداش میں اسے سزا بھی دی جانی چاہئے۔

ہمارے ملک میں جعلی ڈگریوں پر ملازمتیں اور اعلیٰ عہدوں تک رسائی حاصل کرنے کا چلن باقاعدہ ایک روایت کی شکل اختیار کر گیا ہے اور شاید ہی کوئی شعبہ ایسا ہو جس میں جعلی ڈگریوں والے حقیقی معنوں میں اہل اور قابل افراد کی حق تلفی کا سبب نہ بن رہے ہوں، ہمارے آئین میں نہایت واضح الفاظ میں تحریر ہے کہ اس مملکت خداداد میں کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا اور جب خدا تعالیٰ کی آخری کتاب اس امر کا بہ نص صریح اعلان کر رہی ہے کہ ہر قسم کی ذمہ داری اس کی اہلیت رکھنے والے فرد کو ہی دی جانی چاہئے تو پھر جمہوریت کے نام پر یا کسی اور حیلے سے اس حکم خداوندی کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہئے۔

قرآن نہ بھولنے کے نسخے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت روزانہ آیت "وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ سے يَعْقِلُوْنَ تک" (سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 164۔163) پڑھے قرآن کبھی نہیں بھولے گا۔ (قلیوبی: 253)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ قرآن نہ بھولنے کی کچھ اور صورتیں بھی ہیں جو یہ ہیں:

1۔ روزانہ تہجد کی نماز میں قرآن پڑھا جائے۔ 2۔ روزانہ عام نمازوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد ضم سورۃ کی جگہ ترتیب سے قرآن پڑھا جائے۔

3۔ طواف کے دوران قرآن ختم کیا جائے۔ 4۔ باوضو سوتے وقت روزانہ درج ذیل آیتیں پڑھی جائیں۔ (الف) سورۃ بقرہ از ابتدأ تا آیت نمبر 6 (ب) آیۃ الکرسی تا آیت نمبر 255 (ج) سورۃ بقرہ کی آخری تینوں آیتیں۔

مکھی نے اوباما کی ناک میں دم کر دیا

۲۳ رجون ۲۰۱۰ء کو وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر اوباما تقریر میں مصروف تھے، اتنے میں ایک عجیب الخلقت مکھی آئی اور صدر کے ناک میں دم کر کے رکھ دیا، مکھی کی اس شرارت سے صدر صاحب بے حد پریشان ہوئے اور کئی مرتبہ مکھی کو بھگانے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی بلکہ یہ مکھی کبھی صدر صاحب کے منہ پر زخم کرنے اور کبھی ناک کے سوراخ میں گھسنے کی کوشش کرتی، بالآخر صدر نے تقریر روکی اور ٹھیک نشانہ لگا کر مکھی کو ہلاک کر دیا اور کہا کہ ایک دشمن سے نجات مل گئی۔

جنگ کراچی ۲۵ رجون ۲۰۱۰ء کے مطابق مکھی کی ہلاکت پر حقوق جانور کی تنظیموں نے اظہار افسوس کیا اور صدر صاحب کو بے حد تنقید کا نشانہ بنایا کہ انہوں نے بلا جرم مکھی کو کیوں ہلاک کیا؟ اس طرح مکھی کو ہلاک کرنا حقوق جانور کی کھلی

خلاف ورزی ہے اور اس پر مقدمہ بھی دائر کیا جا سکتا ہے۔

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ امریکہ نے ۳۰ مارچ ۲۰۰۳ء میں جب عراق پر حملہ کیا تھا اور بے تحاشا بمباری کی تھی اس میں بغداد کے چڑیا گھر کے کچھ جانور بھی ہلاک ہو گئے تھے۔ جب یہ خبر منظر عام پر آئی تو اس پر حقوق جانور کی تنظیموں نے اس کا سخت نوٹس لیا تھا اور امریکی انتظامیہ نے معذرت کرتے ہوئے کہا تھا کہ آئندہ احتیاط کی جائے گی۔

اس خبر سے اندازہ لگایا جائے کہ مکھی اور جانور کی جانوں کی جو قدر ہے مسلمانوں کی جانوں کی اتنی قدر بھی ان کے دلوں میں نہیں ہے۔

اس لئے پوری دنیا میں چن چن کر مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور اس کو کار خیر سمجھا جا رہا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اوباما پر ایک حقیر مکھی کو مسلط کر کے یہ بتا دیا کہ جس طرح ایک لنگڑے مچھر نے نمرود جیسے طاقتور بادشاہ کو نمونۂ عبرت بنا دیا تھا۔

اسی طرح کسی بڑے سے بڑے ظالم و جابر کا خاتمہ بھی مکھی سے کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم نے کیا خوب کہا: ”وَ اِنْ یَسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَا یَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ“۔

بڑوں کے پاس تحقیق کا وقت نہیں

شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں کہ جنگل میں خبر پھیل گئی کہ حضرت انسان جنگل میں آیا اور اونٹ کو تلاش کر رہا ہے، یہ خبر سن کر لومڑی کا بچہ بھاگنے لگا۔ کسی نے پوچھا کہ تو کیوں بھاگ رہا ہے وہ تو اونٹ پکڑنے کے لئے تلاش کر رہا ہے، تمہاری اور اونٹ میں کیا مناسبت ہے، لومڑی نے جواب دیا کہ خاموش رہو، اگر کسی نے یہ چغلی کر دی کہ یہ اونٹ کا بچہ ہے تو وہ پکڑ کر لے جائے گا، بڑوں کے پاس تحقیق و تفتیش کا وقت نہیں ہوتا۔ اس لئے عقل مندی یہی ہے کہ گرفتاری میں نہ آؤ۔

دو کاہل

دو آدمی آم کے درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے، اچانک ایک پکا ہوا آم کسی ایک کے قریب گرا اور وہ دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ بھائی یہ آم لے کر میرے منہ پہ تو رکھ دو تا کہ کھاؤں۔ دوسرے نے جواب دیا کہ کل اسی وقت ہم یہاں لیٹے ہوئے تھے اور ایک کتا کھڑا ہو کر میرے منہ پر پیشاب کر رہا تھا لیکن تو نے اسے بھگایا تک نہیں اور آج میں آم لے کر تیرے منہ پر رکھ دوں۔ بتایئے ان دونوں میں سے کون زیادہ کاہل ہے۔

چار سو سال تک مسلسل تلاوت قرآن

10 ویں ہجری میں جب سلطان سلیم کو خلافت ملی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب تبرکات کو مصر سے استنبول لے آئے اور یہ اہتمام کیا کہ ''توپ کاپے سرائے'' میں ان کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک مستقل کمرہ تعمیر کیا اور اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے تھے، اس کے علاوہ اس کمرے میں انہوں نے حفاظ قرآن کو مقرر کیا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں، حفاظ کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں اور ایک جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت آ کر تلاوت شروع کر دیتی تھی۔

اس طرح یہ سلسلہ بعد کے خلفاء نے بھی جاری رکھا، اس طرح دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے جہاں چار سو سال تک مسلسل تلاوت قرآن ہوتی رہی ہے اور اس دوران ایک لمحے کے لئے بھی بند نہیں ہوئی، خلافت کے خاتمے کے بعد یہ مبارک سلسلہ بھی موقوف ہو گیا۔ (جہاں دیدہ شمارہ نمبر 59)

اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا

ایک آدمی کے پاس کلہاڑی ہے لیکن دستہ نہیں وہ درخت کو کہنے لگا کہ تمہارے پاس اتنی شاخیں ہیں، ایک شاخ کی اجازت دیدو تا کہ میں دستہ لگا سکوں، درخت نے

سوچا کہ اگر ایک چھوٹی سی شاخ دیدوں تو کیا فرق پڑے گا، یہ کہہ کر اجازت دیدی۔ جب دستہ لگ گیا تو اس آدمی نے درخت ہی کو کاٹ دیا، اس سے یہ ضرب المثال مشہور ہوگئی۔ ''اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے والی بات ہے۔'' یہی حال ہمارے نادان مسلم حکمرانوں کا ہے جو کسی مسلم ملک پر چڑھائی کے لئے امریکہ کی مدد کر رہے ہیں۔

ایک بوڑھی عورت سے خوش طبعی

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوڑھی عورت جس کا نام حضرت صفیہ بن عبدالمطلب تھا تشریف لائیں (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور میرے والد کی پھوپھی تھیں) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں کی ماں جنت میں بوڑھیاں داخل نہیں ہوں گی وہ سن کر روتی ہوئی واپس چلی گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کہا جاؤ اس کو خبر دو کہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوں گی (بلکہ جوان ہو کر داخل ہوں گی) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے ان کو جوان باکرہ بنایا ہے۔

ماہر چور اور ایفائے وعدہ

ایک دفعہ سلطان محمود غزنویؒ رات کو نکلے تو دیکھا کہ کچھ لوگ کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر مشورے کر رہے ہیں، سلطان بھی وہیں جا کر بیٹھ گئے، چونکہ تصویر کا زمانہ نہیں تھا اس لئے ان لوگوں کو یہ پتہ نہیں یہ بادشاہ ہیں، یہ لوگ چور تھے اور بادشاہ کے گھر میں چوری کرنے کے لئے مشورے کر رہے تھے۔ چوروں کے سردار نے نو وارد آدمی (سلطان محمود غزنویؒ) سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ نو وارد شخص نے جواب دیا کہ میں بھی تمہاری طرح کا ہوں، سردار نے سمجھا کہ یہ بھی چور ہے، اس پر سردار

نے کہا کہ ہر چور ایسا کوئی کمال وفن بتائے جو کسی اور کے پاس نہ ہو ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا کیونکہ ایسا چور جو چوری کے فن وکمال سے ناواقف ہو وہ چوروں کے لئے باعث عار وشرمندگی ہے۔ سردار کے سوال کے جواب میں ایک نے کہا کہ میں کتے کی آواز سمجھتا ہوں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ دوسرے نے کہا میں مٹی سونگھ کر بتاؤں گا کہ خزانہ کہاں ہے؟ تیسرے نے کہا کہ میں جس کو ایک دفعہ دیکھ لیتا ہوں وہ دوبارہ کسی بھی شکل میں اور کتنی ہی لمبی مدت کے بعد آئے اسے دیکھ کر پہچان لوں گا، بالآخر بادشاہ کی باری آئی، بادشاہ نے کہا کہ اگر تم سب پکڑے جاؤ اور جرم کی سزا میں جلاد کے حوالے ہو جاؤ تو اگر میں داڑھی ہلا دوں تو تم سب رہا ہو جاؤ گے، یہ سنتے ہی سردار نے کہا کہ اصل چور تو یہی ہے کہ جس کے پاس ایسا کمال ہے جو کسی اور کے پاس نہیں ہے اس لئے اسے ڈبل حصہ دیا جائے گا۔

بالآخر یہ سب چور بادشاہ کے گھر میں چوری کے لئے گئے اور کتے کی آواز آئی، کتے کی آواز سنتے ہی ایک چور نے کہا کہ کتا کہہ رہا ہے کہ یہاں مالک مکان بھی ہیں۔ لیکن سردار نے اس کی بات مسترد کردی جبکہ اس کی بات صحیح تھی۔ دوسرے چور نے مٹی سونگھ کر خزانے کا پتہ بتا دیا۔ خزانے نکالے گئے اور سب نے مل کر تقسیم کرلیا، حسب وعدہ نووارد شخص (بادشاہ) کو ڈبل حصہ ملا۔

صبح بادشاہ نے پولیس بھیج کر تمام چوروں کو گرفتار کرلیا اور بادشاہ شاہی تاج پہن کر شاہی کرسی میں جلوہ افروز ہوئے اور اپنی شکل تبدیل کردی، جب تمام چور حاضر ہوئے تو کسی کو بھی یہ اندازہ اور وہم نہ تھا کہ یہ رات والا شخص ہے لیکن ایک چور بیٹھے بیٹھے کبھی ہنس رہا تھا اور کبھی رو رہا تھا۔ جب اس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے بتایا کہ یہ بادشاہ ہی ہیں جو گزشتہ رات ہمارے ساتھ چوری میں شریک تھے اور کہہ رہے تھے کہ اگر میں داڑھی ہلا دوں تو تم سب رہا ہو جاؤ گے، ہوسکتا ہے کہ یہ اپنا وعدہ پورا کر کے ہمیں رہا کردے اس لئے ہنس رہا ہوں لیکن چونکہ ہم نے ان کے گھر میں

چوری کر کے بڑا جرم کیا ہے اس لئے ممکن ہے کہ بادشاہ غصے میں سب کو قتل کر ڈالے اس لئے رو رہا ہوں۔ جب تمام چوروں نے حسب وعدہ اپنا اپنا کمال دکھا دیا تو بادشاہ کہنے لگے کہ اگر ایک چور اپنا وعدہ پورا کر کے دکھاتا ہے تو بادشاہ زیادہ حقدار ہیں کہ وہ بھی مقولہ "الکریم اذا وعدو فی" (شریف انسان جب وعدہ کرتا ہے پورا بھی کرتا ہے۔) کے مطابق اپنا وعدہ پورا کرے۔ یہ کہہ کر سب کو رہا کر دیا، یہی حال قیامت کا ہوگا کہ لوگ میدان حشر میں اللہ کی رحمت کی طرف نظر کرتے ہوئے کبھی ہنسیں گے اور کبھی اپنے جرائم اور نافرمانی کی طرف دیکھتے ہوئے روئیں گے۔

ڈنگ مارنا بچھو کی طبیعت ہے

ایک بچھو کو دریا پار کرنا مشکل ہو رہا تھا، کچھوے نے احسان کا معاملہ کرتے ہوئے بچھو سے کہا کہ تم میری پیٹھ پر سوار ہو جاؤ، جب بچھو پیٹھ پر سوار ہو گیا اور آدھا دریا طے کیا تو پیٹھ پر ڈنگ مارنے لگا، کچھوے نے کہا کہ میں احسان کرتے ہوئے تجھے دریا پار کرا رہا ہوں اور تو ڈنگ مار رہا ہے، بچھو نے جواب دیا کہ ڈنگ مارنا میری طبیعت ہے۔ اس لئے مشہور ہے کہ "جَبَل گردد جبل نہ گردد" یعنی اپنی جگہ سے پہاڑ کا ہٹ جانا ممکن ہے لیکن فطرت کی تبدیلی ناممکن ہے۔

ظالم کی مدد اپنی ہلاکت ہے

ایک شیر جال میں پھنس گیا اور بڑی جدو جہد کے بعد بھی آزاد نہ ہو سکا، اس دوران وہاں سے ایک شخص کا گزر ہوا، شیر نے اس شخص سے درخواست کی کہ مجھے اس جال سے آزاد کر دو میں تمہارا احسان مند ہوں گا، اس شخص نے رحم کا معاملہ کرتے ہوئے شیر کو آزاد کر دیا، آزادی ملتے ہی شیر نے اسے پکڑا اور کھانے کی کوشش کی، اس پر اس شخص نے کہا کہ میں تمہارا محسن ہوں اور میں نے ہی تمہیں آزادی دی، شیر نے کہا کہ محسنوں کو کھانا میری فطرت و سرشت میں داخل ہے اس لئے میں اپنی فطرت سے مجبور ہوں۔

جب یہ ماجرا لومڑی نے دیکھا تو لومڑی نے شیر سے کہا کہ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ہے کہ تو اتنا بڑا طاقت ور جانور اس جال میں پھنسا کیسے؟ یہ سنتے ہی شیر نے کہا کہ میں یوں پھنسا تھا دوبارہ پھنس گیا، جب شیر دوبارہ پھنسا تو لومڑی نے اس شخص سے کہا کہ یہاں سے بھاگو کہ ظالموں کے ساتھ احسان کرنا مصیبت کو دعوت دینا ہے۔

علماء کی روٹی مستور ہے

موجودہ پرفتن دور میں علماء کو بوجھ سمجھا جاتا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر مساجد و مدارس نہ ہوتے تو شاید ان کی روٹی بند ہو جاتی اور یہ لوگ بھوکے مرتے حالانکہ اب تک کوئی عالم دین بھوکے نہیں مرے اور نہ ہی کسی مولوی صاحب نے تنگی روزی اور مہنگائی کی شکایت کی اس لئے ادباً کا کہنا ہے کہ تین چیزیں نظر نہیں آتیں جبکہ ان کا وجود ہے، سانپ کے پاؤں، چیونٹی کی آنکھیں اور علماء کی روٹی۔ (کہ وہ کہاں سے آتی ہے؟)

دریا میں آگ اور درخت کا بچہ

شہزادہ گھوڑی پر سوار کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں ایک جگہ اترا اور درخت کے ساتھ گھوڑی کو باندھ کر سو گیا، اتنے میں گھوڑی نے ایک بچہ جنا، جب مالک درخت نے بچہ دیکھا تو بڑا خوش ہوا اور اسے اٹھا کر لے جانے لگا، اتنے میں شہزادے کی آنکھ کھل گئی اور کہنے لگا کہ یہ بچہ گھوڑی سے پیدا ہوا اس لئے یہ بچہ میرا ہے لیکن مالک درخت کا اصرار تھا کہ بچے کو درخت نے جنا ہے لہٰذا بچہ میرا ہے۔
بالآخر ان دونوں کا مقدمہ لومڑی کی عدالت میں پہنچا، لومڑی نے فیصلہ سنانے کے لئے تمام حضرات کو جمع کیا، جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو لومڑی اونگھنے لگی، لوگوں نے کہا کہ اسے تو نیند آ رہی ہے یہ کیا فیصلہ دے گی؟ یہ سن کر لومڑی نے کہا کہ کل رات دریا میں آگ لگی تھی اور میں اسے بجھانے میں مصروف ہو گئی تھی اس لئے نیند

پوری نہ کرسکی اور اب نیند آ رہی ہے، لوگوں نے کہا کہ دریا میں تو آگ لگنا محال ہے، لومڑی نے جواب دیا کہ جس طرح دریا میں آگ لگنا محال ہے اسی طرح درخت سے بچہ پیدا ہونا بھی محال ہے اس لئے بچہ شہزادے کا ہے۔

سبا بن نواس کی وصیت

ولید بن عبدالملک کے زمانۂ خلافت میں لبنان کے پہاڑوں میں ایک غار ملی جس میں سونے کے تخت پر ایک آدمی کی حنوط ہوئی ممی رکھی ہوئی تھی اور اس کے سرہانے ایک سونے کی تختی بھی رکھی تھی جس پر رومی زبان میں لکھا ہوا تھا کہ "میں سبا بن نواس ہوں، عیصو بن اسحاق علیہ السلام کا خدمت گزار رہا ہوں، میں نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے عجائبات دیکھے اور سب سے زیادہ تعجب مجھے اس آدمی پر ہوا جو اپنے آباؤ اجداد کے مزار اور اپنے احباب واعزاء کی قبریں دیکھتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ خود بھی اسی مقام کی طرف روانہ ہونے والا پھر بھی توبہ نہیں کرتا اور موت سے غافل ہے۔

قیصر اور اسکندر چل بسے　　　زال اور سہراب و رستم چل بسے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آزادی یا موت

یہ دوسری جنگ عظیم کی بات ہے کہ برطانوی فوج نے ایک جرمن جاسوس پکڑا، اسے اپنے جرنیل کے سامنے پیش کیا، سمری ٹرائل کے بعد جاسوس کو موت کی سزا سنائی گئی۔ برطانوی جنرل کی ایک عجیب بات یہ تھی کہ وہ مجرم کو دو باتوں میں سے ایک کے انتخاب کا موقع دیتا تھا، وہ فائرنگ سکواڈ کا سامنا کرے یا پھر ایک بڑے سیاہ دروازے سے گزرے، جس کے سامنے بھیانک رنگت کا پردہ لٹکا ہوتا ہے۔ جب سزا کے لئے قیدی کو جنرل کے سامنے لایا گیا تو اس نے جاسوس سے پوچھا "تم اپنے لئے سزا کا کون سا طریقہ پسند کرو گے؟ فائرنگ سکواڈ یا بڑا سیاہ دروازہ؟"

جاسوس تذبذب کا شکار ہو گیا، یہ ایک مشکل فیصلہ تھا، اس نے ایک لمبے وقفے کے بعد گولی سے مرنے کو ترجیح دی، تھوڑی دیر بعد گولیوں کی آوازیں اس کی موت کی تصدیق کر رہی تھیں۔ جرنیل اپنے نائب کی طرف مڑا اور گویا ہوا ''کرنل! لوگ ہمیشہ نامعلوم پر معلوم کو ترجیح دیتے ہیں، یہ ان کا وصف ہے کہ وہ انجانے سے خوفزدہ ہوتے ہیں، ہم نے بہر حال جاسوس کو انتخاب کا موقع دیا تھا۔ ''بڑے دروازے کے پیچھے کیا ہے؟'' کرنل نے پوچھا۔ '' آزادی'' جرنیل کا جواب تھا'' میں چند ہی بہادر لوگوں کو جانتا ہوں جنہوں نے اسے منتخب کیا ہے۔''

صداقت قرآن اور شاہؒ

ایک پادری نے مسلمانوں کو چیلنج دیا کہ میں بائبل کو آگ میں ڈال دیتا ہوں اور مسلمان قرآن کریم کو آگ میں ڈال دیں، جو کتاب جلنے سے محفوظ رہے وہ کتاب برحق ہے اور اس کے ماننے والے حق پر ہیں، اس چیلنج کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اس پادری کے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ میں قرآن کریم کو سینے سے لگا کر آگ میں کود جاؤں گا اور تم بھی بائبل کو سینے سے لگا کر آگ میں کود جاؤ، جو حق پر ہو گا وہ اور اس کی کتاب محفوظ رہے گی۔ پادری اس پر راضی نہ ہوا اور راہ فرار اختیار کی پتہ چلا کہ قرآن کریم کتاب برحق ہے۔

رمضان اور چیزوں کی قیمتیں

رمضان المبارک خالص عبادتوں، تلاوتوں، برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ ہے، اس کی فضیلت ومنقبت پر بہت سی آیتیں، روایتیں اور کتابیں موجود ہیں، مقدس ماہ میں خیرات وصدقات کا بھی بڑا ثواب ہے اس لئے بہت سے اسلامی ممالک اس ماہ میں کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتیں کم کر دیتے ہیں تا کہ خدمت خلق کے ساتھ اطاعت خالق بھی ہو۔ آیئے چند اسلامی ممالک نے کھانے پینے کی چیزوں میں جو

کمی کی ہے اس کا ایک خاکہ پیش کرتے ہیں۔

امسال (رمضان ۱۴۳۱ھ/ اگست ۲۰۱۰ء) U.A.E (عرب امارات) نے کھانے پینے کی اشیاء میں ساٹھ فیصد، سعودی عرب نے تیس فیصد اور بنگلہ دیش نے پانچ فیصد کم کرنے کا اعلان کیا ہے جبکہ قطر نے حکم نامہ جاری کیا ہے کہ بغیر نفع کے سامان فروخت کئے جائیں، کویت نے پچاس فیصد کمی کی اور ایک چیز کی خرید پر دوسری چیز مفت دینے کا اعلان کیا ہے اور انڈیا نے صرف مسلمانوں کے لئے ساٹھ فیصد کمی کی اور دودھ کی قیمت ۲۵ روپے فی کلو مقرر کردی جبکہ چینی کی قیمت بھی ۲۵ روپے فی کلو کردی گئی۔

چالیس ہزار احادیث سے چار حدیث

عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے چالیس ہزار احادیث میں سے صرف چار حدیثوں کا انتخاب کیا اور ان کو معمولات میں شامل کرلیا جو یہ ہیں۔ (الف) مال پر فخر اور تکبر نہ کرنا کیونکہ مال جلد ختم ہونے والی چیز ہے اور تکبر سے اس کا وبال دو چند ہو جاتا ہے۔ (ب) حرام سے بچنا کیونکہ اس سے دنیا و آخرت دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔

(ج) علم نافع حاصل کرنا اگرچہ وہ کمیت کے لحاظ سے کم ہو، علم نافع وہ ہے جس کے مطابق عمل ہو اور غیر نافع علم سے انسان شیطان بن جاتا ہے۔

(د) خواتین کے ہر قول و فعل پر اعتماد نہ کرنا کیونکہ اس سے انسان خواہشات نفسانی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ (روشن ستارے)

ایک بچہ کی قرآنی آیات سے گفتگو

ایک ایسا بچہ جس نے صرف پانچ سال کی عمر میں پورا قرآن مجید صرف یاد ہی نہیں کیا بلکہ اتنی مہارت حاصل کی کہ گفتگو میں بھی قرآنی آیات استعمال کرتا ہے، اس واقعہ کو پڑھ کر ان شاء اللہ آپ میں بھی قرآن مجید پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا۔

جناب محمد حسین السلام علیکم! جواب: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (سورہ یاسین، آیت ۵۸)۔ رب مہربان کی طرف سے سلام کا پیغام آئے۔

سوال: اپنا تعارف کروائیں۔

جواب: انی عبداللہ (مریم، ۳۰) (بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں) اپنا تعارف کروانے کی بجائے انہوں نے قرآن کریم کی آیہ کریمہ سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہا)

سوال: آپ کا مزاج کیسا ہے؟

جواب: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

(نحل، ۱۸، ابراہیم، ۳۴) اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہیں کرسکو گے۔

سوال: آپ کی عمر کیا ہے؟

جواب: وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ (المجادلہ، ۷)

(کوئی پانچ افراد ایسے نہیں ہوتے مگر وہ، اللہ ان میں چھٹا ہوتا ہے) آیہ کریمہ کی مدد سے انہوں نے اپنی عمر "چھ" سال بتلائی۔

سوال: حفظ قرآن کریم کے علاوہ آپ کی دیگر مصروفیات بھی ہیں؟

جواب: وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى (طہ، ۱۸) (اور میں اس سے کچھ اور کام بھی لیتا ہوں) یعنی میں کچھ دوسرے کام بھی کرتا ہوں، مراد یہ ہے کہ حفظ قرآن کے علاوہ آیات کی مدد سے تکلم اور ان سے محاورے کا کام بھی لیتا ہوں)

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ (یٰسین ۶۹) ہم نے ہرگز (اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کو شعر کی تعلیم دی اور نہ ہی ان کے لئے مناسب ہے) یہ آیت اس لئے بیان کی کہ گلستان سعدی و محتشم کاشانی کے اشعار بھی حفظ ہیں۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ (الذاریات، ۴۷) (ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے یعنی اپنی قدرت سے بنایا) سید محمد حسین کی صلاحیتوں سے ایک حیران کن

صلاحیت یہ بھی ہے کہ اپنے والد گرامی کے ہاتھ کے اشاروں سے مطلوبہ آیات کو سمجھ لیتے ہیں اس کے بغیر کہ انہیں کوئی ایک لفظ بھی بتایا جائے۔

سوال: آپ قرآن کریم کو کتنا پسند کرتے ہیں؟

جواب: اِنِّیۡۤ اَحۡبَبۡتُ حُبَّ الۡخَیۡرِ (ص،۳۲) (اسے میں اپنے رب کی خاطر پسند کرتا ہوں یعنی میں اچھی چیزوں کو پسند کرتا ہوں)۔

سوال: شب و روز میں آپ قرآن کریم کی تلاوت کس وقت کرتے ہیں؟

جواب: فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَحِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ (الروم، ۱۷)

(اللہ تعالیٰ پاک ومنزہ ہے، اسی کی تسبیح وتنزیہ کرو، جس وقت شام کرتے ہو اور صبح کرتے ہو) مراد یہ ہے کہ میں رات کو بھی اور دن میں بھی قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں

سوال: آپ حج کیلئے شرف یاب ہوئے تھے، وہاں کے سفر کا کوئی واقعہ بتایئے؟

جواب: وَلِبُیُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیۡهَا یَتَّکِـُٔوۡنَ وَزُخۡرُفًا (الزخرف،۳۴)

(یہاں آل سعود کے شہزادوں کے محلات کی طرف اشارہ ہے جہاں پر سید محمد حسین کا پروگرام منعقد ہوا، لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلۡطٰنٍ (الرحمٰن، ۳۳) (یہاں بھی آپ نے آل سعود کے محلات کی طرف مزید اشارہ کیا ہے)۔

سوال: قرآن شریف کس عمر میں حفظ کرنا شروع کیا؟

جواب: اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمُ اثۡنَیۡنِ، یعنی قرآن کا حفظ دو سال کی عمر میں شروع کیا (سورہ یٰسین)

سوال: آپ نے مکمل قرآن پوری خصوصیات کے ساتھ کتنی عمر میں حفظ کرلیا؟

جواب: یُمۡدِدۡکُمۡ رَبُّکُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَةِ، تمہارا پروردگار ایسے پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا (سورہ آل عمران آیت ۱۲۵) یعنی پانچ سال کی عمر میں مکمل حافظ قرآن بن گیا، واضح رہے کہ جیسا کہ علم الہدیٰ کے والد نے بتایا کہ دو سال کی عمر میں قرآن کے حافظ بن گئے اور یہ سلسلہ مزید ارتقائی منزلیں طے کر رہا ہے۔

سوال: آپ نے کس طرح پانچ سال کی عمر میں پورا قرآن حفظ کرلیا؟

جواب: اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ (لقمان، ۱۴) میرا شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کا، اس آیت سے بتانا یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے اور والدین کی کوششوں سے میں نے پورا قرآن حفظ کیا ہے۔

سوال: کیا آپ نے حفظ کے سلسلے میں جو طریقہ اختیار کیا ہے اس سے خوش ہیں؟

جواب: وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ (سورہ النور آیت ۵۵) اور جس دین کو اس نے اس کے لئے پسند فرمایا اس پر انہیں ضرور پوری قدرت دے گا۔

سوال: آپ اپنے باپ سے بہت محبت کرتے ہیں؟

جواب: وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا. (سورہ اسراء، آیت ۲۴) دعا کرو کہ اے میرے رب جس طرح ان دونوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔

سوال: کیا باپ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا ماں سے؟

جواب: لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ، نہ ادھر نہ ادھر (سورہ نساء، آیت ۱۴۳)

سوال: آپ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے کیا آپ اس سفر سے خوش ہیں؟

جواب: رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (سورہ بینہ، آیت ۸) خدا ان سے راضی ہے اور وہ خدا سے خوش۔

سوال: شاہی (سعودی) خاندان کے لوگ آپ سے کیا کہتے تھے؟

جواب: مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ (سورہ ھود، آیت ۹۱) یعنی جو باتیں تم کہتے ہو ان میں اکثر تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، یعنی جو کچھ وہ کہتے تھے زیادہ تر میں ان کی باتیں نہیں سمجھتا تھا کیونکہ وہ بدوی عربی (مقامی لہجہ) میں گفتگو کرتے تھے۔

سوال: آپ روزانہ قرآن مجید کے کتنے صفحے پڑھتے ہیں؟

جواب: وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً. (سورہ اعراف آیت ۱۴۲) اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور اس میں ہم نے اسے پورا کردیا، دس روز سے غرض یہ کہ اس کے پرودگار کا وعدہ چالیس رات میں پورا ہوگیا، یعنی تیس سے چالیس صفحات روزانہ پڑھتا ہوں۔

سوال: کیا آپ تفسیر بھی پڑھنا پسند کرتے ہیں؟

جواب: بَلٰی وَرَبِّیْ (سورہ تغابن، آیت ۷) ہاں اپنے پروردگار کی قسم۔

سوال: قرآن کے بعد کس چیز میں آپ کا شوق ہے؟

جواب: نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (سورہ یوسف، آیت ۳) ہم تم پر یہ قرآن نازل کرکے تم سے نہایت عمدے قصے بیان کرتے ہیں یعنی تاریخ سے لگاؤ ہے۔

سوال: آپ کی مجلّات کے ایڈیٹروں، اساتذہ اور بیرون ملک پڑھنے والے طلباء کے متعلق کیا وصیت ہے؟

جواب: وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰهُ (سورہ بقرہ، آیت ۲۸۲) اور خدا سے ڈرو، خدا تم کو سکھاتا ہے (اور یہ کہ تم خدا کا تقویٰ اختیار کرو، خدا تمہیں علم عطا کرے گا)۔ (محاسن اسلام شمارہ نمبر 11)

ہر کتاب کی تلاوت ہوگی

غالباً ۱۹۱۵ء کا واقعہ ہے کہ ہندوستان کے تمام باشندوں کا ایک مشترکہ جلسہ انگریز کے خلاف شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ہر قوم کے لیڈروں اور افسروں سمیت ایک جم غفیر نے شرکت کی، صدر جلسہ حضرت شیخ الہندؒ نے جلسہ کا آغاز کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ اس عظیم الشان جلسے کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن کریم سے ہوگا، اس اعلان کے بعد ایک قاری صاحب کو تلاوت کیلئے دعوت دی گئی، ابھی قاری صاحب اسٹیج تک پہنچے ہی نہیں تھے کہ ہندو

اور سکھ سمیت ہر قوم کی طرف سے حضرت شیخ الہندؒ کے پاس پرچیاں پہنچیں جن میں یہ مکتوب تھا کہ یہ ہر قوم کا مشترکہ جلسہ ہے اس لئے جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کرنا مسلمانوں کو دیگر اقوام پر ترجیح دینا ہے جو کہ عدل و انصاف کے خلاف ہے۔ ان پرچیوں کو پڑھ کر حضرت شیخ الہندؒ نے دوبارہ اعلان فرمایا کہ چونکہ یہ مشترکہ جلسہ ہے، اس لئے تلاوت قرآن کریم کے بعد ہر قوم کی کتاب کی تلاوت بھی ہوگی۔ اس لئے ہر قوم سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے قاری صاحب کو اسٹیج کی طرف روانہ کردیں تاکہ ہر قاری صاحب اپنی قوم کی کتاب تلاوت کر سکے۔

قاری صاحب نے لحن داؤدی میں قرآن کریم کی تلاوت کی اور سامعین کو اندازہ ہوا کہ یہ قرآن واقعتاً اللہ کا کلام ہے اور معجز و غیر مبدل ہے، تلاوت قرآن کے بعد ہندو، سکھ، بدھ مت اور دیگر اقوام کی کتب کی تلاوت ہونی تھی لیکن حضرت شیخ الہندؒ کے اعلان کے باوجود کسی بھی قوم نے اپنا کوئی قاری اسٹیج کی طرف نہیں بھیجا کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ قرآن کریم کی مسحور کن تلاوت کے بعد کسی دوسری کتاب کی تلاوت کی گنجائش ہی نہیں رہی، سماعت قرآن کے بعد جو لوگ بھی دوسری اقوام کی کتب (جو جعلی ہیں) کی سماعت کریں گے تو انہیں فوراً اندازہ ہو جائے گا کہ اصل آسمانی کتاب تو قرآن کریم ہے۔

جب کسی قوم کا کوئی قاری نہیں آیا تو حضرت شیخ الہندؒ نے دوبارہ سہ بارہ اعلان فرمایا حتیٰ کہ جواہر لال نہرو کے والد موتی لال نہرو نے حضرت شیخ الہندؒ سے کہا کہ حضرت کب تک شرمندہ فرماتے رہیں گے، اب تو بس کریں۔ یہ ہے حسن صوت اور اعجاز قرآن کا کرشمہ۔ (قیام پاکستان اور علماء دیوبند کا کردار)

ناقص وضو اور خروج ریح

ایک شخص نے وضو کے کچھ ارکان ادا کئے اور خروج ریح ہو گیا اس پر زید کا کہنا ہے کہ اس خروج ریح سے وضو ٹوٹا نہیں کیونکہ وضو مکمل ہی نہیں ہوا اس لئے

ٹوٹنے کا سوال نہیں ہے۔ یعنی ٹوٹنا تکمیل کے بعد ہے لیکن مولوی صاحب کا اصرار ہے کہ جو خروج ریح (ہوا نکلنا، حدث کرنا) مکمل وضو کو ختم کر سکتا ہے وہ ناقص وضو کو بھی ختم کر سکتا ہے اس لئے وضو دوبارہ کرنا ہوگا۔

وضو میں فرض سے قبل تین سنتیں

وضو کے فرائض (منہ دھونا، ہاتھ دھونا وغیرہ) کی ادائیگی سے قبل تین سنتیں یہ ہیں۔ (الف) دونوں ہاتھ پونچوں تک دھو لینا۔ (ب) کلی کرنا۔ (ج) ناک میں پانی ڈالنا۔ ان تین سنتوں کی حکمت یہ ہے کہ آدمی جب ہاتھ دھونے کے لئے چلو بھر پانی لے گا تو اس سے پانی کے تین اوصاف (سیلان و رنگ، ذائقہ و طعم اور بو) میں سے سیلان اور رنگ معلوم ہو جائے گا، ناک میں پانی ڈالنے سے بو معلوم ہو جائے گی جبکہ کلی کرنے سے ذائقہ معلوم ہو جائے گا۔ جب مذکورہ تین سنتوں سے پانی کے تین اوصاف معلوم ہو گئے تو آدمی کو یقین آ جائے گا کہ پانی صحیح ہے اور اس سے وضو کرنا ٹھیک ہے، اس لئے وضو میں تین سنتیں پہلے ہیں اور ان کے بعد فرائض ہیں۔

چار چیزوں کا علم گویا سب امور کا علم ہے

حضرت حاتم ؒ فرماتے ہیں کہ جب مجھے چار چیزوں کا علم حاصل ہو گیا، تو بقیہ تمام امور کے علم سے بے نیاز ہو گیا۔ گویا ان چار امور کا علم سب امور کا علم ہے۔ (الف) رزق مقرر شدہ ہے جس کی طرف یہ آیت رہنمائی کرتی ہے "وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا"۔ اس علم کے بعد میں رزق کی کمی بیشی سے اور حد سے زیادہ تلاش رزق سے مستغنی ہو گیا کیونکہ ملے گا وہی جو مقدر میں لکھا ہوا ہے۔ (ب) جب مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہر صورت میں ادا کرنا ہے تو میں حقوق اللہ کی ادائیگی میں مصروف ہو گیا۔ (ج) جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ موت یقینی طور پر آئے گی (جس کی طرف یہ آیت اشارہ کر رہی ہے۔ "کُلُّ

نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ"، تو میں ہمہ وقت اس کی تیاری میں لگ گیا۔ (د) جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے ظاہر و باطن پر مطلع ہے تو میں نے ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی حتی الامکان کوشش شروع کردی۔ (روشن ستارے)

صرف چار احادیث انسان کیلئے کافی ہیں

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ لاکھ احادیث کے مجموعہ میں سے صرف چار کا انتخاب فرمایا کہ انسان کو اپنے دین پر عمل کرنے کے لئے کافی ہیں، چار تو وہی ہیں جن کو امام اعظمؒ نے منتخب فرمایا ہے اور ایک کو نہیں لیا ہے کیوں کہ اس کا مضمون ان میں آگیا ہے، امام صاحبؒ کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی اور امام ابی داؤد کی ولادت ۲۰۲ھ میں ہوئی گویا امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ان چار حدیثوں میں سارا دین آگیا ہے، وہ چار حدیثیں حسب ذیل ہیں:

حدیث 1: **انما الاعمال بالنیات** (تمام اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے) جو کرو اللہ کو راضی کرنے کے لئے کرو، اگر کوئی نماز دکھاوے کے لئے پڑھے گا کہ لوگ بزرگ سمجھیں تو یہی نماز منہ پر ماردی جائے گی۔

اگر یہی سجدہ اللہ کی رضا کے لئے ہو تو بہترین عبادت ہے، صاحب مظاہر حق نے **انما الاعمال** کی حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھے اسی کے ساتھ اعتکاف کی نیت کرے، وغیرہ وغیرہ تو اس کو ثواب میں نیت کے لحاظ سے بہت زیادہ اضافہ ہوجائے گا۔

حدیث 2: **لا یکون المومن مومنا حتی یرضیٰ لا خیه ما یرضیٰ لنفسه** مومن حقیقی مومن نہیں ہوسکتا، جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جس کو اپنے لئے پسند کرتا ہے اگر اس حدیث پر آدمی عامل بن جائے تو سارے باہمی جھگڑے ختم ہوجائیں، خود تو چاہے سوا سیر اور دوسروں کے لئے سیر تو جھگڑے کیسے ختم ہوں، اس حدیث میں حقوق العباد آگئے چونکہ (**المسلم من**

سلم المسلمون من لسانه و یده) کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں) اس حدیث کا مضمون اوپر والی حدیث میں آ گیا ہے اس کو امام اعظمؒ نے مستقل شمار کیا ہے امام ابو داؤد نے ترک کر دیا ہے۔

حدیث 3: "من حسن اسلام المرء ترکه' مالا یعنیه"

انسان کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے، لایعنی میں مشغول ہونے سے نہ دین کا نفع ہے نہ دنیا کا، ایک صاحب کا میرے پاس خط آیا، انہوں نے اپنے بعض معاصرین کے بارے میں بے جا استفسار کیا تھا میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ کیا ان سوالات کا قبر میں جواب دینا ہے؟ کیا منکر ونکیر سوال کریں گے؟ اس دھندے میں خواہ مخواہ کیوں پھنس گئے ہو؟ صوفیاء کے یہاں پاس انفاس، کی مشق اسی لئے کرائی جاتی ہے کہ اگر آدمی کچھ نہ کر سکے تو کم از کم ہر سانس میں اللہ کا ذکر تو کرے۔

حدیث 4: الحلال بین و الحرام بین.

حلال وحرام واضح ہیں مگر ان کے درمیان بعض مشتبہ ومشکوک چیزیں ہیں جو ان سے بچے گا وہ اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر لے گا۔اس کا نام تقویٰ ہے جس میں کھٹک ہو بعض علماء جائز کہتے ہیں اور بعض ناجائز کہتے ہیں، انکو چھوڑ دینا چاہئے کیوں جھگڑے میں پڑے۔ (از افادات: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مدنی نوراللہ مرقدہ)

چار علماء کی طرف سے چار امور کے چار جوابات

حکیم جالینوس (متوفی......) سے پوچھا گیا کہ آپ نے حکمت و دانائی کا اتنا بڑا ذخیرہ کس طرح حاصل کیا؟ جواب دیا کہ میں نے دراہم و دنانیر اور اپنی توانائی اسی پر خرچ کی ہے نہ کہ عیش وعشرت اور کھانے پینے پر۔

حضرت سفیان بن عیینہؒ سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ علم کی طرف محتاج کون ہے؟ جواب دیا جو سب سے بڑا عالم ہے، کیونکہ بڑے عالم کی غلطی بھی بڑی ہوتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حصول علم کا زمانہ کب سے

کب تک ہے؟ جواب دیا "اَلْعِلْمُ مِنَ الْمَعهد اِلَی اللَّحْدِ" یعنی حصول علم کا زمانہ گہوارے سے قبر تک ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کونسی چیز ایسی ہے جو صاحب علم سے علم کو نکال دیتی ہے؟ جواب دیا۔ مال و دولت کا سوال کرنا کیونکہ علم اور مال میں تضاد ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو دنیا سے محبت کرے گا وہ آخرت کا نقصان کرے گا اور جو آخرت سے محبت کرے گا وہ دنیا کا نقصان کرے گا۔ (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۴۱۲)

علم کے متعلق چار اقوال

علم اور جہل کے متعلق چار بہترین اقوال یہ ہیں۔ (الف) عالم جب تک طلب علم میں رہے گا تب تک وہ عالم رہے گا اور جاہل جب تک طلب علم سے کتراتا رہے گا اس وقت تک جاہل ہی رہے گا۔ (ب) علم کے متعلق پوچھنے سے شرم کرنے سے علم میں کمی آتی ہے۔ (ج) علم کو چھپانا باعث ہلاکت اور پھیلانا باعث نجات ہے۔ (د) زیادہ بحث و مباحثہ کرنا قلت علم کی دلیل ہے۔

صفاء و مروہ پہاڑیاں

صفاء بیت اللہ کے قریب (مکہ مکرمہ میں) ایک پہاڑی چٹان کا نام ہے اور مروہ بھی صفاء سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی نما چٹان کا نام ہے، انہی دونوں پہاڑیوں کے درمیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں سات مرتبہ چکر کاٹے تھے، چونکہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند آیا اس لئے حجاج کرام اور عمرہ کرنے والوں کے لئے اسے ضروری قرار دیا گیا جس کو عرف عام میں "سعی" کہا جاتا ہے۔

مذکورہ دو چٹانوں میں سے جس چٹان پر حضرت آدم علیہ السلام تشریف فرما ہوئے اس کا نام ''صفاء'' بن گیا کیونکہ حضرت آدمؑ کا لقب ''صفی اللہ'' ہے اور جس چٹان پر حضرت حواؑ تشریف فرما ہوئیں اس کا نام ''مروہ'' ہو گیا کیونکہ مروہ دراصل اس سخت پتھر کو کہا جاتا ہے جس کو عرف میں ''صُوّان'' کہا جاتا ہے، اسی پتھر پر حضرت حواؑ تشریف فرما ہوئی تھیں۔ (حاشیہ جلالین صفحہ ۲۳۔ المنجد صفحہ ۷۵۸)

سات آسمانوں کے نام

آیت ''خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ'' سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سات ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ (الف) رقیع: یہ ہرے کلر کے زمرد سے بنا ہوا ہے۔

(ب) ارفلون: یہ سفید چاندی سے بنا ہوا ہے۔

(ج) قیدوم: یہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے۔

(د) ماعون: یہ بھی سفید چاندی کا بنا ہوا ہے۔

(ہ) ربقاء: یہ سرخ سونے سے بنا ہوا ہے۔

(و) عروھا: یہ نور سے مرکب ہے۔ (حاشیہ جلالین صفحہ ۷)

امر بالمعروف کی صورتیں اور شرطیں

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک اہم فریضہ ہے جو بنی نوع انسان کے فرائض میں داخل ہے اور اس کی ادائیگی ضروری ہے، امر بالمعروف کا معنی بھلائی کا حکم دینا اور نہی عن المنکر کا مفہوم برائی سے روکنا ہے، حکم کے اعتبار سے اس فریضے کی تین صورتیں ہیں۔ (الف) اگر ظن غالب یہ ہو کہ یہ لوگ میری بات مان لیں گے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے اور اس کا ترک گناہ ہے۔

(ب) اگر ظن غالب یہ ہو کہ یہ لوگ میری بات نہیں مانیں گے، گالیاں دیں

گے، یا زدوکوب کریں گے اور میں اس پر صبر نہیں کرسکوں گا تو یہ فریضہ ترک کر دینا بہتر ہے۔ (ج) اگر یہ خیال ہو کہ یہ لوگ میری بات قبول نہیں کریں گے لیکن مجھے گالیاں بھی نہیں دیں گے اور نہ ہی زدوکوب کریں گے تو اس صورت میں اختیار ہے کہ چاہے وہ فریضہ انجام دے یا نہ دے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والوں کے لئے سات شرطیں ہیں۔ (الف) وہ عالم ہو کیونکہ جاہل آدمی یہ فریضہ انجام نہیں دے سکتا۔

(ب) اس فریضہ کو انجام دینے کا مقصد رضائے الٰہی ہو اور اللہ کا کلمہ سربلند کرنا پیش نظر ہو۔ (ج) مأمورین کی شفقت پیش نظر ہو اور حکمت و مصلحت کے تحت یہ فریضہ انجام دینا ہو۔

(د) صابر اور حلیم ہو۔ (ہ) وہ جس چیز کا حکم دے رہا ہے یا جس سے روک رہا ہے اس چیز کا علم رکھتا ہو۔ (د) اس سے کوئی فتنہ وفساد برپا نہ ہو۔

(ز) وہ اس مجلس میں لوگوں سے اپنے مفاد کے لئے کوئی چیز نہ مانگ رہا ہو۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ، فتاویٰ عالمگیری، خلاصۃ الفتاویٰ، حاشیہ جلالین صفحہ ۵۷)

زمین کا رونا اور چشمہ پیدا ہونا

اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو زمین سے بذریعہ وحی فرمایا کہ میں تم سے ایک مخلوق پیدا کرنے والا ہوں، اس مخلوق میں سے جو لوگ میری اطاعت کریں گے ان کو جنت میں داخل کروں گا اور جو لوگ نافرمانی کریں گے ان کو جہنم میں داخل کروں گا، یہ سن کر زمین نے کہا کہ یا اللہ کیا جہنم میں داخل ہونے والوں کی تخلیق بھی مجھ سے ہوگی؟ یہ کہہ کر زمین نے رونا شروع کر دیا، اس رونے کی وجہ سے زمین کے چشمے پیدا ہوئے اور وافر مقدار میں پانی کا ذخیرہ پیدا ہوگیا۔ (حاشیہ جلالین صفحہ ۸) کتاب ''میبذی'' میں ہے کہ زمین کے اندر جب بخارات چکر کاٹتے

ہیں تو چشمے جاری ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ دونوں اسباب میں داخل ہوں۔

قال اللہ تعالیٰ:''فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ'' پھر نہ رویا ان پر آسمان اور زمین اور نہ ملی ان کو ڈھیل۔ (سورۃ دخان:۲۹)

تاثیر قرآن کی مثال

ایک مولوی صاحب کسی مریض پر دم کر رہے تھے اور قرآن کریم کی آیتیں پڑھ کر پھونک مار رہے تھے، یہ دیکھ کر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ بھائی دم اور جھاڑ پھونک میں کیا رکھا ہے، اسے ہسپتال لے جاؤ، مولوی صاحب نے نصوص اور دلائل پیش کر کے فرمایا کہ قرآنی آیتوں میں تاثیر ہوتی ہے لیکن ڈاکٹر اسے ماننے اور تسلیم کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہے، بالآخر مولوی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو خوب برا بھلا کہا، ڈاکٹر صاحب کی شکل تبدیل ہوگئی، منہ لال پیلا ہوگیا اور بے حد غصہ آیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر مولوی صاحب نے کہا کہ دیکھو میں نے جو گندے الفاظ استعمال کئے اور خرافات و بکواسات ادا کئے اس کی تاثیر یہ ہے کہ تیری شکل تبدیل ہوگئی اور منہ لال پیلا ہوگیا، جب گندے الفاظ کی یہ تاثیر ہے تو پاک کلام وقرآن کی آیتوں کی تاثیر کیا ہوتی ہوگی جبکہ وہ رب العالمین کا کلام ہے۔

جنات آگ میں

ایک صاحب نے مفتی صاحب سے پوچھا کہ کیا نافرمان جنات بھی جہنم میں جائیں گے؟ مفتی صاحب نے ہاں میں جواب دیا، سائل نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ جنات کی تخلیق تو آگ سے ہوئی ہے لہٰذا جنات کو آگ میں ڈالنے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

یہ سن کر مفتی صاحب نے متعدد دلائل پیش کر کے بتایا کہ جنات بھی آگ میں جائیں گے لیکن سائل اپنے اعتراض پر ڈٹا رہا، اس کے بعد مفتی صاحب نے بے حد

زور سے سائل کے منہ پر ایک تھپڑ رسید کیا اور سائل رونے لگا، مفتی صاحب نے فرمایا کہ دیکھو مٹی (میرا ہاتھ) کو مٹی (منہ) پر مارنے سے کیسی تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح آگ کو آگ پر دے مارنے سے تکلیف ہوگی، اس کے بعد سائل مطمئن ہوا۔

زندہ دفن ہوا؟

شاید ہی کوئی آدمی پسند کرے کہ اسے زندہ دفن کر دیا جائے۔ لیکن امریکہ کے ایک شخص البرٹ کو اس میں کوئی اعتراض نہ تھا۔ ایک بار وہ ایک تابوت میں پینتالیس دن تک زمین میں دفن رہا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسے پڑھنے کیلئے فرصت درکار تھی۔

صرف ساٹھ دن میں نابینا بچے نے قرآن پاک حفظ کرلیا

سعودی عرب میں محمد المسعود نام کے ایک بارہ سالہ نابینا بچے نے صرف ساٹھ دن میں پورا قرآن پاک حفظ کرنے کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

امام ابوزرعہؒ کے آخری لمحات

ان کے انتقال کا واقعہ بھی عجیب ہے، ابوجعفر تستری کہتے ہیں کہ ''ہم جان کنی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے اس وقت ابو حاتم، محمد بن مسلم، مندر بن شاذان اور علماء کی ایک جماعت وہاں موجود تھی ان لوگوں کو تلقین میت کی حدیث کا خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ''لقنوا امواتکم لا الہ الا اللہ'' (اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو) مگر ابوزرعہؒ سے شرما رہے تھے اور ان کو تلقین کی ہمت نہ ہو رہی تھی، آخر سب نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین کی حدیث کا مذاکرہ کرنا چاہئے، چنانچہ محمد بن مسلم نے ابتداء کی حدثنا الضحاک بن مخلد عن عبدالحمید بن جعفر اور اتنا کہہ کر رک گئے باقی حضرات نے بھی خاموشی اختیار کی، اس پر ابوزرعہ نے اسی جان کنی کے عالم میں روایت کرنا شروع کیا، اور اپنی سند بیان

کرنے کے بعد متن اپنی حدیث پر پہنچے۔

من کان آخر کلامه لا اله الا الله، اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ طاہر روح قفس عنصری سے عالم قدسی کی طرف پرواز کرگیا، پوری حدیث یوں ہے "من کان آخر کلامه لا اله الا الله دخل الجنة (یعنی جس کی زبان سے آخری الفاظ لا اله الا الله نکلے وہ جنت میں داخل ہوگا)۔ (جواہر پارے)

نمک کے مکان

افریقہ میں ایک شہر "ٹیم زاہ" ہے جس میں تمام مکانات نمک سے بنے ہوئے ہیں۔

رونے والا مینار

ترکی کی ایک مسجد میں ایک مینار ہے جس کی چوٹی سے 24 گھنٹے پانی کے قطرے گرتے رہتے ہیں۔ وہاں کے بہت سے لوگ اس مینار کا پانی اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں۔ 500 سال گزرنے کے باوجود پانی کے قطرے بدستور گرتے رہتے ہیں۔

بارش برسانے والا درخت

انڈونیشیا کے جزیرے سماٹرا میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے جو کہ دوپہر کو جب سورج کی شعاعیں زمین پر بالکل سیدھی پڑتی ہیں تو اپنے اندر پانی کے بخارات جمع کر لیتا ہے۔ کچھ دیر بعد یہ پانی جمع ہو کر بارش کی شکل میں برسنے لگتا ہے اس لئے یہ بارش کرنے والا درخت کہلاتا ہے۔

سب سے وزنی پہاڑ نما آدمی

امریکہ کا ایک مشہور رابرٹ ارل ہیوگ دنیا کا سب سے وزنی آدمی تھا، اس کا وزن موت کے وقت 1041 پونڈ تھا۔ اس کا قد چھ فٹ، بازو چالیس انچ لمبے اور کمر کا 1 گھیر 122 انچ تھا۔ اس کا سینہ 127 انچ تھا۔ پیدائش کے وقت کا وزن 111/4 پونڈ تھا۔

ایک جھیل دو پانی؟

جرمنی کے ایک قصبے میں ہیملیفور نام کی ایک جھیل ہے۔ جس کے پانی میں دو ذائقے ہیں جھیل کی سطح کا پانی بہت میٹھا ہے لیکن سطح سے تقریباً تین فٹ نیچے کا پانی کھارا ہے، لوگ حیرت کرتے ہیں کہ ایک ہی جھیل کے پانی کے دو مختلف حصے کیسے ہیں۔ سائنس دان جھیل کے دونوں پانیوں پر تجربہ کررہے ہیں۔ امید ہے کہ جلد کوئی حل نکل آئے گا۔

ربڑ کا اخبار

1850ء میں ایک فرانسیسی اخبار ربڑ پر چھپتا تھا مقصد یہ تھا کہ اسے غسل کرتے وقت نہانے کے ٹب میں بھی بیٹھ کر پڑھا جاسکے۔ یہ اخبار پیرس سے کئی سال تک چھپتا رہا۔

والدین کی اطاعت سائنس کی نظر میں

مشہور ماہر ڈاکٹر نکلسن ڈیوز اور نفسیات کے ماہر استاد پروفیسر ملن کیم کی رپورٹ اور ریسرچ بغور دیکھی جائے تو دونوں کی باتیں ہم آہنگ ہیں ان کی رپورٹ کے مطابق والدین جوں جوں بوڑھے ہوتے جاتے ہیں ان کی محبت بڑھتی جاتی ہے اور والدین محبت کی نگاہوں میں ایک روشنی کا پیٹرن بن کر اولاد کے حق میں صحت اور تندرستی کا باعث بنتا ہے۔ والدین ہزاروں میل دور اپنی نیک تمناؤں کے ذریعے غیر مرئی شعاعوں کا سلسلہ اولاد تک پہنچاتے رہتے ہیں چاہے والدین بیمار ہوں لیکن ان کی غیر مرئی شعاعوں کی طاقت ہرگز کمزور نہیں ہوتی وہ بڑھتی رہتی ہیں والدین اگر قریب ہوں تو ان کی محبت بھری شعاعیں جسم اور اعصاب کو تقویت اور لچک کا باعث بنتی ہیں والدین کا لمس ذہنی عوارضات کو ختم کرتا ہے نفسیاتی الجھن کو دور کرتا ہے اور جسم غیر فانی ہو جاتا ہے۔

میں جب اپنی ماں سے محبت بھری نگاہیں ملاتا ہوں تو میرے اندر قرار اور

سکون کی لہر داخل ہو جاتی ہے تمام مغربی ماہرین مسلسل تحقیق کے بعد اس بات پر پہنچے ہیں کہ تابعداری والدین کی غیر مرئی شعاعوں کے یونٹ میں ہلچل پیدا کر دیتی ہے اور پھر ان سے مثبت غیر مرئی شعاعیں نکل کر انسان کے جسم میں داخل ہو کر اس کی صحت و تندرستی کا باعث بنتی ہیں اور یہی شعاعیں اس کے گرد ایک مضبوط مرکز قائم کر کے اسے مصائب، آفات اور تکالیف سے بچاتی ہیں پھر جب یہی آدمی نافرمانی کرتا ہے تو اس وقت بھی والدین کی غیر مرئی شعاعوں کے یونٹ میں ہلچل پیدا ہوتی ہے لیکن چونکہ والدین کا غصہ، غم اور فریاد شامل ہوتی ہے اس لئے ان سے منفی شعاعیں نکل کر اس کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ (دین و دانش دوم)

گھومنے والی بلڈنگ

اس حیرت انگیز عمارت کے ڈیزائنر ٹونی پیگرم ہیں، یہ آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں مشہور زمانہ اور پیرا ہاؤس کے نزدیک بنائی جائے گی۔ اس جدید عمارت کو بنانے کا بنیادی مقصد توانائی کی بچت کرنا ہے۔ اس عمارت کو بنانے کے لئے 5 کروڑ امریکی ڈالر درکار ہوں گے۔ بیضوی شکل میں بنائی جانے والی یہ عمارت 180 درجے کا چکر ایک دن میں طے کرے گی اور 360 درجے کا چکر دو دن میں مکمل کرے گی، اس کی بلندی 240 میٹر ہوگی۔ ڈیزائنر کا کہنا ہے کہ اس طرح جو بجلی عمارت کو ٹھنڈا کرنے کے لئے استعمال ہوگی اس کو 30 فیصد سے زیادہ بچایا جا سکے گا۔

بولتی ہوئی ریت

ہوائی جزیرے کائے پر ایسی ریت پائی جاتی ہے جس پر چلنے سے ریت پر اندر سے کتے کے بھونکنے کی آواز آتی ہے۔

ایسی مچھلی جو پانی میں تیرتی ہے اور خشکی میں دوڑتی ہے

آپ مانیں یا نہ مانیں مگر یہ حقیقت ہے کہ سیل ایک ایسی مچھلی ہے جو پانی میں تیرتی ہے اور خشکی میں دوڑتی ہے۔

گھومنے والا درخت

وسطی افریقہ کے بالطی نامی گاؤں میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے جو گھوم سکتا ہے۔ تند و تیز طوفانی بارش میں جب دوسرے درختوں کی جڑیں اکھڑ جاتی ہیں تو اس درخت کی جڑیں چاروں طرف گھومتی ہیں۔ اس طرح وہ ہوا کے زور کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ مقامی لوگ اس درخت کو مقدس قرار دیتے ہیں۔

بوتلوں کے مکانات

نیوزی لینڈ کے شہر کوئنز ٹاؤن میں ایک جھیل کے کنارے ایک بہت انوکھا مکان بنایا گیا ہے، اس کی دیوار کا نچلا حصہ نو ہزار اُناسی بوتلوں سے بنایا گیا ہے۔ بوتلوں کو سیمنٹ سے اس طرح جوڑا گیا ہے کہ ان کے سرے باہر کی طرف نظر آتے ہیں۔ طاقچوں، دریچوں اور الماریوں اور کھڑکیوں میں رنگ برنگی بوتلیں استعمال کی گئی ہیں۔ رات کے وقت یہ مکان بڑا دلفریب نظر آتا ہے۔ اسے تقریباً دو ہزار افراد روزانہ دیکھنے آتے ہیں اور ٹکٹ خرید کر اس کی سیر کرتے ہیں۔

ایسا جاندار جسے موت نہیں آتی

سمندر میں پائے جانے والے تمام جانداروں میں اسفنجی جاندار اس لحاظ سے سب سے منفرد ہے کہ یہ اپنے ضائع شدہ حصوں کو بہت تیزی سے دوبارہ زندگی دے دیتے ہیں۔ یہ اسفنجی جاندار اگر ٹوٹ جائیں تو کچھ ہی دنوں میں چھوٹے چھوٹے ٹوٹے ہوئے

ٹکڑے دوبارہ مکمل جسم کا روپ دھار لیتے ہیں۔ یہ تو یہ ہے کہ اگر اسفنج کو اچھی طرح بنے ہوئے ریشم کے کپڑے کی چھلنی میں سے نچوڑ لیا جائے تو اس جاندار کا الگ ہونے والا ہر ذرہ انفرادی حیثیت میں زندہ رہنے اور مکمل اسفنج بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

حیرت انگیز کنواں

افغانستان میں ایک ایسا کنواں ہے جس میں کوئی چیز یا پتھر پھینکا جائے تو فوراً باہر آ جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کنویں میں سے گیس نکلتی ہے جس کے زور سے پتھر یا کوئی بھی چیز فوراً باہر نکل آتی ہے۔

وہ عورت جس کی 14 انچ لمبی داڑھی تھی؟

1842ء میں کنیکی میں پیدا ہونے والی خاتون کے چہرے پر داڑھی اُگ آئی تھی اور 1884ء میں اس کی پیمائش کی گئی تو اس کی لمبائی 14 انچ تھی۔

ایک کھرب ڈالر کے نقصان کا سن کر ایک ہی دن میں تمام بال سفید ہو گئے

1870ء میں فرانس اور جرمنی جنگ کے بعد جرمنی اور فرانس کو جنگ میں ہونے والے نقصان کو پورا کرنے کو کہا۔ نقصان کا تخمینہ ایک کھرب ڈالر لگایا گیا۔ یہ سن کر پیرس بینک ہاؤس کے 43 سالہ سربراہ ایلفینس یورتھ شیلڈ جن کے بال بالکل سیاہ تھے ایک ہی دن میں 24 گھنٹے کے اندر تمام بال سفید ہو گئے۔

دنیا میں عجیب کان

عمر کے آخری حصے میں جب تمام لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ آرام کی زندگی

بسر کریں۔ ان کے برعکس جنوبی کوریا کا 72 سال چنگ سونگ کک اپنے کان سے موٹر کار گھسیٹنا معمولی کام قرار دیتا ہے۔ اس نے لوگوں کو اس وقت حیران کر دیا جب اس نے 1195 کلوگرام وزنی کار جس کی پچھلی سیٹ پر چار آدمی بیٹھے تھے اسے گھسیٹ لیا۔

ایک آنکھ ساڑھے تین لاکھ ڈالر میں

1940ء میں بیونس آئرس میں مالی پریشانیوں سے تنگ آ کر ارجنٹائنس کے 32 سالہ ایک شخص نے اپنی ایک آنکھ ساڑھے تین لاکھ ڈالر میں بیچنے کا اعلان کیا۔ اس نوجوان نے بتایا کہ بعض لوگوں نے اس آنکھ کو خریدنے کے لئے پیش کش بھی کی تھی۔

جنازے کو دیکھنے والے ہر شخص کو قتل کر دیا جاتا تھا

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مشہور ظالم حملہ آور فاتح چنگیز خان کی موت کو چھپانے کے لئے اس کے جنازے کو دیکھنے والے ہر شخص کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ اس کا انتقال 1227ء میں ہوا تھا۔

مسلسل بارش ہوتی رہتی ہے

یہ جنوبی امریکہ میں دریائے ہران کے ساحل پر برازیل کے نزدیک دنیا کا خوفناک ترین مقام ہے۔ جب سے دنیا ظہور میں آئی ہے وہاں مسلسل بارش ہوتی رہتی ہے۔ گوائر آبشاروں سے جو پانی کے چھینٹے اڑتے ہیں ان کو ہوا اپنے دوش پر سوار کر کے ساحل پر لے آتی ہے۔ یہاں پر بخارات کثیف ہو کر برس پڑتے ہیں۔ اس لئے یہاں مسلسل بارش ہوتی رہتی ہے۔

پتھر کی کرنسی

دیم جاپان کی ایک تہذیب یافتہ ''بستی'' میں لوگ اپنا کاروبار پتھر کے روپے

پیسے سے کرتے تھے۔ یہ "سکے" مخصوص پتھر کے بنائے جاتے تھے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ کچھ تو بیل گاڑی اور اسکوٹر کے پہیوں کے برابر بھی برآمد ہوئے ہیں۔

ایک دن میں دس بار اخبارات

امریکہ کے بعض شہروں میں دن میں دس دفعہ اخبارات نکلتے ہیں۔

پرچم کو جنگ کے دنوں میں الٹا لٹکا دیا جاتا ہے؟

جنگ کے دنوں میں فلپائن کا پرچم الٹا لٹکا دیا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ فلپائن ان دنوں جنگ میں مصروف ہے۔

ننگے پاؤں چلنا جرم ہے!

بلجیم غالباً دنیا کا وہ واحد ملک ہے جہاں ننگے پاؤں چلنا جرم ہے اور ننگے پاؤں چلنے والے کو سزا دی جاتی ہے۔

یہ ہے اصل کرامت

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے نکاح کو پچپن سال ہو گئے لیکن الحمد للہ کبھی اس عرصہ میں لہجہ بدل کر (اپنے گھر والوں سے) بات نہیں کی۔

مولانا محمد تقی عثمانی فرماتے ہیں کہ لوگ پانی پر تیرنے اور ہوا میں اڑنے کو کرامت سمجھتے ہیں اصل کرامت تو ہے کہ پچپن سال بیوی کے ساتھ زندگی گذاری کہ جس میں یقیناً ناگواریاں پیدا ہوتی ہیں یہ بات ممکن نہیں کہ ناگواری نہ ہوتی ہو لیکن حضرت ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ "میں نے لہجہ بدل کر بات نہیں کی" اور اس سے بڑھ کر ان کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ ساری عمر مجھ سے یہ نہیں کہا "مجھے پانی پلا

دو'' یعنی اپنی طرف سے کسی کام کا حکم نہیں دیا کہ یہ کام کر دو'' میں خود اپنے شوق اور جذبے سے ان کے ہر کام کا خیال کرتی تھی''۔ (ارشادات اکابر)

ایک شخص کی 15 سو بیویاں

جی ہاں حقیقت ہے کہ تقسیم ہندوستان سے پہلے ایک ہندوستانی ریاست جے پور کے مہاراجہ مان سنگھ کی 15 سو بیویاں تھیں۔

15 ہزار سے زائد ٹیلیفون نمبر زبانی یاد

سنہوا نیوز ایجنسی کے مطابق ہر بن (چین) کے 26 سالہ گون یان لنگ کو 15 ہزار سے زائد ٹیلی فون نمبر زبانی یاد ہیں۔

نماز جمعہ کیلئے جامع مسجد میں نہ آنا جرم ہے؟

جنوب مشرقی ایشیاء کے ملک برونائی کے قانون کے تحت جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد میں نہ آنا جرم ہے۔

ایسا گورنر جنرل جس کی تنخواہ ایک روپیہ تھی؟

آپ مانیں یا نہ مانیں مگر یہ حقیقت ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح بطور گورنر جنرل صرف ایک روپیہ تنخواہ لیتے تھے۔

تین ہزار اشرفیوں کا حساب

حضرت امام ربیعہؒ محدث گزرے ہیں ان کے والد حضرت فروخؒ بنوامیہ کے دور میں فوجی ملازم تھے۔ اور جنگوں میں شریک ہوتے تھے ایک مرتبہ جب فروخؒ جہاد پر جانے لگے جاتے ہوئے اپنی حاملہ بیوی کو تین ہزار اشرفیاں دیکر گئے ان کو جہاد میں ستائیس برس لگ گئے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ربیعہ رکھا گیا جس کو والدہ نے اچھی

تربیت اور تعلیم دے کر محدث بنا دیا اور بڑے بڑے محدثین ان کے شاگرد بنے جن میں حسن بصریؒ اور امام مالکؒ آفتاب کی طرح روشن ہیں۔ جب والد حضرت فروخؒ واپس آئے اور بیوی سے کہا کہ تیس ہزار اشرفیوں کا کیا کیا تو بیوی نے کہا کہ اس بیٹے پر خرچ کی ہیں تو بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ تم نے ان اشرفیوں کو بالکل ضائع نہیں کیا۔

اس واقعہ سے خواتین کو یہ سبق ملتا ہے کہ بیوی کو چاہیے کہ شوہر کے مال کو صحیح جگہ خرچ کرے اور سب سے اچھی جگہ خرچ کرنے کی یہ ہے کہ دین کیلئے خرچ کرے اسی طرح ایک یہ بھی سبق ملتا ہے کہ اولاد کو علم دین کی طرف لگایا جائے اور اس کی اچھی تربیت کی جائے کیونکہ ماں کی گود انسان کیلئے سب سے پہلا مدرسہ ہے۔ (دین ودانش جلد دوم)

مرد نقاب پہنتے ہیں

آپ یقیناً یہ سن کر حیران ہونگے کہ نائیجریا (افریقہ) میں ''توارح'' نامی قبیلہ کے مرد نقاب پہنتے ہیں۔

چینی کے سینے پر ''V'' کا نشان

ہمالیہ کے چینیوں کی کئی مشترکہ خصوصیات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے سینوں پر ''V'' کا سفید نشان ہوتا ہے۔

غیرت ایمانی کا عجیب واقعہ

ایک مرتبہ موسیٰ بن اسحاق قاضی کی عدالت میں ایک (برقعہ پوش) خاتون نے اپنے شوہر پر پانچ سو اشرفی مہر کا دعویٰ کیا، شوہر مہر کی اس مقدار کا منکر تھا، عورت کے وکیل نے دعویٰ کے ثبوت پر دو گواہ پیش کئے۔ دونوں گواہوں میں سے ایک نے مطالبہ کیا کہ میں عورت کا چہرہ دیکھ کر گواہی دوں گا، چنانچہ گواہ (چہرہ دیکھنے کے لئے) اور عورت (چہرہ دکھانے کے لئے) کھڑے ہو گئے یہ

دیکھ کر شوہر کی غیرت کو جوش آ گیا اور اس نے کہا کہ آخر کس وجہ سے میری بیوی پر اجنبی مرد کی نظر ڈلوائی جا رہی ہے؟

میں قاضی کے سامنے خود گواہی دیتا ہوں کہ میرے ذمے میری بیوی کے مہر کے پانچ سو دینار خالص سونے کے واجب ہیں، مگر میری بیوی اپنا چہرہ ہرگز نہ دکھائے۔ (شوہر کی اس غیرت وحمیت کا عورت پر اس قدر اثر ہوا کہ اس نے اس وقت وہ سارا مہر معاف کر دیا، یہ عجیب واقعہ دیکھ کر قاضی صاحب نے حکم دیا کہ اس واقعہ کو مکارم اخلاق کے یادگار واقعات میں درج کیا جائے۔ (دین ودانش جلد دوم)

شوہر کے ماتھے پر بیوی کا نام؟

کانگو کے پکھی (بونے) قبائل میں رواج ہے کہ عورت اپنے خاوند کے ماتھے پر ایک نوکیلے بھالے سے اپنا نام گدواتی ہے، مقصد یہ ہے کہ اس پر کوئی دوسری عورت اپنا حق نہ جتا سکے۔

بچوں کو مارنا جرم ہے؟

سویڈین میں بچوں کی پٹائی کرنا جرم ہے۔ وہاں کے باشندے کسی بھی اجازت پر اپنے بچوں کو یا کسی اور کے بچوں کو نہیں مار سکتے۔

گونگا پرندہ بھی ہے

سارے پرندے اپنی بولیاں بولتے ہیں لیکن سارس وہ واحد پرندہ ہے جو بولتا نہیں اس لئے اس کو گونگا پرندہ کہتے ہیں۔

چار چہرے والی بلند ترین گھڑی

وہ گھڑی جسے چاروں سمتوں میں بہت دور سے دیکھا جا سکتا ہے اسے نیو

یارک سٹی کے بروکلین کے علاقے میں ولیمز بروسیونگ بینک کی عمارت پر نصب کیا گیا ہے۔ نیچے سڑک کی سطح سے یہ 430 فٹ اونچائی پر وقت بتاتی ہے۔

سب سے بڑی ضمانت

اب تک ضمانت کے لئے جو سب سے خطیر رقم طلب کی گئی ہے وہ ایک کھرب ڈالر ہے۔ 16 اکتوبر 1989ء کو میامی فلوریڈا امریکہ کی ایک عدالت نے مسلح ڈکیتی سے متعلق ایک مقدمے کے سلسلے میں جیفری ارش، جوآن مرکاڈو، یولنڈا کریوز اور ایلون کریوز سے یہ زر ضمانت طلب کی تھی۔ مقدمے کے چار وکلائے صفائی نے ضمانت کی رقم کم کرنے کی استدعا کی تھی۔ تاہم ان کی یہ درخواست رد کر دی گئی۔

سب سے مہنگا فوٹوگراف

ٹینا موڈوٹی نے 1925ء میں ایک تصویر کھینچی تھی۔ اس تصویر کا پلاٹینم پرنٹ نیو یارک کے سوتھ بی اسٹور میں 17 اپریل 1991ء کو ایک لاکھ 65 ہزار ڈالر (تقریباً 42 لاکھ روپے) میں فروخت ہوا۔

سب سے طویل فضائی ٹکٹ

دنیا کا سب سے طویل فضائی ٹکٹ 39 فٹ ساڑھے چار انچ تھا اور یہ ٹکٹ چار ہزار 500 ڈالر کے عوض برسلز، بلجیم، کے ایم برونو لیونین کو جاری کیا گیا تھا۔ دسمبر 1984ء میں جاری کردہ اس ٹکٹ پر 80 ایئر لائنوں کے ذریعے 53 ہزار 303 میل کا سفر کیا گیا اور 109 مختلف مقامات پر مسافر نے مختصر قیام کیا۔

عظمت ماں

☆ ماں کے بغیر گھر قبرستان کی طرح لگتا ہے۔ (اورنگ زیب عالمگیر)

☆ سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھوں سے نرم کیا جا سکتا ہے۔ (اقبال)

☆ دنیا کی حسین شے ماں اور صرف ماں ہے۔ (محمد علی جوہر)

☆ ماں کی محبت حقیقت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ (الطاف حسین حالی)

☆ ماں کی ہمدردی کی توقع رکھنے کے بجائے ماں کا ہمدرد ہونا چاہئے۔ (ارسطو)

☆ اگر مجھے ماں سے جدا کر دیا جائے تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔ (لقمان)

☆ ماں اور پھول میں مجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ (نادر شاہ)

☆ بچے کیلئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہوتا ہے بچے کی عمر چاہے کتنی ہو۔ (شکسپئر)

☆ ماں تو خدا کا جلوہ ہے اور خدا کی خوشی ہے اس لئے اس کو خوش رکھنا ضروری ہے۔ (فرانس) (دین و دانش جلد سوم)

دنیا کا سب سے گہرا مقام

دنیا کا سب سے گہرا مقام ماریانہ ٹرنچ ہے۔ یہ بحرالکاہل میں واقع ہے۔ یہ مقام 35640 گز یا ساڑھے چھ میل سے بھی زیادہ گہرا ہے یعنی اتنا گہرا مقام کہ یہاں پر دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ بھی غرق ہو جائے گی۔

دم دار ستارہ اور اس کی موت

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ امریکہ کا مشہور ادیب مارک ٹوئین 1835ء میں اس دن پیدا ہوا جب سیلی میں دم دار ستارۂ نظر آیا اور 75 سال بعد جب یہ ستارہ 1910ء میں دوبارہ ظاہر ہوا تو اسی شب اس کا انتقال ہو گیا۔

دنیا کی طویل ترین تصویر

نیویارک کے ایک مصور ''جان بنوارڈ'' نے 1940ء میں ایک تصویر تین میل لمبے کینوس پر بنائی، یہ تصویر مکمل کرنے میں اسے چار سو دن لگ گئے۔ اس میں بارہ سو میل لمبے رقبے پر مناظر پیش کئے گئے۔

شہرت کے لئے لال بیگ خریدے

جاپان کے ایک بڑے شاپنگ سینٹر نے ایک اچھوتا اعلان کیا کہ وہ گھریلو عورتوں سے لال بیگ خریدنے کے لئے تیار ہے۔ لال بیگ یعنی کارکروچ عموماً باورچی خانوں میں پائے جاتے ہیں گو یہ کیڑے کاٹتے نہیں مگر انہیں دیکھ کر گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے، اسٹور والوں نے کمپنی کی شہرت کے لئے یہ اعلان کر دیا کہ جو عورت جتنے لال بیگ لائے گی وہ خرید لئے جائیں گے، اسٹور نے لال بیگ خریدنے کے لئے 38 ہزار روپے منظور کئے اور کم و بیش ایک لاکھ لال بیگ خریدے۔ صرف ایک خاتون نے ایک ہزار تین سو اکیاسی لال بیگ فروخت کئے۔

خلا میں سبزیاں اگانے کی کوشش

روس وہ پہلا ملک ہے جس کے سائنسدانوں نے خلاء میں سبزیاں اگانے کی کوشش کی ہے۔

فضیلت ایسی کہ دشمن بھی گواہی دے

مشہور کالم نگار عطاء الحق قاسمی اپنے کالم ''روزن دیوار سے'' میں لکھتے ہیں۔ ''چند برس پہلے ایک پارٹی میں میری ملاقات ایک امریکی لڑکی سے ہوئی اس کا نام غالباً باربرا مٹکاف تھا میں اس سے گفتگو کے لیے امریکہ کے زمانے کی اپنی بچی کھچی انگریزی ''جمع'' کرنے میں مشغول تھا کہ اس نے میرے قریب سے گزرتے ہوئے مجھے ''ہیلو'' کہا میں نے اپنا تعارف کرایا کہ میرا نام عطاء الحق قاسمی ہے وہ یہ سن کر میرے قریب آ گئی اور اس نے نہایت شستہ اردو میں کہا '' تب تو آپ یقیناً دیو بندی مسلک کے مسلمان ہیں آپ دارالعلوم دیو بند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی کے حوالے سے قاسمی کہلاتے ہوں گے'' ایک امریکن لڑکی کی زبان سے یہ مکالمے سن کر میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے تاہم میں نے اپنے حواس مجتمع کیے اور کہا '' ہمارے اپنے خاندان میں

ایک مولانا محمد قاسم گزرے ہیں ہم ان کی نسبت سے قاسمی کہلاتے ہیں۔"

کچھ دیر بعد اس نے جامعہ اشرفیہ لاہور کا ذکر کیا پھر خیر المدارس ملتان کا حوالہ دیا اور آخر میں یہ بھی بتایا کہ وہ دیوبندی مسلک سے متعلق اداروں اور افراد پر امریکہ کی کسی یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہی ہے اور چلتے چلتے اس نے اس امر پر افسوس کا اظہار بھی کیا کہ تمہارا تعلق علماء کے خاندان سے ہے اور تم نے ڈاڑھی نہیں رکھی بلکہ قلمیں بڑھائی ہوئی ہیں جین پہنی ہوئی ہے اور پھر اس قسم کا کوئی مصرعہ بھی پڑھا کہ تفو..... بر تو اے چرخ گردد تف وغیرہ (نوائے وقت 11 دسمبر 1985 (دین و دانش جلد سوم)

دنیا کا سب سے طویل خط

دنیا کا سب سے طویل ذاتی خط گیارہ لاکھ تیرہ ہزار سات سو سات (11,13,707) سے زائد الفاظ پر مشتمل ہے۔ یہ خط ٹیکساس سے جیکولین نے اپنی بہن کو بھیجا تھا، اس خط کو لکھنے میں اسے تقریباً آٹھ ماہ لگے تھے۔

تربت مرقد حسینؓ وغیرہ سے شفاء

بعض مؤرخین نے امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا جو بغرض شفا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی لے جا کر استعمال کرتے تھے اور شفایاب ہو جاتے تھے، یہی حال حضورؐ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور محمد باقر رضی اللہ عنہ کی قبروں کا بھی ہے، بعض مؤرخین کے مطابق حضرت حسینؓ جہاں مدفون ہیں وہ جگہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں نینوا اور غاضریہ کے لوگوں سے ساٹھ ہزار درہم میں خریدی ہے پھر پوری زمین اس شرط کے ساتھ بطور صدقہ ان کو دیدی کہ میری قبر یہاں بنے گی، جو لوگ بزیارت قبر یہاں آئیں گے ان

کی رہنمائی اور مہمان نوازی ضرور ہوگی۔ (**و اللہ اعلم بحقیقة الحال و لا یخفی علیه ذرة مثقال**) (کشکول بہائی، ص:195)

قدیم ترین آئین

دنیا کا وہ قدیم ترین آئین جو آج بھی نافذ ہے ریاست ہائے متحدہ ہائے امریکہ کا ہے۔ 21 جون 1788ء کو اس آئین کی توثیق کے بعد 4 مارچ 1789ء سے اسے نافذ العمل قرار دیا گیا ہے۔

تابوت یوسف علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ فرعون کو چھوڑ کر بنی اسرائیل کو دریا پار کر کے لے جاتے وقت یوسف علیہ السلام کی تابوت کو بھی لے جانا، لیکن یہ کام طلوع آفتاب سے قبل ہونا چاہئے۔ موسیٰ علیہ السلام کو تابوت کی تلاش میں وقت زیادہ لگا اس لئے طلوع آفتاب کا وقت قریب ہو گیا تھا، اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے حبس شمس کی دعا کی جو قبول ہوگئی یوں آفتاب اپنے معمول سے ہٹ کر تاخیر سے طلوع ہوا۔ (نیرنگ عالم، ص:587)

ناک اور ٹھوڑی کا کرتب

برطانیہ میں جان مین سل نامی ایک شخص گزرا ہے جو ہاتھ لگائے بغیر اپنی ناک اور ٹھوڑی کی مدد سے وزنی چھڑی اٹھا کر چل سکتا تھا۔

ایک بچے کے ہاتھ کی 14 اور پاؤں کی 15 انگلیاں

مشرقی لندن میں 16 ستمبر 1921ء کو ایک تحقیق کے نتیجے میں ایک ایسے بچے کا پتا چلا جس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں 14 اور دونوں پاؤں کی انگلیاں 15 تھیں۔

زکام میں مبتلا ہونے کا نیا ریکارڈ

1979ء میں انگلینڈ کیٹریسیا پر زکام کا طویل ترین دورہ پڑا۔ 15 اکتوبر 1979ء کو بارہ سالہ بچی کو زکام ہو گیا۔ ڈاکٹروں کو دکھایا مگر کوئی بھی ڈاکٹر نزلہ زکام کو روکنے میں کامیاب نہ ہو سکا بالآخر 25 اپریل 1980ء کو فرانس کے ایک کلینک میں اس کا علاج ہوا اور یوں ٹریسیا نے 194 دن نزلہ زکام میں مبتلا ہو کر نیا ریکارڈ قائم کیا۔ (تاریخی معلومات)

جنازہ ہارون علیہ السلام

مستدرک حاکم میں جلد ۲ صفحہ ۶۳۳ پر ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا جنازہ آسمان پر اٹھالیا گیا تھا لیکن موسیٰ علیہ السلام کی دعاء سے واپس آیا۔ (نیرنگ عالم)

تبع کی دو بہنوں کی لاشیں

ابن ابی الدنیا' میں ہے کہ دور اسلام میں صنعاء شہر میں اتفاق سے قبر کھودی گئی تو دیکھا گیا کہ دو عورتیں مدفون ہیں جن کے جسم بالکل صحیح سالم ہیں اور سرہانے پر چاندی کی ایک تختی لگی ہوئی ہے جس میں سونے کے حروف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ قبر حیی اور تمیس کی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق ان کے نام حیی اور تماضر ہے۔ یہ دونوں تبع کی بہنیں ہیں جو شرک سے محفوظ تھیں۔ (عرب ممالک، ص:19)

بادشاہ کسریٰ کا سالم جسم اور مامون

بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ عادل بادشاہ کا جسم قبر میں صحیح سالم رہتا ہے۔ ایک مرتبہ عباسی خلیفہ مامون بن ہارون رشید (مدت حکومت ۱۹۸ھ/۸۱۳ء تا ۲۱۸ھ/۸۳۳ء) نے ارادہ کیا کہ چونکہ بادشاہ کسریٰ (شاید نوشیروان ہو) عدالت اور صحیح فیصلہ کے حوالہ سے بہت مشہور تھے اس لئے ان کی قبر کا جائزہ لینا چاہئے

چنانچہ خلیفہ مامون نے کسریٰ کی قبر کھولی اور دیکھا کہ جسم تر و تازہ ہے، شکل و صورت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، انگلی میں لال یاقوت کی انگوٹھی ہے اور سامنے فارسی کی ایک کتاب پڑی ہوئی ہے، اس کے بعد مامون نے ریشمی کپڑے سے منہ ڈھانپ دیا، اس دوران خلیفہ کے ایک غلام نے چھپکے سے انگوٹھی نکال لی، جب اس کی اطلاع خلیفہ کو ہوئی تو خلیفہ نے اسے سندھ کی طرف جلاوطن کر دیا اور انگوٹھی دوبارہ انگلی میں پہنادی، اس کے بعد خلیفہ نے کسریٰ کی قبر کے منہ کو سیسہ سے بند کر دیا تاکہ آئندہ کوئی اسے کھول نہ سکے۔ (نیرنگ عالم، ص:542)

حضرت حذیفہؓ اور حضرت عبداللہؓ کے سالم جسم مبارک

شہر مدائن میں حضرت سلمان فارسیؓ (جو ایک عرصہ تک مدائن کے گورنر رہے۔) حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ کے مزارات ہیں، حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ کی نعشوں کے متعلق ایک عجیب اور ایمان افروز واقعہ جہاں دیدہ میں صفحہ 65 پر مکتوب ہے کہ یہ دونوں نعشیں کسی اور جگہ تھیں۔

1929ء میں حضرت حذیفہؓ نے بادشاہ وقت کو خواب میں کہا کہ قبر میں پانی آ رہا ہے، یہاں سے منتقل کر دو چنانچہ بادشاہ وقت نے بحث و تمحیص کے بعد ایک جم غفیر کی موجودگی میں پہلی دفعہ قبر کو کھولا اور نعش (بالکل ایسی تھی کہ جیسے ابھی دفنائی گئی ہو) بعینہ منتقل کی۔ اس قسم کا ایک اور واقعہ طبقات ابن سعد میں جلد 3 صفحہ 562 پر ہے۔ (عرب ممالک ص:198)

ارجمند بانو کی لاش

بادشاہ ہند نورالدین محمد جہانگیر کے تیسرے بیٹے کا نام خرم ہے اور لقب شاہ جہاں ہے جنہوں نے ہند میں 1037ھ/ 1627ء سے 1067ھ/ 1658ء تک حکمرانی کی، ان کی تیسری بیوی کا نام ارجمند بانو ہے اور لقب ممتاز محل ہے جو

ملکہ نور جہان (زوجۂ جہانگیر) کی بھتیجی ہے

ارجمند بانو کا انتقال 1040ھ/ 1630ء کو ہوا اور اس کی یاد میں شاہ جہاں نے 1041ھ/ 1631ء میں ایک خوبصورت مقبرہ بنایا جو اب آگرہ تاج محل کے نام سے معروف ہے، ارجمند بانو کی لاش برہان پور میں مدفون تھی پھر سالوں کے بعد برہان پور سے منتقل کر کے آگرہ تاج محل میں منتقل کی گئی ہے۔

ملا کا احسان عظیم

لو سے جھلسی ہوئی گرم دوپہروں میں خس کی ٹٹیاں لگا کر پنکھوں کے نیچے بیٹھنے والے یہ بھول گئے کہ محلے کی مسجد میں ظہر کی اذان ہر روز عین وقت پر اپنے آپ کس طرح ہوتی رہتی ہے؟

کڑکڑاتے ہوئے جاڑوں میں نرم و گرم لحافوں میں لپٹے ہوئے اجسام کو اس بات پر کبھی حیرت نہ ہوئی کہ اتنی صبح منہ اندھیرے اٹھ کر فجر کی اذان اس قدر پابندی سے کون دے جاتا ہے؟ دن ہو یا رات' آندھی ہو یا طوفان' امن ہو یا فساد' دور ہو یا نزدیک' ہر زمانے میں شہر شہر' گلی گلی' قریہ قریہ' چھوٹی بڑی' کچی پکی مسجدیں اسی ایک ملا کے دم سے آباد تھیں' جو خیرات کے ٹکڑوں پر مدرسوں میں پڑھا تھا' اور در بدر کی ٹھوکریں کھا کر گھر بار سے دور کہیں اللہ کے کسی گھر میں سر چھپا کر بیٹھ رہا تھا۔

اس کی پشت پر نہ کوئی تنظیم تھی نہ کوئی فنڈ تھا' نہ کوئی تحریک تھی' اپنوں کی بے اعتنائی' بے گانوں کی مخاصمت' ماحول کی بے حسی اور معاشرے کی کج ادائی کے باوجود اس نے نہ اپنی وضع قطع کو بدلا اور نہ اپنے لباس کی مخصوص وردی کو چھوڑا' اپنی استعداد اور دوسروں کی توفیق کے مطابق اس نے کہیں دین کا شعلہ' کہیں دین کی شمع' کہیں دین کی چنگاری روشن رکھی۔

یہ ملا ہی کا فیض تھا کہ کہیں کام کے مسلمان کہیں نام کے مسلمان' کہیں محض

نصف نام کے مسلمان ثابت وسالم و برقرار ہے، برصغیر کے مسلمان ملا کے اس احسان عظیم سے کسی طرح سبکدوش نہیں ہو سکتے جس نے کسی نہ کسی طرح ان کے تشخص کی بنیاد کو ہر دور اور ہر زمانے میں قائم رکھا"۔ (قدرت اللہ شہاب) (دین و دانش جلد سوم)

لال ابورغال

شاعر جریر نے شاعر فرزدق کی مذمت میں یہ شعر پڑھا ہے:

اِذَا مَاتَ الفرزدقُ فَارْ جُمُوْہُ	کَمَا تَرْمُوْنَ قَبْرَ اَبِی رِغَالٍ

جب فرزدق مر جائے تو اس کی قبر پر اس طرح پتھر برسانا جس طرح تم ابورغال کی قبر پر پتھر برساتے ہو۔

مؤرخین کے مطابق ابورغال قوم ثمود کی باقیات میں سے تھا، جب 571ء کو ابرھہ بادشاہ بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لئے لاؤ لشکر لے کر مکہ کی طرف جا رہا تھا تو بطور رہنمائی اسے بھی ساتھ لے لیا تھا تاکہ یہ راہ بتاتا رہے، جب اسے یقین ہو گیا کہ ابرہہ پر عذاب آنے والا ہے تو یہ بھاگ کر حرم میں پناہ لی اور یہ وہیں سے نکلتا ہی نہیں تھا، لیکن یہ ایک دفعہ حرم سے باہر نکلا اور عذاب کا شکار ہو کر مر گیا، بعض نے کہا کہ یہ ظلماً ٹیکس اور عشر وغیرہ لیا کرتا تھا، اس کی قبر منیٰ میں وہیں ہے جہاں حجاج کرام شیطان کو پتھر مارتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قبر کی نشانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس کی قبر میں سونے کی ٹہنی رکھی گئی تھی، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قبر کی کھدائی کی تو سونے کی ٹہنی نکل آئی تھی۔ (جامع الاصول)

ابورغال کے بارے میں ابوداؤد ج:2،ص:88 پر طویل روایت ہے جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے: "وَآیَةُ ذَالِکَ اَنَّہٗ دُفِنَ مَعَہٗ غُصْنٌ مِنْ ذَھَبٍ...... اَصَبْتُمُوْہُ مَعَہٗ"، یعنی ابورغال کی قبر ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی ایک ٹہنی بھی رکھی گئی تھی، اگر تم قبر کی کھدائی کرو گے تو لاش کے ساتھ وہ ٹہنی مل جائے

گی۔'' چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھدائی کر کے وہ ٹہنی نکال لی، مذکورہ روایت سے پتہ چلا کہ اس وقت تک لاش صحیح وسالم تھی۔ (ادبا و شعرا ص:72)

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے محفوظ جسم مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کے ساتھ کسی اور آدمی کو بھی دفن کیا گیا تھا، دفن کے چھ ماہ کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ والد محترم کی لاش نکال کر الگ دفن کروں، اس کے بعد میں نے قبر کھولی اور والد محترم کی لاش نکال کر کسی اور جگہ دفن کر دی، لاش صحیح تھی البتہ داڑھی کے چند بال زمین سے لگے ہوئے تھے۔ (ابوداؤد، ج:2، ص:106)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عمرو بن جموح ہے اور ان کے ساتھ جس صاحب کو ایک قبر میں دفن کیا گیا ہے ان کا نام عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں، یہ دونوں انصاری صحابی غزوہ احد میں شہید ہوئے اور ایک ہی قبر میں آرام فرما ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ کی روایت ہے کہ 46 سال کے بعد قبر کھول کر عمرو بن جموح کی لاش منتقل کی گئی اور دونوں لاشیں بالکل تازہ تھیں، یوں لگ رہا تھا جیسا کہ کل دونوں کا انتقال ہوا ہے، مؤطا میں بھی یہی روایت ہے کہ سیلاب کی وجہ سے قبر کھولی گئی تھی اور لاشیں نظر آرہی تھیں اس لئے لاشیں نکال کر محفوظ جگہ میں دفن کی گئی ہیں۔ (بذل المجھود)

حفیظ جالندھری کا تابوت

پاکستانی قومی ترانہ کے موجد حفیظ جالندھری مؤلف ''شاہنامہ اسلام'' کا انتقال 21/فروری 1982ء کو لاہور میں ہوا اور بطور امانت لاش ماڈل ٹاؤن لاہور میں دفن کی گئی پھر 27/ستمبر 1997ء کو تابوت نکال کر مینار پاکستان کے سائے میں دفن کیا گیا ہے۔

پرنٹ میڈیا کا دفاع

1991ء کی خلیجی جنگ کے بعد یہ حقیقت سامنے آئی کہ میدان جنگ کے ساتھ ساتھ ایک جنگ ذرائع ابلاغ کے محاذ پر بھی لڑی جاتی ہے۔ عالمی سطح پر اصل مسئلہ الیکٹرونک نہیں بلکہ پرنٹ میڈیا پر بھی غیر متعصّبانہ اور سچائی پر مبنی نقطہ نظر پیش کرنے کا ہے آج دوسری قوموں کو محکوم بنانے اور ان پر اجنبی تہذیب وثقافت مسلط کرنے کیلئے ابلاغ کا جدید ذرائع کا بے دریغ استعمال کیا جارہا ہے۔ اور تمام غیر مسلم اقوام کا اولین ہدف مسلمان ہیں۔ پہلے افواج یلغار کرتی تھیں اور جسموں پر حکمرانی کی جاتی تھی۔ اب ذرائع ابلاغ یلغار کرتے ہیں اور ذہنوں کو غلام بنالتے ہیں۔ موجودہ صورت حال پر ایک نظر دوڑائیے۔

امریکہ سے شائع ہونے والا ہفت روزہ ٹائم دنیا کے ہر کونے میں پڑھا جاتا ہے۔ جس کی اشاعت 50 لاکھ (قارئین 3 کروڑ) ہے۔ یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل 48 زبانوں میں خبریں جاری کرتا ہے۔ ایک ارب سے زائد افراد ان خبروں کے اثرات قبول کرتے ہیں۔ برطانیہ سے شائع ہونے والا جریدہ اکانومنٹ کے خریدار 8 لاکھ 45 ہزار ہیں۔ نیوز ویک کی اشاعت 32 لاکھ ہے اور اس کے 12 ایڈیشن نکلتے ہیں۔ وائس آف امریکہ سننے والوں کی تعداد 9 کروڑ سے زائد ہے۔ بی بی سی کی نشریات سننے اور دیکھنے والے بلاشبہ کروڑوں میں ہیں۔ وال سٹریٹ جرنل کی روزانہ اشاعت 18 لاکھ ہے۔ ریڈرز ڈائجسٹ 16 زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ ان عالمی ذرائع ابلاغ نے لوگوں کے ذہنوں کو کس طرح غلط راہ پر ڈالا اسکی تفصیلات سے ہر صاحب بصیرت واقف ہے۔ یہاں سوال یہ ہے کہ یہ عالمی ذرائع ابلاغ جو بلا واسطہ یا بالواسطہ ہمارے اوپر مسلط کیے گئے ہیں اور ہم شعوری یا غیر شعوری طور پر ان کے رنگ میں رنگے جارہے ہیں۔ انکا کوئی دفاعی ہتھیار بھی کیا ہم مسلمانوں کے پاس ہے۔ اس وقت 56 اسلامی ممالک سے بڑے بڑے اخبار غیر مسلموں ہی کے عالمی اطلاعاتی اداروں سے خبریں حاصل کرتے

ہیں۔ان حالات میں ایک عام مسلمان اپنی حد تک کیا کوشش کرسکتا ہے اور مغربی پرنٹ میڈیا کے دفاع اور اس کے منفی اثرات سے خود کو بچانے کیلئے کیا طریقہ استعمال کرسکتا ہے۔

سوچئے! کیا ہم اسلامی جرائد اخبار ورسائل اسلامی میگزین وڈائجسٹ کو زیادہ سے زیادہ اپنے اور اپنے احباب کے مطالعہ کیلئے حاصل کر کے بھی پرنٹ میڈیا کا دفاع نہیں کرسکتے؟ یہی ''محاسن اسلام'' بحمداللہ ہزاروں کی تعداد میں پورے ملک کے تمام شہروں میں ارسال کیا جاتا ہے۔اگر آپ اسے اپنے اور اپنے دوست احباب کیلئے مفید سمجھتے ہیں تو اس ذرائع ابلاغ کے محاذ پر آپ بھی اپنی صلاحیات کو اجاگر کیجئے۔اور مغربی تہذیب کے غیر اسلامی اثرات سے بچتے ہوئے خوشگوار اسلامی زندگی کیلئے محاسن اسلام زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کر کے اپنے حلقہ احباب کو پہنچایئے کہ یہ وقت کی پکار اور آپ کے اسلامی جذبات کا آئینہ دار ہے۔(از ابن ابراہیم دین ودانش جلد سوم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے محفوظ جسم مبارک

متعدد روایات و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجساد وابدان اب تک جوں کے توں صحیح وسالم ہیں اس لئے متعدد مرتبہ یہودیوں نے ان کی لاشوں کو نکال باہر کرنے کی کوششیں کیں جو ناکامی سے ہمکنار ہوئیں۔

مکلی قبرستان اور ٹھٹھہ

یہ قبرستان اندرون سندھ کے علاقے ''ٹھٹھہ'' میں ہے اور کراچی سے بذریعہ کوچ ڈھائی گھنٹے کی مسافت ہے، یہ قبرستان کافی وسیع ہے، اندر پرانے مزارات کی عمارتیں، قبریں اور کتبے لگے ہوئے جہاں نام صاحب مزار، قرآنی آیتیں اور اشعار

وغیرہ مکتوبہ ہیں، اگر صرف انہی مکتوبات و کتبات کو جمع کیا جائے تو باقاعدہ ایک کتاب بن جائے گی۔ لکھائی بے حد خوبصورت اور پکی ہے، اس لئے عرصۂ دراز گزرنے کے باوجود لکھائی جوں کی توں باقی ہے، قبرستان کے مین گیٹ کے کتبے میں یہ عبارت مکتوب ہے۔ ''مکلی کا شہرخموشاں، بزرگان دین، امرأ، وزرأ اور شاہان وسلف الصالحین کے قدیم مقابر 14 صدی عیسوی تا 18 صدی عیسوی'' اس عبارت کے بعد بہت سے بزرگان دین کے نام درج ہیں پھر آخر میں یہ شعر مکتوب ہے۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ	آثار پدید است صنادید عجم را

ایک مزاری نے بتایا کہ 93ھ/ 711ء میں سندھ سمیت اس علاقے کو محمد بن قاسمؒ نے فتح کیا، فتح کے بعد اکثر عرب سپاہی چلے گئے اور کچھ رہ گئے، ان عربوں میں سے ایک نے کہا '' ھٰذہٖ مکۃٌ لِیْ '' یعنی یہ علاقہ میرے لئے مکہ مکرمہ کی طرح ہے؟ بعد میں یہ جملہ بگڑ کر ''مکلی'' بن گیا۔ جو عرب لوگ چلے گئے ان میں سے کچھ لوگ ایک عرصہ کے بعد دوبارہ بغرض تجارت وسیاحت یہاں آئے اور مقامی عرب باشندوں سے پوچھا کہ شروع دور میں یہاں جو مارکیٹ تھی وہ اب کہاں ہے؟ مقامی عرب باشندوں نے جواب دیا ''تحت تحت'' یعنی زمین کی بھرائی ہونے سے اب وہ مارکیٹ کئی گز زمین کے نیچے ہے، یہ جملہ بگڑ کر ''ٹھٹھہ'' بن گیا، اب یہی نام معروف ہے۔

مزار سید جمال الدین افغانی رحمہ اللہ

یہ مزار کابل (افغانستان) میں کابل یونیورسٹی کے احاطے میں بشکل کھنڈرات ہے، مزار میں نصب شدہ کتبہ میں یہ عبارت مکتوب ہے '' جمال الدین ، ولادت 1838ء بمقام سعد آباد افغانستان، وفات 1314ھ/ 9 مارچ 1897ء بمقام ترکی، نقل نعش 1323ھ/ (1905ء)۔ یہ لاش بطور امانت ترکی کے مشہور قبرستان نشان طش میں مدفون تھی۔

مزار نادر شاہ

یہ مزار کابل میں ہے، آریانا چوک کابل (جہاں افغان صدر نجیب اللہ کو طالبان نے پھانسی دی تھی 1997ء میں) سے آگے عید گاہ پھر سپر گاہ پھر آگے پہاڑوں کے کنارے پر بالا حصار ہے، اس کے بعد نادر شاہ کا مزار ہے، نادر شاہ نے ایران میں 1737ء سے 1747ء تک حکمرانی کی اور لاہور، پشاور اور افغانستان بھی اپنی حکومت کے ماتحت تھے، 1747ء میں اپنے ہی قبیلہ کے ایک آدمی کے ہاتھ پر مارا گیا۔

مزار ظہیر الدین بابر رحمۃ اللہ علیہ

یہ مزار کابل میں باغ بابر کے احاطے میں ہے جو سیاحوں کے لئے باعث دلچسپ ہے، مزار میں کتبہ نصب ہے جس میں مکتوب تحریر کا خلاصہ یہ ہے "بابر تسخیر ہند کے بعد آگرہ چلے گئے تھے جہاں 5/ جمادی الاولی 937ھ (دسمبر 1530ء میں وفات پائی، وصیت کے بعد لاش آگرہ سے کابل لائی گئی، بابر نے 38 سال حکومت کی۔

تاریخ فرشتہ ص: 609 پر مکتوب ہے کہ بابر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک گاہ میں دفن کیا گیا ہے۔

افغانستان کے سلطان محمد ظہیر الدین بابر بن عمر شیخ مرزا (مولود 888ھ/ 1483ء متوفی 937ھ/1530ء) نے ہند پر مسلسل پانچ مرتبہ حملے کئے، آخری بڑا حملہ 930ھ / 1523ء میں کیا۔ جس میں ابراہیم لودھی کو شکست دے کر دہلی پر قبضہ کر لیا، یوں انہوں نے ہند میں سلطنت مغلیہ کی بنیاد ڈالی اور وہ سلطنت مغلیہ کے بانی کہلائے۔

مقبرہ صحابہ کرام کابل

یہ قبرستان کابل کے بالا حصار کے مرکزی دروازے کے پاس مغربی جانب شمالاً واقع ہے جہاں 72 کے لگ بھگ صحابہؓ ابدی نیند سو رہے ہیں۔ قبرستان میں ایک

کتبہ نصب ہے جس میں مندرجہ ذیل اسماء مکتوب ہیں: جانکؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، عبداللہ بن احنف بن قیس بن عباسؓ، قاسم بن عبداللہ بن ابوبکر صدیق، عبداللہ بن عقیل ثقفیؓ، عبدالرحمٰن بن عمر بن عاصؓ، زبیر خدری، جعفر بن سعید، سعد بن عمر، حارثہ، ابن سباع، ابوبکر بن معاذ، انصار بن مالک، فضیل، قیس بن بیرہ، وحید بن عقبہ، خالد بن عبادہ، مسلم بن غزال، ہاشم، سعید، خالد بن خدری، سعید انصاری، زید، ابی مین، بلال، اسد، سباع، قیس انصاری، ضری، اشعث بن عبداللہ، ابراھیم داری، ابن سینہ، اسعد، ابوسعید، ابن معاذ، عبداللہ، حامی، عبدالرحمٰن بن عقیل، احمد بن حامد، ہاشم بن کرز، مالک انصاری، محمد نمی خدری، عبداللہ بن ضرار، مطعم، عبدالرحمٰن، عمر انصاری اور عبداللہ بن ہشیم۔

یہ سارے نام اسی ترتیب سے نصب شدہ کتبہ میں مکتوب ہیں اب یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ ان میں صحابہ رضی اللہ عنہم کتنے ہیں اور تابعین کتنے ہیں؟ اور کن کی شہادت (یا وفات) کب ہوئی؟ اس قبرستان میں کچی اینٹوں سے بنی ہوئی ایک کافی لمبی (تقریباً بارہ فٹ) قبر ہے جس کے سرہانہ پر موجودہ کتبہ پر یوں مکتوب ہے: ''عبداللہ ابن احنف بن قیس ابن عباس عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

مقبرہ شہدائے صالحین اور مزار لیث بن قیس رضی اللہ عنہ کابل

کابل کے بالا حصار سے کچھ آگے جنوب مغرب میں ایک اور قبرستان ہے جس کا نام ''مقبرہ شہداء صالحین'' ہے۔ ایک روایت کے مطابق چار سو صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسری روایت کے مطابق پچاس صحابہ رضی اللہ عنہم وہاں آرام فرما رہے ہیں۔

یہاں تین قبریں لمبی لمبی ہیں ایک کے کتبہ پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے: ''تمیمؓ، کنیت ابورفاعہ، نام والد اسید العدوی، سن وفات 47ھ/667ء نام کتبہ نصب کنندہ محمد ابراہیم خلیل۔'' دوسری قبر کے کتبہ پر جبیرہؓ کا نام کندہ ہے۔

یہاں سے کچھ فاصلہ پر دریائے کابل کے نزدیک ایک اور چھوٹا سا قبرستان ہے جہاں ایک قبر کے کتبہ پر یہ الفاظ تحریر ہیں ''لیث بن قیس بن عباس رضی اللہ عنہ عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سن وفات 81ھ، نام دفن کنندہ عبدالرحمٰن بن اشعثؒ۔

مزار احمد شاہ ابدالی رحمۃ اللہ علیہ قندھار

سن ولادت 1136ھ/1723ء ہے، مقام ولادت ملتان ہے، 1747ء سے وفات تک افغانستان پر حکمرانی کی یہ بانی افغانستان ہیں۔ 1747ء سے 1759ء تک ہندوستان پر 9 مرتبہ حملے کیے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور نجیب الدولہ کی دعوت پر معرکہ پانی پت سے قبل چھ مرتبہ ہندوستان آئے تھے۔ سن وفات 1186ھ/ 23 اکتوبر 1771ء ہے۔

مزار سلطان محمود غزنویؒ وغیرہ

قبر پر لگے کتبہ پر یہ عبارت مکتوب ہے، ''ولادت محمود دس محرم 361ھ مطابق 971ء، تاریخ سلطنت 388ھ مطابق 998ء، مدت سلطنت 32 سال شمسی، وفات جمعرات 23/ ربیع الاول 421ھ مطابق 30 اپریل 1030ء، عمر 60 سال، مدفون، در باغ فیروزی، وسعت سلطنت مشرق میں شہانیسر تک۔

مغرب میں ہمدانی تک، شمال میں خوارزم تک اور جنوب میں بلوچستان اور خلیج فارس کے سواحل تک، پایہ سلطنت غزنی، یہ کتبہ ماہ میزان 1356ھ (1937ء) میں جمہوریت فرخندہ کے دور میں نصب کیا گیا ہے، خطاط عزیز الدین وکیلی ہے، حکاک جان محمد پیرزادہ ہے۔

اس مزار کے ساتھ اور بھی دو تین قبریں ہیں، چونکہ یہاں منکرات وخرافات کا بازار گرم تھا اس لئے طالبان نے ان خرافات ومنکرات کے سرچشمہ کو ختم کردیا تھا، اسی غزنی میں حاکم غزنی سلطان الپتگین متوفی 768ھ/ 1366ء، ابتدائے

حکومت از 752ھ/ 1351ء، مشہور شاعر و متصوف حکیم سنائیؒ متوفی 525ھ/1130ء۔ سلطان ناصر الدین سبکتگین متوفی 787ھ/ 1385ء۔ علی ہجویریؒ کے ماموں تاج الاولیاء اور بہلول داناؒ کے مزارات بھی ہیں جن کی زیارت سے بندہ محروم رہا اور صرف سلطان محمود غزنویؒ ہی کے مزار کی زیارت پر اکتفا کیا۔ سنا ہے کہ مولانا یعقوب چرخیؒ متوفی 851ھ/ 1447ء کی خانقاہ بھی غزنی میں ہے لیکن تلاش بسیار کے باوجود یہ خانقاہ اور حکیم سنائیؒ کا مزار ہمیں نہ ملا۔

مزار شہاب الدین غوریؒ

غزنی کے حاکم سلطان محمد شہاب الدین غوری متوفی 602ھ/ 1205ء نے 588ھ/ 1192ء میں ہند کے مشہور راجہ پرتھوی راج کو اور 589ھ/ 1194ء میں ہند کے راجہ جے چند کو شکست دے کر دہلی، اجمیر اور قنوج پر حکومت کی، ان کا مزار اسلام آباد پاکستان سے لاہور جانے والی جرنیلی سڑک (جی ٹی روڈ) پر سوہاوہ سے 13 کلومیٹر مشرق کی جانب دھمیک کے مقام پر ہے، موجودہ عالیشان مقبرہ محسن پاکستان، موجد اسلامی ایٹم بم ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے بنایا ہے۔

مزار مظفر شہیدؒ

ملتان میں حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے احاطے میں ''نواب مظفر خان شہیدؒ'' کی لحد ہے جس پر نصب کتبہ میں درج ذیل عبارت مکتوب ہے۔'' آخری آرام گاہ، رکن الدولہ صفدر جنگ حاجی نواب مظفر خان سدوزئی شہیدؒ۔

شجاع و ابن شجاع حاجی	امیر ملتان زہے مظفر
بروز میدان بہ تیغ و بازو	چہ حملہ آور و چوں غضنفر
چوں سر فروشد بسوئے جنت	بگفت رضوان بیا مظفر

تاریخ شہادت 23/ رجب المرجب 1233ھ/ 2 جون 1818ء مؤرخین

کے مطابق 1771ء سے 1818ء تک ملتان پر حاجی نواب مظفر خانؒ اور ان کے خاندان کی حکمرانی تھی، مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ملتان پر حملہ کیا اور دوران لڑائی نواب مظفر کو شہید کر دیا تاہم یہ لڑائی 22/جون 1818ء تک جاری رہی، جس میں عبد الصمد نے رنجیت سنگھ کی مدد کی، یوں ملتان پر سکھوں کی عملداری قائم ہوگئی اور ایک اسلامی ریاست کا خاتمہ ہو گیا۔ (جنگ سنڈے میگزین یکم جون 2008ء)

موبائل رحمت یا زحمت

جدید ٹیکنالوجی کی بدولت روز بروز نئی سہولیات انسان کو میسر آ رہی ہیں جن کی افادیت واہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن یہ چیزیں اگر جائز حدود میں رہیں تو رحمت ہی رحمت ثابت ہوں لیکن اگر حدود سے متجاوز ہو جائیں تو ان سے بڑی زحمت کوئی نہ ہو۔ یہی حال موبائل فون کا ہے۔ اس پر بھی بات چیت کے دوران انہی آداب کا خیال ضروری ہے جو درج بالا سطور میں فون کے تحت آ چکے ہیں۔ آج موبائل درجہ ضرورت سے تجاوز کر کے فیشن کا روپ دھار چکا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اگر ہمیں موبائل کا استعمال کرنا ہی ہے تو کہیں ایسا نہ ہو ہم بلا وجہ دوسروں کو پریشان کرنا، یا اپنے قیمتی اوقات کو اس کے لئے ضائع کرنا شروع کر دیں۔ جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے کتنے ہی نوجوان اس نعمت کا غلط استعمال کر کے اس رحمت کو زحمت میں تبدیل کئے ہوئے ہیں۔ جس طرح گھر میں مرد کی موجودگی میں عورت کا فون سننا شرعاً مناسب نہیں اسی طرح بلا ضرورت موبائل رکھنا اور خاص طور پر خواتین کا اسے اپنے استعمال میں رکھنا بعض اوقات تلخ حادثات کا سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا غور و فکر کیجئے۔ (دین و دانش جلد سوم)

قلعہ ملتان اور چند مزارات

ملتان شہر کے ایک جانب قلعہ اور دیگر اطراف میں اینٹوں کی بنی فصیل ہے۔ اس کے چھ دروازے لوہاری گیٹ، پاک گیٹ، بوہڑ گیٹ، دلی گیٹ، حرم گیٹ اور

دولت گیٹ ہیں۔ قدیم شہر چھوٹی گلیوں اور بازاروں پر مشتمل ہے۔ اندرون شہر کئی ثقافتی ورثے کی حامل تاریخی عمارتیں ہیں، جب کہ جدید شہر کی تعمیر میں وسعت اور خوبصورتی پائی جاتی ہے۔

ملتان کا تاریخی قلعہ قدیم راوی کے کنارے پر واقع ہے، جو حملہ آوروں کے لئے رکاوٹ ثابت ہوتا تھا۔ قلعے کا مجموعی احاطہ 6600 فٹ ہے، فصیل میں 46 بُرجیاں ہیں، داخلی اور خارجی دروازے ہیں، جن پر دونوں طرف دو دو ٹاور ہیں، دہلی گیٹ، خضری گیٹ، سکھی گیٹ اور ریہڑی گیٹ بھی یہیں واقع ہیں۔ 1948ء میں ایک انگریز مسٹر ایگزینو کی موت کا بدلہ لینے کی غرض سے انگریزوں نے اسے تباہ کر دیا تھا، اس انگریز کی یادگار اور ایک مندر بھی ہے، اس کے علاوہ ممتاز صوفی بزرگ حضرت بہاؤ الدین زکریا اور شاہ رکن عالم کے مزارات بھی اسی قلعے میں واقع ہیں۔ مشہور قاسم باغ اور ایک اسٹیڈیم، قلعے کی فصیلوں کے ساتھ واقع ہے۔ قلعے کا بلند ترین مقام ''دمدمہ'' ہے جہاں سے پورے شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ اس دمدمے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہاں کسی زمانے میں ایک بڑی توپ نصب تھی۔

ملتان میں جدید عمارات بھی ہیں، جن میں نشتر میڈیکل کالج، یونیورسٹی کیمپس، آرٹس کونسل بلڈنگ اور آیٹوریم، ملتان ریلوے اسٹیشن کی عمارت اور ملتان میونسپل کارپوریشن کی گھنٹہ گھر ٹاور والی عمارت کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی عمارت بھی قابل دید ہے۔ اس کے علاوہ تفریح کے دیگر مقامات اسٹیڈیم، جھیل چمن زار عسکری اور کمپنی باغ کینٹ قلعے کے اندر قاسم باغ لانگے خان باغ، عام خاص باغ اور بوہڑ گیٹ کے قریب کے پارک چوک شہیداں ٹبی شیر خان اور نواں شہر بھی خوبصورت علاقے ہیں۔ ملتان شہر سے باہر ایک ریلوے اسٹیشن شیر شاہ کے نام سے موسوم ہے۔ (جنگ سنڈے میگزین 12 ستمبر 2001ء)

چونکہ ملتان کی سرزمین میں بڑے بڑے اللہ والے آسودۂ خاک ہیں اس

لئے اسے مدینۃ الاولیاء بھی کہا جاتا ہے، یہاں سید بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا عالیشان مزار ہے جو مرجع خلائق ہے۔ سید بہاؤ الدین زکریا رحمہ اللہ محمد غوث سلطان رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں جن کی سوانح عمری پر متعدد کتابیں ہیں۔ مزار مبارک قلعے کے اندر قاسم باغ ملتان میں ہے اور سالانہ عرس 5 تا 7 صفر المظفر کو منعقد کیا جاتا ہے۔ صاحب مزار کی ولادت 566ھ/1170ء میں ہوئی۔ انہوں نے ایران اور توران میں تعلیم حاصل کی اور بغداد میں شیخ شہاب الدین سہروردی (جن سے سلسلہ سہروردی قائم ہوا) کے مرید ہوئے پھر ملتان آ گئے اور اپنا مزار خود تعمیر کرایا، سن وفات 661ھ/1262ء ہے، جبکہ شیخ شہاب الدین سہروردی کا مزار بھارت کے شہر سونی پت میں ہے۔

سید بہاؤ الدین زکریا رحمہ اللہ کے مزار سے کچھ فاصلے پر (مغربی جانب) قلعے کے صدر دروازے کے قریب شاہ رکن الدین عالم کا پرشکوہ مزار مبارک ہے جہاں ہر وقت عوام وخواص کا ہجوم رہتا ہے۔ شاہ رکن الدین عالم کے مزار میں نصب کتبہ میں درج ذیل عبارت مکتوب ہے ''ابوالفتح رکن الدین بن صدرالدین عارف، ولادت باسعادت 9 رمضان المبارک 649ھ/ 1251ء متوفی 735ھ/ 1334ء لقب سہروردی، یہ لقب انہیں خواجہ شمس الدین نے عطا کیا ہے۔

والدہ محترمہ کا نام ''بی بی راستی'' ہے، رکن الدین، سید بہاؤ الدین زکریا رحمہ اللہ کے پوتے ہیں۔ مزار بگا شیر (جو ملتان کے مضافات میں ہے) میں نصب کتبہ کے مطابق شاہ رکن الدین عالم کے مرشد و پیر صدر الدین عارف ہیں جبکہ اس کتبہ کے مطابق صدر الدین عارف شاہ رکن الدین عالم کے والد محترم ہیں، ممکن ہے کہ دونوں کا نام ایک ہو۔ جب ابن بطوطہ نے اس خطے کی سیاحت کی تو یہاں تغلق خاندان حکمراں تھا، شاہ رکن عالم رحمہ اللہ اس دور میں حد درجہ علم وحکمت اور دینی تعلیمات میں اہم مقام رکھتے تھے۔ اصل میں یہ مزار شاہ غیاث الدین تغلق نے

بنوایا تھا، جو اس کے بیٹے محمد تغلق نے شاہ رکن عالم رحمہ اللہ کے لئے عنایت کر دیا تھا۔ ملتان اپنے بزرگان دین کے مزارات کے علاوہ دینی نقطہ نظر سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ مزار یہاں کی نمائندہ فن تعمیر کا شاہکار ہے اسے ''بہترین مسلم فن تعمیر'' کا آغا خان ایوارڈ بھی حال ہی میں دیا گیا ہے۔ یہ مزار جیومیٹری اشکال کا بہترین امتزاج ہے خطاطی، رنگین نقش و نگار، موزائیک اور چمکیلا اور ملائم ٹائل ورک کیا گیا ہے۔ سارا سال یہاں زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

ملتان میں شمس الدین کا مزار بھی ہے، عام تاثر یہ ہے کہ یہ شمس الدین تبریز کا مزار ہے حالانکہ تاریخی لحاظ سے یہ غلط ہے بلکہ یہ ایک شیعہ عالم ہیں جن کا نام شمس الدین ہے، والد کا نام صلاح الدین ہے اور لقب (شمس الدین کا) سبزواری ہے۔ تاریخ کے مطابق حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کے سلسلے سے تعلق رکھنے والے یہ بزرگ 1165ھ/ 1751ء میں پیدا ہوئے اور 1276ھ/1859ء میں وفات پائی اور ان کے مزار کو ان کے پوتے نے 1330ھ/ 1911ء میں تعمیر کرایا۔ چونکہ یہ شیعہ عالم کا مزار ہے اس لئے قریب میں امام بارگاہ ہے اور مزار کے اردگرد پولیس رہتی ہے۔

ان تینوں مزاروں میں جو خرافات، بدعات اور لایعنی امور سرانجام دیئے جاتے ہیں انہیں دیکھ کر انسانی سر شرم کے مارے جھک جاتا ہے اور حکومت کی عدم مداخلت اور تعاون پر تعجب بھی ہوتا ہے۔ ملتان شہر میں محمد یوسف گردیزی رحمہ اللہ کا مزار بوہڑ گیٹ کے قریب، موسیٰ پاک شہید رحمہ اللہ کا مزار پاک گیٹ کے اندر۔ تولا مائی کا مزار حرم گیٹ میں، شاہ شمس سبزواری رحمہ اللہ کے پیرو کار شاہ علی اکبر رحمہ اللہ کا سورج میانی میں اور بابا صفرہ رحمہ اللہ کا مزار عیدگاہ کے قریب واقع ہے۔

لاہور کے مزارات اور داتا دربار

علی ہجویری نام ہے، معروف بہ ''داتا گنج بخش'' ہے، آپ نے جب لاہور کے گورنر ''رائے راجو'' کو مشرف بہ اسلام کیا تو انہیں ''شیخ الہند'' کا خطاب و لقب

دیا گیا، آپ نے 34 سال کی عمر میں ایک خانقاہ اور ساتھ مسجد تیار کی جواب ''داتا دربار'' کے نام سے معروف ہے اور لاہور پاکستان میں ہے۔ اس داتا دربار کے بارے میں مشہور یہی ہے کہ ''علی ہجویریؒ'' اپنی تعمیر کردہ خانقاہ و مسجد کے احاطے میں مدفون ہیں اس لئے لوگ فیوضات و برکات کے حصول کے لئے ''داتا دربار لاہور'' جاتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں۔

لیکن 1958ء سے یہ بحث چل پڑی کہ آیا ''علی ہجویریؒ'' ''واقعی'' اسی جگہ آسودہ خاک ہیں یا کسی اور جگہ، بعض حضرات کا مؤقف ہے کہ یہ ان کا مزار نہیں ہے، یہ لوگ بطور دلائل درج ذیل نشانیاں پیش کرتے ہیں۔

(الف) 12/ جنوری 1959ء کو ''آفاق'' میں ایک خبر چھپی جو یہ ہے کہ انارکلی بازار کے ایک چمڑے کے بیوپاری کو خواب میں بتایا گیا کہ شاہی قلعہ لاہور میں سمن برج اور کالا برج کے درمیان پختہ قبر ہے، جب مذکورہ شخص نے اس کی کھدائی کی تو تین گز نیچے ایک پختہ قبر ملی جس پر ہشت پہلو خوبصورت گنبد بنا ہوا ہے، لوگوں کا خیال ہے کہ یہی علی ہجویریؒ کا مزار ہے۔

(ب) سلطان عالمگیر کے بھائی شہزادہ داراشکوہ نے ''سفینۃ الاولیاء'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں مکتوب ہے کہ حضرت خواجہ علی ہجویریؒ کا مزار شاہی قلعہ کے مغربی جانب ہے۔

(ج) بعض نے کہا کہ داتا دربار کا مزار شمس الدین تبریز کے خاندان کے ایک بزرگ نثار الدین کا ہے، کسی اور نے کہا کہ یہ مقبرہ موضع اوچشریف کے رہنے والے بزرگ ''جھولے شاہ بخاری'' کا ہے جو 906ھ/ 1500ء کو لاہور آئے تھے۔ خواجہ علی ہجویریؒ کا سن وصال بعض نے 405ھ/ (1014ء) بعض نے 472ھ/ (1079ء) لکھا ہے۔

اس کے برخلاف بعض مؤرخین کا اصرار ہے کہ موجودہ معروف ''داتا دربار لاہور''

ہی خواجہ علی ہجویریؒ کا مزار ہے، روایت ہے کہ سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ معروف بہ خواجہ غریب نوازؒ مولود 534ھ/1139ء یا 530ھ/1135ء، متوفی 633ھ/1235ء کو داتا دربار لاہور تشریف لاکر یہاں چلہ کشی کی تھی اور جاتے وقت یہ شعر پڑھا تھا جو اب تک داتا دربار کے گیٹ پر مکتوب ہے۔

گنج بخش، فیض عالم، مظہر نور خدا　　ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را رہنما

حضرت چشتی یہاں سے ملتان گئے اور وہیں سے 10/محرم 561ھ/نومبر 1165ء کو اجمیر شریف تشریف لے گئے اور وہیں مزار ہے۔

مقبرۂ انارکلی لاہور

ایک ''مقبرۂ انارکلی'' تو وہ ہے جو پشاور میں ہے، اسی طرح ایک مقبرۂ انارکلی لاہور میں ہے جو لاہور سیکرٹریٹ کے قریب ہے، یہ مقبرہ بھی مستقل المناک تاریخ رکھتا ہے جس کے بوسیدہ اور گمشدہ اوراق میں عشق ومحبت اور رنج وغم کی خونی داستان پنہاں ہے۔ اسے دیکھ کر اور اس کی تاریخ پڑھ کر سبق حاصل نہ کرنا حماقت ہے اس سلسلے میں جناب محمد ریحان عمر کا ایک پر مغز مضمون بعنوان ''انارکلی کا مقبرہ، حقائق اور افسانے'' جنگ سنڈے میگزین میں طبع ہوا جس کے اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

پی کوہلی اپنی کتاب ''اے شارٹ ہسٹری آف اکبر'' میں یہ واقعہ یا افسانہ یوں لکھتی ہیں۔ ''انارکلی کا اصلی نام نادرہ بیگم یا شرف النساء تھا وہ ایران سے اپنے والد کے ساتھ جان بچا کر نکلی۔ راہ میں اس کا باپ ڈاکوؤں کے ہاتھوں مارا گیا اور وہ لونڈی بنا لی گئی۔ وہاں یہ گورنر کابل کے ہاتھ لگی اور اس نے انارکلی کو اکبر کے لئے پسند کیا۔ اس طرح وہ شاہی لشکر کے ساتھ 1689ء میں لاہور پہنچی۔ اس وقت اس کی عمر 10 سال تھی۔ پورے دس سال تک شاہی حرم میں رقص وغنا سے شاہی مہمانوں کی ضیافت کرتی رہی۔ اپنے حسن و جمال اور سرخ رنگ کی وجہ سے''

انارکلی'' کا لقب پایا۔ اس دوران شہزادہ سلیم اس کے دام کا اسیر ہوا۔ شہزادے کی عمر اس وقت تقریباً 30 برس تھی، ایک دوسری کنیز دل آرام جو پہلے ہی شہزادے سے محبت کرتی تھی آتش حسد سے سیخ پا ہو گئی اور بادشاہ سے شکایتیں کرنے لگی۔ ایک محفل رقص و سرور میں اکبر نے شیشوں میں انارکلی کو دیکھا کہ وہ شہزادے کو مسکرا کر جواب دے رہی ہے۔ یہی خطا ایک کنیز کے پروانۂ موت پر دستخط ثابت ہوئی اور وہ حوالۂ زنداں کر دی گئی۔ شہزادہ سلیم نے اس کو فرار کرنا چاہا مگر پھر پکڑی گئی اور حکم شاہی سے دیوار میں زندہ چنوا دی گئی۔ ایک اور جگہ ''کوہلی'' نے اس الم ناک حادثے کا ذمہ دار ابوالفضل کو بتایا ہے۔ اگر اسے درست تسلیم کر لیا جائے تو شہزادہ سلیم کی بغاوت، سلیم کے ساتھیوں کے ہاتھوں ابوالفضل کا قتل جو تاریخی طور پر ثابت ہے، اس سے وابستہ کئے جا سکتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ اکبر اس قدر ظالمانہ حرکت کا مرتکب نہیں ہو سکتا یہ درست نہیں ہو گا، کیونکہ بادشاہوں کے لئے یہ کوئی انہونی بات نہیں اور اکبر سلطنت ہندوستان کا تاج ایک ادنیٰ کنیز کے قدموں میں نہیں دیکھ سکتا تھا کہ رموز مملکت خوش خسرواں دانند، اور کنہیا لال ہندی اپنی کتاب ''تاریخ لاہور'' میں اس کی موت کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ''جن دنوں اکبر دکھن اور خاندیس کی مہموں میں مصروف تھا، یہ لاہور میں بیمار ہو کر مر گئی بعض کا قول ہے کہ مسموم ہوئی۔

رہا سلیم، تو یقیناً وہ بہت دل گرفتہ ہوا ہو گا۔ انارکلی کا مقبرہ غالباً اسی نے بنوایا۔ کاروبار سلطنت سے گم دلچسپی اور کثرت مے نوشی، دنیا سے دل اٹھ جانے کی طرف اشارے ہیں۔ کثرت مے نوشی داغ مفارقت تو نہ دھو سکی، البتہ اس کے باعث جہانگیر کو زندگی سے ہاتھ دھونے پڑے۔ وہ اس کے پہلو میں تو دفن نہ ہو سکا مگر اسی سرزمین میں جگہ مل گئی۔ اس عالی شان مقبرے کی عمارت پختہ اینٹوں کی ہے، رنگ سفید، صورت ہشت پہلو، ہر پہلو میں ایک دروازہ، اندر سے مقبرہ دو منزلہ ہے وسط میں ٹھوس پتھر کا گنبد ہے جو مغلیہ دور کی یاد دلاتا ہے، انتہائی صفائی

اور خوش اسلوبی سے جمایا گیا ہے، اس گنبد کو آٹھ بھاری محرابوں سے سہارا دیا گیا ہے جو 12 فٹ 3 انچ موٹی ہے، اس کی لمبائی مشرق سے مغرب تک 70 فٹ 6 انچ ہے۔ اس بڑے گنبد کے اردگرد آٹھ چھوٹے گنبد ہیں جن کے آٹھ دھن ہیں۔ دوسری منزل میں چھوٹی بڑی نو کھڑکیاں، سات روشن دان اور چار پنجرے دار روشن داں ہیں۔ پہلے آٹھ دروازے نیچے اور آٹھ اوپر کی منزل پر تھے۔ نیچے کے دروازے بہ دستور ہیں مگر اوپر کی منزل میں کچھ تبدیلی ہوگئی ہے۔ مقبرے کے اردگرد وسیع ہشت پہلو چبوترہ ہے جس کی اونچائی چار سیڑھیوں کے برابر ہے۔ آمد و رفت کے لئے جنوبی دروازہ استعمال کیا جاتا تھا۔ مغلیہ بادشاہوں کے دور میں اس مقبرے کے اردگرد باغات لگائے گئے اور کئی خوب صورت عمارات اس کے ساتھ ملحق کی گئیں، جن میں سے اب کوئی عمارت باقی نہیں۔ کنہیا لال ہندی لکھتے ہیں۔ ''سکھوں کے دور میں وہ باغیچہ اڑ گیا، چار دیواری کی اینٹیں خشت فروش گرا کر لے گئے، مقبرہ باقی رہ گیا۔ اس میں سنگ مرمر کا چبوترہ تھا۔ اس کا پتھر مہاراجا رنجیت سنگھ نے اتروالیا۔ تعویذ قبر ناکارہ سمجھ کر پھینک دیا گیا۔''

سکھ دور حکومت میں لاہور شہر لاہور نہ رہا، وہ کون سی عمارت تھی جس کے پتھر اس کو رذوق نے نہ خراب کئے ہوں، یہاں تک کہ فرش اور سڑک کے پتھر ٹھیکے پر دیئے گئے۔ کنہیا لال کی تاریخ لاہور، اس داستان خوں چکاں سے پُر ہے۔

بہر حال! یہ مقبرہ کھڑک سنگھ کے پاس بھی رہا مگر بہت کم مدت کے لئے، جلد ہی سکھ حکومت کے اطالوی آفیسر ونیچورا کو دے دیا گیا۔ جس نے اسے ذاتی رہائش گاہ میں تبدیل کر دیا۔ مقبرے کے پیچھے ایک انگریز الارڈ نے گھر بنا لیا جس کے سامنے سکھ رجمنٹوں اور بٹالینوں کی پریڈ ہوتی تھی۔ انگریزی عمل داری میں کیا ہوا؟ سنئے...... ! سید محمد لطیف اپنی کتاب ''ہسٹری آف لاہور'' میں لکھتے ہیں۔ ''عمارت ابھی حال ہی تک پروٹسٹنٹ چرچ کے طور پر استعمال ہو رہی تھی اور ''سینٹ جیمس

چرچ، انارکلی" کے نام سے مشہور تھی۔ جب اسے چرچ کے طور پر استعمال کا ارادہ ہوا تو (انارکلی کی) نعش (شاید ہڈی ہو نعش باقی رہنا محل نظر ہے) قبر کھود کر نکالی گئی اور ایک بُرجی کے نیچے دفنا دی گئی، قبر کا تعویذ ایک کوٹھڑی بنا کر اس میں رکھ دیا گیا۔"

سید محمد لطیف نے اپنی کتاب کنہیالال کی کتاب کے دس برس بعد لکھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چرچ بھی ختم کر دیا گیا تھا اور اس واقعے کا سن 92-1891ء تھا۔ فی الحال مقبرے کی عمارت میں سیکرٹریٹ کی لائبریری (ریکارڈز وغیرہ کی) بن چکی ہے اور اندر داخل ہونے پر قبر کا تعویذ بائیں جانب ایک کھڑکی کی طرف دیوار کے ساتھ ہے۔ اس تعویذ کی تحریر اور وضع آصف جاہ اور جہانگیر کے مقابر کے تعویذوں سے مشابہ ہے۔ یہ تعویذ ایک اعلیٰ طرز کے غیر معمولی سنگ مرمر پر ہے۔ بقول مسٹر ایسٹ وک" یہ دنیا کے بہترین تراشیدہ پتھروں میں سے ایک ہے۔" تعویذ پر اوپر اللہ تعالیٰ کے 99 (ننانوے) اسمائے حسنیٰ تحریر ہیں اور پہلوؤں پر شہزادہ سلیم کا یہ شعر کندہ ہے ؎

تا قیامت شکر گویم کردگار خویش را　　　آہ گرمن باز بینم روی یار خویش را

تعویذ کے شمالی حصے پر اسمائے حسنیٰ سے نیچے "مجنون سلیم اکبر" تحریر ہے جو سلیم کی شیفتگی اور جنوں کو واضح کرتی ہے۔ ایک طرف 1008ھ تحریری اور اعدادی صورت میں کندہ ہے یعنی 1599ء جو انارکلی کی تاریخ وفات ہے۔ تعویذ کے مغربی پہلو میں" در لاہور" کے الفاظ کے اوپر ایک اور تاریخ درج ہے" 1024ھ" یعنی 1615ء جو عمارت کی تعمیر کی تکمیل کی نشاندہی کرتی ہے۔ اکبر 13 اکتوبر 1605ء میں فوت ہوا۔ گویا یہ اکبر کی وفات کے دس سال بعد مکمل ہوئی۔ تعویذ کے قریب ہی ایک فریم لگا ہے جس میں کچھ تفصیل ہے، مقبرے کے بارے میں جو سید محمد لطیف کی کتاب سے اخذ کی گئی ہے اور انگریزی میں ہے۔ (جنگ سنڈے میگزین 19 ستمبر 2001ء)

مقبرۂ انارکلی پشاور

پہلے محترم جناب محمد ابراہیم خاں کا مضمون پڑھتے ہیں جس کا تعلق اس مقبرہ سے وابستہ عشق و محبت کی کہانی سے ہے۔ جناب خان صاحب لکھتے ہیں کہ:

بی بی جان کی داستان مغل عہد میں جنم لیتی ہے جب پشاور کا حاکم تیمور شاہ تھا۔ تیمور شاہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ کچھ زیادہ باشعور نہ تھا، اس بناء پر جب اسے سلطان ہند نے پشاور بھیجا تو مقامی مفاد پرست طبقہ اس کے اردگرد جمع ہو گیا تا کہ حاکم سے مراعات حاصل کی جا سکیں۔ تیمور شاہ ابتداء میں تو ان خوشامدیوں کے ہاتھوں کھلونا بنا رہا لیکن کچھ عرصے کے اندر اسے محل کی ایک کنیز بی بی جان سے لگاؤ پیدا ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کنیز افغانی تھی اس کا ملکوتی حسن تیمور شاہ پر تجلی کی طرح گرا۔ بی بی جان نہ صرف غیر معمولی حسین تھی بلکہ اس سے کئی درجہ زیادہ ذہین بھی تھی۔ جب تیمور شاہ سے اس کی راہ و رسم بڑھی تو بی بی جان سے امور سلطنت میں مشورے بھی لئے جانے لگے۔ بی بی جان مقامی لوگوں کو اچھی طرح جانتی تھی اس لحاظ سے وہ حاکم کو صحیح مشورہ دیتی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مفاد پرستوں کے راستے بند ہونے لگے، اس صورتحال کے باعث بی بی جان کے دشمنوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ بی بی جان کی دانائی اسے اور تیمور شاہ کو بہت جلد ایک دوسرے کے قریب لے آئی تو مفاد پرست لالچیوں نے ایک منصوبہ بنایا۔ ملکہ کو بی بی جان کے خلاف اکسایا جائے تاہم محبت کی داستان تیزی سے پروان چڑھ رہی تھی اور تیمور شاہ نے بی بی جان کو بے تکلفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ''بی بو'' پکارنا شروع کر دیا بی بو ہندکو زبان میں اچھی کو کہتے ہیں۔ منصوبہ ساز طبقے نے بی بی جان کے خلاف ملکہ کے کان بھرے۔ بی بی جان جب تیمور شاہ سے مل کر آتی تھی تو گھات میں بیٹھی ملکہ کی وفادار کنیزیں اسے بی بی جان اور تیمور شاہ کی ملاقات کا حال نمک لگا کر بیان کرتی تھیں۔ یہ کنیزیں ملکہ کے سامنے بی بی جان کو ''بی بو'' کہنے کے بجائے بچو

(بندریا) کے نام سے یاد کرتی تھیں، اس پر تیمور شاہ کی ملکہ خوش ہوا کرتی تھی۔ یوں بی بی جان کا نام ''بی بوٗ'' سے بچو ہوا۔ ہندکو لوک ادب میں ایک خوبرو دوشیزہ کو اسی نام سے موسوم کیا گیا جس کی وجہ سے یہ نام مروج ہوا۔

بی بی جان اور تیمور کی یہ داستان قلعہ بالا حصار کے مضافات میں تعمیر کئے جانے والے نذر باغ میں شروع ہوئی۔ موجودہ دور میں یہ باغ ناپید ہو چکا ہے لیکن ماضی میں یہ اپنے جوبن پر تھا اور تیمور شاہ بی بی سے اسی باغ میں زیادہ تر ملتا تھا۔ تاریخی کتب کے مطابق ان ملاقاتوں میں امور سلطنت پر بھی بحث کی جاتی تھی۔ بی بی جان کے مشوروں کے باعث جب مقامی درباریوں کے مفادات پر زد پڑنے لگی تو انہوں نے ایک بازاری عورت کو ملکہ کی کنیز بنا کر پیش کر دیا۔ اس عورت نے کچھ ہی عرصے میں ملکہ کو یہ تاثر دے دیا کہ تیمور شاہ بی بی جان سے شادی کرے گا اور وہ ملکہ کہلائے گی۔ ملکہ نے کچھ ہی عرصے میں یہ فیصلہ کر لیا کہ اسے بی بی جان کو اپنے راستے سے ہٹانا ہوگا۔ ایک طرف ملکہ کی یہ سوچ پختہ ہوتی جا رہی تھی تو دوسری جانب بی بی جان اور تیمور شاہ ایک دوسرے کے بہت زیادہ قریب آ گئے تھے۔ بی بی جان سرِ شام ہی دلہنوں کی طرح سج سنور کے تیمور شاہ کے روبرو ہوتی تھی۔ جب یہ اہتمام حد سے تجاوز کر گیا تو ملکہ نے اپنے فیصلے پر عملدر آمد کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے اپنی کنیزوں کو حکم دیا کہ بی بی جان کو تیمور شاہ سے ملنے کے بجائے میرے پاس لایا جائے۔ ادھر بی بی جان اپنے معمول کے مطابق سج سنور کر تیمور شاہ کی طرف جا رہی تھی کہ ملکہ کی کنیزوں نے اسے پیغام دیا کہ وہ ملکہ کے پاس پہنچے۔ بی بی جان ایک لمحے کے لئے ٹھٹکی لیکن پھر جذبہ اطاعت کے تحت تیمور شاہ کے بجائے ملکہ کی طرف چل پڑی۔

ہندکو لوک ادب کے مطابق اس موقع پر ملکہ اور بی بی جان میں چھوٹا سا مکالمہ ہوا، جس میں ملکہ بی بی جان کو اپنے سامنے دیکھتے ہی چیختی ہے کہ ''تو مجھے جانتی ہے

میں کون ہوں؟'' بی بی جان شائستگی سے ملکہ کے آگے تعظیماً جھک کر جواب دیتی ہے کہ آپ میری مالکن ہیں۔ جس پر ملکہ پھر گرجتے ہوئے استفسار کرتی ہے کہ اور'' تم''؟ جواب ملتا ہے کہ آپ کی کنیز ہوں۔ ہندکولوک ادب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بی بی جان اس وقت موجود تمام خواتین میں سب سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی اور یہ خوبصورتی ملکہ کے اعصاب پر قیامت ڈھا رہی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ملکہ بی بی جان کا تیمور شاہ سے ملنے کے لئے جانے کا یہ انداز دیکھ کر مزید سٹپٹا گئی تھی، اس نے بی بی جان سے پھر سوال کیا کہ'' اگر میں تمہیں کوئی حکم دوں تو......'' بی بی جان نے فوراً بات مکمل ہونے سے پہلے کہتی ہے کہ میں اسے دل و جان سے قبول کروں گی۔''

ملکہ کہتی ہے کہ پھر'' پی جا اس پیالے کو!'' بی بی جان نے حالات کی سنگینی کا ادراک کرلیا کہ پیالے کے اندر کیا ہے۔ بہرحال اس نے اپنے حواس پر قابو رکھتے ہوئے کہا کہ ملکہ عالیہ کیا میں آخری بار اپنے آقا تیمور شاہ سے مل سکتی ہوں؟ بی بی جان کی اس استدعا نے ملکہ کا غصہ مزید بڑھا دیا۔ کہتے ہیں کہ ملکہ نے بھی انتہائی ضبط سے کام لیتے ہوئے بی بی جان کو صرف اتنا جواب دیا کہ'' ہاں ہاں کیوں نہیں، لیکن پہلے یہ پیالہ پی اور پھر چلی جا۔'' ملکہ کو معلوم تھا کہ زہر پینے کے بعد وہ زیادہ دیر تک باقی نہیں بچے گی لہٰذا اسے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ بی بی جان نے لرزتے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ اپنی زندگی کا آخری ''مشروب'' اٹھایا جو اسے ملکہ پیش کر رہی تھی۔ بی بی جان نے زہر کا پیالہ پی لیا تو ملکہ نے فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے کہا کہ'' جا اب تو جہاں چاہے چلی جا۔'' تاریخی کتب میں درج ہے کہ بی بی جان میں نہ جانے کون سی مخفی قوت عود کر آئی تھی کہ اس نے بڑے ضبط اور تحمل سے اپنے حواس برقرار رکھے۔ وہ تیزی سے نذر باغ کی طرف جا رہی تھی، زندگی کی سانسیں گنی جا چکی تھیں لیکن وہ اپنے عزم مصمم کی بناء پر تیمور شاہ کے روبرو اس حال میں پہنچی کہ اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا، آنکھیں تقریباً پتھرا چکی تھیں۔ تیمور شاہ

گھبرا گیا، اور بی بی جان سے اس بارے میں پوچھا، لیکن نزع کے عالم میں بھی بی بی جان نے محل کا کوئی راز افشاء نہیں کیا اور اپنے محبوب کے سامنے دم توڑ دیا۔

تیمور شاہ بی بی جان کی اس ناگہانی موت پر بہت رنجیدہ ہوا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ بی بی جان کا عالیشان مقبرہ بنوائے گا۔ اس مقصد کے لئے موجودہ وزیر باغ کے قریب جگہ کا انتخاب کیا گیا اور بی بی جان کا مقبرہ تعمیر کرنے کے لئے افغانستان سے خصوصی پتھر منگوائے گئے اور ایک عظیم الشان مقبرہ تعمیر ہوا جسے تیمور شاہ نے بی بو کا مقبرہ کہا۔ وہ روز اس کی زیارت کرتا، گویا بی بی جان مرنے کے بعد بھی تیمور شاہ کے مزید قریب ہوگئی اور یہ بات ملکہ کو ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔ تیمور شاہ بھی بی بی جان کی وفات کے بعد زیادہ دن زندہ نہ رہ سکا۔

تیمور شاہ کی وفات کے بعد ملکہ اور دیگر درباریوں نے اپنی انتقام کی آگ کو سرد کرنے کے لئے ''بی بو دی قبر'' کو بچو دی قبر مشہور کر دیا۔ یہ نام ابھی تک چلا آ رہا ہے اور کسی نے کوشش نہ کی کہ بی بی کو اس کا نام لوٹا دیا جائے، کیونکہ تیمور شاہ کی وفات کے بعد ہی روئے زمین پر اس کے ہمدرد ختم ہوگئے تھے اور کوئی تردید کرنے والا موجود نہ تھا۔ بی بی جان کا یہ مقبرہ بہر حال آثار قدیمہ میں شمار ہوتا ہے۔ (ماہنامہ ''ندائے ملت'' لاہور 9 اگست 2001ء)

مزار پیر مراد علیؒ قلعہ و سیالکوٹ

پاکستانی علاقہ سیالکوٹ بے حد تاریخی علاقہ ہے جہاں کئی تاریخی مقامات ہیں جن میں سے ایک تاریخی جگہ '' قلعہ سیالکوٹ و مزار پیر مراد علیؒ ہے۔ اس وقت کافی لمبی سیڑھی (جو سیمنٹ کی بنی ہوئی ہے) چڑھنے کے بعد اوپر موجود مزار تک جانا پڑتا ہے، اوپر چار دیواری کے احاطے میں کئی قبریں ہیں، جن میں سے ایک قبر کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ پیر مراد علیؒ کی ہے، اب سوال یہ ہے کہ پیر مراد علیؒ کون ہیں، اس سلسلے میں ایک روایت یہ ہے کہ ہندو راجہ سالباہن نے جب یہاں قلعہ تعمیر کرنے کی کوشش کی تو مضبوط

اونچی دیوار بنانے میں ناکامی ہوئی، کسی منجم نے مشورہ دیا کہ پیر مراد علیؒ کو قتل کر کے ان کا خون شامل کیا جائے، چنانچہ راجہ نے یہی کیا جس سے قلعہ کی دیواریں بن گئیں پھر اسی قلعہ کے اوپر پیر صاحبؒ کا مزار بنا دیا گیا۔ اب قلعہ اور مزار دونوں ساتھ ہیں۔

راجہ نے یہ قلعہ دو ہزار سال قبل 2002ء سے) تعمیر کیا تھا جسے بعد میں انگریز نے بھی مرمت کی اور اسے استعمال کیا۔ قلعہ کے اوپر سے پورا سیالکوٹ نظر آتا ہے، دیواریں اب (2007ء) تک کافی مضبوط ہیں، اس لئے یہ دیواریں انگریزی دور حکومت کی ہوں گی۔

12 فٹ لمبی قبر

جامع مسجد الھدیٰ، لین نمبر 7 پشاور روڈ راولپنڈی کی چار دیواری میں چند قبریں ہیں جن میں سے ایک قبر غیر معمولی طویل ہے، دس بارہ فٹ سے زیادہ ہی ہوگی، پتہ نہیں پرانے زمانے کے کسی بزرگ کی قبر ہے جیسا کہ کابل میں ہے، یا مزار بنانے کے لئے کسی جعلی پیر نے کوئی حربہ استعمال کیا ہے یا قیام پاکستان کے بعد نقل مکانی کر کے جانے والے سکھوں اور ہندوؤں نے بطور نشانی کوئی چیز دفن کی ہو۔ لوگ بتاتے ہیں کہ اس علاقہ میں اس قسم کی لمبی قبریں اور بھی ہیں، بعض قبروں کی کھدائی سے خزانے بھی نکل آئے ہیں۔

مزار امام علی الحق شہید سیالکوٹ

سیالکوٹ میں ایک جگہ بنام ''چوک امام صاحب سیالکوٹ'' ہے جہاں امام علی الحق شہیدؒ کا مزار ہے، تاریخی روایت کے مطابق جب راجہ سالباہن نے پیر مراد علیؒ کو شہید کر کے ان کا خون قلعہ کی دیوار میں شامل کیا تو مراد علیؒ کی والدہ بادشاہ ہند فیروز تغلق (مدت حکومت 752ھ/ 1351ء تا 790ھ/ 1388ء) کے پاس حاضر ہوئیں اور راجہ سالباہن کی شکایت کی، اس پر فیروز تغلق نے امام علی الحقؒ کی

قیادت میں ایک دستہ سیالکوٹ بھیجا تا کہ وہ راجہ سے پیر مراد علیؒ کا انتقام لے، اس دستہ اور راجہ کے لشکر کے درمیان جنگ ہوئی اور جنگ میں امام علی الحق شہید ہو گئے اور ان کا مزار یہاں بنا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ امام علی الحقؒ شاہ غیاث الدین بلبن (مدت حکومت 664ھ/ 1266ء تا 685ھ/ 1286ء، ان کی حکومت ہند میں تھی) کے دور میں یہاں بغرض تبلیغ آئے اور شہید کر دیئے گئے۔

غیرت ایمانی

اختر شیرانی اردو کے مشہور شاعر گزرے ہیں لاہور کے عرب ہوٹل میں ایک دفعہ کمیونسٹ نوجوان نے جو بلا کے ذہین تھے اختر شیرانی سے مختلف موضوعات پر بحث چھیڑ دی اس وقت ہوش قائم نہ تھے تمام بدن پر رعشہ طاری تھا۔ حتیٰ کہ الفاظ بھی ٹوٹ ٹوٹ کر زبان سے نکل رہے تھے' ادھر ''انا'' کا شروع سے یہ حال تھا کہ اپنے سوا کسی کو نہیں مانتے تھے جانے کیا سوال زیر بحث تھا' فرمایا ''مسلمانوں میں تین شخص اب تک ایسے پیدا ہوئے جو ہر اعتبار سے جینیس بھی ہیں اور کامل الفن بھی' پہلے ابوالفضل' دوسرے اسداللہ خان غالب' تیسرے ابوالکلام آزاد......'' شاعر وہ تو شاذ ہی کسی کو مانتے تھے ہمعصر شعراء میں جو واقعی شاعر تھا اسے بھی اپنے سے کمتر خیال کرتے تھے کمیونسٹ نوجوان نے ''فیض'' کے بارے میں سوال کیا' طرح دے گئے ''جوش'' کے متعلق پوچھا کہا وہ ناظم ہے' ''سردار جعفری'' کا نام لیا' مسکرائے' ''فرمایا' مشق کرنے دو۔ ''ظہیر کاشمیری'' کے بارے میں کہا نام سنا ہے احمد ندیم قاسمی؟ فرمایا میرا شاگرد ہے ......'' نوجوان نے دیکھا کہ ترقی پسند تحریک ہی کے منکر ہیں تو بحث کا رخ پھیر دیا۔ ''حضرت! فلاں پیغمبر کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں نشہ میں چور تھے زبان پر قابو نہیں تھا لیکن چونک کر فرمایا ''کیا بکتے ہو؟ ادب و انشاء یا شعر و شاعری کی بات کرو'' کسی نے فوراً ہی افلاطون کی طرف رخ موڑ دیا ان کے مکالمات کی بابت کیا خیال ہے؟ ارسطو اور سقراط کے بارے میں سوال کیا؟ مگر اس وقت وہ اپنے موڈ میں

تھے فرمایا 'اجی' پوچھو یہ کہ ہم کون ہیں یہ ارسطو افلاطون یا سقراط آج ہوتے تو ہمارے حلقے میں بیٹھتے ہمیں ان سے کیا کہ ان کے بارے میں رائے دیتے پھریں''۔ اس لڑکھڑائی ہوئی آواز سے فائدہ اٹھا کر ایک ظالم قسم کے کمیونسٹ نے سوال کیا۔ ''آپ کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

اللہ' اللہ! ایک شرابی جیسے کوئی برق تڑپی ہو' بلور کا گلاس اٹھایا اور اس کے سر پر دے مارا ''بد بخت! ایک عاصی سے سوال کرتا ہے' ایک سیہ رو سے پوچھتا ہے ایک فاسق سے کیا کہلوانا چاہتا ہے؟ تمام جسم کانپ رہا تھا ایکا ایکی رونا شروع کیا۔ گھگھی بندھ گئی۔ ایسی حالت میں تم نے یہ نام کیوں لیا۔ تمہیں جرأت کیسے ہوئی؟ گستاخ! بے ادب'' با خدا دیوانہ باش' و با محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوشیار'' اس شریر سوال پر توبہ کرو تمہاری خبث باطن سمجھتا ہوں۔ خود قہر وغضب کی تصویر ہو گئے اس نے بات کو موڑنا چاہا مگر اختر کہاں سنتے تھے اسے اٹھوا دیا پھر خود اٹھ کر چلے گئے تمام رات روتے رہے کہتے تھے ''یہ لوگ اتنے نڈر ہو گئے ہیں کہ آخری سہارا بھی ہم سے چھین لینا چاہتے ہیں' گنہگار ضرور ہوں لیکن یہ مجھے کافر بنا دینا چاہتے ہیں''۔ وہ غیرت وحمیت تو اختر شیرانی میں تھی ہم ہوش وحواس میں ہوتے ہوئے بھی اپنے آخری سہارے کی حفاظت بھی نہیں کر سکتے۔ (ملخص روزنامہ اسلام)

مزار ملا عبدالحکیم سیالکوٹی

سیالکوٹ میں ایک مزار ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کا ہے، والد کا نام شمس الدین ہے، سن وفات 12/ ربیع الاول 1067ھ/ دسمبر 1656ء یا 1097ھ/ 1685ء یا1060ھ/ 1649ء ہے، علامہ سیالکوٹیؒ نے بیس سے زائد حواشی اور کتابیں لکھیں، شرح ملا جامی کا حاشیہ بحث مفردات سے آخر تک لکھا جبکہ شروع والا حاشیہ ملا عبدالغفور بن علی لاہوری کا ہے، دونوں میں حد امتیاز مشکل ہے، مزید تفصیل کیلئے مولانا مفتی ابو القاسم محمد عثمانؒ کی کتاب ''تذکرۃ المصنفین'' ملاحظہ ہو،

مؤرخین کے مطابق ان کی ایک تالیف وجود باری تعالیٰ پر ہے جس کا نام ''دُرِّ ثمین'' ہے، اس کی تالیف پر شاہ جہاں بادشاہ نے کافی انعامات اور ہدایا سے نوازا، ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کی قبر کے سرہانے نصب کتبہ میں یہ شعر مکتوب ہے:

خیالات خیالی بس عظیم است	برائے حلّ او عبدالحکیم است

کتبہ کی ایک عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ''مُلاّ'' کا خطاب بھی مجدد الف ثانیؒ نے ''عبدالحکیم سیالکوٹیؒ'' کو دیا ہے۔ کتاب ''تذکرۃ المصنفین'' ص:185 کے مطابق علامہ سیالکوٹیؒ نے حضرت شیخ سرہندیؒ کو سب سے پہلے ''مجدد الف ثانی'' کا خطاب دیا جو مشہور ہو گیا اور مجدد الف ثانیؒ نے علامہ سیالکوٹی کو ''آفتاب پنجاب'' کا لقب عطا کیا، علامہ سیالکوٹی مجدد الف ثانی کے دوست اور معتقد تھے نہ کہ مرید۔

سیالکوٹ کے چند دیگر مزارات

سیالکوٹ میں ایک اور مزار ہے جس کے کتبہ میں یہ عبارت مکتوب ہے ''ملا عبداللہ سیالکوٹی الملقب بہ لبیب صاحبزادہ وخلیفہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی متوفی 30ر رجب المرجب 1093ھ/ (مئی 1686ء)۔

سیالکوٹ میں مجدد الف ثانیؒ کے استاد ملا کمال الدینؒ کا مزار بھی ہے، ملا کمال الدین کشمیریؒ ہیں، سن وفات 1017ھ/1608ء ہے۔ (تذکرۃ المصنفین ص:183)

سیالکوٹ میں حضرت پیر شاہ مونگا ولی سچی سرکار کا مزار بھی ہے۔

مزار شاعر رومانی اختر انی

پاکستان کے مایہ ناز شاعر رومان اختر انی کی تاریخ وفات 5ر ستمبر 1955ء ہے، قبر فیروز پور روڈ لاہور کے لب سڑک ہے، ان کی قبر پر نصب شدہ کتبہ میں یہ اشعار مکتوب ہے ''شاعر رومان ابو المعانی اختر شیرانی''۔

دامان خرابہ زار میں ہے	اک شاعر نوجوان کی تربت

فضل خداوندی

جناب قدرت اللہ شہاب مرحوم لکھتے ہیں: انسٹی ٹیوٹ آف پیرا سائیکالوجی کے سربراہ پروفیسر مٹین ہاف اکثر مہینے میں ایک ویک اینڈ ہمارے ہاں گزارا کرتے تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کی کتاب ضیاء القلوب کا انگریزی ترجمہ کر کے میں نے انہیں دیا تو وہ ششدر رہ گئے۔ ان کا جی تو بہت للچایا کہ وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیں، لیکن اپنی ملازمت کے تحفظ کی فکر اور معاشرے کے خوف سے اس سعادت سے محروم رہے۔ البتہ انکی سٹینو گرافر مس جین ڈالٹن پر بیٹھے بٹھائے اللہ کا فضل ہو گیا۔ اپنے ادارے میں واپس جا کر پروفیسر صاحب نے ضیاء القلوب کا انگریزی ترجمہ اپنی سٹینو گرافر کے حوالے کر دیا کہ وہ اسے ان کے کاغذات کے ساتھ سنبھال کر رکھ دے۔ مس ڈالٹن تجسس کا شوق رکھنے والی تحقیق پسند لڑکی تھی۔ اس نے ضیاء القلوب کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر ایسا اثر قبول کیا کہ ایک روز ہمارے ہاں آئی اور درخواست کی کہ ہم اسے مسلمان کر لیں۔

میں نے کہا کہ وہ خوب سوچ سمجھ کر بتائے کہ وہ کیوں مسلمان ہونا چاہتی ہے؟

اس نے جواب دیا کہ وہ اس راہ سلوک پر چلنے کی آرزومند ہے جسے اختیار کرنے کا طریقہ ضیاء القلوب میں بتایا گیا ہے۔

ہم نے نہایت خاموشی سے اسے مشرف بہ اسلام کر کے اس کا نام رابعہ رکھ دیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک وہ ہمارے ہاں رہی۔ میری اہلیہ نے اسے قرآن شریف ختم کروایا۔ پھر وہ ملازمت چھوڑ کر اپنے گاؤں چلی گئی اور عبادت اور ریاضت کے سہارے راہِ سلوک پر ایسا قدم رکھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہم جیسے گناہگاروں کی پہنچ سے بہت دور نکل گئی۔ اور اب کچھ عرصہ سے اس کا مستقل قیام مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہے۔ (از شہاب نامہ، دین و دانش جلد سوم)

مزار حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ

جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی و مؤسس حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ بن مولانا اللہ داد ہیں: سن ولادت ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء ہے، مقام ولادت قصبہ واہ ملپور ہے، 1344ھ/ 1925ء کو ازہر ہند دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے، ۱۱ ر ذوالحجہ ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء کو حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء میں خلافت ملی، فراغت و خلافت کے بعد مفتی صاحبؒ نے امرتسر ہی میں مدرسہ غزنویہ اور مدرسہ نعمانیہ میں ۴۸ سال تک درس و تدریس کی خدمات سرانجام دیں۔

۱۶ ر ذوالحجہ ۱۳۸۰/ یکم جون ۱۹۶۱ء میں حضرت مفتی صاحبؒ کا سانحہ ارتحال کراچی میں پیش آیا۔ موصوفؒ نے وفات سے تھوڑی دیر قبل حاضرین کو وصیت کی تھی کہ میرے انتقال کے بعد کسی مفتی سے پوچھ کر یہ کتبہ سرہانے نصب کر دینا، اس کتبہ میں یہ اشعار ہیں:

اے کہ برمامی روی دامن کشاں	از سر اخلاص الحمدے بخواں

یعنی اے میری قبر کے قریب سے دامن کھینچتے ہوئے گزرنے والے! ذرا اخلاص کے ساتھ ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھتا جا، مفتی صاحبؒ کا مزار سو سائٹی قبرستان کراچی میں ہے۔

خواجہ ہاشم کی زندہ لاش

خواجہ ہاشم کشمی بن محمد قاسم مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ مکاشات عینیہ ان کی بینظیر تالیف ہے، سن وفات ۱۰۴۵ھ/ ۱۶۳۵ء یا ۱۰۵۴ھ/ ۱۶۴۴ء ہے، مزار عید گاہ کے قریب پانڈہ ورل ندی کے کنارے تھا، ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۵ء میں سیلاب

آنے کی وجہ سے مزار شریف منہدم ہونے کا خطرہ ہو گیا تھا، اس لئے صاحب مزار نے برہان پور کے ایک بزرگ محمد طاہرؒ کو خواب میں مزار شریف دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا، حسب خواب تین سو سال کے بعد نعش قبر سے نکالی گئی اور موجودہ جگہ میں دفن کی گئی۔ تین سو سال گزرنے کے باوجود نعش اپنی اصلی حالت پر تھی اور خوشبو آرہی تھی۔ (شخصیات افغانستان کی روح پرور یادیں، ص ۳۴۴)

مولانا رسول خان ہزارویؒ

حضرت مولانا رسول خان ہزارویؒ بن مولانا محمود حسن ہزارویؒ، سن ولادت ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۱ء ہے، موصوفؒ ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء کو دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے، ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء سے ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۳ء تک مدرسہ امدادالاسلام میرٹھ میں درس دیا، ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۴ء سے ۱۳۵۳ھ/ ۱۹۳۴ء تک دارالعلوم دیوبند کے سینئر استاد رہے، ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء کو حکیم الامت حضرت تھانوی نے خلافت عطا کی۔ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۵۴ء تک اورنٹیل کالج لاہور کے صدر مدرس رہے، ۱۹۵۴ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور آ گئے اور وفات تک اسی جامعہ میں دورۂ حدیث تک کی کتابیں پڑھاتے رہے، ۳ رمضان ۱۳۹۱ھ/ نومبر ۱۹۷۱ء کو موصوفؒ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے، اطلاعاً عرض ہے کہ موصوفؒ نے دورۂ حدیث کا درجہ دو مرتبہ پڑھا، پہلی مرتبہ دورہ مدرسہ غزنویہ امرتسر میں پڑھا جہاں ایک عرصہ تک حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ نے درس دیا۔ مولانا موصوفؒ کو معقولات میں جو مہارت تھی وہ محتاج بیان نہیں ہے۔

حضرت کے پوتے جناب عبدالرحیم صاحب نے بتایا کہ دادا جان کی قبر مبارک ہزارہ ڈویژن کی مضافاتی بستی ''اپچڑ یاں'' (اچھڑیاں) میں ہے، قبر کی قریبی زمین...... خان کی تھی، اس نے اپنی زمین میں جانوروں کا اصطبل بنایا اور وہیں جانور باندھنے لگا، ایک مرتبہ دادا جان نے خواب میں مالک زمین کو کہا کہ تم یہاں سے اصطبل ہٹا دو۔

جانوروں کے پیشاب پائخانے کی بدبو سے ہمیں تکلیف ہو رہی ہے، لیکن مالک زمین نے اسے خواب کہہ کر اصطبل ہٹانے سے انکار کیا، پھر دوسری رات میں بھی دادا جان نے اسے خواب میں اصطبل ہٹانے کو کہا لیکن اس نے ہٹایا نہیں، تیسری رات دادا جان نے خواب میں اس کی پٹائی کی جس کی درد و تکلیف بیداری کے بعد بھی رہی، اس پر اس نے وہاں سے اصطبل ہٹایا اور ایک مدرسہ بنادیا، اب تک یہ مدرسہ وہیں قائم ہے۔

قاری عبداللہ رحمہ اللہ کی قبر

شیخ القرأ حافظ محمد عبداللہ بن جیون علیؒ بہت بڑے قاری گزرے جو قاری ضیاء الدین کے شاگرد ہیں اور ایک عرصہ تک مدرسہ شاہی مراد آباد میں صدر مدرس رہے' سن وفات ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۳ء ہے۔ مزار مراد آباد میں ہے۔

۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء کو مراد آباد میں کثرت سے بارش ہوئی جس کی وجہ سے بہت سی قبریں بہہ گئیں اور قاری عبداللہ کی قبر بھی سرہانے کی جانب سے کھل گئی۔ اکثر لوگوں نے دیکھا کہ چہرہ بالکل تر و تازہ تھا۔ (تذکرہ قاریان ہند ص ۳۴۴)

نعمانی رحمہ اللہ

شیخ التفسیر والحدیث مولانا منظور احمد نعمانیؒ کی تاریخ ولادت ۱۹۰۵ء اور سن وفات ۴رمئی ۱۹۹۷ء ہے۔

مزار ضلع بہاولپور میں ہے، وفات کے ایک عرصہ کے بعد دسمبر ۲۰۰۸ء میں طوفانی بارشوں کی وجہ سے حضرتؒ کی قبر بیٹھ گئی، بارش تھم جانے کے بعد حضرتؒ کے صاحبزادے اور خیر خواہ لوگوں نے قبر کی صفائی کی اور دیکھا لاش بالکل تازہ ہے بلکہ کپڑے تک بوسیدہ نہیں ہوئے اور خوشبو آرہی تھی۔

(ماہنامہ بینات کراچی، صفر ۱۴۳۰ھ/ فروری ۲۰۰۹ء)

لطیفہ

حضرت علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ کے ابتدائی حالات میں لکھا ہے کہ اساتذہ کو تنخواہ دینے کے لئے رقم نہیں تھی۔ ہوٹل کا کھانا کھا کر اساتذہ بیمار پڑ گئے۔ مولانا لطف اللہ پشاوری نے درخواست کی کہ آمدنی کی کوئی صورت نہیں ہے گھر والوں کے لئے گندم فروخت کر کے اخراجات دے آؤں حضرت بنوریؒ نے فرمایا مجھے تنہا چھوڑ کر مت جاؤ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اساتذہ کی تنخواہوں کی رقم آئی ہے مولانا لطف اللہ پشاوری نے (بے تکلف دوست ہونیکی وجہ سے) مذاق کے طور پر کہا۔

''بلی کے خواب میں چھیچھڑے'' دوسرے دن مولانا بنوریؒ سبق پڑھانے تشریف لے گئے تو ایک مخلص دوست نے اساتذہ کی تنخواہ کیلئے کچھ رقم دی مولانا بنوریؒ نے مولانا لطف اللہ کو رقم پیش کر کے کہا ''چھیچھڑے آ گئے'' (بشکریہ ماہنامہ الرشید) (شمارہ ۶۵)

مقبرۂ صفدر جنگ

یہ مقبرہ دہلی سے چھ میل کے فاصلے پر ہے جہاں احمد شاہ ابدالیؒ (مدت حکومت ۱۷۴۷ء تا ۲۳/اکتوبر ۱۷۷۱ء) کے وزیر منصور علی خاں صفدر جنگ آسودۂ خاک ہیں، اس مقبرہ کو صفدر جنگ کی وفات کے بعد ۱۷۵۳ء میں ہلال محمد خان نے بنوایا اور اس کے متصل ایک خوبصورت مسجد بھی بنوائی، مقبرہ نہایت عالی شان اور سنگ سرخ سے بنا ہوا ہے اور اس کا بُرج نہایت شاندار ہے۔ (تاریخ دہلی)

مقبرہ سکندر لودھی رحمۃ اللہ علیہ

سکندر لودھیؒ نے دہلی پر ۸۹۴ھ/۱۴۸۸ء سے ۹۲۳ھ/۱۵۱۶ء تک حکومت کی، نہایت بیدار مغز اور بہادر بادشاہ تھے، اسی نے سب سے پہلے دہلی کو دارالسلطنت بنایا تھا، یہ مقبرہ اسی کا ہے جو دہلی میں مقبرہ صفدر جنگ کے قریب ہے اور ساتھ ایک مسجد بھی ہے جو ویران پڑی ہوئی ہے۔

مقبرہ فیروز شاہ تغلق رحمۃ اللہ علیہ

فیروز شاہ تغلق نے دہلی پر ۷۵۲ھ/ ۱۳۵۱ء سے ۷۹۰ھ/ ۱۳۸۸ء تک حکومت کی، یہ مقبرہ ان کا ہے جو دہلی میں ہے اور سلطان محمد شاہ نے اسے بنایا ہے۔

مقبرہ شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ

سلطان ہند شمس الدین التمشؒ بادشاہ قطب الدین ایبکؒ کے داماد ہیں، یہ بے حد نیک اور صالح بادشاہ تھے۔ جنہوں نے دہلی پر ۶۰۷ھ/ ۱۲۱۱ء سے ۶۳۳ھ/ ۱۲۳۶ء تک حکمرانی کی' جامع مسجد قوت الاسلام اور قطب مینار کی تکمیل انہوں نے کی' سن وفات ۱۲۳۶ء ہے، یہ مقبرہ دہلی میں ہے اور اس کی تعمیر سلطانہ رضیہ بیگم (مدت حکمرانی ۶۳۴ھ/ ۱۲۳۶ء تا ۶۳۷ھ/ ۱۲۳۹ء) نے کی۔

مقبرہ سلطان علاء الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقبرہ دہلی میں ہے، سن تعمیر ۱۳۱۷ء ہے، سلطان علاء الدین خلجی نے دہلی پر ۶۹۵ھ/ ۱۲۹۵ء سے ۷۱۶ھ/ ۱۳۱۶ء تک حکمرانی کی۔ سن وفات ۱۳۱۶ء ہے۔ اسی سلطان نے ۱۳۱۱ء میں ایک مینار تعمیر کیا تھا جسے مسجد قوت الاسلام کا نام دیا تھا اور اس کی تکمیل سلطان شمس الدین التمشؒ نے کی تھی۔

مقبرہ امام ضامن رحمۃ اللہ علیہ

امام ضامنؒ کا یہ مقبرہ دہلی میں ہے، سن تعمیر ۹۴۴ء ہے، مقبرہ سنگ سرخ اور سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے۔

سورۃ فاتحہ کے فضائل

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے جس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو قبول ہو

جاتی ہے اور جو چیز مانگی جائے مل جاتی ہے اور علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ پانچ نام جس طرح قرآن کریم کی ابتداء میں ہیں اسی طرح لوح محفوظ میں بھی پہلے یہی لکھے ہوئے ہیں اور یہی نام عرش وکرسی کے سراپردہ پر بھی لکھے ہوئے ہیں۔ نیز ہم اگر ان اسماء میں غور وفکر کریں تو ہمیں معلوم ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پانچ ناموں پر پانچ نمازوں اور اسلام کے پانچ ارکانوں کو ترتیب دیا ہے اور غنیمت و دفینہ کے مال میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا اور پانچ اونٹوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے اور لعان میں پانچ شہادتیں اور قسامت میں پچاس قسمیں مقرر ہیں اور پانچ حدیں مقرر کیں۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں پانچ پانچ بنائیں جن انبیاء کا قرآن کریم میں تذکرہ ہے وہ پچیس ہیں اور سورۂ فاتحہ کے کلمے پچیس ہیں۔ (الدرر النظیم) (دین ودانش جلد سوم)

مقبرہ خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی وفات ۱۴ر ربیع الاول ۶۳۶ھ/ اکتوبر ۱۲۳۸ء میں ہوئی۔ ان کا یہ مقبرہ دہلی میں نہایت سادہ ہے، بادشاہ شیر شاہ سوریؒ نے اس کی چار دیواری بنوادی جبکہ بادشاہ ظفرؒ نے ۱۲۵۲ء میں مزار کے اردگرد صندل کا درخت لگوا دیا تھا اور سنگ مرمر کا صحن بھی بنوا دیا تھا۔

مقبرہ ادھم خان رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقبرہ دہلی میں ہے، ادھم خانؒ کو عرف میں بھول بھلیاں کہا جاتا ہے، اس نے شمس محمد خاں غزنوی کو مار ڈالا، اس کے بدلے میں اکبر بادشاہ (مدت حکومت ۹۶۳ھ/ ۱۵۵۵ء تا ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء) نے ۱۲ر رمضان ۹۶۹ھ/ ۱۵۶۲ء میں اسے قلعہ کے اوپر سے گرا دیا یوں اس کی موت واقع ہوگئی۔ یہ مقبرہ اسی ادھم خان کا ہے۔ اس کی تعمیر سلطان قطب الدین ایبکؒ نے کی۔ اس مقبرہ میں اوپر جانے کا

راستہ کچھ اس طرح ہے کہ دیوار کے گرد چاروں طرف گھوم سکیں اور اس میں ایک مقام پر ایسا دھوکہ رکھا گیا ہے کہ نیچے اترنے والا شخص اوپر اور اوپر چڑھنے والا آدمی نیچے پہنچ جاتا ہے اس لئے اس کو بھول بھلیاں بھی کہا جاتا ہے۔

مقبرۂ غیاث الدین تغلق رحمۃ اللہ علیہ

سلطان غیاث الدین تغلق رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی میں ۷۲۱ھ/۱۳۲۱ء سے ۷۲۵ھ/ ۱۳۲۵ء تک حکمرانی کی، انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے بیٹے کو ولی عہد بنایا تھا اور بیٹے نے سلطان کی وفات کے بعد اپنا لقب سلطان محمد تغلق رکھا تھا اور باپ بیٹے دونوں تغلق شاہ کے نام سے مشہور ہوئے، یہ سلطان غیاث الدین تغلق کا مقبرہ ہے جس کو سلطان کے بیٹے نے ۱۳۴۱ء کے بعد بنایا ہے۔ مقبرہ قلعہ تغلق آباد دہلی میں ہے۔

مقبرہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقبرہ ہمایوں کے مقبرے سے ۳ فرلانگ آگے ہے، یہ مقبرہ محمد تغلق شاہ بن سلطان غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ (مدت حکومت ۷۲۵ھ/ ۱۳۲۵ء تا ۷۵۲ھ/ ۱۳۵۱ء) نے اپنے شیخ سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۲۵ھ/ ۱۳۲۵ء) کے لئے ۱۳۲۶ء میں تعمیر کیا، مؤرخین کے مطابق نظام الدین اولیاء اور سلطان غیاث الدین کے درمیان نا اتفاقی ہوگئی تھی اور غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ ہند سے باہر گئے ہوئے تھے، اس وقت نظام الدین اولیاءؒ نے فرمایا کہ یہ اب زندہ واپس نہیں آئے گا، کچھ دنوں کے بعد غیاث الدین کے بیٹے محمد تغلق شاہ نے کہا کہ والد صاحب فتح یاب ہو کر واپس آرہے ہیں۔

اس پر نظام الدین اولیاءؒ نے فرمایا کہ ''ہنوز دلی دوراست'' یعنی دلی ابھی دور ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ غیاث الدینؒ راستے ہی میں وفات پا گئے۔ بہر حال یہ سادہ مقبرہ سلطان نظام الدین اولیاءؒ کا ہے۔

خطرہ موجود ہے

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ پر جب نزع کا عالم طاری ہوا تو آپ کے بیٹے نے پوچھا: ''اے ابا جان! کیا حال ہے؟''

آپ نے فرمایا ''وقت پر خطر ہے' جواب کا موقع نہیں ہے' دعا سے مدد کرتے رہو' کیونکہ جو لوگ میرے دائیں بائیں بیٹھے ہیں' ان میں شیطان بھی ہے اور وہ سامنے کھڑا سر پر خاک ڈال کر کہہ رہا ہے کہ اے احمد! تو میرے ہاتھ سے جان سلامت لے گیا اور میں کہتا ہوں کہ جب تک ایک سانس بھی باقی ہے' خطرہ موجود ہے۔ (دین ودانش جلد سوم)

مقبرہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

اردو کے پہلے شاعر امیر خسرو کا انتقال سلطان نظام الدین اولیاءؒ کی وفات کے چھ ماہ بعد ۱۸ر شوال ۷۲۵ھ/ ستمبر ۱۳۲۵ء میں ہوا ہے۔ یہ ان کا مقبرہ ہے جو دہلی میں ہے۔

مقبرۂ ہمایوں

یہ مقبرہ دہلی میں مقبرہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہے جہاں مشہور بادشاہ نصیر الدین محمد ہمایوں نے دہلی میں وقفہ کے ساتھ ۱۵۳۰ سے ۱۵۵۵ء تک حکمرانی کی اور ۷ر ربیع الاول ۹۶۳ھ/ دسمبر ۱۵۵۵ء میں وفات پائی، یہ ان کا مقبرہ ہے، ہمایوں کی اہلیہ نے ۱۵۵۶ء میں یہ مقبرہ تعمیر کیا اور اس میں ۱۵ لاکھ روپے خرچ ہوئے اور سولہ برس میں تکمیل ہوئی۔ ۱۸۵۷ء میں بادشاہ بہادر شاہ ظفر اور شہزادے اس مقبرے میں چھپے تھے اور میجر ہڈسن نے شہزادوں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا۔ اسی مقبرے کے قریب عیسیٰ خان کا مقبرہ اور مسجد ہے۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ

جناب ظفر اللہ بیگ صاحب لیکچرر جامعہ اسلامیہ، اسلام آباد نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مجاہد ملتؒ نے ان کے گاؤں پیرو (ضلع جھنگ) میں ایک جلسہ سے خطاب کرنے تشریف لانا تھا۔ ان کے والد مولانا احمد یار صاحب (فاضل دیو بند) نے ملازم کو گھوڑی دے کر بھیجا کہ آپؒ کو ریلوے اسٹیشن سے لے کر آئے۔ ملازم نے ریل گاڑی کی ایک ایک سواری کو بغور دیکھا اس کا اندازہ تھا کہ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت رواجی قسم کے امیر ہوں گے۔ عالمانہ قیمتی لباس، محبوبانہ وضع قطع، خطیبانہ چال ڈھال، بھاری بھرکم شخصیت جن کے ساتھ ایک ملازم نما طالب علم ہوگا جو ان کا بریف کیس اٹھائے آتا ہوگا، خوبصورت رنگدار قیمتی عینک انہوں نے لگا رکھی ہوگی، ان کے جسم سے تازہ تازہ چھڑکے ہوئے پاؤڈر کی خوشبو آرہی ہوگی جو انہوں نے گاڑی سے اترنے سے ذرا پہلے گاڑی کے حمام میں جا کر چھڑکا ہوگا اور وہ دور ہی سے گھوڑی والے ملازم پر برسنا شروع کردیں گے کہ انہیں اس تک پہنچنے میں زحمت اٹھانا پڑی۔ وہ خود انہیں لینے اندر اسٹیشن تک کیوں نہیں آیا۔ سواری والے ملازم کو جب کوئی ایسی مافوق البشر شخصیت نظر نہ آئی تو وہ پریشان کھڑا رہا۔ مولاناؒ نے علامات سے پہچان لیا کہ وہ لینے تو انہیں ہی آیا ہے مگر اس سے یہ کہا جائے کہ آپؒ ہی مولانا محمد علی جالندھریؒ ہیں تو وہ مانے گا نہیں اگرچہ آپ اس پر سچی قسم بھی کھائیں، کیونکہ کئی روز کے مسلسل تبلیغی سفر کی بدولت آپؒ کے پاس ایک ہی کپڑوں کا جوڑا تھا جو میلا ہو چکا تھا بلکہ کُرتہ تو پھٹ کر بوسیدہ ہو چکا تھا۔

آپؒ اس کے قریب گئے سلام کیا اور فرمایا: ''بھائی تم کہاں سے آئے ہو، کسے لینے آئے ہو؟'' اس نے کہا ''مولانا محمد علی جالندھریؒ کو لینے آیا ہوں۔ انہوں

نے ہمارے گاؤں پیرو میں تقریر کرنی ہے۔ آپؒ نے کہا ''دیکھو مولانا تو آئے نہیں ،تم مجھے لے چلو، تمہیں ثواب ملے گا، میں نے بھی تقریر سننے تمہارے گاؤں جانا ہے۔'' وہ کبھی آپؒ کے من موہنے چہرہ کو دیکھتا کبھی آپؒ کی فقیرانہ وضع قطع کو۔

آخر کار وہ آمادہ ہوگیا۔ مگر خود زین والے حصہ پر اور آپ کو پیچھے گھوڑی کی ننگی پیٹھ پر بٹھالیا۔ جب گاؤں پہنچے تو واقفین حال اسے مارنے تک آئے ''ظالم تم نے مولانا کو پیچھے یوں بٹھایا ہوا ہے؟'' اب تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی مگر اسے اعتبار نہیں آتا تھا اور وہ بار بار کہہ رہا تھا ''مجھے تو آپ نے مولانا محمد علی جالندھریؒ کو لانے بھیجا تھا بھلا مولانا ایسے...... آپؒ نے فرمایا ''بھائی اس کا قصور نہیں۔ قصور تو میرا ہی ہے۔ میں نے اسے اپنا نام ہی نہیں بتایا تھا، یہ تو اس کا احسان ہے جو مجھے اجنبی سمجھ کر بھی اپنے ساتھ لایا۔'' (دین ودانش جلد سوم)

مقبرۂ روشن آرا

محترمہ روشن آرا بادشاہ شاہ جہاں کی صاحبزادی اورنگ زیب عالمگیر کی ہمشیرہ ہیں، یہ ان کا مزار ہے جو دہلی میں لال قلعہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے، یہ دراصل ایک باغ ہے جس کو روشن آرا نے لگوایا تھا، مؤرخین کے مطابق ۱۶۴۲ء میں اورنگ زیب بیمار ہو گئے تھے اور روشن آرا نے ان کے خلاف سازش کی تھی۔ اس لئے اورنگ زیب نے صحت یابی کے بعد ان کو زہر دے کر مار ڈالا۔

فراست مؤمن

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ اپنی کتاب جہاں دیدہ میں ترکی کے سفر نامہ میں لکھتے ہیں۔ جامعہ سلیمانیہ کی تعمیر کے دوران یورپ کے کسی ملک (غالباً اٹلی) کے ایک کلیسا نے اپنے ملک کے سرخ سنگ مرمر کی ایک بہترین سل تحفے میں بھیجی اور یہ خواہش ظاہر کی کہ یہ سل مسجد کے محراب میں لگائی جائے جب سل پہنچی تو زینان معمار

نے سلیمان اعظم سے کہا کہ میں یہ سل محراب میں لگانا مناسب نہیں سمجھتا۔ اگر آپ فرمائیں تو اسے مسجد کے ایک دروازے کی دھلیز میں لگا دیا جائے سلیمان اعظم نے اس رائے کو پسند فرمایا اور وہ پتھر دہلیز میں لگا دیا گیا۔ زینان کو یہ شبہ بھی تھا کہ ان اھل کلیسا نے اس پتھر میں کوئی شرارت نہ کی ہو۔ چنانچہ اس نے ایک روز امتحاناً اس پتھر کو کسی خاص مسالے سے گھسا کر دیکھا کہ اس کے اندر کیا ہے؟ گھسنے کے بعد اس پتھر کے اندر سیاہ رنگ کی ایک صلیب بنی ہوئی نمودار ہوئی یہ پتھر آج بھی دروازے کی دہلیز میں نصب ہے اور اس میں صلیب کا نشان آج بھی نظر آتا ہے۔ جواب قدرے دھندلا گیا ہے لیکن پھر بھی خاصا واضح ہے جو ان اصل کلیسا کے مکر وفریب اور مسجد کے معماروں کی فراست وبصیرت کی گواہی دے رہا ہے۔ (دین ودانش جلد سوم)

مقبرہ شاہ عالم

بادشاہ شاہ عالم کا یہ مقبرہ وزیر آباد دہلی میں ہے، ۱۷۵۹ء میں ان کے والد بادشاہ عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ کو قتل کر دیا گیا، ان کے بعد یہ بادشاہ بنے اور ۱۱۷۴ھ/۱۷۶۱ء سے ۱۲۲۱ھ/۱۸۰۶ء تک ہند میں حکمرانی کی ۱۸۰۰ء میں غلام قادر روہیل نے دہلی پر حملہ کیا اور شاہ عالم کو گرفتار کر کے اندھا کر دیا، ۱۸۰۲ء میں انگریز نے شاہ عالم کو اپنی تحویل میں لے لیا اور ۱۸۰۶ء میں یہ وفات پا گئے۔

مقبرہ عبدالحق اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ

محدث شیخ عبدالحق اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ مولود ۵۱۰ھ/۱۱۱۶ء کا مقبرہ الجزائر کے مشہور شہر بجاویہ میں واقع ہے۔ شیخ اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی معاملے میں حکومت وقت سے اختلاف کیا جس کی بناء پر حکومت نے انہیں بجاویہ کے باب البنود میں سولی دیدی اور لاش تین دن تک لٹکتی رہی۔

ان کی مظلومانہ شہادت کے متعلق آج بھی یہ مقولہ مشہور ہے ”الشیخ عبدالحق قُتل بغیر حق“ اس بستی میں بے شمار علماء کرام اور ائمہ عظام گزرے حتیٰ کہ امام ابو العباس غُبرینی متوفی ۷۰۴ھ/۱۳۰۴ء نے یہاں کے علماء وائمہ پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ”عنوان الدراية فيمن عرف من العلماء في المائة السابعة ببجاويه“ بجاویہ میں قلعہ ُقصبہ بھی ہے جس کی تعمیر شاہی خاندان نے ۱۱۱۴ء تا ۱۱۶۰ء میں کی، اس قلعہ میں ایک مسجد ہے جہاں مؤرخ ابن خلدونؒ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اسی بجاویہ میں ”جبل قوار“ ہے جو سطح سمندر سے ۶۰۰ میٹر بلندی پر واقع ہے۔

عدم ثبات، موت اور مصیبت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ”کُنْ فی الدنیا کانک غریبٌ او عابرُ سبیل“ یعنی دنیا میں مسافر کی طرح رہو یا راہ گیر بن کر زندگی گزارو اور دنیا کی کسی چیز سے دل نہ لگاؤ۔

دنیا کے عدم ثبات پر کسی کا اختلاف نہیں ہے، قرآن نے تو ” قُلْ مَتاعُ الدُّنْیا قَلِیْلٌ “ سے اس کا اعلان کردیا ہے، ایک عرب شاعر کا شعر ہے ؎

اِنَّما الدنیا کظلِ زائلِ   اَوْکَضَیْفٍ بَاتَ یَوْمًا فَارْتَحَلْ

او کحُلمِ قد رَاها نائمٌ   فاذا ما ذَھَبَ اللیلُ بَطَلْ

یعنی دنیا بے ثبات سایہ کی طرح ہے جس کو بالکل قرار نہیں ہے یا اس مہمان کی طرح ہے جس نے رات گزاری پھر چل دیا یا خواب کی طرح ہے جو رات ختم ہوتے ہی افسانہ میں تبدیل ہوگیا ہے، ایک اور شاعر کا شعر ہے ؎

ھی الدنیا اقل من القلیل   و عاشقُھا اذلُ من الذلیل

تُصم بسحرھا قَوْماً و تُعمی   فھم متحیرون بلا دلیل

یعنی دنیا کی عمر بہت تھوڑی سی ہے اور اس کا عاشق ذلیل ترین انسان ہے، یہ دنیا اپنے ظاہری رنگ ڈھنگ کی وجہ سے بہت سوں کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے پھر وہ پاگلوں کی طرح مارے مارے پھرتے رہتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے طویل عمر (لگ بھگ ہزار سال) پائی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟ حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا کہ دنیا ایک مکان کی طرح ہے جس کے دو دروازے ہیں، ایک سے داخل ہوا دوسرے دروازے سے نکل گیا، حضرت لقمان علیہ السلام کی عمر لگ بھگ تین ہزار سال تھی، اس طویل زندگی میں انہوں نے اپنے لئے کبھی مکان نہیں بنایا جب عزرائیل علیہ السلام نے مکان نہ بنانے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ بے وقوف ہوگا وہ شخص جس کے پیچھے تو (روح قبض کرنے کے لئے) لگا ہوا ہے پھر بھی وہ مکان بنائے، یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالیشان مکان کو پسند نہیں فرمایا بلکہ فرمایا۔ "یتطاولون فی البنیان" یعنی قیامت کے قریب لوگ مکانوں کے سلسلے میں فخر کریں گے یہ قیامت کی نشانی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فَاِنَّ الْعینَ دَامِعةٌ والقلبُ مُصَابٌ والعهدُ قریبٌ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اعزہ واقارب کی موت سے آنکھ روتی ہے اور قلب غمزدہ ہوتا ہے کیونکہ تازہ تازہ موت کا سانحہ درپیش ہوتا ہے۔

ایک عرب شاعر کا خیال ہے کہ ؎

لما یُوذن الدنیا به من صُروفها ۔۔۔ یکون بکأُ الطفلِ ساعة یولد

اذا اَبْصَر الدنیا اِسْتَهَلَّ کأنه ۔۔۔ بما هولاقٍ من اذا ها یهدد

جب دنیا کے مصائب وابتلاءات پر بچے کو مطلع کیا جاتا ہے تو وہ بوقت ولادت رو پڑتا ہے اور جب اسے مستقبل کے خطرات کا احساس ہوتا ہے تو چیخیں نکل جاتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اِنَّ العینَ تَدْمعُ والقلبُ یحزنُ ول

نقول اِلَّا ما یَرضی ربّنا وَاِنَّا بِفراقِک یا ابراھیمُ لَمحزنون“اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی موت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھیں رو رہی ہیں، دل پریشان ہے اور ہم وہ باتیں کریں گے جن سے اللہ راضی ہو، اے ابراہیم تیری فرقت سے ہم غمزدہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:”اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَ له ما اَعْطی و کُلٌّ عنده بِأجَلٍ مُسمَّی“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لینے دینے کا حق اللہ ہی کے پاس ہے اور ہر چیز کا وقت مقرر ہے، اس وقت میں اسے جانا ہے۔

مَاذا علی مَنْ شَمَّ تُربَۃَ أَحْمدٍ اَنْ لایَشُمَّ مَدی الزمانِ غَوالی
صُبَّت عَلَیَّ مصائبٌ لو انَّھا صُبَّتْ علی الایام صِرْنَ لیا لیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ مزار اقدس کی پاک مٹی سونگھنے کے بعد دنیا کی خوشبوؤں کی ضرورت نہیں رہتی، میرے اوپر اتنی زیادہ پریشانیاں آئیں اگر یہ پریشانیاں دن کے اوپر آتیں تو دن کی روشنی ختم ہو کر دن رات میں تبدیل ہو جاتا۔

ایک اہل اللہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو وصیت کی کہ میرے کفن پر یہ اشعار لکھ دیں، شاید میری نجات ہو جائے۔ یہ اشعار کفن پر لکھ دیئے گئے۔

یا رب تیری رحمت کا امیدوار آیا ہوں منہ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بارِ گناہوں نے مجھے پیدل اس لئے کندھوں پر سوار آیا ہوں

کسی نے خواب دیکھا۔ پوچھا حضرت کیا حال ہے؟ فرمایا فضل ذوالجلال ہے۔ ان اشعار کی وجہ سے رحمتِ ربِ غفار کو جوش آیا، معاف فرمایا۔ قبر باغ جنت ہو گئی۔ الحمد للہ

آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران بغداد میں ایک لوح ملا جہاں یہ عجیب و غریب تحریر تھی۔” وہ اندھیرا گھر جس میں داخل ہونے والا کبھی باہر نہیں نکلتا جہاں سے واپسی کی کوئی راہ نہیں وہ مکان جس میں روشنی کا گزر نہیں ہو سکتا اور جہاں

لوگ دھول پھانکتے اور کیچڑ کھاتے ہیں اور جہاں دروازوں اور روشن دانوں پر کالی گرد جمع رہتی ہیں۔ (جنگ سنڈے میگزین اپریل 2003ء)

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قبرستان سے گزرتے تو یہ مقولہ دہراتے اور آنسو بہاتے، فرماتے:

"یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَمْوَالُكُمْ قُسِّمَتْ" اے قبر والو تمہارا مال سب تقسیم ہو گیا۔ "وَ دِیَارُكُمْ سُكِنَتْ" تمہارے گھروں میں اور لوگ آباد ہو گئے۔ "وَ نِسَاؤُكُمْ زُوِّجَتْ" تمہاری بیویوں نے اور خاوند کر لئے۔

"وَ اَوْلَادُكُمْ حُرِّمَتْ" تمہاری اولاد تمہاری شفقت سے محروم ہو گئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو کان میں اذان وتکبیر دی جاتی ہے۔ یہ حقیقتاً موت کا اعلان ہے کہ فانی جہان ہے۔ "اَذَانُ الْمَرْءِ فِیْ الْاُذُنِ حِیْنَ یَاتِیْ" آدمی کے کان میں جب اذان دی جاتی ہے۔ "اَذَانُ بَیْنَ الْحَیَاةِ وَالْوَفَاتِ" حقیقتاً یہ اذان اعلان موت کا ہوتا ہے۔ "یُشِیْرُ بِاَنَّ عُمَرَ الْمَرْءِ شَیْءٌ" اشارہ ہے اس بات کا کہ آدمی کی عمر کچھ نہیں۔ "كَمَا بَیْنَ الْاَذَانِ وَالصَّلٰوةِ" جتنا کہ فاصلہ ہے اذان اور نماز کا۔

آتے ہوئے اذان ہوئی جاتے ہوئے نماز — اتنی قلیل مدت میں آئے چلے گئے

قسمت ازیں جہاں ترا ایک کفن است — آں ہم بگماں است بری یا نہ بری

اے دل تو دریں جہاں چرا بے خبری — روز و شباں طالب سیم و زری

جائے گریہ است ایں جہاں دروے مخند — چشم عبرت بکشا و لب بہند

والمرأُ ماعَاشَ ممدودٌ اَمَلٌ — لَا یَنْتَهِیُ العمرُ حتی ینتهی الأثرُ

یعنی انسان کو اپنی پوری زندگی میں مختلف النوع امیدیں وابستہ رہتی ہیں، جس دن امیدوں کا خاتمہ ہو گا اس دن موت کا فرشتہ حاضر ہو چکا ہو گا۔

الکرُبُ مجتمعٌ والقلبُ محترقٌ　　والصبرُ مفترقٌ والدَّمعُ مُستبقٌ
کَیفَ الْقَرَارُ عَلٰی مَنْ لَا قَرَارَ لَه　　مِمَّا جَنَاہُ الْھَوٰی والشوقُ والقلقُ
یاربِّ اِنْ کان لِیْ شیءٌ فیه فَرَجٌ　　فَامْنُنْ عَلَیَّ بِهٖ لِیْ رَمَقٌ

پریشانیاں جمع ہیں ، دل جل رہا ہے، صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور آنسو رواں ہیں، اس آدمی کو سکون کیسے مل سکتا ہے۔

جس کو عشق و محبت اور شوق وصال و غم فرقت میں سکون نہ ملا ہو، یا اللہ! اگر آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہو جس سے میری پریشانی دور ہو جائے تو وہ چیز مجھے ضرور عطا کرتا کہ جان بچ جائے۔

ایک رکعت میں سارا قرآن کریم سنا دیا

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ کے دادا مولانا محمد رحمت اللہ کا بیان ہے کہ ''1857ء کے بعد ایک رات میں نے پٹنہ (گنگا کے کنارے) مسجد میں گذاری ان دنوں حافظ ضیاء الدین بخاری (والد امیر شریعت رحمہ اللہ) کی عمر اُنتیس سال تھی اور انہوں نے ایک رات مجھے ایک ہی رکعت میں سارا قرآن کریم سنا دیا تھا۔'' (حیات امیر شریعت)

حافظ سید ضیاء الدین بخاریؒ کے قرآن کریم سے والہانہ تعلق و وارفتگی اور عقیدت و عشق ہی کا ثمرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسا بیٹا دیا، جس نے ساری زندگی قرآن کے پیغام اور علوم و معارف کو بیان کرنے میں گذار کر دی اور جب ڈوب کر وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا ''ابھی ابھی قرآن نازل ہو رہا ہے''۔

اللہ مغفرت کرے عجب لوگ تھے''۔ (دین و دانش جلد سوم)

بعض اشخاص کے اوصاف غالبہ

طبقہ صحابہ سے ایک زمانۂ دراز تک بعض بزرگان دین وائمہ شرع متین ایسے گزرے جو اپنے بعض اوصاف کے اعتبار سے مشہور ہیں، یعنی وہ خاص صفت اس مخصوص فرد کے اندر علی وجہ الاتم پائی جاتی ہے، ایسے ہی چند باکمال حضرات کی فہرست پیش کی جارہی ہے۔

☆حضرت علیؓ قضاء وفیصلہ میں۔ ☆۔حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ امانت و دیانت میں۔ ☆۔حضرت ابوذر غفاریؓ سچائی اور راست گوئی میں۔ ☆۔حضرت ابی بن کعبؓ تلاوت قرآن میں۔ ☆۔حضرت حسن بصریؒ ذکر وفکر میں۔ ☆۔حضرت وہب بن منبہؒ قصص میں۔ ☆۔حضرت محمد بن سیرینؒ خواب کی تعبیر بیان کرنے میں۔

☆۔حضرت امام نافعؒ قرأت وتجوید میں۔ ☆۔حضرت امام ابوحنیفہؒ فقہ اور قیاس میں۔ ☆۔حضرت امام مقاتلؒ تاویل وتطبیق دینے میں۔ ☆۔حضرت امام کلبیؒ قصص قرآن میں۔ ☆۔امام ابن کلبیؒ نسب وانساب میں۔ ☆۔امام ابوالحسن مداینی اخبار وآثار میں۔ ☆۔محمد بن جریر طبریؒ فہم آثار میں۔ ☆۔امام خلیلؒ علم عروض میں۔ ☆۔فضیل بن عیاضؒ عبادت میں۔

☆۔امام مالک بن انس علم میں۔ ☆۔امام شافعیؒ حدیث سمجھنے میں۔ ☆۔امام ابوعبیدہ حدیث غریب میں۔ ☆۔امام علی بن مدینی علل حدیث میں۔ ☆۔یحیٰ بن معینؒ اسماء الرجال میں۔ ☆۔امام احمد بن حنبلؒ سنت میں۔ ☆۔امام بخاریؒ نقد حدیث میں۔ ☆۔جنید بغدادیؒ تصوف میں۔ ☆۔محمد بن نصر مروزیؒ اختلاف میں۔ امام جبائی اعتزال میں۔ ☆۔امام ابوالحسن اشعریؒ علم کلام میں۔ ابوالقاسم طبرانی عوالی میں۔ ☆۔عبدالرزاق لوگوں کو پہچاننے میں۔ ☆۔ابن مندہ وسعت سفر میں۔

☆۔ابوبکر خطیب سرعت خطابت میں ۔ ☆۔امام سیبویہ علم نحو میں ۔

☆۔ابو الحسن بکری جھوٹ بولنے میں ۔ ☆۔قاضی ایاس فراست میں ۔ ☆۔عبدالحمید کتابت میں ۔ ☆۔ابو مسلم خراسانی ؒ دور اندیشی اور علو ہمت میں ۔ ☆۔موصلی ندیم غنا میں ۔ ☆۔ابو الفرج اصفہانی محاضرات میں ۔ ☆۔ابو معشر علم نجوم میں ۔ ☆۔امام ابوبکر رازی طب میں ۔ ☆۔فضل بن یحیٰ سخاوت و بخشش میں ۔ ☆۔جعفر بن یحیٰ توقیع میں ۔ ☆۔ابن زیدون مختلف النوع عبارت بولنے میں ۔ ☆۔ابن قریہ بلاغت میں ۔ ☆۔امام جاحظ ادبیات و بیان میں ۔ ☆۔علامہ حریریؒ مقامات میں ۔ ☆۔علامہ بدیع الزمان ہمدانیؒ حفظ میں ۔ ☆۔شاعر ابونواس مطایبہ اور ہزل گوئی میں ۔ ☆۔ابن حجاج سرعت کام میں ۔ ☆۔شاعر متنبیؒ حکم، امثال اور اشعار کہنے میں ۔ ☆۔علامہ جار اللہ زمخشریؒ عربی میں ۔ ☆۔علامہ نسفی جدل و مناظرہ میں ۔ ☆۔شاعر جریر ہجو گوئی میں ۔ ☆۔حماد راویہ عربی اشعار میں ۔

☆۔امیر معاویہ بردباری میں ۔ ☆۔مامون رشید عشق اور عفو میں ۔ ☆۔فاتح مصر حضرت عمرو بن عاصؓ ہوشیاری اور سیاست میں ۔ ☆۔بادشاہ ولید شراب خوری میں ۔ ☆۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سلامت باطن میں ۔ ☆۔عطاء سلمی خوف خدا میں ۔ ☆۔ابن بواب کتابت میں ۔ ☆۔قاضی فاضل نامہ نگاری میں ۔

☆۔عماد کاتب اجناس میں ۔ ☆۔علامہ ابن جوزیؒ پند و وعظ میں ۔ ☆۔اشعب حرص و طمع میں ۔ ☆۔ابونصر فارابی گزشتہ حضرات کے اقوال نقل کرنے اور فہم میں ۔ ☆۔حنین بن اسحاق یونانی کو عربی میں نقل کرنے میں ۔ ☆۔ثابت بن قرہ ریاضیات میں ۔ ☆۔ابن سینا فلسفہ اور قدیم علوم میں ۔ ☆۔امام فخر الدین رازی علوم و فنون میں ۔ ☆۔سیف الدین آمدی تحقیق و تدقیق میں ۔ ☆۔محقق نصیر الدین طوسی مجسطی میں ۔ ☆۔ابن ہیثم ریاضی میں ۔ ☆۔نجم الدین کاتب منطق میں ۔

☆۔شاعر ابو العلا معری زبان عربی پر مطلع ہونے میں ۔ ☆۔ابو العیناء

قناعت میں ۔ ☆۔زید بجلی میں ۔ ☆۔قاضی احمد بن ابی داؤد مروت میں ۔ ☆۔ابن معتز تشبیہ میں ۔ ☆۔ابن رومی نظائر بیان کرنے میں ۔ ☆۔صولی شطرنج میں۔ ☆۔ امام ابو محمد غزالی معقول ومنقول میں ۔ ☆۔ ابو ولید رشید کتب طب و فلسفہ کی تلخیص کرنے میں ۔ ☆۔محی الدین ابن عربی تصوف اور اسرار و رموز میں ۔ ☆۔زید بن ثابتؓ علم الفرائض و المیراث میں۔ ☆۔عبداللہ بن عباسؓ تفسیر قرآن میں۔ (کشکول بہائی، ص:260)

ایک محدث کا واقعہ

ایک محدث کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ انہوں نے اتنی کتابیں لکھیں کہ اگر ان کے پیدا ہونے کے دن سے لے کر ان کے مرنے کے دن تک اگر سارے دنوں کو گن لیا جائے اور جتنی کتابیں لکھی ہیں ان کے صفحوں کو گن لیا جائے تو ہر دن کے اندر دس صفحات بنتے ہیں یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک کے پورے دن گن لئے جائیں کہ اتنے ہزار دن زندہ رہے اور اتنے انہوں نے صفحات لکھے اور آپس میں انہیں تقسیم کیا جائے تو ہر دن کے اندر اوسطاً دس صفحات بنتے ہیں۔ اب بارہ تیرہ سال تو علم حاصل کرنے میں ہی گزرے ہوں گے اگر وہ نکال دیں تو یہ دس کی بجائے بھی بیس ہو جائیں گے۔ بیس صفحات کا ایک دن میں ہمارے لئے سمجھ کر پڑھنا مشکل ہوتا ہے چہ جائیکہ اسے نئے سرے سے ترتیب کر لیا جائے جو لوگ تصنیف و تالیف کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ایک دن میں ایک صفحہ لکھنا بھی آسان کام نہیں ہوتا انہوں نے کتنی محنت کی ہوگی۔ (خطبات فقیر ج1 ص61)

جواب....لا جواب

ایک نصرانی طبیب نے ایک عالم علی بن حسین رحمہ اللہ سے کہا: ''تمہاری کتاب قرآن مجید میں اور تمہارے نبی کی حدیثوں میں علم طب کے بارے میں کچھ نہیں.... اس

کی کیا وجہ ہے؟'' علی بن حسین رحمہ اللہ نے جواب دیا....

''اللہ تعالیٰ نے اچھی صحت کا راز قرآن مجید کی صرف ایک آیت ہی میں سمو دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا یعنی کھاؤ پیو اور فضول خرچی مت کرو مطلب یہ کہ اپنی ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ....اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول میں طب کا اصول سمیٹ دیا گیا اور وہ یہ ہے کہ ''معدہ تمام بیماریوں کا گھر ہے''....اس کے علاوہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درجنوں احادیث طب کے موضوع پر موجود ہیں (دین و دانش جلد سوم)

معلم کو پانچ چیزوں کی رعایت رکھنا لازم ہے

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر معلم ثواب کی نیت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کا عمل انبیاء علیہم السلام والا عمل بن جائے تو اسے پانچ چیزوں کی رعایت رکھنا لازم ہے۔

1۔ اجرت کی شرط مت لگائے اور نہ ہی اس پر شدید تقاضا اور اصرار کرے جو کوئی ہدیہ دے دے قبول کرے جو نہیں دیتا اس کے پیچھے نہ پڑے تاہم اگر بچوں کو ہجے پڑھانے لکھائی سکھانے اور حفظ کرانے پر معاوضہ کی شرط لگا لیتا ہے تو جائز ہے۔

2۔ ہمیشہ باوضو رہے کیونکہ اثنائے تعلیم میں اسے قرآن پاک چھونے کی بار بار نوبت آئے گی۔

3......اپنی تعلیم میں پوری ہمدردی کا جذبہ اور بچے کا خوب خیال رکھے۔

4......بچوں میں مساوات اور برابری رکھے لڑائی جھگڑے کے موقعہ پر عدل و انصاف قائم رکھے۔ اغنیاء کے بچوں کی طرف میلان اور غرباء کے بچوں سے بے رخی کبھی نہ کرے۔

5......بچوں کو حد سے زیادہ اور شدید پٹائی کی سزا نہ دے کہ قیامت کے دن اس کا حساب ہوگا۔خبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ معلمین حضرات بادشاہوں والا نصیب لے کر آتے ہیں ان کا حساب بھی انہیں جیسا ہوگا۔(تحفہ معلم)

حُلیہ مُبارک

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یوں بیان فرماتے تھے کہ آپ کا قد مبارک نہ بہت زیادہ لمبا تھا اور نہ کوتاہ بلکہ درمیانہ تھا' آپ کے بال مبارک نہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھوڑے سے خمدار تھے۔ آپ نہ موٹے بدن کے تھے نہ گول چہرے والے البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور میں معمولی سی گولائی تھی' رنگ سفید سرخی مائل تھا آنکھیں نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز اور جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں' ایسے ہی دونوں کندھوں کے درمیان جگہ بھی موٹی اور پر گوشت تھی' بدن مبارک پر زائد بال نہیں تھے اور سینے سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔

آپ کے ہاتھ اور قدم مبارک پر گوشت تھے جب چلتے تو قدموں کو پوری قوت سے اٹھاتے گویا پستی کی طرف اتر رہے ہیں' جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے' دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی آپ خاتم النبیین تھے' سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ نرم طبیعت والے' اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے' جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا مرعوب ہو جاتا تھا (کیونکہ آپ کے وقار اور حسن و جمال کا رعب ہی اتنا تھا) اور میل جول کے بعد آپ کے اخلاق کریمہ اور اوصاف جمیلہ کا گھائل ہو جاتا اور آپ کو محبوب بنالیتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے والا بس یہی کہہ سکتا ہے **لم ار قبلهٗ ولا بعدهٗ** نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا دیکھا اور نہ بعد میں (شمائل ترمذی)

محدث بقی بن مخلد کا تاریخی کارنامہ

ابن مخلد رحمۃ اللہ علیہ اندلس میں ایک محدث گزرے ہیں۔ وہ سفر کر کے بغداد پہنچے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑھنے کیلئے انہوں نے یہ سفر کیا۔ اللہ کی شان

کہ وقت کے حاکم نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو گھر میں نظر بند کر دیا تھا۔ نہ کوئی ان سے مل سکتا تھا اور نہ ہی وہ کسی سے مل سکتے تھے۔ ابن مخلدؒ بہت پریشان ہوئے۔

ان کے ذہن میں ایک تجویز آئی۔ ہوٹل میں جو کمرہ کرائے پر لیا تھا وہاں سے جب نکلے تو سر پر بھی کپڑا باندھا ہوا تھا، ٹانگ پر بھی ایک جگہ کپڑا باندھا ہوا تھا، پھٹے ہوئے کپڑے تھے، ایک ہاتھ میں لاٹھی تھی اور دوسرے ہاتھ میں کشکول پکڑ لیا، جیسے سوال کرنے والا فقیر ہوتا ہے۔ باہر نکل کر انہوں نے مانگنا شروع کر دیا۔ اس زمانے میں فقیر جب سوال کرتے تھے تو یوں کہا کرتے تھے:

اجرکم علی اللہ. تمہارا اجر اللہ کے ذمے ہے۔

یہ الفاظ سن کر جنہوں نے دینا ہوتا تھا وہ دے دیتے تھے۔ چنانچہ یہ صدا لگاتے ہوئے گلیوں میں جا رہے تھے۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ فقیر ہے۔ کسی نے کچھ دیدیا اور کسی نے نہ دیا۔

اسی طرح صدا لگاتے لگاتے وہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے دوازے پر پہنچے۔ انہوں نے صدا لگائی۔ امام صاحب نے دروازہ کھولا کہ میں پیسے دوں۔ وہ کہنے لگے کہ حضرت! میں درہم و دینار کا طالب نہیں ہوں۔ میں حدیث کا طالب ہوں، آپ سے حدیث پڑھنے کیلئے آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تو نہیں پڑھا سکتا، آپ سے بات نہیں کر سکتا، حکومت مجھے بہت زیادہ سزا دے گی۔ کہنے لگے کہ حضرت! میں اسی طرح فقیر اور بھکاری کے بھیس میں روزانہ آپ کے دروازے پر آیا کروں گا۔ آپ دروازہ کھول دینا، جتنی دیر پیسے دینے میں لگتی ہے، اتنی دیر حدیث سنانے میں لگا دینا اور میں حدیث زبانی یاد کر لیا کروں گا۔ وہ ایک سال تک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر آتے رہے، صدا لگاتے رہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان کو حدیث پڑھاتے رہے اور وہ حدیث سن کر یاد کرتے رہے جب قیامت کے دن یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے: اے اللہ! ہم نے تیرے دین کو ایسے ایسے حاصل کیا، تو ہماری وہاں کیا

حیثیت ہوگی؟ ہم اپنے اوقات کا خیال رکھیں۔ ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں اور ٹھنڈے ٹھنڈے پنکھوں کے نیچے صاف ستھری جگہوں پر بیٹھ کر آج کے طلباء اپنے اساتذہ سے علم حاصل نہیں کر پاتے۔ یاد رکھیں وقت ہمارے پاس بہت بڑی نعمت ہے۔

الوقت من ذهب وفضة وقت سونے اور چاندی کی مانند ہے۔ (خطبات فقیر ج15 ص266)

سزا میں کتنا مار سکتے ہیں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

سزا اور تادیب کی ضرورت پڑتی ہے اس کی اجازت ہے اور الضروری یتقدر بقدر الضرورة کے قاعدہ سے اتنی ہی تادیب (سزا دینے) کی اجازت ہوسکتی ہے جو پرورش اور تربیت (وتعلیم) میں معین ہو نہ اتنی جو درجہ ایلام (سخت تکلیف اور مصیبت) تک پہنچ جائے ایسی زیادتی قطع نظر گناہ ہونے کے انسانیت اور فطرت کے بھی خلاف ہے (التبلیغ)

ضرب فاحش (سخت مارنے) سے فقہاء نے صراحتاً منع فرمایا ہے اور جس ضرب (مار سے) جلد پر نشان پڑ جائے اس کو بھی فقہاء نے) ضرب فاحش میں داخل کیا ہے اور جس سے ہڈی ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے وہ بدرجہ اولی ہے (در المختار) بلکہ ضرب فاحش سے خود استاد کو تعزیر دی جائے گی۔ (اصلاح انقلاب)

لفظ صلعم سے واجب ادا نہیں ہوتا

حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے فرمایا: کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھنا واجب ہے اگر کسی نے صرف لفظ صلعم قلم سے لکھ دیا زبان سے درود وسلام نہیں پڑھا۔ تو میرا گمان یہ ہے کہ واجب ادا نہیں ہوگا، کم از کم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہیے۔

مجلس میں چند علماء بھی تھے انہوں نے اس سے اختلاف کیا اور عرض کیا کہ آج کل لفظ صلعم پورے درود پر مکمل دلالت کرنے لگا ہے اس لئے کافی معلوم ہوتا ہے۔

حضرتؒ نے فرمایا کہ میرا اس میں شرح صدر نہیں ہوا اور اصل بات تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محسن خلق کے معاملہ میں اختصار کی کوشش اور کاوش ہی کچھ سمجھ نہیں آتی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے معاملہ میں اختصارات سے کام لینے لگیں تو ہم کہاں جائیں۔ (اشرف الاحکام)

نیک عورت

1۔ جو نیک عورت اپنے خاوند کو اللہ کے راستے میں بھیجے اور دین کی پابندی کرے گھر میں اپنے آپ کو مقید رکھے تو اپنے خاوند سے (۵۰۰) سال پہلے جنت میں جائے گی وہ ستر ہزار فرشتوں اور حوروں کی سردار ہوگی اور یاقوت کے گھوڑے پر بیٹھ کر اپنے خاوند کا جنت کے دروازے پر انتظار اور استقبال کرے گی۔ 2۔ جنت میں آدمی اللہ کے دیدار کے لیے جائیں گے اور نیک پاکدامن عورت کو اللہ پاک خود آ کر اپنا دیدار کرائیں گے بشرطیکہ یہ عورت پردے کے ساتھ اور تقویٰ والی زندگی گزارنے والی ہو۔ 3۔ ایک پاک دامن عورت (70) ستر ولیوں سے افضل ہے۔ 4۔ جو عورت نماز' روزہ کی پابند ہو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی اطاعت گزار ہو تو اس کو اختیار ہوگا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ 5۔ جو عورت اپنے گھر میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ تعالیٰ اس کو بیت اللہ میں جھاڑو دینے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

6۔ جب خاوند گھر واپس آئے اور عورت اس کو خوش آمدید کہے اور اس نے اپنے خاوند کی غیر موجودگی میں کوئی خیانت نہ کی ہو تو اس کو بارہ سال نفلی نماز کا ثواب ملتا ہے۔

7۔ جب خاوند افسردہ اور پریشان گھر آئے اور اس کی بیوی اس کا استقبال کرے اور اسکو تسلی دے تو اس عورت کو اللہ تعالیٰ نصف جہاد کا ثواب عطا کرتے ہیں۔ (دین ودانش جلد سوم)

روزہ کے طبی فوائد

مجھے ورجینیا (امریکہ) میں ایک عیسائی انجینئر ملے۔ باتیں کرتے کرتے وہ مجھے کہنے لگے کہ میں آج کل Fasting (روزہ داری) کر رہا ہوں۔ یعنی روزے رکھ رہا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا، بھئی! کیا مطلب؟ وہ کہنے لگے، آپ لوگ بھی تو ایک مہینے کیلئے Fasting (روزہ داری) کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا، ہاں۔ وہ کہنے لگے کہ اس میں Medically (طبی طور پر) اتنے فائدے ہیں کہ میں نے ان ظاہری فائدوں کی خاطر اپنی زندگی کا معمول بنالیا ہے کہ میں بھی ہر سال ایک مہینہ روزے رکھتا ہوں۔ وہ غیر مسلم جنہوں نے ابھی اسلام بھی قبول نہیں کیا وہ بھی اسلامی تعلیمات کی حکمتوں کو مانتے ہیں اور بسا اوقات ان کو اپنا کر دنیاوی فائدے اٹھاتے ہیں۔ (خطبات فقیر ج 11 ص 256)

بچوں کو مارنے کا طریقہ

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی قدس اللہ سرہ نے ایک عجیب سا نسخہ بتایا ہے اور ایسا نسخہ وہی بتا سکتے تھے یاد رکھنے کا ہے فرماتے تھے کہ جب کبھی اولاد کو مارنے کی ضرورت محسوس ہو یا اس پر غصہ کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو جس وقت غصہ آرہا ہو اس وقت نہ مارو۔ بلکہ بعد میں جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس وقت مصنوعی غصہ پیدا کر کے مارلو اس لیے کہ جس وقت طبعی غصہ کے وقت اگر مارو گے یا غصہ کرو گے تو پھر حد پر قائم نہیں رہو گے بلکہ حد سے تجاوز کر جاؤ گے اور چونکہ ضرورت مارنا ہے اس لیے مصنوعی غصہ پیدا کر کے پھر مارلو تا کہ اصل مقصد بھی حاصل ہو جائے اور حد سے گزرنا بھی نہ پڑے۔

اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ساری عمر اس پر عمل کیا کہ طبعی غصے کے وقت نہ کسی کو مارا اور نہ ڈانٹا پھر جب غصہ ٹھنڈا ہو جاتا تو اس کو بلا کر مصنوعی قسم کا غصہ پیدا کر کے وہ مقصد حاصل کر لیتا۔ تا کہ حدود سے تجاوز نہ ہو جائے کیونکہ غصہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس میں انسان اکثر و بیشتر حد پر قائم نہیں رہتا۔ (تحفہ معلم)

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی مثالی سخاوت

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''احیاء العلوم'' میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی سخاوت کا ایک عجیب واقعہ ذکر کیا ہے، حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے الفاظ میں سنئے۔

ابوالحسن مدائنیؒ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسنؓ، امام حسینؓ اور حضرت عبداللہ بن جعفرؓ حج کے لیے تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ان کے سامان کے اونٹ ان سے جدا ہو گئے، یہ بھوکے پیاسے چل رہے تھے ایک خیمہ پر ان کا گزر ہوا۔ اس میں ایک بوڑھی عورت تھی۔ ان حضرات نے اس سے پوچھا کہ ہمارے پینے کو کوئی چیز (پانی یا دودھ لسی وغیرہ) تمہارے پاس موجود ہے؟

اس نے کہا، ہے۔ یہ لوگ اپنی اونٹنیوں پر سے اُترے۔ اس بڑھیا کے پاس ایک بہت معمولی سی بکری تھی اس کی طرف اشارہ کر کے اس نے کہا کہ اس کا دودھ نکال لو اور اس کو تھوڑا تھوڑا پی لو۔ ان حضرات نے اس کا دودھ نکالا اور پی لیا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کوئی کھانے کی چیز بھی ہے؟ اس بڑھیا نے کہا کہ یہی بکری ہے۔ اس کو تم میں سے کوئی ذبح کر لے تو میں پکا دوں گی۔

انہوں نے اس کو ذبح کیا اس نے پکایا۔ یہ حضرات کھا پی کر جب شام کو چلنے لگے تو انہوں نے اس بڑھیا سے کہا ہم ہاشمی لوگ ہیں اس وقت حج کے ارادہ سے جا رہے ہیں۔ اگر ہم زندہ سلامت واپس مدینہ پہنچ گئے تو تو ہمارے پاس آنا، تیرے اس احسان کا بدلہ دیں گے۔ یہ حضرات تو فرما کر چلے گئے شام کو جب اس کا خاوند (کہیں جنگل وغیرہ سے) آیا تو اس بڑھیا نے ہاشمی لوگوں کا قصہ سنایا، وہ بہت خفا ہوا کہ تو نے اجنبی لوگوں کے واسطے بکری ذبح کر ڈالی۔

معلوم نہیں کون تھے کون نہیں تھے۔ پھر کہتی ہے کہ ہاشمی تھے۔ غرض وہ خفا ہو کر چپ ہو گیا، کچھ زمانہ کے بعد ان دونوں میاں بیوی کو غربت نے جب بہت ستایا تو یہ محنت مزدوری کی نیت سے مدینہ منورہ گئے۔ دن بھر مینگنیاں چگا کرتے

اور ان کو بیچ کر گزر کیا کرتے۔ ایک دن وہ بڑھیا مینگنیاں چگ رہی تھی۔ حضرت حسنؓ اپنے دروازے کے آگے تشریف رکھتے تھے جب یہ وہاں کو گزری تو اس کو دیکھ کر حضرت حسنؓ نے اس کو پہچان لیا اور اپنے غلام کو بھیج کر اس کو اپنے پاس بلوایا اور فرمایا کہ اللہ کی بندی تو مجھے بھی پہچانتی ہے؟ اس نے کہا میں نے تو نہیں پہچانا، آپ نے فرمایا کہ میں تیرا وہی مہمان ہوں دودھ اور بکری والا۔

بڑھیا نے پھر بھی نہ پہچانا اور کہا کیا خدا کی قسم تم وہی ہو، حضرت حسنؓ نے فرمایا میں وہی ہوں اور یہ فرما کر آپ نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اس کے لیے ایک ہزار بکریاں خریدی جائیں۔ چنانچہ فوراً خریدی گئیں اور ان بکریوں کے علاوہ ایک ہزار دینار (اشرفیاں) نقد بھی عطا فرمائے اور اپنے غلام کے ساتھ اس بڑھیا کو چھوٹے بھائی حضرت حسینؓ کے پاس بھیج دیا۔

حضرت حسینؓ نے دریافت فرمایا کہ بھائی نے کیا بدلہ عطا فرمایا؟ اس نے کہا ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار دینار۔ یہ سن کر اتنی ہی مقدار دونوں چیزوں کی حضرت حسینؓ نے عطا فرمائی۔ اس کے بعد اس کو حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس بھیج دیا انہوں نے تحقیق فرمایا کہ ان دونوں حضرات نے کیا کیا مرحمت فرمایا اور جب معلوم ہوا کہ یہ مقدار ہے تو انہوں نے دو ہزار بکریاں اور دو ہزار دینار عطا فرمائے اور یہ فرمایا کہ اگر تو پہلے مجھ سے مل لیتی میں اس سے بہت زیادہ دیتا۔ یہ بڑھیا چار ہزار بکریاں اور چار ہزار دینار (اشرفیاں) لے کر خاوند کے پاس پہنچی کہ یہ اس ضعیف اور کمزور بکری کا بدلہ ہے۔ (دین ودانش جلد ۴)

بچوں پر زیادتی ایک ہولناک گناہ

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں

سیدی و مرشدی قبلہ حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ کا یہ ملفوظ جو بندہ نے خود سنا اور اہل علم کی مجلس میں حضرت والا نے پورے اہتمام

کے ساتھ بسط و تفصیل سے ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قاری صاحبان آج کل معصوم بچوں کو بے دردی سے پیٹتے ہیں اور اس میں شرعی حدود کی قطعاً کوئی رعایت نہیں کرتے۔ شریعت کی رو سے جانور کو بھی چہرے پر مارنا حرام ہے مگر قاری صاحبان کی مار کا نشانہ عموماً بچوں کا چہرہ ہی ہوتا ہے۔ اس طرح مارنے کی آخری حد تین ضربیں ہیں مگر ان کی مار کا کوئی حدوحساب نہیں ہوتا اور یہ کہ لکڑی اس زور سے نہ ماری جائے کہ جسم پر نشان پڑ جائیں یہاں مار مار کر بچوں کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا غرض کسی پہلو سے بھی شرعی حدود کی کوئی رعایت ملحوظ نہیں ہوتی۔ ہر حد کو بے دردی سے پامال کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کو سوچنا چاہیئے کہ یہ ایک ایسا ہولناک گناہ ہے جس کی معافی کی بھی کوئی صورت نہیں اس لئے نابالغ بچہ دل سے معاف بھی کر دے تو اس کی معافی کا کوئی اعتبار نہیں۔ ہاں بالغ ہونے کے بعد معاف کر دے تو معافی معتبر ہے مگر قاری صاحبان جن بچوں پر ظلم کرتے ہیں بالغ ہونے کے بعد ان سب سے ایک ایک کر کے ملنا اور ان سے معاف کرانا ممکن نہیں کہ بعض بچے بلوغ سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہوئے ہیں

2۔ اور بہت سے بچے دور دراز کے علاقے سے آتے ہیں پڑھ کر چلے جانے کے بعد اساتذہ سے کبھی ملاقات کی نوبت ہی نہیں آتی اور معافی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ بطیّب خاطر بخش دیا جائے۔

یہ حضرات اگر بالغ لڑکوں سے بخشوائیں بھی تو اس کا کیا اعتبار کہ وہ مروت سے مغلوب ہو کر نہیں بلکہ دل کی گہرائی سے بخش رہے ہیں غرض اس گناہ کی بظاہر تلافی ممکن نہیں۔ (تحفہ معلم)

ایک نوجوان کی استقامت

سمرقند کے سفر میں ایک عالم ایک نوجوان کو اس عاجز سے ملانے کیلئے لائے اور بتایا کہ یہ وہ خوش نصیب نوجوان ہے جو روسی انقلاب کے زمانے میں پانچ مرتبہ اذان دے کر کھلے عام نمازیں پڑھتا تھا۔ یہ سن کر اس عاجز کو حیرت ہوئی اور پوچھا، وہ کیسے؟

اس نوجوان نے اپنی پیٹھ پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ ہم نے دیکھا تو اس کی پیٹھ کے ایک ایک انچ جگہ پر زخموں کے نشانات موجود تھے۔ اس عاجز نے پوچھا، یہ کیا معاملہ ہے؟

اس نے اپنی داستان بیان کرنا شروع کی۔ وہ کہنے لگا، جب میں نے پہلی مرتبہ اذان دی تو پولیس والے مجھے پکڑ کر لے گئے اور خوب مارا۔ میں جان بوجھ کر اس طرح بن گیا جس طرح کوئی پاگل ہوتا ہے۔ وہ جتنا زیادہ مارتے میں اتنا ہی زیادہ ہنستا۔ ایک وقت میں کئی کئی پولیس والے مارتے مارتے تھک جاتے مگر میں اللہ کے نام پر مار کھاتے کھاتے نہ تھکتا۔ مجھے بجلی کے جھٹکے بھی لگائے گئے مگر میں نے برداشت کر لئے۔ مجھے کئی کئی گھنٹے برف پر لٹایا گیا، مجھے پوری پوری رات الٹا لٹکایا گیا، مجھے گرم چیزوں سے داغا گیا، میرے ناخن کھینچے گئے مگر میں اس طرح محسوس کرواتا جیسے کوئی پاگل ہوتا ہے۔ میں جان بوجھ کر پاگلوں والی حرکتیں کرتا تھا۔ پولیس والوں نے ایک سال میری پٹائی کرنے کے بعد مجھے پاگل خانے بھجوا دیا۔ وہاں بھی میں نے ایک سال اسی طرح گزارا۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر نے لکھ کر دیدیا کہ یہ شخص پاگل ہے، اس کا ذہنی توازن خراب ہے، یہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا، یہ اپنے آپ میں ہی مگن رہتا ہے، لہٰذا اب اس کو دوبارہ گرفتار نہ کیا جائے۔ چنانچہ اس ڈاکٹر کی رپورٹ پر مجھے آزاد کر دیا گیا۔ جب میں باہر آیا تو میں نے ایک جگہ پر چھوٹی سی مسجد نما جگہ بنائی، میں وہیں دن میں پانچ مرتبہ اذانیں دیتا اور پانچ نمازیں کھلے عام پڑھا کرتا تھا۔ اس عاجز نے بڑھ کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں ہوتی ہو جس کے نوجوانوں کی خودی صورت فولاد

یہ عاجز اس نوجوان کے چہرے کو بار بار دیکھتا اور اس کی ثابت قدمی پر رشک کرتا رہا۔

ازل سے رچ گئی ہے سر بلندی اپنی فطرت میں ہمیں کٹنا تو آتا ہے مگر جھکنا نہیں آتا

(خطبات فقیر ج 8 ص 146)

قرآن حکیم کی عالمگیر ہدایات

امید ہو کہ بیم، رنج ہو کہ راحت، شوق ہو کہ وحشت، محبت ہو کہ عداوت، صلح ہو کہ جنگ، عزت ہو یا ذلت، نصرت ہو یا بے کسی، سکون ہو یا تشویش، عادت ہو کہ عبادت، معاملہ ہو یا معاشرہ سب میں قرآن نے رجوع ایک اللہ ہی کی طرف رکھا ہے۔ جو سب پر حاوی، سب پر شامل، سب پر غالب اور سب پر واسع اور ہمہ گیر ہے۔ دیکھئے قرآن ہر موقع پر کس طرح ہماری رہنمائی فرما رہا ہے۔

مثلاً اگر تمہیں عزت کا تصور ہو تو

فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ پر دھیان کرو (سورۂ نساء)

اگر قوت وشوکت کا خیال گزرے تو

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ پر نظر کرو۔ (سورہ بقرہ)

اگر حکومت کا تصور بندھے تو

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ کو دیکھو (سورۂ انعام)

اگر زمین جائیداد کا دھیان آئے تو

اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ پر نگاہ جماؤ۔ (سورۂ اعراف)

اگر امید کی ٹھیرے تو

لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ کا خیال کرو۔ (سورۂ یوسف)

اگر بے فکری کے جراثیم ستائیں

فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ کو فراموش نہ کرو۔ (اعراف)

اگر یاس و ناامیدی ابھرے تو

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کو یاد کرو۔ (سورۂ زمر)

اگر نعمت آجائے تو وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ کو سوچو۔ (سورۂ نحل)

اگر مصیبت چھا جائے تو

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ کو یاد کرو۔ (تغابن)
صبر کرو تو وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو زیر نظر رکھو۔ (سورۂ نحل)
شکر کرو تو اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ کو ملحوظ رکھو۔ (سورۂ لقمان)
ناز کی کیفیت ہو تو اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ کا پاس کرو۔ (سورۂ نساء)
نیاز کا غلبہ ہو تو وَاعْبُدُوا اللّٰهَ کو پیش نظر رکھو۔ (سورۂ نساء)
سکون قلب کی خواہش ہو تو اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰهِ کو یاد رکھو۔
نصرت و مدد مطلوب ہو تو
وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ کو محفوظ رکھو۔ (آل عمران)
دولت کی دھن ہو تو اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ کا دھیان باندھو۔ (سورۂ نور)
خرچ کا جذبہ ابھرے تو
وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کو سامنے رکھو۔ (سورۂ بقرہ)
محبت کا مقام آئے تو مَنْ اَحَبَّ فِیْ اللّٰهِ کو نہ بھولو۔
عداوت کا موقعہ آئے تو مِنَ الْبُغْضِ فی اللّٰهِ کو ذہن نشین کرو۔
کوئی طاقت ور سامنے آئے تو
لاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو زیر نظر رکھو۔ (سورۂ ق)
نیکی بدی کی پیدائش کا سوال ہو تو کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کو پڑھو۔ (سورۂ نساء)
جائز و ناجائز کی حدود کی بحث آئے تو تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ پر غور کرو۔ (سورۂ بقرہ)
معاہدہ کرو تو وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ کا خیال رکھو۔ (سورۂ نحل)
جب کوئی مخلص اخلاص برتے تو
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا تصور باندھو۔ (سورۂ صافات)
اور جب کوئی متبع اتباع حق کرے تو
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا دھیان باندھو۔ (سورۂ فتح) (از افادات حکیم الاسلام رحمہ اللہ)

بچوں کو تربیت دینے کا طریقہ

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایک اصول بیان فرمایا کرتے تھے جو اگرچہ کلی اصول تو نہیں ہے' اس لئے کہ حالات مختلف بھی ہو سکتے ہیں لیکن اکثر و بیشتر اس اصول پر عمل کیا جا سکتا ہے کہ جس وقت کوئی شخص غلط کام کر رہا ہو۔ ٹھیک اس وقت میں اس کو سزا دینا مناسب نہیں ہوتا بلکہ وقت پر ٹوکنے سے بعض اوقات نقصان ہوتا ہے' اس لئے بعد میں اس کو سمجھا دو' یا سزا دینی ہو تو سزا دے دو' دوسرے یہ کہ ہر ہر کام میں بار بار ٹوکتے رہنا بھی ٹھیک نہیں ہوتا بلکہ ایک مرتبہ بٹھا کر سمجھا دو کہ فلاں وقت تم نے یہ غلط کام کیا۔ فلاں وقت یہ غلط کیا اور پھر ایک مرتبہ جو سزا دینا ہے دے دو۔ واقعہ یہ ہے کہ غصہ ہر انسان کی جبلت میں داخل ہے اور ایسا جذبہ ہے کہ جب ایک مرتبہ شروع ہو جائے تو بعض اوقات انسان اس میں بے قابو ہو جاتا ہے اور پھر حدود پر قائم رہنا ممکن نہیں رہتا اس لئے اس کا بہترین علاج وہی ہے جو ہمارے حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ نے تجویز فرمایا (اصلاحی خطبات جلد۴)

مثبت سوچ کے عمدہ نتائج

مائیک ٹائی سن دنیا کا بڑا باکسر تھا۔ کسی مقدمہ میں ملوث ہونے کی وجہ سے جیل میں بند رہا۔ جیل میں اسے باقاعدہ (Practice) (ورزش) کرنے کا موقع نہ ملا لیکن پھر بھی کسی نہ کسی درجہ میں وہ پریکٹس کرتا رہا اور اپنے آپ کو فٹ رکھا۔ اسی دوران اس نے اسلام قبول کر لیا تو اس کا نیا نام عبدالعزیز رکھا گیا۔ جب وہ جیل سے باہر آیا تو اسے چمپئن باکسر نے چیلنج کیا۔ اس نے قبول کر لیا۔ مقابلہ سے پہلے دونوں کا انٹرویو اخبار میں شائع ہوا۔ اس عاجز نے بیرون ملک میں ان کا انٹرویو خود پڑھا ہے۔ مخالف باکسر نے لمبا چوڑا انٹرویو دیا کہ میں اس کی ناک توڑ

دوں گا، بازو توڑ دوں گا اور اتنا ماروں گا کہ اسے چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔ اور جب انہوں نے مائیک ٹائی سن (عبدالعزیز) سے انٹرویو لیا تو اس نے ایک ہی بات کہی کہ "یہ تو پپو ہے"۔ بس اس نے ایک ہی جواب دیا اور اپنے ذہن کو tension (تناؤ) سے فارغ رکھا اور ایسے ہی ہوا کہ ٹائی سن نے اپنے حریف کو دو تین منٹ میں شکست دے دی۔ (خطبات فقیر ج 2 ص 144)

حضرت دانیال علیہ السلام کی دُعائیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ بخت نصر بادشاہ، اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت دانیال علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں گرفتار کرالیا۔ دو شیروں کو بھوکا کر کے آپ کو ان کے ساتھ کنوئیں میں ڈال دیا، پھر کنوئیں کو پانچ دن تک اوپر سے گارا مٹی لگا کر بند رکھا، پانچ دنوں کے بعد کھولا تو دیکھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور دونوں شیر ایک طرف آرام سے بیٹھے ہیں۔

بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام سے کہا آپ نے کیا پڑھا ہے، جس نے شیروں کو ہٹا دیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ پڑھا ہے۔

1- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَایَنْسَی مَنْ ذَکَرَهٗ

(سب تعریفیں اللہ کی ہیں جو اپنا ذکر کرنے والوں کو نہیں بھولتا)

2- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یُخَیِّبُ مَنْ دَعَاهٗ

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جسے پکارنے والا ناکام نہیں ہوتا۔

3- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَکِلُ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْهِ اِلٰی غَیْرِهٖ۔

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جس پر بھروسہ کرنے والا غیر کے سپرد نہیں کیا جاتا)

4- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هو ثِقَتُنَا حِیْنَ تَنْقَطِعُ عَنَّا الْحِیَلُ۔

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں کہ جب ہمارے سب حیلے ختم ہو

جاتے ہیں تو وہی ہمارا سہارا ہے)

5- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ رَجَاءُ نَاحِیْنَ تَسُوْءُ ظُنُوْنُنَا بِاَعْمَالِنَا۔

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں کہ جب اپنے اعمال سے ہمارے گمان برے ہوجاتے ہیں تو وہی ہماری امید ہے)

6- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَکْشِفُ ضُرَّنَا عِنْدَ کَرْبِنَا۔

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو ہماری مصیبت کے وقت ہماری تکلیف دور کرتا ہے)

7- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَاناً۔

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو نیکی کا بدلہ نیکی سے دیتا ہے)

8- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاۃً۔

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جو صبر کے بدلہ میں نجات عطا فرماتا ہے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الشکر)

غصے کے تین درجے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے مواعظ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

پس جاننا چاہیے کہ غصہ اور اسی طرح ہر خلق کے اندر تین مرتبے ہیں اول تو غصہ کا پیدا ہونا عین ہیجان نفس دوسرے یہ ہے کہ اس کے مقتضی پر جوش میں آ کر کوئی کارروائی کرنا مثلاً غصہ آیا اور جوش آیا کہ زبان سے فلاں بات سخت اس کو کہوں اور ہاتھ سے ماروں۔ پس جس قدر ہیجان اور جوش کا مقتضی تھا سب افعال اس نے کر لئے۔ تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ ہیجان تو ہوا لیکن نفس اس شخص کو بے قابو نہیں کرتا اور نہ جوش کو جاری کرتا ہے اور معاً کوئی کارروائی نہیں کی بلکہ جب جوش کم ہو گیا اس وقت غور کر کے کارروائی کرتا ہے۔

اب تینوں مرتبوں میں غور کرنا چاہئے کہ کس میں مصلحت ہے اس لئے کہ غصہ کے اندر عقلی اور شرعی حکمتیں ضرور ہیں ان کا انکار کسی طرح نہیں کیا جا سکتا اور وہ مصالح واجب التحصیل ہیں اور موقوف علیہ ان کا غصہ ہے اور بحکم مقدمۃ الواجب واجب۔ بعض افراد کے اعتبار سے غصہ واجب ہوا اور بعض کے اعتبار سے منہی عنہ بھی ہے جو لوگ محققین نہیں ہیں وہ ایسے مقامات پر پہنچ کر تنگ ہوتے ہیں اور گھبراتے ہیں۔ (وعظ الغضب' آداب انسانیت)

کتاب کے انسان پر احسانات

☜ کتاب کے بارے میں ایک مفکر کا مقولہ ہے کہ اگر مجھے بادشاہ بنا دیا جائے اور کتاب پڑھنے کی اجازت نہ ہو تو میں ایسی بادشاہت ہرگز قبول نہیں کروں گا۔

☜ ایک جاہل بادشاہ سے وہ غریب بہتر ہے جو تنہا رہ کر کتاب پڑھتا ہو۔

☜ دنیا کے تمام نظام کا دارومدار علم پر ہے اور علم کا دارومدار کتاب پر ہے۔

☜ تمام حکماء اور عقلاء اس پر متفق ہیں کہ عقل سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور علم سے بڑھ کر کوئی کمال اور دولت نہیں۔

☜ قرآن مجید بھی ایک کتاب ہے جو دنیا و آخرت کے تمام علوم کا خزانہ اور سرچشمہ ہے۔

☜ تمام انسانی اعمال کے پیچھے کتاب اور علم کارفرما ہے۔

☜ کتاب نے طالبانِ علم کی اعانت میں جو کردار ادا کیا ہے وہ کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔

☜ کتاب کے بغیر کوئی بڑا عالم، مفتی، علامہ، محقق، مؤرخ، فلاسفر، مفکر، ریاضی دان اور سائنس دان پیدا نہیں ہو سکتا۔ ☜ طالب علم کا مقصود مطلوب کتاب ہے۔

☜ عالم کا قول ہے کہ دنیا پر درحقیقت کتابیں ہی حکمرانی کر رہی ہیں۔

☜ کتاب ہی آپ کو ہزاروں اور لاکھوں انسانوں سے خاموش ملاقات کراتی ہے۔

☜ ماہرینِ علوم و فنون کے سینکڑوں سال کے تجربات کا حاصل کتاب ہی بتا سکتی ہے۔

☜ ایک سائنس دان اور عالم کی عمر بھر کی محنتوں اور کاوشوں کا نچوڑ چند لمحات میں کتاب ہی پیش کرسکتی ہے۔

☜ موجودہ انسانی ترقی میں بھی کتاب کے اوراق کا بہت بڑا دخل ہے۔

☜ کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ مختلف زمانوں میں برگزیدہ پیغمبروں کے ذریعہ کلامِ الٰہی نے کتاب ہی کی صورت میں خداوند تعالیٰ کے ساتھ بندوں کا رشتہ اور تعلق استوار کیا۔

☜ کتاب کی اہمیت وفضیلت اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ مقدس قرآن مجید کو لفظِ کتاب سے یوں شروع فرمایا: الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ

☜ کتاب وہ روحانی مرکز ہے جو اپنے پرستاروں کے ساتھ خاموشی ہی خاموشی میں افادہٗ واستفادہ میں مصروفِ عمل ہے۔

☜ کتاب وہ مرکز ہے جو آفتابِ علم کی پُرنور شعائیں اور خوبصورت کرنیں انسان کے دل ودماغ تک پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

☜ کتاب ہی دنیا وآخرت کے تمام مشکل مسائل کا حل ہے۔

☜ کتاب کی بدولت ہی قوموں نے اپنی تاریخ کو بدل ڈالا۔

☜ کتاب ہی نے لوگوں میں انقلابی روحیں اور اچھے جذبات پیدا کئے۔

☜ کتاب ہی وہ چشمۂ صافی ہے جہاں انسانی ذہن علم ودانش سے سیراب ہوتا ہے۔

وضو کی اہمیت وبرکت

ہمارے دادا پیر حضرت فضل علی قریشی ؒ کی زمین تھی۔ اس میں خود ہل چلاتے تھے، خود پانی دیتے تھے، خود کاٹتے، خود بیج نکالتے، پھر وہ گندم گھر آتی تھی۔ پھر رات کو عشاء کے بعد میاں بیوی اسے پیسا کرتے اور اس آٹے سے بنی ہوئی روٹی خانقاہ میں مریدوں کو کھلائی جاتی تھی۔ آپ اندازہ کیجئے حضرتؒ یہ سب کچھ خود کرتے تھے۔ حضرتؒ کی عادت تھی کہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے گھر والوں کی بھی یہی عادت تھی۔

ایک دن حضرت نے کھانا پکوایا اور خانقاہ میں لے آئے۔ اللہ اللہ سیکھنے والے سالکین آئے ہوئے تھے وہ کھانا حضرتؒ نے ان کے سامنے رکھا، جب وہ کھانے لگے آپ نے انہیں کہا فقیرو (حضرت قریشیؒ مریدوں کو فقیر کہتے تھے) تمہارے سامنے جو روٹی پڑی ہے اس کیلئے ہل چلایا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر بیج ڈالا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر اس کو پانی دیا تو وضو کے ساتھ، پھر اس کو کاٹا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر گندم بھوسے سے الگ کی گئی تو وضو کے ساتھ، پھر گندم کو پیسا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر آٹا گوندھا گیا وضو کے ساتھ، پھر روٹی پکائی گئی وضو کے ساتھ، پھر آپ کے سامنے کھانا لاکر رکھا گیا وضو کے ساتھ۔ "کاش کہ تم وضو کے ساتھ اسے کھا لیتے"۔ (خطبات فقیر ج1 ص177)

طلبہ سے ذاتی کام لینا

حضرت سیدی و مرشدی حاجی محمد شریف صاحب رحمہ اللہ نے حضرت حکیم الامت کی خدمت میں لکھا کہ تدریس کے زمانہ میں طلبہ سے میں کبھی ذاتی کام لے لیا کرتا تھا۔ اس بارے میں حضرت اقدس کی عجیب تعلیم ہے۔ میں نے لکھا کہ طلبہ سے کام لیتا ہوں اگرچہ باضابطہ معاوضہ ادا نہیں کرتا تاہم کچھ دے دلا کر انہیں خوش کر دیتا ہوں اس پر حضرت نے تحریر فرمایا۔

1۔ کیا ان لڑکوں کے والدین کو خبر اور ان کی اجازت ہے؟ 2۔ کیا معتمد مزدور نہیں مل سکتے؟ 3۔ کیا ان کو اتنے ہی پیسے دیئے جاتے ہیں جتنے دوسرے مزدوروں کو؟

اس کے بعد میں نے چند نادار اور مفلس طلباء کے والدین سے اجازت لی اور حضرت کی خدمت میں لکھا کہ آئندہ ان کو اتنا ہی معاوضہ ادا کیا کروں گا جتنا دوسرے مزدوروں کو حضرت نے تحریر فرمایا۔ جزاکم اللہ وبارک اللہ (اصلاح دل)

ایک عورت کا عشق قرآن

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا.... ایک سفر کے

دوران راستے میں مجھے ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی جس نے اون کا قمیض پہنا ہوا تھا....اور اون ہی کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھی....میں نے اسے سلام کیا تو اس نے جواب میں کہا:

''سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ''

میں نے پوچھا: ''اللہ تم پر رحم کرے.... یہاں کیا کر رہی ہو''؟

کہنے لگی: ''مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ''

(جسے اللہ گمراہ کر دے اس کا کوئی رہنما نہیں ہوتا)....

میں سمجھ گیا کہ وہ راستہ بھول گئی ہے اس لئے میں نے پوچھا: کہاں جانا چاہتی ہو؟

کہنے لگی: سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

(پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے اقصیٰ تک لے گئی).... میں سمجھ گیا کہ وہ حج ادا کر چکی ہے اور بیت المقدس جانا چاہتی ہے....

میں نے پوچھا: ''کب سے یہاں بیٹھی ہو؟

'' کہنے لگی: ''ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا'' (پوری تین راتیں).... میں نے کہا: ''تمہارے پاس کچھ کھانا وغیرہ نظر نہیں آ رہا.... کھاتی کیا ہو؟

'' جواب دیا: ''هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ''

(وہ اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے)....''میں نے پوچھا: وضو کس چیز سے کرتی ہو''؟

کہنے لگی: ''فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا''

(پاک مٹی سے تیمّم کرلو).... میں نے کہا: میرے پاس کچھ کھانا ہے.... کھاؤ گی؟

جواب میں اس نے کہا: ''اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ''

(رات تک روزوں کو پورا کرو).... میں نے کہا: ''یہ رمضان کا تو زمانہ نہیں ہے'' بولی:

''وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ''

(اور جو بھلائی کے ساتھ نفلی عبادت کرے تو اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے)

میں نے کہا سفر کی حالت میں تو فرض روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے.... میں نے کہا: ''تم میری

طرح کیوں بات نہیں کرتیں''؟ جواب ملا: "مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ"
(انسان جو بات بھی بولتا ہے اس کے لئے ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے)
میں نے پوچھا: تم ہو کون سے قبیلہ سے؟
کہنے لگی: ''لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ''
جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو.....)
میں نے کہا: معاف کرنا مجھ سے غلطی ہوئی'' بولی:
''لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ ط یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ''
آج تم پر کوئی ملامت نہیں.....اللہ تمہیں معاف کرے
میں نے کہا: ''اگر چاہو تو میری اونٹنی پر سوار ہو جاؤ.....اور اپنے قافلہ سے جا ملو''
کہنے لگی: ''وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ''.
(تم جو بھلائی بھی کرو.....اللہ اسے جانتا ہے)
میں نے یہ سن کر اپنی اونٹنی کو بٹھا لیا.....مگر سوار ہونے سے پہلے
وہ بولی: ''قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ''
(مومنوں سے کہہ کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں).....میں نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں
اور اس سے کہا: ''سوار ہو جاؤ.....لیکن جب وہ سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی بگڑ کر بھاگ
کھڑی ہوئی اور اس جدوجہد میں اس کے کپڑے پھٹ گئے.....
اس پر وہ بولی: ''مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ''
(تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب ہوتی ہے.....)
میں نے کہا: ''ذرا ٹھہرو میں اونٹنی کو باندھ دوں پھر سوار ہونا.....'' وہ بولی:
''فَفَھَّمْنٰھَا سُلَیْمٰنَ'' (ہم نے اس مسئلہ کا حل سلیمان (علیہ السلام) کو سمجھا دیا) میں
نے اونٹنی کو باندھا.....اور اس سے کہا: اب سوار ہو جاؤ.....وہ سوار ہو گئی اور یہ آیت پڑھی.....
''سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ. وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ''.
(پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے رام کر دیا اور ہم اس

کو کرنے والے نہیں تھے ....اور بلا شبہ ہم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں) میں نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور چل پڑا .... میں بہت تیز تیز دوڑا جا رہا تھا اور ساتھ ہی زور زور سے چیخ کر اونٹنی کو ہنکا بھی رہا تھا....

یہ دیکھ کر وہ بولی: "وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ"

(اپنے چلنے میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز پست رکھو)

اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کچھ اشعار ترنم سے پڑھنے شروع کئے....

اس پر اس نے کہا: "فَاقْرَءُ وْا مَاتَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ"

(قرآن میں سے جتنا حصہ پڑھ سکو.... وہ پڑھو) میں نے کہا: تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی نیکیوں سے نوازا گیا ہے.... بولی: "وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ"

(صرف عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں) کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا: "تمہارا کوئی شوہر ہے"؟

بولی: "لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ"

(ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں)

اب میں خاموش ہو گیا اور جب تک قافلہ نہیں مل گیا میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی.... قافلہ سامنے آ گیا تو میں نے اس سے کہا: یہ قافلہ سامنے آ گیا ہے.... اس میں تمہارا کون ہے"؟

کہنے لگی: "اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا"

(مال اور بیٹے دنیوی زندگی کی زینت ہیں) میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے موجود ہیں.... میں نے پوچھا: قافلے میں ان کا کام کیا ہے....

بولی: "وَعَلٰمٰتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ" (علامتیں ہیں اور ستارے ہی سے وہ راستہ معلوم کرتے ہیں) میں سمجھ گیا کہ اس کے بیٹے قافلے کے رہبر ہیں.... چنانچہ میں اسے لے کر خیمے کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا: "خیمے آ گئے ہیں اب بتاؤ تمہارا (بیٹا) کون ہے"؟

کہنے لگی: وَاتَّخَذَاللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا.... وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا.... یٰیَحْیٰی خُذِالْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ

یہ سن کر میں نے آواز دی: یا ابراہیم .... یا موسیٰ .... یا یحییٰ'' تھوڑی سی دیر میں چند نوجوان جو چاند کی طرح خوبصورت تھے میرے سامنے آ کھڑے ہوئے .... جب ہم سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو اس عورت نے اپنے بیٹوں سے کہا:

''فَابْعَثُوْٓا اَحَدَکُمْ بِوَرِقِکُمْ ھٰذِہٖٓ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّھَآ اَزْکٰی طَعَامًا فَلْیَاْتِکُمْ بِرِزْقٍ مِّنْہُ''

(اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے .... سو اس میں سے تمہارے واسطے کچھ کھانا لے آئے)

یہ سن کر ان میں سے ایک لڑکا گیا اور کچھ کھانا خرید لیا.... وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو عورت نے کہا: ''کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ'' .

''خوشگواری کے ساتھ کھاؤ پیو.... یہ سب ان اعمال کے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے ہیں''

اب مجھ سے نہ رہا گیا: میں نے لڑکوں سے کہا: تمہارا کھانا مجھ پر حرام ہے .... جب تک تم مجھے اس عورت کی حقیقت نہ بتلاؤ....'' لڑکوں نے بتایا کہ ''ہماری ماں کی چالیس سال سے یہی کیفیت ہے .... چالیس سال سے اس نے قرآنی آیات کے سوا کوئی جملہ نہیں بولا اور یہ پابندی اس نے اپنے اوپر اس لئے لگائی ہے کہ کہیں زبان سے کوئی ناجائز یا نامناسب بات نہ نکل جائے جو اللہ کی ناراضی کا سبب بنے....'' میں نے کہا:

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ. وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (دین ودانش جلد۴)

صرف تین دن میں حفظ قرآن مجید

ابو المنذر رہشام بن محمد السائب الکلبیؒ المتوفی ۲۰۴ھ اپنے اپنے زمانے میں علم النساب میں اعلم الناس تھے اور تاریخ میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ علم انساب اور تاریخ میں ان کی بے بہا تصانیف کا ذکر مورخین نے فرمایا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ایسا یاد کیا ہے کہ کسی نے نہ کیا ہوگا اور بھولا بھی ایسا کہ کبھی بھولا نہ ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ میرے چچا ہمیشہ مجھے قرآن مجید یاد نہ کرنے پر لعنت ملامت کیا

کرتے تھے۔ ایک دن مجھے بڑی غیرت آئی میں ایک گھر میں بیٹھ گیا اور قسم کھائی کہ جب تک کلام باری حفظ نہ کرلوں گا اس گھر سے باہر نہ نکلوں گا۔ چنانچہ میں نے پورے تین دن میں قرآن کریم کو حفظ کر کے اپنی قسم پوری کر لی۔ اور بھول جانے کا قصہ یہ ہے کہ میں نے آئینہ میں دیکھا کہ داڑھی لمبی ہوگئی ہے تو میں نے اس کو چھوٹی کرنا چاہا۔ ایک مشت سے زیادہ کو قطع کرنے کے لئے داڑھی مٹھی میں لی اور بجائے نیچے کے اوپر قینچی چلادی۔ چنانچہ داڑھی صاف ہوگئی۔ (وفیات الاعیان لابن خلکان)

حضرت قطب الدینؒ کے جنازہ پڑھانے کا واقعہ

آپ کہیں گے مصروفیات بہت ہیں سنئے۔ مصروفیت کی بات آگئی تو فقیر آپ کو ایک بادشاہ کا واقعہ سنا دیتا ہے۔ فقیر کو دہلی میں قطب مینار کے قریب حضرت خواجہ قطب الدینؒ بختیا کا کی کے مزار پر جانے کا موقع ملا۔ ایک عجیب واقعہ ان کی زندگی کا سنئے۔ جب حضرت قطب الدینؒ بختیار کا کی کی وفات ہوئی تو کہرام مچ گیا۔ جنازہ تیار ہوا۔ ایک بڑے میدان میں جنازہ پڑھنے کیلئے لایا گیا مخلوق مور وملخ کی طرح جنازہ پڑھنے کیلئے نکل پڑی تھی، انسانوں کا ایک سمندر تھا جو حد نگاہ تک نظر آتا تھا، یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک بپھرے ہوئے دریا کی مانند یہ مجمع ہے جب جنازہ پڑھنے کا وقت آیا ایک آدمی بڑھا۔ کہتا ہے کہ میں وصی ہوں مجھے حضرتؒ نے وصیت کی تھی۔ میں اس مجمع تک وہ وصیت پہنچانا چاہتا ہوں مجمع خاموش ہوگیا۔ وصیت کیا تھی خواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ نے یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ وہ شخص پڑھائے جس کے اندر چار خوبیاں ہوں۔ پہلی خوبی یہ کہ زندگی میں اس کی تکبیر اولیٰ کبھی قضا نہ ہوئی ہو۔ دوسری شرط اس کی تہجد کی نماز کبھی قضا نہ ہوئی ہو۔ تیسری بات یہ کہ اس نے غیر محرم پر کبھی بھی بری نظر نہ ڈالی ہو۔ چوتھی بات یہ کہ اتنا عبادت گزار ہو کہ اس نے عصر کی سنتیں بھی کبھی نہ چھوڑی ہوں۔ جس شخص میں یہ چار خوبیاں

ہوں وہ میرا جنازہ پڑھائے۔ جب یہ بات کی گئی تو مجمع کو سانپ سونگھ گیا، سناٹا چھا گیا۔لوگوں کے سر جھک گئے کون ہے جو قدم آگے بڑھائے۔ کافی دیر گزر گئی حتیٰ کہ ایک شخص روتا ہوا آگے بڑھا۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے جنازے کے قریب آیا۔ جنازے سے چادر ہٹائی اور یہ کہا حضرت قطب الدین! آپ خود تو فوت ہو گئے ۔ مجھے رسوا کر دیا، اس کے بعد بھرے مجمع کے سامنے اللہ کو حاضر و ناظر جان کر قسم اٹھائی میرے اندر یہ چاروں خوبیاں موجود ہیں۔لوگوں نے دیکھا یہ وقت کا بادشاہ شمس الدین التمش تھا۔اگر بادشاہی کرنے والے دینی زندگی گزار سکتے ہیں کیا ہم دکان کرنے والے یا دفتر میں جانے والے ایسی زندگی نہیں گزار سکتے۔ اللہ رب العزت ہمیں نیکی کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ (خطبات فقیر ج1 ص130)

ختم نبوت کا عظیم مجاہد

’’آپ کا بیٹا بس آج شام تک کا مہمان ہے....اس کا کوئی علاج نہیں‘‘....

ڈاکٹر کے یہ الفاظ سن کر مولانا رو پڑے....اپنے بیٹے کو گھر لے آئے....گھر میں کھڑے اپنے بیٹے کی تیمار داری کر رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی.... مولانا دروازے پر گئے.... باہر ایک بوڑھے شخص کو کھڑے پایا....حضرتؒ نے سلام و دعا کے بعد پوچھا بابا جی! خیریت سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگا خیریت سے کہاں آیا ہوں.... ہمارے علاقے میں ایک قادیانی مبلغ آیا ہوا ہے وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے.... پوری امت گمراہ ہو رہی ہے اور آپ گھر میں کھڑے ہیں....

مولانا نے جیسے ہی یہ بات سنی آپؒ کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑے.... بیوی سے فرمایا بی بی! میرا بیگ کہاں ہے؟ بیوی نے بیگ اٹھا کر دیا اور آپؒ بیگ ہاتھ میں پکڑے گھر سے روانہ ہونے لگے.... بیوی نے دامن پکڑ لیا اور کہنے لگی.... مولانا! آخری لمحات میں اپنے نوجوان بیٹے کو اس حالت میں چھوڑ کر جا رہے ہو؟

مولانا نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور رو کر روانہ ہونے لگے تو جاں بلب بیٹے نے کہا ابا جان! میں آج کا مہمان ہوں چند لمحے تو انتظار کر لیجئے میری روح نکل رہی ہے مجھے اس حال میں چھوڑ کر جا رہے ہو؟

مولانا نے اپنے نوجوان بیٹے کو بوسہ دیا رونے لگے اور فرمایا.... اے بیٹے! بات یہ ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی خاطر جا رہا ہوں کل قیامت کے دن حوض کوثر پر ہماری تمہاری ملاقات ہو جائے گی.... یہ فرمایا اور گھر سے روانہ ہو گئے.... اڈے پر پہنچے ابھی بس میں بیٹھے ہی تھے کہ چند لوگ دوڑے آئے اور کہنے لگے کہ مولانا! آپ کا بیٹا فوت ہو چکا ہے.... اس کا جنازہ پڑھاتے جائیے.... مولانا نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور رو کر فرمانے لگے.... جنازہ پڑھانا فرض کفایہ ہے اور امت محمدیہ کو گمراہی سے بچانا فرض عین ہے.... فرض عین چھوڑ کر فرض کفایہ کی طرف نہیں جا سکتا.... پھر وہاں سے روانہ ہو گئے اس علاقے میں پہنچے اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا کی وہ قادیانی مبلغ بھاگ گیا.... مولانا تین دن کے بعد گھر واپس پہنچے....

بیوی قدموں میں گر گئی اور رو کر کہنے لگی.... مولانا! جب آپ جا رہے تھے تو بیٹا آپ کی راہ تکتا رہا اور کہتا رہا جب ابا جان واپس آجائیں تو انہیں میرا سلام عرض کر دینا.... مولانا نے جب یہ سنا تو فوراً اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور دعا مانگنے لگے اے اللہ! ختم نبوت کے وسیلے سے میرے بیٹے کی قبر کو جنت کا باغ بنا دے.... مولانا دُعا مانگ کر گھر واپس آئے تو رات بیٹے کو خواب میں دیکھا.... بیٹے نے اپنے ابا سے ملاقات کی اور کہا کہ رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم! ختم نبوت کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے میری قبر کو جنت کا باغ بنا دیا ہے.... ختم نبوت کے اس مجاہد کو دنیا مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کے نام سے جانتی ہے.... (یادگار واقعات)

دریائے نیل کے نام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط

روایت ہے کہ جب مصر فتح ہوا تو مصر والے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہماری قدیم عادت ہے کہ اس مہینے میں دریائے نیل کی بھینٹ چڑھاتے ہیں اور اگر نہ چڑھائیں تو دریا میں پانی نہیں آتا۔ ہم ایسا کرتے ہیں کہ اس مہینے کی بارہویں تاریخ کو ایک باکرہ لڑکی کو لیتے ہیں جو اپنے ماں باپ کی اکلوتی ہو، اس کے والدین کو دے دلا کر رضامند کر لیتے ہیں اور اسے بہت عمدہ کپڑے بہت قیمتی زیور پہنا کر، بناؤ سنوار کر اس نیل میں ڈال دیتے ہیں تو اس کا پانی چڑھتا ہے ورنہ پانی چڑھتا نہیں۔ سپہ سالارِ اسلام حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتح مصر نے جواب دیا کہ یہ ایک جاہلانہ اور احمقانہ رسم ہے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا اسلام تو ایسی عادتوں کو مٹانے کے لئے آیا ہے تم ایسا نہیں کر سکتے، وہ باز رہے۔

دریائے نیل کا پانی نہ چڑھا، مہینہ پورا نکل گیا لیکن دریا خشک پڑا ہوا ہے لوگ تنگ آ کر ارادے کرنے لگے کہ مصر کو چھوڑ دیں، یہاں کی بود و باش ترک کر دیں۔ اب فاتح مصر کو خیال گزرتا ہے اور دربار خلافت کو اس سے مطلع فرماتے ہیں اسی وقت خلیفۃ المسلمین امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ آپ نے جو کیا اچھا کیا، اب میں اپنے اس خط میں ایک پرچہ دریائے نیل کے نام بھیج رہا ہوں تم اسے لے کر دریائے نیل میں ڈال دو۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پرچے کو نکال کر پڑھا تو اس میں تحریر تھا کہ: خط ہے اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المومنین عمر کی طرف سے اہل مصر کے دریائے نیل کی طرف، بعد حمد و صلوٰۃ کے مطلب یہ ہے کہ اگر تو اپنی طرف سے اور اپنی مرضی سے بہہ رہا ہے تو خیر نہ بہہ، اور اگر اللہ تعالیٰ واحد و قہار تجھے جاری رکھتا ہے تو ہم اللہ

سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ تجھے رواں کردے۔ یہ پرچہ لے کر حضرت امیر عسکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریائے نیل میں ڈال دیا، ابھی ایک رات بھی گزرنے نہ پائی تھی کہ دریائے نیل میں سولہ ہاتھ گہرائی کا پانی چلنے لگا اور اسی وقت مصر کی خشک سالی تر سالی سے، گرانی ارزانی سے بدل گئی۔ خط کے ساتھ ہی خطہ کا خطہ سرسبز ہوگیا اور دریا پوری روانی سے بہتا رہا، اس کے بعد سے ہر سال جو جان چڑھائی جاتی تھی وہ بچ گئی اور مصر سے اس ناپاک رسم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا (تفسیر ابن کثیر)

جب ثواب کی بولی لگائی گئی

عموریہ کے محاصرہ کے دوران ایک شخص دیوار پر کھڑا ہوکر نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا تھا... مسلمانوں کے لیے اس سے بڑھ کر تکلیف کی بات اور کیا ہوسکتی تھی... ہر مجاہد کی خواہش تھی کہ اس منحوس کے ہلاک کرنے کی سعادت اس کے حصے میں آئے... لیکن وہ تیروں اور حملوں کی زد سے محفوظ ایسی جگہ کھڑا تھا... جہاں سے اس کی آواز تو سنائی دیتی تھی... لیکن اسے موت کے گھاٹ اتارنے کی تدبیر سمجھ میں نہیں آتی تھی...

یعقوب بن جعفر نامی ایک شخص لشکر اسلام میں بہترین تیرانداز تھا... اس ملعون شخص نے جب ایک بار دیوار پر چڑھ کر شان رسالتؐ میں گستاخی کے لیے منہ کھولا تو یعقوب گھات لگائے بیٹھا تھا... یعقوب نے تیر پھینکا جو سیدھا اس کے سینے سے پار ہوا اور وہ شخص گر کر ہلاک ہوا... فضا نعرہ تکبیر سے گونج اُٹھی... یہ مسلمانوں کے لیے بڑی خوشی کا واقعہ تھا... خلیفہ معتصم باللہ نے اس مجاہد کو بلایا اور کہا... آپ اس تیر کا ثواب مجھے فروخت کردیجئے... مجاہد نے جواباً کہا... ثواب بیچا نہیں جاتا... معتصم نے کہا... میں آپ کو ترغیب دیتا ہوں... اور ایک لاکھ درہم اسے دیئے... مجاہد نے انکار کیا... خلیفہ نے پانچ لاکھ درہم اسے دیئے... تب وہ جانباز مجاہد کہنے لگا... مجھے ساری دنیا دے دی جائے...

تب بھی اس کے بدلے میں اس تیر کا ثواب فروخت نہیں کروں گا ... البتہ اس کا آدھا ثواب بغیر کسی عوض کے آپ کو دیتا ہوں ... معتصم اس قدر خوش ہوا کہ گویا انہیں ایک جہاں مل گیا... معتصم نے پھر پوچھا... آپ نے تیراندازی کہاں سیکھی ہے؟... فرمایا... بصرہ میں واقع اپنے گھر میں ... معتصم نے کہا... وہ مجھے فروخت کر دیں ... مجاہد نے کہا ... وہ تیراندازی سیکھنے والے مجاہدین کے لیے وقف ہے ... اس لیے فروخت نہیں کیا جاسکتا... معتصم نے اس جانباز مجاہد کو ایک لاکھ درہم انعام میں دیئے.....

سونے کے فرش پر چار ہزار سونے کی کرسیاں

تاریخی اسرائیلی روایت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں بلقیس کی طرف سے آنے والے قاصدوں اور تحفوں کی بڑی تفصیلات مذکور ہیں، اتنی بات پر سب روایات متفق ہیں کہ تحفہ میں کچھ سونے کی اینٹیں تھیں کچھ جواہرات اور ایک سو غلام اور ایک سو کنیزیں تھیں مگر کنیزوں کو مردانہ لباس میں اور غلاموں کو زنانہ لباس میں بھیجا تھا اور ساتھ ہی بلقیس کا ایک خط بھی تھا جس میں سلیمانؑ کے امتحان کے لئے کچھ سوالات بھی تھے، تحفوں کے انتخاب میں بھی ان کا امتحان مطلوب تھا، حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے اس کے تحفوں کی تفصیلات ان کے پہنچنے سے پہلے بتلا دی تھیں۔ سلیمان علیہ السلام نے جنات کو حکم دیا کہ دربار سے نو فرسخ تقریباً تیس میل کی مسافت میں سونے چاندی کی اینٹوں کا فرش کر دیا جائے اور راستہ میں دوطرفہ عجیب الخلقت جانوروں کو کھڑا کر دیا جائے جن کا بول و براز بھی سونے چاندی کے فرش پر ہو، اسی طرح اپنے دربار کو خاص اہتمام سے مزین فرمایا، دائیں بائیں چار چار ہزار سونے کی کرسیاں ایک طرف علماء کے لئے، دوسری طرف وزراء اور عمال سلطنت کے لئے بچھا دی گئیں، جواہرات سے پورا ہال مزین کیا گیا، بلقیس کے قاصدوں نے جب سونے کی اینٹوں پر جانوروں کو کھڑا دیکھا تو

اپنے تحفہ سے شرما گئے، بعض روایات میں ہے کہ اپنی سونے کی اینٹیں وہیں ڈالدیں، پھر جوں جوں آگے بڑھتے گئے دوطرفہ وحوش وطیور کی صفیں دیکھیں، پھر جنات کی صفیں دیکھیں تو بے حد مرعوب ہو گئے مگر جب دربار تک پہنچے اور حضرت سلیمانؑ کے سامنے حاضر ہوئے تو آپ خندہ پیشانی سے پیش آئے، ان کی مہمانی کا اکرام کیا، مگر انکے تحفے واپس کر دیئے اور بلقیس کے سب سوالات کے جوابات دیئے۔ (بکھرے موتی)

تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور بہت بڑے امام بنے۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کو ایک کروڑ احادیث مبارکہ یاد تھیں۔

آپ کے جنازے میں شامل ہونے والے مردوں کا اندازہ لگایا گیا ہے، وہ آٹھ لاکھ تھے اور عورتیں ساٹھ ہزار تھیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ آپ کی وفات کے روز نصاریٰ، یہود اور مجوس میں سے بیس ہزار لوگ مسلمان ہوئے اور ابو الفرج بن الجوزی نے اپنی کتاب جسے آپ نے بشر بن الحارث الحافی رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے، چھیالیسویں باب میں بیان کیا ہے کہ ابراہیم الحربی نے بیان کیا ہے کہ میں نے بشر بن الحارث الحافی کو خواب میں دیکھا گویا وہ الرصافہ کی مسجد سے باہر نکل رہے ہیں اور آپ کی آستین میں کوئی چیز حرکت کر رہی ہے، میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا اس نے مجھے بخش دیا اور میری عزت کی ہے، میں نے پوچھا یہ آپ کے آستین میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گذشتہ شب احمد بن حنبل کی روح ہمارے پاس آئی تو اس پر موتی اور یاقوت نچھاور کیے گئے اور یہ وہ موتی اور یاقوت ہیں جو میں نے چنے ہیں، میں نے پوچھا یحییٰؒ بن معین اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے ان دونوں کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے رب العالمین کی زیارت کی ہے اور

ان دونوں کیلئے دستر خوان لگائے گئے ہیں، میں نے پوچھا کہ آپ نے ان دونوں کے ساتھ کیوں نہیں کھایا؟ آپ نے فرمایا اس نے معلوم کر لیا کہ کھانا مجھ پر ہیچ ہے، تو اس نے میرے لئے اپنے چہرے کی طرف دیکھنا مباح کر دیا۔ (ابن خلکان)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اور اہل بدعت (قائلین خلق قرآن) کے درمیان فیصلہ ہمارے جنازے دیکھ کر ہوگا۔ چنانچہ یہ فیصلہ اس طرح ہوا کہ آپ رحمہ اللہ کے مخالفین کے جنازوں میں بس گنتی کے چند لوگ شریک ہوئے، کسی نے کوئی زیادہ غم نہ کیا، جبکہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے جنازے کو دیکھ کر مؤرخین دَنگ رہ گئے! خلیفہ متوکل نے جب اس جگہ کو ناپنے کا حکم دیا جہاں آپ رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی تو اندازہ لگایا گیا کہ 25 لاکھ افراد نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی، عبدالوہاب وراق کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت یا تاریخ اسلام میں اس سے بڑے کسی جنازہ کا ثبوت نہیں ملتا، اس دن اس عظیم مجمع کو دیکھ کر 20 ہزار کے قریب غیر مسلم دولت اسلام سے مشرف ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایجاد کردہ ۴۴ تاریخی اولیات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر صیغہ میں جو نئی باتیں ایجاد کیں مؤرخین انہیں اولیات سے تعبیر کرتے ہیں، ان کی فہرست یہ ہے۔

1۔ بیت المال یعنی خزانہ قائم کیا۔ 2۔ عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کئے

3۔ تاریخ اور سنہ قائم کیا جو آج تک جاری ہے۔

4۔ امیر المومنین کا لقب اختیار کیا۔

5۔ فوجی دفتر ترتیب دیا۔ 6۔ والنٹیر وں کی تنخواہیں مقرر کیں۔

7۔ دفتر مال قائم کیا۔

8۔ پیمائش کا طریقہ جاری کیا۔ 9۔ مردم شماری کرائی۔

10۔ عشور یعنی وہ یکی مقرر کی۔

11۔ نہریں کھدوائیں۔ 12۔ شہر آباد کروائے۔

13۔ ممالک محروسہ کو صوبوں میں تقسیم کیا۔

14۔ دریا کی پیداوار مثلاً عنبر وغیرہ پر محصول لگایا۔

15۔ حربی تاجروں کو ملک میں آنے اور تجارت کرنے کی اجازت دی۔

16۔ جیل خانہ قائم کیا۔ 17۔ درہ کا استعمال کیا۔

18۔ راتوں کو گشت کر کے رعایا کا حال دریافت کرنے کا طریقہ نکالا۔

19۔ پولیس کا محکمہ قائم کیا۔ 20۔ فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔

21۔ گھوڑوں کی نسل میں اصیل اور مخبس کی تمیز قائم کی جو عرب میں نہ تھی۔

22۔ پرچہ نویس مقرر کیے۔

23۔ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے آرام کیلئے چوکیاں اور سرائیں بنوائیں۔

24۔ راہ پر پڑے ہوئے بچوں کی پرورش اور پرداخت کیلئے روزینے مقرر کئے۔

25۔ قاعدہ بنایا کہ اہل عرب غلام نہیں بنائے جاسکتے۔

26۔ مفلوک الحال عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر کئے۔

27۔ مکاتب قائم کئے۔

28۔ معلموں اور مدرسوں کے مشاہرے مقرر کئے۔

29۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے باصرار کلام اللہ کی تدوین کرائی۔

30۔ قیاس کا اصول قائم کیا۔ 31۔ فرائض میں عول کا مسئلہ ایجاد کیا۔

32۔ فجر کی نماز میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا۔

33۔ نماز تراویح جماعت سے قائم کی۔

34۔ تین طلاقوں کو اگر ایک ساتھ دی جائیں بائن قرار دیا۔

35۔شراب کی حد اسی ۸۰ کوڑے مقرر کی ۔

36۔تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی ۔

37۔بنی تغلب کے عیسائیوں پر جزیہ کے بجائے زکوٰۃ مقرر کی ۔

38۔وقت کا طریقہ ایجاد کیا۔

39۔نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر اجماع کرایا۔

40۔مساجد میں وعظ کا طریقہ جاری کیا۔

41۔اماموں اور مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں

42۔مسجدوں میں روشنی کا انتظام کیا۔

43۔ہجو کہنے والے کیلئے تعزیری سزا مقرر کی ۔

44۔غزلیہ اشعار میں عورتوں کے نام لینے سے منع کیا۔(تاریخ طبری، تاریخ الخلفاء)

گشتی لائبریری

ابن عباد ایران کا مشہور وزیر تھا۔ اسے مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ اس کی ذاتی لائبریری میں ایک لاکھ ستر ہزار قیمتی کتابیں تھیں۔ سلطنت کے کاموں کے سلسلے میں اسے دور دراز کے علاقوں کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ اس کی عظیم لائبریری سفر کے دوران بھی اس کے ساتھ ساتھ رہتی تھی۔ اس مقصد کے لئے 400 اونٹ سدھائے گئے تھے۔ وہ اونٹ حروف تہجی کے حساب سے چلتے تھے۔ ان اونٹوں کے ساتھ تجربہ کار لائبریرین بھی ہوتے تھے۔ ابن عباد کو جس کتاب کی ضرورت پڑتی، لائبریرین چند منٹوں میں نکال کر اسے پیش کر دیتے تھے۔

فاضلین دیوبند پر اوسط اخراجات

حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے ایک کتابچہ ''تاریخ دارالعلوم دیوبند'' کے نام سے تحریر کیا ہے۔ اس میں برصغیر کے اس عظیم دینی

ادارے سے متعلق مفید معلومات جمع فرمائی ہیں۔اس کا ایک اقتباس یہ ہے۔

سو برس میں جن طلبہ نے دارالعلوم سے استفادہ کیا اور جنکے تعلیمی اخراجات دارالعلوم نے برداشت کیے، انکی مجموعی تعداد 65727 ہے اور جنہوں نے تعلیم مکمل کر کے سند حاصل کی۔ انکی تعداد 7417 ہے۔ تعمیرات کے سلسلے میں ہونیوالے اخراجات کو چھوڑ کر دارالعلوم نے سو برس کے دوران 9786050 روپے اور تیرہ آنے نو پائی خرچ کیے۔ اس رقم کو 65727 طلبہ میں تقسیم کیا جائے تو ایک طالب علم پر کل خرچ 149 روپے بنتا ہے اور اگر اس رقم کو 7417 افراد میں تقسیم کیا جائے تو ایک مکمل عالم تیار کرنے پر کل خرچ صرف 1314 روپے بنتا ہے۔

گویا دارالعلوم دیوبند نے سو برس میں 1314 روپے میں ایک عالم تیار کیا۔ (تراشے)

مسلمانوں کا ہر چھٹا امیر معزول یا مقتول ہوا ایک تاریخی جائزہ

علامہ کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب حیوۃ الحیوان میں اسلامی تاریخ کا ایک عجیب لطیفہ تحریر فرمایا ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کا ہر چھٹا امیر معزول یا مقتول ہوا ہے، پھر اسے ثابت کرنے کے لئے صدیوں تک کی مختصر تاریخ پیش کی ہے۔ مسلمانوں کی خلافت کی ترتیب حسب ذیل رہی ہے۔

1۔ مسلمانوں کے سب سے پہلے امیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

2۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

5۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

6۔ ان کے بیٹے چھٹے خلیفہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے، چنانچہ

وہ معزول ہوئے ہیں پھر خلفاء کی ترتیب اس طرح رہی ہے۔

1۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ۔2۔ یزید بن معاویہ۔3۔معاویہ بن یزید

4۔مروان بن حکم ۔5۔عبدالملک بن مروان۔

6۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ۔ یہ چھٹے امیر تھے اور قتل کئے گئے۔ آپ کے بعد خلفاء کی ترتیب اس طرح رہی ہے۔

1۔ولید بن عبدالملک۔2۔سلیمان بن عبدالملک۔

3۔حضرت عمر بن عبدالعزیز۔4۔یزید بن عبدالملک۔

5۔ہشام بن عبدالملک۔ 6۔ولید بن یزید بن عبدالملک۔ یہ چھٹا امیر تھا۔ چنانچہ اسے معزول کیا گیا۔ کیونکہ یہ بڑا فاسق و فاجر تھا۔ اس کے بعد خلفاء کی ترتیب اس طرح رہی ہے۔

1۔یزید بن ولید بن عبدالملک۔2۔ابراہیم بن ولید۔ 3۔مروان بن محمد، اس کے بعد خلافت بنوامیہ ختم ہوگئی۔ اس لئے مندرجہ بالا تاریخی اصول کا عمل ظاہر نہ ہوسکا، کیونکہ ولید بن یزید کے بعد صرف تین خلفاء ہوئے اور پھر خلافت بنو عباس قائم ہوئی، اس میں یہ ہی اصول اپنا عمل دکھاتا رہا ہے۔

خلافت عباسیہ

ان کی ترتیب یوں رہی ہے

1۔سفاح۔2۔ابوجعفر منصور 3۔محمد مہدی۔4۔موسیٰ الہادی۔

5۔ہارون الرشید۔6۔محمد امین بن ہارون رشید۔ یہ چھٹا خلیفہ تھا، لہٰذا مامون رشید کے ہاتھوں معزول اور مقتول ہوا۔ اسکے بعد ترتیب اس طرح رہی۔

1۔مامون الرشید۔2۔ابراہیم المعتصم باللہ۔3۔واثق باللہ۔

4۔جعفر المتوکل۔5۔محمد المنتصر باللہ۔6۔احمد المستعین باللہ۔ یہ چھٹا تھا۔

لہٰذا معزول ومقتول ہوا۔ اس کے بعد حسب ذیل خلفاء آئے۔

1۔ محمد المعتز باللہ۔ 2۔ جعفر المہتدی باللہ۔ 3۔ احمد المعتمد علی اللہ۔

4۔ احمد المعتضد باللہ۔ 5۔ علی المکتفی باللہ۔ 6۔ جعفر المقتدر باللہ۔ یہ چھٹا ہے۔ چنانچہ اسے دو مرتبہ معزول کیا گیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل امراء آئے۔

1۔ عبداللہ بن معتز المرتضیٰ باللہ۔ 2۔ محمد القاصر باللہ۔

3۔ احمد الراضی باللہ۔ 4۔ ابراہیم المتقی باللہ۔

5۔ عبداللہ المکتفی باللہ بن المکتفی۔ 6۔ ابو الفضل المطیع باللہ۔ یہ چھٹا تھا۔ چنانچہ معزول ہوا، اس کے بعد ترتیب اس طرح ہے۔

1۔ احمد القادر باللہ۔ 2۔ عبداللہ القائم بامراللہ۔

3۔ المقتدی بامراللہ۔ 4۔ مستظہر باللہ۔ 5۔ مسترشد باللہ۔

6۔ جعفر الراشد باللہ۔ یہ چھٹا ہے، معزول ہوا۔ پھر ترتیب یوں ہے۔

1۔ المقتضی لامراللہ۔ 2۔ مستنجد باللہ۔ 3۔ مستضی بنور اللہ۔

4۔ ناصر الدین اللہ۔ 5۔ الظاہر بامراللہ۔ 6۔ مستعصم باللہ۔ یہ چھٹا ہے، لہٰذا معزول اور مقتول ہوا۔ پھر ترتیب اس طرح رہی۔

1۔ مستنصر باللہ۔ 2۔ حاکم بامراللہ۔ 3۔ مستکفی باللہ۔

4۔ حاکم بامراللہ بن المستکفی باللہ۔ 5۔ معتضد باللہ۔

6۔ متوکل علی اللہ۔ ان کے بعد خلافت عباسیہ چھ خلفاء تک نہیں پہنچ سکی۔

فاطمی خلفاء

علامہ دمیری رحمہ اللہ نے مصر کے فاطمی خلفاء میں بھی یہی اصول بیان کیا ہے۔ ان کی ترتیب یہ ہے۔ 1۔ مہد۔ 2۔ قائم۔ 3۔ منصور۔ 4۔ معز۔

5۔ عزیز۔ 6۔ حاکم۔ یہ اپنی بہن کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

پھر 1۔ظاہر۔2۔مستنصر۔3۔مستعلی ۔4۔آمر۔5۔حافظ۔6۔ظافر۔
یہ چھٹے تھے اور معزول ہوئے۔پھر 1۔فائز۔2۔عاضد۔یہاں یہ خلافت بھی ختم ہوگئی

ایوبی خلفاء

ایوبی خلفاء میں بھی یہ اصول عمل دکھاتا رہا ہے۔انکی ترتیب حسب ذیل ہے۔
1۔صلاح الدین ایوبی۔2۔عزیز۔3۔افضل۔4۔العادل الکبیر
5۔کامل۔6۔العادل الصغیر۔یہ چھٹے تھے۔چنانچہ معزول ہوئے۔آگے چھ خلفاء تک تعداد نہیں پہنچ سکی۔

ترکی خلفاء

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ترکی خلفاء میں بھی یہ اصول ثابت کیا ہے۔
(حیوٰۃ الحیوان)(بحوالہ کشکول)

۹۰ برس بعد بیت المقدس کی فتح

حطین کی فتح کے بعد وہ مبارک موقع جلد آ گیا جس کی سلطان کو بے حد آرزو تھی، یعنی بیت المقدس کی فتح، قاضی ابن شداد نے لکھا ہے کہ! سلطان کو بیت المقدس کی ایسی فکر تھی اور اس کے دل پر ایسا بار تھا کہ پہاڑ اس کے متحمل نہیں تھے۔
اسی سال ۵۸۳ھ ۲۷ رجب کو سلطان بیت المقدس میں داخل ہوئے اور پورے ۹۰ برس کے بعد یہ پہلا قبلہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی شب میں انبیاء علیہم السلام کی امامت کی تھی، اسلام کی تولیت میں آیا، یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ سلطان کے داخلہ کی تاریخ بھی وہی تھی جس تاریخ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تھی۔
قاضی ابن شداد لکھتے ہیں: یہ عظیم الشان فتح تھی، اس مبارک موقع پر اہل علم کی بہت بڑی جماعت اور اہل حرفہ اور اہل طرق کی کثیر تعداد جمع تھی، اس لیے کہ

لوگوں کو جب ساحلی مقامات کی فتح اور سلطان کے ارادہ کی اطلاع ملی اور مصر وشام سے علماء نے بیت المقدس کا رخ کیا اور کوئی روشناس اور معروف آدمی پیچھے نہیں رہا۔ ہر طرف دعا تحلیل وتکبیر کا شور بلند تھا، بیت المقدس میں (۹۰ برس کے بعد) جمعہ کی نماز ہوئی قبہ صخرہ پر جو صلیب نصب تھی وہ اتار دی گئی ایک عجیب منظر تھا اور اسلام کی فتح مندی اور اللہ تعالیٰ کی مدد کھلی آنکھوں نظر آ رہی تھی۔

نور الدین زنگی رحمہ اللہ نے بیت المقدس کے لیے بڑے اہتمام اور بڑے صرف سے منبر بنوایا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ بیت المقدس واپس دلائے گا تو یہ منبر نصب کیا جائے گا، صلاح الدین رحمہ اللہ نے حلب سے وہ منبر طلب کیا اور اس کو مسجد اقصیٰ میں نصب کیا۔

صلاح الدین رحمہ اللہ نے اس موقع پر جس عالی ظرفی، دریا دلی اور اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کیا وہ عیسائی مؤرخ کی زبان سے سننے کے قابل ہے۔

صلاح الدین نے کبھی پہلے اپنے تئیں ایسا عالی ظرف اور باہمت نائٹ ثابت نہیں کیا تھا، جیسا کہ اس موقع پر کیا، جب یروشلم مسلمانوں کے حوالے کیا جا رہا تھا، اس کی سپاہ اور معزز افسران ذمہ دار نے جو اس کے تحت تھے شہر کے گلی کوچوں میں انتظام قائم رکھا، یہ سپاہی اور افسر ہر قسم کے ظلم وزیادتی کو روکتے تھے اور اس کا نتیجہ تھا کہ کوئی وقوعہ جس میں کسی عیسائی کو گزند پہنچا ہو پیش نہ آیا۔ شہر کے باہر جانے کے کل راستوں پر سلطان کا پہرا تھا اور ایک نہایت معتبر امیر باب داؤد پر متعین تھا، کہ ہر شہر والے کو جو زرِ فدیہ ادا کر چکا ہے باہر جانے دے۔

پھر سلطان کے بھائی العادل اور بطریق اور بالیان کے ہزار ہزار غلام آزاد کرنے پر تذکرہ کرنے کے بعد لکھتا ہے۔

اب صلاح الدین نے اپنے امیروں سے کہا کہ میرے بھائی نے اپنی طرف سے اور بالیان اور بطریق نے اپنی طرف سے خیرات کی، اب میں اپنی طرف سے

بھی خیرات کرتا ہوں اور یہ کہہ کر اس نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ شہر کے تمام گلی کوچوں میں منادی کر دیں کہ تمام بوڑھے آدمی جن کے پاس زرِ فدیہ ادا کرنے کو نہیں ہے، آزاد کئے جاتے ہیں کہ جہاں چاہیں وہ جائیں۔ اور یہ سب باب البعز ر سے نکلنے شروع ہوئے اور سورج نکلنے سے سورج ڈوبنے تک ان کی صفیں شہر سے نکلتی رہیں، یہ خیر خیرات تھی جو صلاح الدین نے بے شمار مفلسوں اور غریبوں کے ساتھ کی۔

غرض اس طرح صلاح الدین نے اس مغلوب و مفتوح شہر پر اپنا احسان و کرم کیا، جب سلطان کے ان احسانات پر غور کرتے ہیں تو وہ وحشیانہ حرکتیں یاد آتی ہیں جو شروع کے صلیبیوں نے ۱۰۹۹ھ میں یروشلم کی فتح پر کی تھیں۔ (تاریخ دعوت وعزیمت)

آٹھ کا عدد

معتصم باللہ سن 180 کے آٹھویں مہینے میں پیدا ہوا۔ عباسی خلفاء میں اس کا نمبر آٹھواں تھا۔ اس نے آٹھ جنگوں میں فتح حاصل کی۔ اس کے دروازے پر آٹھ بادشاہ کھڑے ہوئے اور آٹھ ہی دشمن بھی، اس کی عمر 48 سال رہی...... خلافت کا دور آٹھ سال آٹھ ماہ اور آٹھ دن پر مشتمل تھا۔ وفات کے وقت اس کے آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں تھیں۔ ان کے لیے جو وراثت چھوڑی، وہ اسی لاکھ دینار، اسی کروڑ درہم، اسی ہزار گھوڑے، اسی ہزار اونٹ، خچر اور دیگر جانور، اسی ہزار خیمے، اسی ہزار غلام اور آٹھ ہزار لونڈیاں شامل تھیں۔ معتصم باللہ نے آٹھ محل بنوائے، اس کی انگوٹھی کا نقش الحمدللہ تھا جس کے آٹھ حروف ہیں۔ اس نے اپنی زندگی میں اٹھارہ ہزار غلام خریدے تھے۔ وہ رمضان المبارک کی اٹھارویں شب کو فوت ہوا۔

معتصم باللہ نے ہر چیز کو آٹھ کی تعداد میں دیکھا تھا۔ وہ مثمن اور ثمانینی کے لقب سے مشہور رہا اور یہ ایک عجیب اتفاق تھا۔ (سبط ابن جوزی رحمہ اللہ)

خلیفہ مامون کی تاریخی شادی

خلافت عباسیہ' خلافت امویہ کی پوری پوری جانشین تھی۔ وہی دنیا داری کی روح' وہی شخصی وموروثی سلطنت کا نظام وآئین اور وہی اس کی خرابیاں اور برے نتائج' وہی بیت المال میں آزادانہ تصرف' وہی عیش وعشرت کی گرم بازاری' فرق اتنا تھا کہ امویوں کی سلطنت میں اورانکے زمانہ کی سوسائٹی میں عربی روح کارفرما تھی۔ اس کی خرابیاں اور بے اعتدالیاں بھی اسی نوع کی تھیں۔ عباسی سلطنت کے جسم میں عجمی روح داخل ہوگئی تھی۔ وہ عجمی قوموں اور تہذیبوں کے امراض وعیوب اپنے ساتھ لائی تھی۔ سلطنت کا رقبہ اتنا وسیع ہوگیا تھا کہ ہارون رشید نے ایک مرتبہ ابر کے ایک ٹکڑے کو دیکھ کر بڑے اطمینان سے کہا: "امطری حیث شئت فسیاتینی خراجک" جہاں تیرے جی میں آئے جاکر برس جا' تیری پیداوار کا اخراج بہرحال میرے پاس ہی آئیگا"۔

دولت کی بہتات' مال کی بے وقعتی اوراس وقت کے تمدن وعیش کا اندازہ کرنے کیلئے تاریخ میں مامون کی شادی کا حال پڑھ لینا کافی ہے۔ مورخ لکھتا ہے۔

مامون مع خاندان شاہی وارکان دولت وکل فوج وتمام افسران ملکی وخدام حسن بن سہل (وزیراعظم جس کی لڑکی سے مامون کی شادی ہورہی تھی) کا مہمان ہوا اور برابر انیس دن تک اس عظیم الشان بارات کی ایسی فیاضانہ حوصلہ سے مہمانداری کی گئی کہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی نے بھی چند روز کیلئے امیرانہ زندگی بسر کرلی۔ خاندان ہاشم وافسران فوج اور تمام عہدہ داران سلطنت پر مشک وعنبر کی ہزاروں گولیاں نثار کی گئیں' جن پر کاغذ لپٹے ہوئے تھے اور ہر کاغذ پر نقد' غلام' لونڈی' املاک' خلعت اسپ حاضر' جاگیر وغیرہ کی ایک خاص تعداد لکھی ہوئی تھی۔ نثار کی عام لوٹ میں یہ فیاضانہ حکم تھا کہ جس کے حصہ میں جو گولی آئے اس میں جو کچھ لکھا ہو۔ اسی وقت وکیل المخزن سے دلا دیا جائے عام آدمیوں پر مشک وعنبر کی

گولیاں اور درہم و دینار نثار کیے گئے مامون کیلئے ایک نہایت مکلّف فرش بچھایا گیا جو سونے کی تاروں سے بنایا گیا تھا اور گوہر یاقوت سے مرصع تھا۔ مامون جب اس پر جلوہ فرما ہوا تو بیش قیمت موتی' اس کے قدم پر نثار کیے گئے جو زریں فرش پر بکھر کر نہایت دل آویز سماں دکھاتے تھے"۔ (المامون)

انبیاء علیہم السلام کی عمریں

حضرت آدمؑ	1000	حضرت شیثؑ	912
حضرت ادریسؑ	362	حضرت نوحؑ	1000
حضرت ہودؑ	465	حضرت صالحؑ	280
حضرت ابراہیمؑ	120	حضرت اسمٰعیلؑ	130
حضرت اسحٰقؑ	180	حضرت یعقوبؑ	160
حضرت یوسفؑ	110	حضرت شعیبؑ	225
حضرت موسیٰؑ	120	حضرت ہارونؑ	130
حضرت ایوبؑ	88	حضرت داؤدؑ	100
حضرت سلیمانؑ	52	حضرت زکریاؑ	207
حضرت یحییٰؑ	195	حضرت عیسیٰؑ	30

(البدایہ والاتقان و بیاض معروفی)

عالم اسلام

اس وقت دنیا میں کل ۲۲۸ ممالک ہیں جن میں ۱۷۱ آزاد ہیں۔ اسلامی ممالک ۵۹ ہیں جن میں آزاد ۴۳ ہیں۔ اسلامی ممالک افریقہ میں ۳۵' ایشیا میں ۲۱' آسٹریلیا میں ۲' یورپ میں ایک۔ دنیا کے تمام ممالک کا رقبہ ۱۴ کروڑ مربع کلو میٹر' ان میں اسلامی ممالک کا مجموعی رقبہ ۳ کروڑ مربع کلو میٹر سے زائد ہے۔ دنیا

کی آبادی ۱۹۹۱ء میں پانچ ارب آٹھ کروڑ ہے جن میں ایک ارب سترہ کروڑ مسلمان ہیں۔ ایشیا میں مسلمان اسی کروڑ' افریقہ میں تیس کروڑ' آسٹریلیا' امریکہ اور یورپ میں سات کروڑ۔ رقبہ میں سب سے بڑا اسلامی ملک سوڈان رقبہ ۲۵ لاکھ مربع کلومیٹر۔ آبادی میں سب سے بڑا اسلامی ملک انڈونیشیا آبادی سولہ کروڑ سے زائد۔ آبادی میں سب سے بڑا اسلامی شہر کراچی آبادی ۷۵ لاکھ اور رقبہ میں سب سے بڑا قاہرہ (مصر) ہے۔ یورپ کے واحد مسلم ملک کی مسلم آبادی ۷۵ فیصد ہے۔ ترکی وہ مسلم ملک ہے جو دو براعظم یورپ اور ایشیا میں بٹا ہوا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مسجد دو لاکھ مربع کلومیٹر مسجد الحرام ہے جس میں چار لاکھ نمازیوں کی جگہ ہے۔ آسٹریلیا کے ایک مسلم ملک نیوگنی میں مسلم آبادی ۹۵ فیصد اور اس کے دوسرے مسلم ملک پاپوا میں ۹۰ فیصد ہے۔ عالم اسلام کے پاس اس وقت ۸۵ لاکھ سے زائد فوج ہے۔ (مفتاحی جنتری مؤ ۱۹۹۶ء)

حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کے یکے بعد دیگرے پانچ نکاح

آپ بڑی عظیم خاتون .... حافظہ' عالمہ' فاضلہ اور شاعرہ تھیں

1- آپ کی پہلی شادی حضرت عبداللہ بن ابی بکر الصدیق سے ہوئی تھی۔ وہ جنگ طائف میں شہید ہو گئے جب آپ کی عدت پوری ہو گئی تو پھر

2- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی حضرت زید کے ساتھ شادی ہوئی وہ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے۔

3- پھر جب ایام عدت پورے ہو گئے تو پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی ہو گئی وہ بھی شہید ہو گئے

4- پھر حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی ہو گئی وہ بھی شہید ہو گئے۔

5- پھر سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی ہو گئی وہ بھی کربلا

میں شہید ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کو شہادت کی تمنا ہو وہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر لے۔ ان شاء اللہ شہید ہو جائیگا۔ (دیوان الحماسہ باب المراثی)

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان ویقین کتنا مضبوط تھا کہ وہ بار بار بیوہ ہونے والی کے ساتھ شادی کر رہے ہیں اور اس میں کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے۔ جبکہ آج ہم ان حضرات کے نام لیوا ہیں اور ہمارے معاشرے میں بیوہ سے نکاح کرنے کو نحوست اور بدفالی سمجھا جاتا ہے۔ اور بیوہ اپنی پوری زندگی بغیر نکاح کے انتہائی پریشانیوں میں گزار دیتی ہے۔ اور قسم قسم کے امراض کا شکار ہوتی ہے وجہ کیا ہے فطری زندگی سے اپنے آپ کو خود محروم کیا ہوا ہے اور پورے خاندان کیلئے ایک مسئلہ بن کے رہ جاتا ہے خدا را ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے اور ہندوانہ معاشرے کو چھوڑ کر اسلامی معاشرہ اپنانا چاہئے اللہ تعالیٰ ہمارا ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برکت سے مضبوط بنائیں آمین (دین ودانش جلد ٦)

حجر اسود کا ایک تاریخی واقعہ

۷ ذی الحجہ ۳۱۷ھ کو بحرین کے حاکم ابوطاہر سلیمان قرامطی نے مکہ معظّمہ پر قبضہ کرلیا.... خوف وہراس کا یہ عالم تھا کہ اس سال ۳۱۷ھ کو حج بیت اللہ شریف نہ ہوسکا کوئی بھی شخص عرفات نہ جاسکا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ اسلام میں پہلا موقع تھا کہ حج بیت اللہ موقوف ہوگیا....

اسی ابوطاہر قرامطی نے حجر اسود کو خانہ کعبہ سے نکالا اور اپنے ساتھ بحرین لے گیا.... پھر بنو عباس کے خلیفہ مقتدر باللہ نے ابوطاہر قرامطی کے ساتھ فیصلہ کیا اور تیس ہزار دینار دیدیئے.... تب حجر اسود خانہ کعبہ کو واپس کیا گیا.... یہ واپسی ۳۳۹ھ کو ہوئی.... گویا کہ ۲۲ سال تک خانہ کعبہ حجر اسود سے خالی رہا.... جب فیصلہ

ہوا کہ حجر اسود کو واپس کیا جائے گا تو اس سلسلے میں خلیفہ وقت نے ایک بڑے عالم محدث شیخ عبداللہ کو حجر اسود کی وصولی کے لیے ایک وفد کے ساتھ بحرین بھجوایا....

یہ واقعہ علامہ سیوطی کی روایت سے اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ جب شیخ عبداللہ بحرین پہنچ گئے تو بحرین کے حاکم نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں حجر اسود کو ان کے حوالہ کیا جائے گا تو ان کے لیے ایک پتھر خوشبودار.... خوبصورت غلاف میں سے نکالا گیا کہ یہ حجر اسود ہے اسے لے جائیں.... محدث عبداللہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ حجر اسود میں دو نشانیاں ہیں اگر یہ پتھر اس معیار پر پورا اترا تو یہ حجر اسود ہوگا اور ہم لے جائیں گے.... پہلی نشانی یہ کہ پانی میں ڈوبتا نہیں ہے دوسری یہ کہ آگ سے گرم بھی نہیں ہوتا.... اب اس پتھر کو جب پانی میں ڈالا گیا تو وہ ڈوب گیا .... پھر آگ میں اسے ڈالا تو سخت گرم ہوگیا یہاں تک کہ پھٹ گیا.... فرمایا یہ ہمارا حجر اسود نہیں.... پھر دوسرا پتھر نکالا گیا اس کے ساتھ بھی یہی عمل ہوا اور وہ پانی میں ڈوب گیا اور آگ پر گرم ہوگیا.... فرمایا ہم اصل حجر اسود کو لیں گے پھر اصل حجر اسود لایا گیا اور آگ میں ڈالا گیا تو ٹھنڈا نکلا پھر پانی میں ڈالا گیا وہ پھول کی طرح پانی کے اوپر تیرنے لگا تو محدث عبداللہ نے فرمایا یہی ہمارا حجر اسود ہے اور یہی خانہ کعبہ کی زینت ہے اور یہی جنت والا پتھر ہے.... اس وقت ابو طاہر قرامطی نے تعجب کیا اور کہا: یہ باتیں آپ کو کہاں سے ملی ہیں تو محدث عبداللہ نے فرمایا یہ باتیں ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہیں کہ ''حجر اسود پانی میں ڈوبے گا نہیں اور آگ سے گرم نہیں ہوگا'' ابو طاہر نے کہا کہ یہ دین روایات سے بڑا مضبوط ہے....

جب حجر اسود مسلمانوں کو مل گیا تو اسے ایک کمزور اونٹنی کے اوپر لادا گیا جس نے تیز رفتاری کے ساتھ اسے خانہ کعبہ پہنچایا.... اس اونٹنی میں زبردست قوت آگئی اس لیے کہ حجر اسود اپنے مرکز (بیت اللہ) کی طرف جارہا تھا لیکن جب اسے خانہ کعبہ سے نکالا گیا تھا اور بحرین لے جارہے تھے تو جس اونٹ پر لادا جاتا وہ مرجاتا.... حتیٰ کہ بحرین پہنچنے تک چالیس اونٹ اس کے نیچے مر گئے.... (تاریخ مکۃ محمد بن علی بن فضل الطبری المکی)

طب میں ذکاوت کا نادر واقعہ

حضرت مولانا محمد احتشام الحسن صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ اپنی کتاب حالات مشائخ کاندھلہ میں حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش کاندھلوی رحمہ اللہ کے حالات میں لکھتے ہیں:

کسی زمانے میں حضرت مفتی صاحب کی کسی بیاض میں دیکھا تھا لکھا تھا کہ میں نے ایک مرتبہ انسانی اجزاء اور ان کی ہیئت وترکیب پر غور کیا۔ پھر ان اجزاء کو جمع کر کے مصنوعی آدمی بنایا۔

خدا کے فضل سے آدمی بن گیا۔ لیکن وہ بولتا نہ تھا۔ میں نے پھر اس میں غور کر کے بعض اجزاء کا اضافہ کیا اور وہ خدا کی قدرت سے بولنے بھی لگا لیکن بات صاف سمجھ میں نہ آتی تھی۔ بڑ بڑ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اس کے بعد مزید کوشش میں نے نہیں کی اور اس خبط کو چھوڑ دیا۔

حضرت مفتی صاحب نے وہ تمام اجزاء بھی لکھے تھے جن سے انہوں نے انسانی ترکیب قائم کی تھی اور انسانی پتلا بنایا تھا لیکن پھر اجزاء میں سے بعض اجزاء کاٹ کر اور بالکل محو کر کے اوپر یہ نوٹ لکھ دیا تھا کہ ان اجزاء کو اس لئے کاٹ دیا گیا ہے تاکہ میرے بعد کوئی دوسرا شخص اس خبط میں مبتلا ہو کر اوقات ضائع نہ کرے۔

میں نے اس قصہ کو اس لئے نقل کر دیا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت مفتی صاحب محض سیدھے سادھے درویش اور بھولے بھالے ولی اللہ ہی نہ تھے بلکہ قدرت نے ان کو وہ دماغ عطا فرمایا تھا۔

جس کی پرواز تک رسائی دشوار تھی۔ آج سائنس کی اتنی ترقی کے باوجود وہ اس حد تک نہیں پہنچی، جہاں اب سے سوسوا سو سال پہلے حضرت مفتی صاحب کا اعلی دماغ پرواز کر چکا ہے **ذلک فضل اللہِ یؤتیہ من یشاء**۔ (حالات مشائخ کاندھلہ)

سب سے پہلے

حضرت آدم علیہ السلام

سب سے پہلے روزہ حضرت آدم علیہ السلام نے رکھنا شروع کیا۔ (اخرجہ الخطیب)
سب سے پہلے نبوت اولادِ آدم میں حضرت ادریس علیہ السلام کو ملی۔ (اسلامی معلومات)
سب سے پہلے انسانوں میں بیت اللہ کا طواف کرنیوالے آدم علیہ السلام تھے۔ (ایضاً)
سب سے پہلے آدمؑ کو روئے زمین پر ہندوستان کے مقام دھنا میں اتارا گیا۔ (ایضاً)
سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے سر مونڈا۔ (بغیۃ الظمان)
سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے مرغ پرندہ پالا۔ (ایضاً)
سب سے پہلے اون کا تکر سوت حضرت حوا نے تیار کیا۔ (ایضاً)
۱- سب سے پہلا کلام حضرت آدم علیہ السلام نے الحمد للہ کہا۔ (ایضاً)
سب سے پہلا کلام آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے السلام علیکم کہا۔ (معلومات انبیاءؑ)
سب سے پہلے فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی۔ (مناقب صحابہ ڈائری ۱۴۳۰ھ)
سب سے پہلے روزہ حضرت آدم علیہ السلام نے رکھا۔ (معلومات انبیاء علیہم السلام)
سب سے پہلے بیت اللہ کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام نے کی۔ (ایضاً)
سب سے پہلے انسان اور نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ (اخرجہ احمد عن ابی ذر انہ مرفوعا)
سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو اعلان حج پر لبیک کہنے والے اہل یمن تھے۔
سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ابلیس نے کی۔ (جلالین ص ۲۴۷ حاشیہ)

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد انگور کا پھل کھایا اور ایک قول کے مطابق بیر کا پھل کھایا۔ (ماہنامہ مناقب صحابہ محرم ۱۴۳۰ھ)

سب سے پہلے دنیا میں پرندہ حضرت آدم علیہ السلام نے پالا۔ (معلومات انبیاء علیہم السلام)

سب سے پہلی غذا جو آدمؑ نے دنیا میں کھائی وہ گندم کی روٹی تھی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے قرآن کریم کی سورۃ بقرہ میں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے دنیا میں درہم اور دینار حضرت آدم علیہ السلام نے بنائے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے فرشتوں میں سے آدمؑ کو حضرت اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا ہے ایک قول کے مطابق۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کیا۔ (کتاب الحیوان)

سب سے پہلی عورت دنیا میں حضرت حوا علیہا السلام تھیں۔ (معلومات انبیاء علیہم السلام)

سب سے پہلے آدم علیہ السلام کی اولاد میں نبوت ادریس علیہ السلام کو ملی۔ (ایضاً)

سب سے پہلا قتل دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے ہابیل کا کیا۔

سب سے پہلے دنیا میں آگ کی پوجا حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے کی۔

سب سے پہلے زلزلہ دنیا میں اس وقت آیا جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے کا نام قابیل تھا۔ (معلومات انبیاء علیہم السلام)

حضرت ابراہیم علیہ السلام

سب سے پہلے مہندی سے خضاب ابراہیم علیہ السلام نے لگایا۔ (اسلامی معلومات)

سب سے پہلے سینے کا کام عورتوں میں سے حضرت سارہ نے کیا۔ (بغیۃ الظمان)

سب سے پہلے پڑکا حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے باندھا جب وہ حاملہ ہوگئی تھیں۔

سب سے پہلے جمعہ کیلئے غسل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ (بغیۃ الظمان)

سب سے پہلے ناک میں پانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ڈالا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے کمان حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنائی۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا)

سب سے پہلے عورتوں میں ہاجرہ علیہا السلام کے کان چھیدے گئے۔ (اسندہ العسکری)

سب سے پہلے ظہر کی نماز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی۔ (مناقب صحابہ)

سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی داڑھی سفید ہوئی۔ (محاضرہ)

سب سے پہلے قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔

سب سے پہلے رمی جمار کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ (بچوں کا اسلام شمارہ ۹۱)

سب سے پہلے ختنہ کی ابتداء ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ (معلومات انبیاءؑ)

سب سے پہلے حدود حرم میں پتھروں کی علامات نصب کرنیوالے ابراہیمؑ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کے دور میں ایمان والوں کیلئے لفظ مسلم استعمال ہوا

سب سے پہلے انبیاء میں ختنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ (قصص الانبیاء)

سب سے پہلے اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ (بغیۃ الظمان)

سب سے پہلے کلی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مسواک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے زیر ناف بال حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کاٹے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے منبر پر خطبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے ناخن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تراشے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مونچھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کاٹیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مہمان نوازی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے بغل کے بال حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کاٹے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے پانی سے استنجاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے سر کے بالوں کی مانگ ابراہیم علیہ السلام نے نکالی۔ (اسلامی معلومات)

سب سے پہلے پختہ اینٹ ہامان نے بنائی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانے والی ہاجرہؓ تھیں۔ (بچوں کا اسلام)

سب سے پہلے گھوڑے کی سواری اسماعیل علیہ السلام نے کی۔ (معلومات انبیاءؑ)

سب سے پہلے انبیاء میں سے اپنے گھر والوں کیساتھ ہجرت کرنیوالے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے زم زم کا چشمہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کیلئے نکالا گیا۔ (ایضاً)

حضرت ادریس علیہ السلام

سب سے پہلے قلم کے ساتھ حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھا۔ (صاوی ص ۱۴۱)

سب سے پہلے علم نجوم کو جاننے والے حضرت ادریس علیہ السلام تھے۔ (جلالین)

سب سے پہلے روئی کا کپڑا حضرت ادریس علیہ السلام نے پہنا۔ (بغیۃ الظمان)

سب سے پہلے کاتب ادریسؑ تھے ایک قول کے مطابق یوسفؑ تھے۔ (مخزن معلومات)

سب سے پہلے کتاب کا درس حضرت ادریس علیہ السلام نے دیا۔ (معلومات انبیاءؑ)

سب سے پہلے ناپ تول کے طریقے ادریس علیہ السلام نے ایجاد کیے (ایضاً)

سب سے پہلے غلام حضرت ادریس علیہ السلام نے بنائے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام نے جہاد کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے درزی حضرت ادریس علیہ السلام تھے۔ (تفسیر خازن)

سب سے پہلے ہتھیار حضرت ادریس علیہ السلام نے بنائے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے اسلحہ ساز حضرت ادریس علیہ السلام تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا حضرت ادریس علیہ السلام نے پہنا۔ (ایضاً)

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے پہلے قیامت والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کرینگے۔ (الحدیث)

سب سے پہلے محشر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روضہ مبارک سے اٹھیں گے پھر جنت البقیع والے پھر جنت المعلیٰ والے (الحدیث)

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خفیہ تبلیغ کا حکم دیا۔ (ماہنامہ مناقب صحابہ محرم ۱۴۳۰ھ)

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اعلانیہ تبلیغ کا حکم دیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیہ بنت صفیح بنت حارث کے مسلمان ہونے کیلئے دعا کی تھی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابیات میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو وضو کرنا سکھایا (ایضاً)

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے جنازہ کا پایا اپنے مبارک کندھوں پر اٹھایا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی نعش کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے براء بن معرور رضی اللہ عنہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی وہ ظہر تھی۔ (اخرجہ الطبرانی)

سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا۔ (ابوداؤد)

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کا انکار کرنیوالا ابولہب تھا (سیرت رسولؐ)

سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شق صدر دو سال کی عمر میں ہوا۔ (ایضاً)

حضرت سلیمان ونوح علیہما السلام

سب سے پہلے بال صفا پاؤڈر بلقیس کیلئے بنایا گیا۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم عن ابن عباسؓ)

سب سے پہلے صابن بلقیس کیلئے بنایا گیا۔ (حیرت انگیز اسلامی معلومات)

سب سے پہلے سمندر سے موتی سلیمان علیہ السلام نے نکلوائے (روح البیان)
سب سے پہلے زنبیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنوایا۔ (ص ۲۰۰ محاضرہ)
سب سے پہلے تانبے کی صنعت حضرت سلیمان علیہ السلام نے کی۔ (محاضر الاوائل ص ۲۰۰)
سب سے پہلے نوح علیہ السلام کی کشتی میں پرندوں میں سے درہ پرندہ داخل ہوا۔ (البدایہ)
سب سے پہلے کشتی حضرت نوح علیہ السلام نے بنائی۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ عن ابن عباسؓ)
سب سے پہلے بخار نوح علیہ السلام کے زمانے میں ہوا۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)
سب سے پہلے اوقات کو بارہ گھنٹوں میں تقسیم نوح علیہ السلام نے کیا۔ (ابن عساکر)
سب سے پہلے چکی حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنوائی۔ (حیرت انگیز اسلامی معلومات)
سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ (بغیۃ الظمان)
سب سے پہلے کبوتر حضرت سلیمان علیہ السلام نے پالا۔ (قصص الانبیاء ص ۲۱۳)
سب سے پہلے اوبا حضرت سلیمان علیہ السلام نے پہنی۔ (معلومات انبیا علیہم السلام)
سب سے پہلے حمام حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنوایا۔ (اخرجہ الطبرانی)
سب سے پہلے چوکیداری کیلئے کتا نوح علیہ السلام نے مقرر کیا تھا۔ (حیوۃ الحیوان)
حضرت نوح علیہ السلام پہلے رسول تھے (حیرت انگیز اسلامی معلومات)

حضرت موسیٰ و یوسف علیہما السلام

سب سے پہلے نبی بنی اسرائیل کے حضرت یوسف علیہ السلام تھے۔ (حاشیہ جلالین)
سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے استعمال کیا۔ (اخرجہ الدیلمی عن انس مرفوعاً)
سب سے پہلے موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والا شخص خربیل تھا۔ (انبیاء علیہم السلام)
سب سے پہلے مغرب کی نماز حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی۔ (مناقب صحابہ)
سب سے پہلی کتاب (توریت) موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ (فضائل اعمال)
سب سے پہلے دف موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے بجایا۔ (معلومات انبیاءؑ)

سب سے پہلے دنیا میں طاعون قوم فرعون کو ہوا۔(ایضاً)

سب سے پہلے بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کے بعد حزقیل علیہ السلام آئے (ابن جریرؒ)

سب سے پہلے موت کی آرزو حضرت یوسف علیہ السلام نے کی۔(قصص الانبیاء)

سب سے پہلے کاغذ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنایا۔(ایضاً)

متفرق انبیاء علیہم السلام

سب سے پہلے حیض کا خون بنی اسرائیل کی عورتوں کو آیا تھا ایک قول کے مطابق حضرت حواؑ کو آیا تھا جنت سے نکلنے کے بعد۔(حیرت انگیز اسلامی معلومات)

سب سے پہلے عصر کی نماز حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی۔(مناقب صحابہ)

سب سے پہلے عشاء کی نماز حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پڑھی۔(ایضاً)

سب سے پہلے لوگوں پر ٹیکس شعیب علیہ السلام کی قوم نے مقرر کیا۔(معلومات انبیاؑ)

سب سے پہلے زرہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بنائی۔(ایضاً)

سب سے پہلے یحییٰ نام حضرت یحییٰ علیہ السلام کا رکھا گیا خود اللہ تعالیٰ نے رکھا۔(القرآن)

سب سے پہلے حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے سورج کی حرکت کو کچھ وقت کے لئے روکا گیا اریحا شہر پر حملہ کے دن۔(مخزن معلومات)

سب سے پہلے بتوں اور پتھروں کی عبادت قوم عاد نے کی۔(البدایہ ص۱۲۱ ج۱)

سب سے پہلے اما بعد کا لفظ حضرت داؤد علیہ السلام نے استعمال کیا۔(ابن ابی حاتم)

قرآن شریف

سب سے پہلے حافظ قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔(گلدستہ معلومات)

سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حافظ قرآن حضرت عثمانؓ تھے۔(ایضاً)

سب سے پہلا ترجمہ قرآن مجید کا لاطینی زبان میں 548 میں پطرس ترابلس نے کیا (معارف القرآن)

سب سے پہلے کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے جب پریس ایجاد ہوا ہمبرگ کے مقام پر 1113 ھج میں قرآن پاک طبع ہوا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورتوں کو ترتیب کے ساتھ ایک ہی مصحف میں لکھا گیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مسلمانوں میں مولائے عثمان روس کے شہر سینٹ پیٹرس برگ میں ۱۷۸۷ء میں قرآن پاک کا ایک نسخہ طبع کرایا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے رموز اوقاف علامہ ابوعبداللہ محمد بن طیغو سجاوندیؒ نے وضع کیے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے قرآن پاک کی حرکات حضرت ابوالاسود دوئلی نے لگوائیں۔ ایک قول کے مطابق یحییٰ بن یعمرؒ اور نصر بن عاصمؒ نے حجاج کے حکم سے لگوائیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے قرآن پاک پر نقطے ڈالنے کے بارے میں بھی یہی دو قول ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کو جمع کرنا شروع کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں قرآن پاک کے جمع کرنیکا سلسلہ شروع ہوا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے قرآن پاک کا اردو لفظی ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ نے اور اردو بامحاورہ ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے اور فارسی ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے کیا۔

ایک قول کے مطابق حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ نے کیا۔

سب سے پہلے قرآن مجید کی بلند آواز تلاوت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔ (رجال احوال الرسول)

قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ گیارہ سو ترتالیس میں ہوا۔ (ماہنامہ مناقب صحابہ)

سب سے پہلے قرآن پاک کے حروف شمار کرنیوالے صحابی عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی سب سے پہلی سورۃ بقرہ ہے۔ (ایضاً)

اسلام

سب سے پہلے مسجد میں پردے لٹکوانے والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (بغیۃ الظمان)

سب سے پہلے اسلام میں شراب پینے پر سزا وحشی بن حرب پر جاری ہوئی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف فرشتوں نے کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے سبحان اللہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے سبحان ربی الاعلیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے کہا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مبلغ اسلام کہلائے۔ (رسالہ الرائد عربی)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت پر پانچ وقت کی نماز کو فرض کیا۔

سب سے پہلے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال میں سے پانچ نمازیں اٹھالی جائیں گی۔ (ابویعلی)

سب سے پہلے عصر کی نماز میں رکوع کیا گیا۔ (اسندہ العسکری عن علیؓ)

سب سے پہلے آسمان پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اذان دی (الحارث بن ابی اسامہ)

سب سے پہلے عید میں اذان بنومروان نے شروع کی۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ عن ابن سرینؒ)

سب سے پہلے جمعہ کے دن نماز سے پہلے وعظ کرنا سلطان ناصر بن قلاؤون کے زمانہ میں ۷۰۰ھج کے بعد شروع ہوا۔ (ذکر ذلک قطہ المقریزی فی حططہ)

سب سے پہلے اذان میں کان پر ہاتھ حجاج بن یوسف کے مؤذن ابن الاصم نے رکھا۔ ورنہ اس سے پہلے مؤذنین کانوں میں انگلیاں ڈالتے تھے۔ (اخرجہ سعید ابن منصور)

سب سے پہلے بیت المقدس میں اذان ابونعیم نے دی۔ (الدارقطنی فی سننہ)

سب سے پہلے جانوروں میں اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو پیدا فرمایا۔ (حیاۃ الحیوان)

سب سے پہلے جانوروں میں وہ شیر بیمار ہوا جو حضرۃ نوح کی کشتی میں تھا (روح المعانی)

سب سے پہلے دریا میں فساد کرنے والا کافر بادشاہ جلندی بن کرکر تھا۔ (جلالین)

سب سے پہلے بیت المعمور (جو فرشتوں کی مسجد ہے) میں داخل ہونیوالا فرشتہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں (البدایہ والنہایہ)

سب سے پہلے سرکاری ہسپتال ولید بن عبدالملک نے قائم کیا۔ (ثعلبی)

پرندوں میں سب سے پہلے روزہ لٹورا پرندہ نے رکھا۔ (اخرجہ الحکیم الترمذی)

سب سے پہلے کعبہ شریف کے اندر خوشبو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے لگائی (قالہ الازرقی)

سب سے پہلے جُو جو حرام اقرع بن حابس نے کیا۔ (حیرت انگیز اسلامی معلومات)

سب سے پہلے بیت اللہ کی خدمت کیلئے ملازم یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے رکھا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے دراہم اور دنانیر پر اپنا نام ہارون الرشید نے لکھا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے اسلام میں حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو رجم کیا گیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے چوری کی سزا میں ولید بن المغیرہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کاٹا گیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے رافضیت کا اظہار عبداللہ بن سبا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے چپلیں پہن کر نماز پڑھنے والے عویم بن ساعدہ ہیں۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ)

سب سے پہلا زلزلہ اسلام میں عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۲۰ھ میں آیا (صاحب المراۃ)

سب سے پہلے عورتوں میں حد قذف حمنہ بنت جحش کو لگائی گئی۔ (تاریخ اسلام)

سب سے پہلے خلع ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نے لیا۔ (بغیۃ الظمان)

سب سے پہلے عورتوں میں مشرک کو قتل کرنیوالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہؓ ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے ظہار اوس بن صامت نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ سے کیا۔ (ایضاً)

اسلام میں ہجرت کے بعد مہاجرین میں سب سے پہلے پیدا ہونیوالا بچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

ہجرت کے بعد انصار میں سب سے پہلے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے (البدایہ والنھایہ)

سب سے پہلے اپنے گھر کے اندر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا۔ (ابن عساکر)

سب سے پہلے اسلام کے سفیر مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ (مناقب صحابہ)

سب سے پہلے تاریخ اسلام میں گول شکل کے درہم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بنائے تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلی اذان مسجد نبوی میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دی۔ (ایضاً)

سب سے پہلی مدینہ منورہ کی مردم شماری میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد 1500 تھی۔ (ایضاً)

سب سے پہلا جمعہ مدینہ منورہ میں اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے گھر پر پڑھا گیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مدینہ منورہ میں اسلام قبول کرنیوالے کاہن کا نام سواد بن قارب رضی اللہ عنہ تھا (ایضاً)

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پہلا سرکاری واعظ عبید بن عمیرؓ کو مقرر کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ھدیہ پیش کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلا جھنڈا تاریخ اسلام میں ہجرت مدینہ کے وقت حضرت بریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ کی پگڑی سے بنایا گیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلی تلوار اسلام کی راہ میں زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اٹھائی۔ (ایضاً)

مدینہ کی طرف ہجرت کرنیوالے پہلے صحابی ابو سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں لڑی جانیوالی پہلی جنگ جنگ یرموک ہے۔ (ایضاً)

اسلام میں لڑی جانے والی سب سے پہلی جنگ جنگ بدر ہے۔ (ایضاً)

سب سے پہلی بار خانہ کعبہ میں نماز فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے پر پڑھی گئی (ایضاً)

سب سے پہلے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے امام مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے (ایضاً)
مسلمانوں کے سب سے پہلے امیر البحر کا نام عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ہے۔ (ایضاً)
بنوامیہ کے پہلے خلیفہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)
روئے زمین پر پہلا پتھر حجر اسود کا ہے۔ (ایضاً)
خاندان عثمانیہ کے پہلے خلیفہ کا نام سلطان سلیم خان ثانی ہے۔ (ایضاً)
یورپ میں پہلی اسلامی سلطنت کا بانی عبدالرحمٰن اول ہے۔ (ایضاً)
سب سے پہلے پولیس کا محکمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قائم کیا۔ (ایضاً)
برصغیر کی پہلی مسجد باغ والی (احمد آباد بھارت) میں ہے۔ (ایضاً)
سب سے پہلے امام کو لقمہ دینے کی ایجاد زیاد نے کی۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ عن عمرؓ)
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدلل طریق سے قانون کے پوائنٹ پر بحث کی ہے۔ (اشرف الھدایہ ج ۱ ص ۵۵)
جب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز فرض ہوئی تو سب سے پہلے جماعت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کرائی۔ (الحدیث)
زمین کا سب سے پہلے بننے والا حصہ وہ ہے جس پر بیت اللہ ہے (سورۃ آل عمران)
زمین پر بننے والا سب سے پہلا گھر بیت اللہ ہے۔ (الحدیث)
یمن کی بستیوں میں جو سب سے پہلے لشکر داخل ہوا اسکے امیر علی رضی اللہ عنہ تھے (جرنیل صحابہ)
سب سے پہلے امراء میں وعدہ خلافی ہارون رشید کے کاتب اسماعیل نے کی (ثعلبی)
دنیا کی سب سے پہلی مسجد مسجد حرام ہے۔ (مخزن معلومات)
قیامت والے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔ (نام حق)
سب سے پہلا روضہ جو بغیر گرائے گرتا رہا حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا ہے۔
آج تک ان کی قبر پر عمارت نہیں بنائی جاسکی۔ (سفرنامہ عراق)
سب سے پہلے تاریخ کو ضبط کرنیکا حکم دینے والے عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (جرنیل صحابہؓ)

سب سے پہلا پہاڑ جس سے میخ کا کام لیا گیا اور زمین کی حرکت روکی گئی جبل ابی قیس ہے۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ)

سب سے پہلے مسجد میں چراغ جلانے والے صحابی تمیم داری رضی اللہ عنہ تھے۔ (طبرانی)

سب سے پہلے امت محمدیہ کا اجماع مسیلمہ کذاب کے قتل پر ہوا تھا۔ (آئینہ قادیانیت)

سب سے پہلے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنیوالا ۶ ھ میں اسود بن کعب یمنی تھا (ماہنامہ ھدی للناس)

سب سے پہلے خلیفۃ الرسول کا لقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ملا۔

دنیا کی تمام سچی عبادت گاہوں میں سے سب سے پہلی عبادت گاہ بیت اللہ ہے۔

سب سے پہلے علامہ تفتازانی نے 16 سال کی عمر میں کتاب لکھی جس کا نام شرح تعریف زنجانی ہے۔

دار العلوم دیوبند کے سب سے پہلے معلم علامہ محمود صاحب ؒ تھے۔ (عقائد علماء دیوبند)

دار العلوم دیوبند کے سب سے پہلے متعلم حضرت مولانا محمود الحسن ؒ تھے۔ (ایضاً)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حلق مبارک میں سب سے پہلی غذا جو گئی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن تھا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کان میں پڑنے والی سب سے پہلی آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان مبارک تھی۔ (مجالس نفیس ؒ)

سب سے پہلے قطب الدین ایبک نے دلی میں ایک مسجد تعمیر کرائی اور اس کا نام قوت الاسلام رکھا (مجالس نفیس ؒ)

حضرات اہل بیت کیخلاف پاکستان میں سب سے پہلی کتاب محمود عباسی نے لکھی (مجالس نفیس ؒ)

امام سیبویہ نے نحو میں سب سے پہلی کتاب بصرہ میں مدون کی تھی (مخزن معلومات)

خلیل بصری نے عربی زبان کی پہلی لغت کتاب العین بصرہ میں مدون کی تھی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے بخاری شریف کا اردو ترجمہ وحید الزمان غیر مقلد نے کیا۔

جنگ احد میں سب سے پہلے سباع خزاعی نے میدان میں نکل کر مبارز طلبی کی (جرنیل صحابہ)

سب سے پہلے تلبیہ کہنے والے بیت اللہ کا طواف کرنے والے اور حج کرنے والے ملائکہ فرشتے ہیں۔ (بچوں کا اسلام شمارہ نمبر۹۱)

سب سے پہلے کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے احتراماً جوتا اور موزہ اتارنے والے ولید بن مغیرہ ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے کعبہ شریف کو غلاف پہنانے والے یمن کے بادشاہ اسعد حمیری ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے کعبہ شریف میں خوشبو مہکانے والے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے کعبہ کی قندیلوں کے لئے بیت المال سے زیتون کے تیل کا اجراء کرنے والے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے کعبۃ اللہ کو دو کپڑوں کا غلاف پہنانے والے یعلی بن منبہ ہیں جو حضرت عثمان کی طرف سے یمن کے حاکم تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے چار کونوں والا مکان بنانے والے حمید بن زبیر ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مسجد حرام میں طواف کرنے والوں کے لئے چراغ رکھنے والے عقبہ بن الازرق بن عمرو الغسانی ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے صفا اور مروہ کے درمیان راستے میں بتیاں روشن کرنیکا حکم دینے والے خالد بن عبداللہ القسری ہیں جو سلیمان بن عبدالملک کے زمانے میں تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے کعبہ کے اردگرد گول کر کے صف بنانے کا حکم دینے والے خالد بن ولید عبداللہ القسری ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مسجد حرام کی چھت پر خوبصورت ساگوان درخت کی لکڑی لگانے والے مسجد کے ستونوں کو مزین کرنے والے اور مسجد کے اندرونی حصوں کو اور طاقوں کو مرمر اور مختلف قسم کے رنگ برنگ چھوٹے چھوٹے پتھروں سے

آراستہ کرنے والے ولید بن عبدالملک تھے۔(ایضاً)

مکہ میں سب سے پہلے منبر پر بیٹھ کر خطبہ دینے والے معاویہ رضی اللہ عنہ تھے (ایضاً)

سب سے پہلے مکہ میں گھر کا دروازہ بنانے والے صحابی رسول حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ ہیں۔(ایضاً)

سب سے پہلے مکہ میں روشن دان بنانے والے بدیل بن ورقاء ہیں۔(ایضاً)

سب سے پہلے حاجیوں کیلئے مقام البطح پر پانی کی سبیل لگانے والے قصی بن کلاب ہیں۔(ایضاً)

سب سے پہلے منیٰ میں چمڑے کا خیمہ بنانیوالے ریطہ بنت کعب بن سعد بن تمیم ہیں (ایضاً)

حج پر جانے کیلئے سب سے پہلے حجاج بن یوسف کیلئے ہودج تیار کیا گیا ورنہ پہلے کجاوے تھے۔سب سے پہلے صلوٰۃ الخوف غزوۃ ذات الرقاع ۵ھ سنۃ میں پڑھی گئی۔(حیرت انگیز اسلامی معلومات)

سب سے پہلے نماز میں دونوں پاؤں کو عبداللہ بن زبیر نے پھیلایا۔(ایضاً)

قبیلہ مضر میں سب سے پہلے خزیمہ بن مدرکہ مکہ میں داخل ہوئے۔

سب سے پہلے مسجد بنی زریق میں قرآن پڑھا گیا۔(اخرجہ الزبیر)

سب سے پہلے عشاء کا نام عتمہ شیطان نے رکھا۔(اخرجہ ابن ابی شیبہ عن ابن عمرؓ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین وتبع تابعین

سب سے پہلے ہجری سن کے اعتبار سے تاریخ لکھنے کا طریقہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کے مشورے سے ۱۶ھ میں شروع کیا۔(حیرت انگیز اسلامی معلومات)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے منہ میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن گیا۔(البدایہ ص۳/۲۳۰)

سب سے پہلے میرے حوض کوثر سے صہیب رومی رضی اللہ عنہ پئیں گے۔(کنزالعمال)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے سب سے پہلے حج کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (بچوں کا اسلام شمارہ نمبر ۹۱)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ (ماہنامہ ھدی للناس)

سب سے پہلے مہاجر حضرت ابوسلمہ مخزومی رضی اللہ عنہ تھے۔ (مخزن معلومات)

سب سے پہلے فقیہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ و حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے (مجموعہ رسائل)

انصار مکہ میں سے سب سے پہلے مسلمان ہونیکا شرف قطبہ بن عامر کو ہوا۔ (جرنیل صحابہ)

سب سے پہلے درہ کی ایجاد اور کوڑے کی سزا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دی (بغیۃ الظمان)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب خلافت سنبھالی تو سب سے پہلے حکم جو دیا تھا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا لشکر کوچ کریگا۔ (بچوں کا اسلام شمارہ نمبر ۹۱)

صحابہ میں سے سب سے پہلے سپہ سالار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (ماہنامہ مناقب)

سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بیت المال قائم کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے راہ اسلام میں اذیتیں اٹھا کر شہید ہونے والے صحابی حضرت حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے صحابی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کو اسلام قبول کرنے پر والدہ نے گھر سے نکال دیا۔ (ایضاً)

حبشہ میں پہلی بار تلاوت کرنے والے اور خطاب کرنے والے صحابی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے سب سے پہلے انصاری صحابی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ یا حضرت عثمان بن معظون رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے جنت البقیع میں دفن ہونیوالے صحابی حضرت عثمان بن معظون رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

اسلام قبول کرنیوالے پہلے عجمی صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے خبیب رضی اللہ عنہ نے شہادت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں پر زکوٰۃ عائد کی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے فتح مکہ کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ (ایضاً)

قبول اسلام کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے غزوہ موتہ میں شرکت کی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت سہیل بن بیضا ضمری رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر پڑھائی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے انصار میں حضرت بشیر بن سعد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے نماز تراویح کی امامت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے صحابی جن کا نام محمد رکھا گیا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر پر نعرہ تکبیر لگایا گیا۔ (ایضاً)

حبشہ میں پیدا ہونے والے پہلے صحابی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے علی الاعلان ہجرت کرنیوالے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

ام المؤمنین کا لقب سب سے پہلی بار حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے عقد کے موقع پر استعمال ہوا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے شہید جن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

اہل فارس (مردوں) میں سے سب سے پہلے اسلام لانے والے صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت یاسر بن عامر رضی اللہ عنہ کے خاندان نے اسلام قبول کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق کرنیوالے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے (ایضاً)

عورتوں میں سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق کرنیوالی ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں (ایضاً)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ (ایضاً)

اہل اسلام میں سب سے پہلے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی دی گئی ایک قول کے مطابق حبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو دی گئی۔ (ایضاً)

غزوہ بدر میں سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو واصل جہنم کیا (ایضاً)

اسلام کی سب سے پہلی شہید خاتون حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ملا ایک قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو۔ (ایضاً)

حبشیوں میں سب سے پہلے مسلمان ہونیوالے بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

زبان کے اصول وقواعد سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے وضع کیے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے نعت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پڑھی۔ (ایضاً)

سب سے پہلی حدیث حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے سنی جس حدیث کے الفاظ یوں آتے ہیں زملونی زملونی وغیرہ۔ (ایضاً)

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے رومی صہیب رضی اللہ عنہ تھے (ایضاً)

غزوہ بدر کے سب سے پہلے شہید حضرت مہجع رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مردوں میں اسلام قبول کرنیوالے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے (ایضاً)

سب سے پہلے بچوں میں اسلام قبول کرنے والے علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے عورتوں میں اسلام قبول کرنیوالی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں (ایضاً)

سب سے پہلے غلاموں میں اسلام قبول کرنیوالے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے (ایضاً)

مسلمانوں کی طرف سے کفار کیطرف سب سے پہلا تیر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے پھینکا۔ (ایضاً)

سب سے پہلی انصاری مسلمان خاتون کبیشہ بنت سلیمان رضی اللہ عنہا تھیں (ایضاً)

سب سے پہلی نماز پڑھنے والی صحابیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلا قتل تاریخ جہاد میں واقد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کیا۔ (ایضاً)

گھر میں مسجد بنا کر سب سے پہلے نماز پڑھنے والے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے (ایضاً)

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہونگے۔ (ایضاً)

سب سے پہلا مدرسہ قرأت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں قائم ہوا تھا (ایضاً)

مصر میں سب سے پہلی مسجد حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ نے بنوائی تھی۔ (ایضاً)

چین میں سب سے پہلی مسجد مالک وہیب رضی اللہ عنہ نے بنوائی تھی۔ (ایضاً)

صحابیات میں سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کو تابوت نبوی پر اٹھائے جانے کا شرف حاصل ہوا۔ (ایضاً)

اسلام کے سب سے پہلے نابینا صحابی اور مؤذن عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ تھے (ایضاً)

سب سے پہلے مکتوب نبوی حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن حزم نے جمع کیے۔ (ایضاً)

اسلام کی سب سے پہلی خونریزی حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ (ایضاً)

ایک قبر میں دفن کیے جانے والے سب سے پہلے دو صحابہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن جحش رضی اللہ عنہ تھے۔ (ایضاً)

ہجرت مدینہ کے بعد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کرنے والی سب سے پہلی خاتون حضرت لیلیٰ بنت حطیم رضی اللہ عنہ تھیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے معوذتین کو نماز میں جہراً عبیداللہ بن زیاد نے پڑھا (اسلامی معلومات)

سب سے پہلے نماز میں سلام جہراً عمر رضی اللہ عنہ نے پھیرا (اخرجہ سعید بن منصور)
سب سے پہلے مؤذن رسول بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ (اخرجہ ابن سعد)
سب سے پہلے آہستہ تکبیر کہنا عثمان رضی اللہ عنہ نے شروع کی۔ (بیہقی)
سب سے پہلے گول محراب عمر بن عبدالعزیزؒ نے بنایا۔ (ذکرہ الواقدی عن محمد بن ھلال)
سب سے پہلے مسجدوں کو مزین ولید بن عبدالملک بن مروان نے کیا (ذکرہ الازرقی فی اخبار مکہ)
سب سے پہلے مدینہ میں قبیلہ جہینہ کی مسجد کی بنیاد ڈالی گئی۔
سب سے پہلے نماز میں سراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سعید بن عمرو بن العاص نے مدینہ منورہ میں پڑھی۔ (اخرجہ سعید منصور عن طاؤس)
سب سے پہلے جانوروں میں سے وہ شیر بیمار ہوا جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں تھا۔ (روح المعانی ص ۵۴، ۵۳)

دنیا

سب سے پہلے کھوٹے دراہم حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل عبیداللہ بن زیاد نے بنائے (ابن عساکر)
سب سے پہلا فتنہ بنی اسرائیل کا عورتوں کے بارے میں ہوا تھا۔ (اخرجہ مسلم)
سب سے پہلے معرض وجود میں آنیوالا گناہ حسد ہے۔ (اخرجہ ابن المنذر)
سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا۔ (اخرجہ احمد)
سب سے پہلے قلم نے جو الفاظ لکھے وہ یہ ہیں: انا التواب اتوب علی من تاب (میں خوب توبہ قبول کرنیوالا ہوں جو شخص توبہ کرتا ہے میں اسکی توبہ قبول کرتا ہوں) (ابونعیم فی الحلیۃ)
سب سے پہلی دنیا کی بستی ثمانین ہے جس کو حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی سے اترنے کے بعد بنایا تھا۔ (حیرت انگیز اسلامی معلومات)
سب سے پہلے شعر آدم علیہ السلام نے پڑھا جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا (ایضاً)
سب سے پہلے خیالی شعر طرفہ نامی شخص نے لکھا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے قبر بنانے کا طریقہ کوّے نے سکھلایا۔ (القرآن)

سب سے پہلے اللہ نے دنوں میں سے اتوار کے دن کو پیدا کیا۔ (ابن عساکر)

سب سے پہلے اعضاء انسانی میں سے اللہ نے شرمگاہ کو پیدا کیا پھر ارشاد فرمایا اے لوگو یہ تمہارے پاس میری امانت ہے لہٰذا تم اسکو ناحق استعمال نہ کرو (ابن ابی الدنیا)

سب سے پہلے سرکاری ہسپتال ولید بن عبدالملک نے قائم کیا۔ (ثعلبی)

سب سے پہلے اسلام میں قید خانہ علی رضی اللہ عنہ نے بنایا (ذکر ذلک فی الشواھد الکبری للعین)

سب سے پہلے خچر کا بچہ قارون نے جنوایا۔ (ذکرہ الامیری فی حیوۃ الحیوان)

سب سے پہلے اسلام میں ملک کا لقب عضد الدولہ فنا خسرو کو دیا گیا (ذکرہ البستی فی مشارب التجارب)

سب سے پہلے ثرید عمرو بن عبد مناف نے بنایا۔ (ذکرۃ الثعالبی فی اللطائف)

سب سے پہلے پوری دنیا کی بادشاہت نمرود بن لنعان کو ملی۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم عن السدی)

سب سے پہلے موم بتی جدیمہ بن مالک الابرش کیلئے جلائی گئی (اسلامی معلومات)

سب سے پہلے فلسفی تالیس الملطی نامی شخص موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں گذرا (ایضاً)

سب سے پہلے برف حجاج بن یوسف کے لئے لائی گئی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے بادشاہوں میں گانا نمرود نے سنا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے ناچ اور وجد سامری کے ساتھیوں نے ایجاد کیا جب اس نے بچھڑا بنایا (قرطبی)

سب سے پہلے توپوں اور بارود کو بنانیوالے اہل اندلس ہیں (آلات جدیدہ)

سب سے پہلے زمین کا کروی ہونا مشہور فلسفی ارسطو نے بتایا۔ (ایضاً)

سر فرانسی ڈریک سب سے پہلا آدمی ہے جس نے 1597ء میں زمین کے گرد سمندر کے راستے چکر لگا کر یہ ثابت کیا کہ زمین کروی ہے۔ (ایضاً)

پاکستان کو سب سے پہلے ملک ایران نے تسلیم کیا اور اپنا سفارت خانہ کھولا (ایضاً)

پاکستان میں سب سے پہلا بنک 25 اگست 1947ء کو قائم ہوا۔

پاکستان میں سب سے پہلے حبیب بینک قائم ہوا۔ (ایضاً)

پاکستان کا قومی ترانہ سب سے پہلی بار ریڈیو پر 13 اگست 1954ء میں نشر ہوا (ایضاً)

پاکستان میں سب سے پہلے شامل ہونیوالی ریاست بہاولپور تھی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے چھپائی کی مشین اندلس میں مسلمانوں نے بنائی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے گھڑی کی ایجاد خلیفہ ہارون الرشید نے کرائی۔ (ایضاً)

اسلامی ممالک میں سے سب سے پہلے پاکستان ایٹمی طاقت بنا (بچوں کا اسلام شمارہ ۹۱)

پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے والا پہلا شخص ڈاکٹر قدیر خان ہے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے کلاشن کوف بنانے والا میخائل کلاشن کوف تھا۔

صدور پاکستان میں سے سب سے پہلا صدر جس نے اردو زبان میں حلف اٹھایا ذوالفقار علی بھٹو تھا۔ (گلدستہ معلومات)

پاکستان میں سب سے پہلی بار جمعہ کی چھٹی یکم جولائی 1977ء میں منظور ہوئی (ایضاً)

پاکستان میں تیار کردہ سب سے پہلا مصنوعی سیارہ 16 جولائی 1990ء کو خلاء میں چھوڑا گیا اور اس کا نام بدر اول تھا۔ (ایضاً)

سب سے پہلا مسلمان خلا باز شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز تھا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے چاند پر قدم 20 جولائی 1969ء میں نیل آرمسٹرانگ نے رکھا (گلدستہ معلومات)

دنیا کی سب سے پہلی ایجاد دائرہ پہیہ ہے۔ (ایضاً)

اردو کے سب سے پہلے شاعر حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ (ایضاً)

پنجابی زبان کے سب سے پہلے شاعر بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ تھے (ایضاً)

دنیا میں سب سے پہلا بنک 1808ء کو اٹلی میں قائم ہوا۔ (ایضاً)

خاندان غلاماں کا سب سے پہلا بادشاہ قطب الدین ایبک تھا۔ (ایضاً)

پاکستان کا سب سے پہلا گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح تھا۔ 15 اگست 1947ء تا 11 ستمبر 1948ء۔ (ایضاً)

پاکستان کا سب سے پہلا وزیراعظم خان لیاقت علی خان تھا۔ 15 اگست

1947ء تا 16 اکتوبر 1951ء۔ (ایضاً)

پاکستان کا سب سے پہلا مکمل دینی ادارہ جامعہ خیر المدارس ملتان ہے۔

پاکستان کا سب سے پہلا نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی تھا 16 اگست 1990ء تا 6 نومبر 1990ء۔ (ایضاً)

پاکستان کا سب سے پہلا صدر مملکت میجر جنرل سکندر مرزا تھا۔ 23 مارچ 1956ء تا 27 اکتوبر 1958ء۔ (ایضاً)

آخرت

سب سے پہلے شبہ اور ظن کی بناء پر سزا زیاد نے دی۔ (حیرت انگیز اسلامی معلومات)

سب سے پہلے انسان کے مرنے کے بعد پیٹ بدبو دار ہوتا ہے۔ (بخاری)

سب سے پہلے قیامت کے دن فرشتے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرینگے (کنز العمال)

سب سے پہلے ایک قبر سے دوسری قبر میں علی رضی اللہ عنہ کو منتقل کیا گیا (اسلامی معلومات)

سب سے پہلے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال وخصائل میں سے تین چیزیں

1۔ حیاء (اخرجہ ابن ماجہ عن ابن عمرؓ)

2۔ امانت (اخرجہ ابونعیم عن ابی ھریرۃؓ مرفوعا)

3۔ نماز کی خشوع خضوع اٹھالی جائیں گی۔ (اخرجہ عن عوف ابن مالکؓ مرفوعا)

سب سے پہلے بڑی بڑی علامات قیامت میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابۃ الارض کا نکلنا اور ایک ایسی آگ جو لوگوں کو مشرق سے جمع کرتے ہوئے مغرب تک پہنچا دے گی علامت ظاہر ہوگی۔ (اخرجہ الشیخان عن انسؓ مرفوعا)

سب سے پہلے قوم قریش اور قریش میں سے اہل بیت ہلاک ہوگی۔ (اخرجہ الطبرانی عن عمرو ابن العاصؓ مرفوعا)

سب سے پہلے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رحمتوں میں سے طاعون اور نعمتوں میں سے شہد اٹھالی جائیگی۔ (اخرجہ ابونعیم والدیلمی عن ابن عمرؓ مرفوعا)

سب سے پہلے قیامت کے روز باری تعالیٰ کی طرف نگاہ اٹھا کر نابینے دیکھیں گے۔ (رواہ الدیلمی عن سمرۃ ابن جنب ؓ مرفوعا)

سب سے پہلے قیامت کے دن حساب حضرت جبریل علیہ السلام سے ہوگا کیونکہ وہ احکام الٰہیہ کو رسولوں تک پہنچانے میں باری تعالیٰ کی طرف قاصد اور امین تھے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم عن عطار ابن سائب ؒ)

سب سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائیگا (شیخان)

سب سے پہلے قیامت کے دن آگ کا جوڑا ابلیس لعین کو پہنایا جائیگا۔ (شیخان)

سب سے پہلے قیامت کے دن ناحق خون بہانے کا فیصلہ سنایا جائیگا (ابوالشیخ)

سب سے پہلے قیامت کے دن عورتوں سے نماز کا پھر شوہر کے حقوق کا سوال کیا جائیگا (طبرانی)

سب سے پہلے قیامت کے دن میزان عدل میں اچھے اخلاق رکھے جائیں گے۔

سب سے پہلے قیامت کے دن نیکی کے پلڑے میں اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کی نیکی رکھی جائے گی۔ (اخرجہ الطبرانی عن جابرؓ مرفوعاً)

سب سے پہلے قیامت کے دن اعضاء انسانی میں سے ران اور ہتھیلی بذات خود بات کریں گے۔ (اخرجہ احمد عن معاویۃ بن حیدۃ مرفوعاً)

سب سے پہلے موذنین میں بلال رضی اللہ عنہ کو لباس پہنایا جائیگا (کنز العمال)

سب سے پہلے قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کی پھر علماء کرام اور شہداء عظام کی سفارش قبول ہوگی۔ (اخرجہ الطبرانی عن عثمان بن عفانؓ مرفوعاً)

سب سے پہلے مالداروں میں سے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہونگے۔ (اخرجہ ابونعیم عن انسؓ مرفوعاً)

سب سے پہلے جنت کی طرف ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو خوشی اور پریشانی ہر حال میں حق تعالیٰ کی حمد وستائش کرتے ہیں۔ (اخرجہ الطبرانی عن ابن عباسؓ مرفوعاً)

سب سے پہلے اہل جنت جنت میں مچھلی کی کلیجی کھائیں گے۔ (اخرجہ البخاری عن انسؓ مرفوعاً)

سب سے پہلے قیامت کے دن نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔ (نام حق)

سب سے پہلے جنت میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوگی۔ (تفسیر ابن کثیر)

صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم

سب سے پہلے فجر میں تثویب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کی۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ عن طاؤس)

سب سے پہلے اسلام میں اقامت عبداللہ بن زید نے کہی تھی۔ (اخرجہ ابوالشیخ ابن حبان)

سب سے پہلے جمعہ میں اذان اول کا اضافہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا۔ (ابن ابی شیبہ)

سب سے پہلے مؤذنوں کی تنخواہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مقرر کی (اسلامی معلومات)

سب سے پہلے نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھی (تاریخ اسلام)

سب سے پہلے امت محمدیہ میں خلیفہ کا لقب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ملا (بغیۃ الظمان)

سب سے پہلے اور سب سے بڑے مفتی صحابہؓ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں (ایضاً)

سب سے پہلے شراب پینے پر سزا کا حکم جاری کرنیوالے عمر رضی اللہ عنہ ہیں (ایضاً)

سب سے پہلے گھوڑوں کی زکوٰۃ وصول کرنیوالے عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے روپیہ کو اسلام میں خرچ کرنے سے روکا (ایضاً)

سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عشر لیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے اسلام میں قاضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے جس نے قاضی کا وظیفہ بیت المال سے جاری کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے اسلام میں قاضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے مسجد میں فرش بچھانے کا انتظام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے اسلام میں شہروں کو آباد کرنیوالے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے اسلام میں شہروں کے قاضی حضرت عمر نے مقرر کیے۔ (ایضاً)

سب سے پہلے رات میں رعیت کی پاسبانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے دُرّہ کی ایجاد اور کوڑے کی سزا عمر رضی اللہ عنہ نے دی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے میدان کی پیمائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کرائی۔ (ایضاً)

سب سے پہلے لوگوں کو جنازہ کی چار تکبیروں پر عمر رضی اللہ عنہ نے جمع کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے خلیفہ جن کے والد ہاشمی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ایضاً)

سب سے پہلے شہر یمن کا قاضی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بنا کر بھیجا (ایضاً)

سب سے پہلے اذان کیلئے منارہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بنوایا (ایضاً)

سب سے پہلے حج تمتع سے منع حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا۔ (ایضاً)

سب سے پہلے سوار ہو کر رمی جمار کرنیوالے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں (ایضاً)

سب سے پہلے اسلام میں قریش کے سامنے زور سے قرآن پڑھنے والے عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔ (رسالہ الرائد)

سب سے پہلے ہجرت کے بعد انتقال کلثوم بن معدم رضی اللہ عنہ کا ہوا۔ (طبری)

سب سے پہلے چراگاہ کی حفاظت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کی (اسلامی معلومات)

سب سے پہلے باقاعدہ جماعت کیساتھ تراویح کی سنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاری کی۔ (بیہقی)

سب سے پہلے منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چڑھائی تھی۔ (ابن النجار)

سب سے پہلے اہل عرب پر قتل حسین رضی اللہ عنہ کی ذلت مسلط ہوئی۔ (ابن ابی شیبہ)

اللھم اختم لنا بالخیر ولسعادۃ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین.

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کا قائداعظم کے نام خط

مکرم ومحترم دام مجد ہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ الطاف نامہ نے مسرور وممنون اور غایت درجہ مطمئن فرمایا۔ دل سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اسلام کی قوت کا ذریعہ بنا دیں۔ میں بکثرت دعا میں مشغول رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔ واقعی آپ نے جیسا تحریر فرمایا ہے آپ کے بہت مشاغل ہیں اور نہایت اہم ہیں۔ میں ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتا کہ ان میں کسی درجہ کا بھی حرج ہو۔ اس بناء پر میں بلا کسی تکلف کے عرض کرتا ہوں کہ میری معروضات کے جواب دینے کا اہتمام نہ فرمایا جاوے۔ میں انتظار نہ کروں گا۔ صرف اس کی اجازت عطا فرما دینا کافی ہے کہ کسی وقت کوئی مفید بات میرے ذہن میں آوے تو اس کو عرض کردیا کروں اور وہ آپ کے پیش نظر رہے البتہ اگر میرے لائق کوئی خدمت یا مشورہ کی غرض سے کوئی استفسار ابتداءً ہی ذہن عالی میں آجاوے تو آپ کے الطاف نامہ آنے کو فخر سمجھوں گا۔ والسلام اشرف علی تھانویؒ

بحمد اللہ تمام